

واللہ اعلم بالصواب
 واما افاضاء وارضاء اللہ تعالیٰ کے زیر نظر کرانی
 واما افاضاء کی تحریر و احوالہ ہاتھ اور کپڑے کی کثرت کیساتھ

کفایۃ المفتی

مع عنوانات

مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی
 محمد کفایت اللہ رحمہ اللہ

پیشکش
 لاہور

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی



کتاب الطلاق

دارالافتاء
اردو بازار کراچی

فون: 021-2213768

کافی راعت رجسٹریشن نمبر

اس جدید تصنیف و ترتیب و عنوانات اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق
باقاعدہ معاہدہ کے تحت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : ذلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : جولائی ۲۰۰۱ء ذلیل پریس کراچی۔
صفحات ۳۷۸۰ در ۹ جلد مکمل

..... ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادی ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم ۲۶ ناچروڈ لاہور
مکتبہ کبھیو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتاب خانہ رشیدیہ۔ عینہ گڑھ بازار اوراد الہندی
یونیورسٹی بک اسٹوریٹس خیبر بازار پشاور

دیباچہ

نحمد الله العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

امس بعد۔ یہ کفایت المفتی کی جلد ششم قارئین کے پیش نظر ہے۔ جلد اول کے دیباچے میں عرض کیا گیا تھا کہ جو فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اول وہ فتاویٰ جو مدرسہ امینیہ کے رجسٹروں سے لیے گئے ہیں۔ ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ المستفتی پر نمبر بھی ہے اور مستفتی کا نام مختصر پتہ اور تاریخ روانگی بھی درج ہے۔ بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ جواب دیگر کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ فتاویٰ جو سہ روزہ الجمعیت سے لیے گئے ہیں۔ ان میں لفظ سوال کے نیچے اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باہر سے حاصل کیے گئے یا مطبوعہ کتب میں سے لیے گئے۔

لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل شدہ فتاویٰ کی کل تعداد ظاہر کرنے کے لئے سیریل نمبر ہے۔ یہ جلد ششم جو آپ کے پیش نظر ہے اس میں درج شدہ فتاویٰ کی اقسام کی تفصیل یہ ہے:

رجسٹروں سے ۳۱۸ الجمعیت سے ۷۱ مفرق ۸۳ کل ۴۷۲

کفایت المفتی جلد اول سے جلد ششم تک کے کل فتاویٰ کی تعداد تین ہزار رسولہ (۳۰۱۶) ہوئی۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ہفتم آئے گی جو کتاب الوقف سے شروع ہوتی ہے۔

والحمد لله اولاً و آخراً۔

احقر حفیظ الرحمان واصف

فہرست عنوانات

کتاب الطلاق

پہلا باب ایقاع وقوع طلاق

پہلی فصل تلفظ طلاق

- ۲۹ (۱) شوہر طلاق کا انکار کرے اور گواہ طلاق دینے کی گواہی دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔
- ۳۰ (۲) "تلاک" کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
- ۳۰ (۳) کسی کے کہلانے سے کہا "ایک دو تین طلاق دی" اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟
- ۳۱ (۴) محض دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔
- دوسری فصل - طلاق صریح
- ۳۰ (۵) میری اس عورت پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی۔
- تیسری فصل - کنایات
- ۳۲ (۶) اگر میرے بغیر تو اپنے باپ کے ہاں ایک روز بھی رہی تو میرے کام کی نہیں اور میں تیرا کچھ نہیں
- بغیر نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟
- ۳۳ (۷) "بیوی کو" یا "چلی جا" کہنا۔
- ۳۳ (۸) "بیوی کو ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔
- ۳۳ (۹) "بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ" "اے مجھ سے کچھ سروکار نہیں" مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔
- ۳۵ (۱۰) "بیوی کو کہنا" "اپنے باپ کے گھر چلی جا"۔
- ۳۵ (۱۱) "بیوی کو یہ کہنا" "مجھ سے مجھے کوئی مطلب نہیں" یا "تو ہماری کوئی نہیں"۔
- ۳۶ (۱۲) تین ماہ میں نے نفقہ و غیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعویٰ رہوں گا۔
- ۳۶ (۱۳) اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں۔
- ۳۷ (۱۴-۱۵) لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟
- ۳۸ (۱۶) "بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ" "میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا" کیا حکم ہے؟
- ۳۹ (۱۷) "میرے گھر سے چلی جا" طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔
- ۴۰ (۱۸) "بیوی کو یہ کہنا کہ" "میں تم سے بیزار ہوں" میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں۔
- ۴۱ (۱۹) سوال متعلقہ سوال سابق۔
- ۴۰ (۲۰) "بیوی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا" "نہ تو میری کوئی ہے اور نہ میں تیرا کوئی ہوں"۔

صفحہ	عنوان
۴۳	(۲۱) بیوی کہنا "تجھ کو چھوڑتا ہوں" میرے گھر سے نکل جا۔
۴۴	(۲۲) بیوی کو تین بار کہنا "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟
۴۴	(۲۳) بیوی کو کہنا "میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا"۔
۴۵	(۲۴) بیوی کو کہنا "جا میرے گھر سے نکل جا" تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے۔
۴۶	(۲۵) بیوی کو ہیبت طلاق یہ کہنا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی
	چوتھی فصل - نابالغ کی طلاق
۴۷	(۲۶) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔
۴۷	(۲۷) نابالغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا اثر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۴۸	(۲۸) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی۔
۴۹	(۲۹) نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اس کے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے۔
۵۰	(۳۰) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۵۱	(۳۱) نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اسکی طرف سے اس کا ولی۔
۵۱	(۳۲) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔
	پانچویں فصل - نسبت یا اضافت طلاق
۵۲	(۳۳) عورت کی طرف نسبت کے بغیر طلاق کا حکم۔
۵۳	(۳۴) طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں۔
۵۳	(۳۵) بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۵۴	(۳۶) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کے بغیر زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا تو کیا حکم ہے؟
۵۵	(۳۷) بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔
۵۶	(۳۸) ایک طلاق، دو طلاق، سبب طلاق، کہا تو کوئی طلاق واقع ہوگی؟
۵۷	(۳۹) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کے بغیر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق، کہا تو کیا حکم ہے؟
۵۸	(۴۰) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر صرف لفظ تین طلاق کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔
۵۸	(۴۱) غصہ کی حالت میں تین بار کہنا "میں نے اسے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟
۵۹	(۴۲) صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۶۰	(۴۳) تین مرتبہ کہنا "میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟
۶۱	(۴۴) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہا "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن" تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

صفحہ	عنوان
۶۴	(۳۵) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہا طلقت طلقت طلقت تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۶۵	(۳۶) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہا "لو طلاق طلاق طلاق" تو کیا حکم ہے؟
	چھٹی فصل - کثرت طلاق
۶۶	(۳۷) ثالث نے طلاق نامہ نکھوایا اور شوہر سے انھوں نے لکھوایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۶۷	(۳۸) زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
۶۸	(۳۹) تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے طلاق طلاق ہے لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
	(۵۰) تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے
۶۹	(۵۱) شوہر نے طلاق نامہ نکھوایا اس پر انھوں نے لکھوایا اور دو کواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۷۰	(۵۲) طلاق نامہ نکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی
۷۱	(۵۳) والد نے منی سے طلاق نامہ نکھوایا اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کرایا تو طلاق واقع نہیں ہوئی
۷۲	(۵۴) جبراً طلاق نامہ نکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں
	ساتویں فصل - انشاء، اخبار، اقرار
۷۳	(۵۵) شوہر کو کہا گیا "تو کہہ کہ ہم نے فلان کی لڑکی کو طلاق دی" اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے؟
۷۴	(۵۶) شوہر نے محض والد کے ذریعے کاغذ لکھ دیا جب روضہ نے شوہر سے کہا کہ تم نے طلاق دے دی ہے تو اس نے کہا ہاں وہ بیوی ہے تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۷۵	(۵۷) سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ نکھوایا بھیج دیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی
۷۶	(۵۸) جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
۷۷	(۵۹) بیوی کو طلاق کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں
۷۸	(۶۰) شوہر نے اپنی والدہ سے کہا "اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدوں گا" تو کیا حکم ہے
۷۹	(۶۱) "میں اس کو طلاق دیتا ہوں" کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۸۰	(۶۲) شوہر نے ایک آدمی کو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟
	آٹھویں فصل - مطلقہ کا حق میراث
۸۱	(۶۳) مرض الموت میں شوہر نے بیوی کو طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

عنوان

صفحہ

نویں فصل - حاملہ کی طلاق

۸۲ (۶۴) حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے.....

۸ (۶۵) حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کے جان و نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم.....

۸۲ (۶۶) حمل کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟.....

دسویں فصل - عورت کا اخبار یا انکار یا لاعلمی

۸۳ (۶۷) بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے تو کیا دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟.....

۸ (۶۸) تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی تین طلاق کا انکار کرتی ہے تو کیا کیا جاسکتا ہے؟.....

گیارہویں فصل

انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

۸۵ (۶۹) لفظ "انشاء اللہ" کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی.....

بارہویں فصل

شہادت و ثبوت طلاق

۸۶ (۷۰) شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے مگر کواد نہیں تو کیا حکم ہے؟.....

۸۴ (۷۱) مکی دفعہ طلاق دے چکا ہے مگر گواہوں نے انکار کیا تو کیا حکم ہے؟.....

۸ (۷۲) میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور کواد تین طلاق کی گواہی دے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟.....

۸۹ (۷۳) بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر کواد موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟.....

۹۰ (۷۴) کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا.....

۸ (۷۵) عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا.....

تیرہویں فصل - حالت نشہ کی طلاق

۹۱ (۷۶) نشہ کی حالت میں تین دفعہ کہا "اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟.....

۹۲ (۷۷) نشہ پا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟.....

۹۳ (۷۸) نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی تو کیا حکم ہے؟.....

چودھویں فصل - طلاق کی اقسام

۹۴ (۷۹) طلاق بدی کی آٹھ قسموں کا بیان.....

پندرہویں فصل ایک مجلس کی تین طلاقیں

۹۵ (۸۰) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی.....

۸ (۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟.....

۸ (۳) حالت فصد میں طلاق دینے سے حلیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟.....

صفحہ	عنوان
۹۷	(۸۱) اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا "میں نے تجھے طلاق دی"..... سولہویں فصل طلاق مشروط بمعافی مہر
۹۸	(۸۲) مہر کی معافی کی شرط پہ طلاق دی اور عورت نے مہر کی معافی سے انکار کر دیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی..... سترہویں فصل مطالبہ طلاق
۹۹	(۸۳) (۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟.....
۱۰۰	(۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو وہ بی بی پر تین واقع ہو گئیں..... الحار ہویں فصل - تجبیر و تعلیق
۱۰۱	(۸۴) تعلیق طلاق میں شرط پائی جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں..... انیسویں فصل - تجبیر طلاق
۱۰۲	(۸۵) شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار لینے کے بعد وہ بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے..... بیسویں فصل - غیر مدخولہ کی طلاق
۱۰۳	(۸۶) فصاحتی سے قبل طلاق دینا چاہئے تو کیا طریقہ ہے..... اکیسویں فصل - متفرقات
۱۰۴	(۸۷) بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو حواٹ ایک طلاق بائن دیا" تو کتنی طلاق واقع ہو گئی؟.....
۱۰۵	(۸۸) عادت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کو اس کے لئے حلال نہیں ہوگی.....
۱۰۶	(۸۹) تین طلاق دینے کے بعد بیوی کو اس کی کوئی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی.....
۱۰۷	(۹۰) شوہر نے بیوی سے کہا "میں جاتا ہوں تم طلاق لے لو" تو کیا حکم ہے.....
۱۰۸	(۹۱) عورت نے کہا "میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی" تو طلاق واقع نہیں ہوگی.....
۱۰۹	(۹۲) جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی.....
۱۱۰	(۹۳) شوہر نے کئی دفعہ کہا میں نے تجھ کو طلاق دیدی ہے تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی.....
۱۱۱	(۹۴) صورت مسئلہ میں عورت پہ تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی.....
۱۱۲	(۹۵) شوہر نے بیوی سے تین بار کہا "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہو گئی؟.....
۱۱۳	(۹۶) طلاق یا طلع کے بغیر میاں بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟.....
۱۱۴	(۹۷) بچہ کے کہنے سے کہ "اگر ہماری سعادہاری کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پہ طلاق واقع ہو جائے گی" مہرین کی عورتوں پر طلاقیں نہیں پڑتیں.....

صفحہ	موضوع
	دوسرا باب۔ فسخ و انفساح
	پہلی فسخ۔ شوہر کو مزائے عمر قید ہونا
۱۱۰	(۹۸) شوہر میں سال کے لئے قید ہو گیا تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۱	(۹۹) قیدی نہ رہی کا کیا حکم ہے؟
۹	(۱۰۰) شوہر حرق نہ دیتا ہے نہ نان و نفقہ تو قیدی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	دوسری فسخ۔ زوجہ کی نافرمانی
۱۱۲	(۱۰۱) عورت کے بھوک جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے طہرہ نہیں ہوتی
	تیسری فسخ۔ عدم ادائیگی نان و نفقہ وغیرہ
۱۱۳	(۱۰۲) نان و نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تخریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۹	(۱۰۳) شوہر جب خیر نہ دے تو قیدی تخریق کے لئے کیا کرے؟
۱۱۴	(۱۰۴) شوہر نان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت داند نہ کرے تو قیدی طہرہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۹	(۱۰۵) نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تخریق کی کیا صورت ہوگی؟
۱۱۵	(۱۰۶) جو شوہر عرصہ نو سال تک عورت کی خیر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟
۹	(۱۰۷) شوہر جب نان و نفقہ نہ دے تو قیدی دوسرے مکان کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۶	(۱۰۸) نان و نفقہ اور حقوق زوجیت داند نہ کرنے کی صورت میں تخریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۷	(۱۰۹) نو سال تک جس عورت کے شوہر نے خیر نہ دیا اس کا کیا حکم ہے؟
۹	(۱۱۰) کیا شافعی مذہب عورت نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تخریق کر سکتی ہے؟
۱۱۸	(۱۱۱) شوہر قیدی کو نان و نفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟
۹	(۱۱۲) شوہر نان و نفقہ نہ دے تو کون جانی کا حکم
۱۱۹	(۱۱۳) نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں نکاح کا حکم
	(۱۱۴) اگر شوہر قیدی نہ دے اور حقوق زوجیت بھی داند نہ کرے تو کلام مالک کے مذہب کے
۱۲۰	موافق نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے
	(۱۱۵) نان و نفقہ اور حقوق زوجیت نہ دے اور ادائیگی کی صورت میں مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا
۱۲۱	ہے یا نہیں؟
۹	(۱۱۶) مذہب شوہر کی عورت کا حکم
	چوتھی فسخ۔ نااتفاق زوجین
۱۲۲	(۱۱۷) زوجین کے درمیان نااتفاق اور نان و نفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟
۱۲۳	(۱۱۸) شوہر نہ دے گا اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ اسے طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

صفحہ	عنوان
۱۲۵	(۱۱۹) بیوی اپنے شوہر کے گھر جاتے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟
۱۲۶	(۱۲۰) شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت اور آرائے ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱	پانچویں فصل۔ شوہر کا صغیر السن یا نابالغ ہونا
۱	(۱۲۱) نابالغ کی بیوی زندہ میں جہلا ہونے کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۲۴	(۱۲۲) لڑکے کی عمر چند روزہ سال ہے مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے بھرتی سے قہر نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے
۱۲۷	(۱۲۳) نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم سے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۲۸	(۱۲۴) بیوہ لڑکے سے ساتھ نابالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی کا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۲۹	چھٹی فصل۔ شوہر کا مفقود و اظہر ہونا
۱۲۹	(۱۲۶) گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان یا ہمہ یا مسلمان دیندار رجعت کی تفریق سے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی
۱۳۰	(۱۲۷) جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔
۱۳۱	(۱۲۸) سوال متعلقہ استثنائے سابقہ.....
۱۳۲	(۱۲۹) غیر مسلم حاکم سے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا
۱۳۳	(۱۳۰) شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو بیوی کا نکاح فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۳۳	(۱۳۱) جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟
۱۳۳	(۱۳۲) جوان ۱۸ سالہ عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہو کیا حکم ہے؟
۱۳۳	ساتویں فصل۔ عدم کفۃت
۱۳۵	(۱۳۳) والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح حرامی سے کر دیا تو یہ حکم ہے؟
۱۳۵	(۱۳۴) شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا
۱۳۶	(۱۳۵) جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟
۱۳۷	(۱۳۶) مقلد بالغ اپنے نکاح میں خود مختار ہے.....
۱۳۸	(۱۳۷) مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں.....
۱۳۹	(۱۳۸) شوہر بہ اطلاع ہو بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی جیدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۰	(۱۳۹) شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کر لیا تو وہ فسخ ہو گیا یا نہیں؟
۱۴۰	آٹھویں فصل۔ زوج کا مجبوظ الحواس یا مجنون ہونا
۱۴۰	(۱۴۰) پاگل کی بیوی شوہر سے طہیجہ کی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۱	(۱۴۱) سوال مثل بالا.....

صفحہ	موضوع
۱۴۲	(۱۴۲) سوال شش:
۱۴۳	(۱۴۳) جب شوہر یا نفل ہو گیا تو بیوی شوہر سے حیدر کی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۵	(۱۴۴) شوہر یا نفل ہو گیا تو بیوی شوہر یا نفل سے مل سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۵	(۱۴۵) بیٹوں کی بیوی کے سے نان و نفقہ نہیں لورنگہ کا بھی خبر ہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۴	(۱۴۶) پانچ بیوی کیا کرے؟
۱۴۵	(۱۴۷) بیوی کے بعد شوہر دینے نہ دے تو بیوی ایک سال کی مسرت کے بعد تفریق کر سکتی ہے
۱۴۶	(۱۴۸) شوہر کو بیٹوں ہونا تو ساری بیوی و نان بچ کر نے کا حق ہے یا نہیں؟
۱۴۷	(۱۴۹) شوہر کو بیٹا کی ضرورت تو بیوی و نان بچ کر نے کا حق ہے یا نہیں؟
۱۴۸	(۱۵۰) شوہر جتنی ضرورت ہو اس صورت میں بھی عورت پر خود خود نفقہ نہیں پڑتی فویں فصل زوج کا نظم اور بہ سلوک
۱۴۹	(۱۵۱) خام شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟
۵	(۱۵۲) بیوہ نکاح کرنا چاہے تو اس کی بیوی کیا کرے؟
۱۵۰	(۱۵۳) بیوہ عورت کا شوہر نہ لے کر حق لے کر اپنے پاس رکھ کر نان و نفقہ اور حقوق زوجیت لے کر لے کرے تو عورت کیا کرے؟
۱۵۱	(۱۵۴) نان و نفقہ نہ لینے اور حقوق زوجیت نہ لے کرے تو اسے شوہر سے نان بچ کر نہ لے کرے؟
۵	(۱۵۵) شوہر نے ختم کر دیا تو بیوی صورت میں بیوی کا نان بچ کر نہ لے کرے؟
۱۵۲	(۱۵۶) بیوہ نکاح کرنا چاہے تو اس کی بیوی کیا کرے؟
۱۵۳	(۱۵۷) (۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟
۵	(۲) شوہر نے بیوہ پر طلاق پڑا دی تو بیوی کیا کرے؟
۱۵۴	(۱۵۸) جس عورت کا شوہر ابوباشا نہ مہر و حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس کی بیوی کیا کرے؟
۱۵۵	(۱۵۹) اس سال تک جس کے شوہر نے ختم نہیں کی اس کا کیا کیا جائے؟
۵	(۱۶۰) جو شوہر عرصہ تیر و پندرہ سال سے بیوی کی خیر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟
۱۵۶	(۱۶۱) عالم شوہر جو بیوی کا چاہی تو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟
	دوسریں فصل۔ تعدد از دو واج
	(۱۶۲) نکاح ثانی کو دوسری بیوی سے کرنا جائز ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح منع
۱۵۷	کرانے کا حق نہیں۔

صفحہ	عنوان
	خیار نویں فصل۔ حرمت مصاہرہ
۱۵۷	(۱۶۳) بیوی شوہر کے بچے کے ساتھ نہ کا دعویٰ کرتی ہے اور لڑکا نکاح کرنا ہے مرد شہر علی کو تو نہیں تو کیا قسم ہے؟
۱۵۸	بارہویں فصل۔ ارثہ
۱۵۹	(۱۶۴) بیوی مرد کو چھ مسکن دے جائے کیا طلاق ہے؟
"	(۱۶۵) (۱) طلاق نہ ہے یا طلاق ہے؟
"	(۲) نکاح اور مال و عیش و مومن نہ دینے کا طلاق نہیں
"	(۳) مسکن دینے سے حد تجدید نکاح نہ ہوتی ہے
"	(۴) اگر شوہر بیوی کو زمین نہیں دیتا تو حق نہ ہوتا ہے، نہیں طلاق کفر ہے
"	نکاح نہ ہوتا ہے
۱۶۱	(۱۶۶) شوہر توبہ کی دوا کا طلاق دے گا نہیں
"	(۱۶۷) کسی کو مرد ہوئے کا مشورہ نہ ہے، نہیں طلاق نہیں
۱۶۲	تیرہویں فصل۔ ولی کا سوا اختیار
۱۶۳	(۱۶۸) بیوی بھائی کے شہادت سے نکاح کا طلاق دے گا یا حرام ہے؟
۱۶۴	چودھویں فصل۔ شوہر کا نکاح نہ ہونا
۱۶۵	(۱۶۹) اگر بیوی نکاح نہ کرتی ہے تو
۱۶۶	چودھویں فصل۔ انکاح
۱۶۷	(۱۷۰) اگر حق یہ مسکن دے جائے اور یہ نکاح نہ کرے تو حرمت اور طلاق
۱۶۸	نکاح نہ کرتی ہے اور نہیں
۱۶۹	(۱۷۱) میں بیوی طلاق دے دوں
۱۷۰	تو بیوی طلاق دے دوں
۱۷۱	(۱۷۲) شوہر تین سال سے اور سے طلاق نہیں دے گا تو اس کی بیوی
۱۷۲	تیرہویں فصل۔ غیر مسلم کا کفایت
۱۷۳	(۱۷۳) جو جو دور حکومت میں جو غیر مسلم نکاح نہ کرے گا تو طلاق نہیں
۱۷۴	تیسرا باب طلاق
۱۷۵	(۱۷۴) طلاق نہ دے اور بیوی کے غیر نہیں ہوتا
۱۷۶	(۱۷۵) طلاق نہ دے اور بیوی کے غیر نہیں ہوتا

صفحہ	عنوان
۱۶۸	(۱۷۶) عورت کی مرضی کے بغیر طلاق نہیں ہوتا (۱۷۷) طلاق سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے شوہر کو ہوش طلاق کس قدر رقم ملنی چاہئے اور طلاق کے اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
۱۶۹	پوچھنا باب پہلی فصل مرتد اور مرتدہ
۱۷۰	(۱۷۸) مرتد ہو کر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا عکرم ہے؟ (۱۷۹) محض ملیحدگی کے لئے مرتد ہوئی پھر مسلمان ہو گئی تو دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۷۱	(۱۸۰) گذشتہ مذکورہ سوالات میں سے، اگر نابالغ لڑکا ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پیسے والے مسلمان شہر سے پاس کر سکتی ہے؟ (۱۸۱) نو مسلم سے نکاح کیا پھر مرتد ہو گیا، دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۷۲	(۱۸۲) تین صاحبائے جد اور عورت مرتد ہو جائے تو حلالہ سا قہ نہیں ہوتا
۱۷۳	(۱۸۳) مطلقہ تیس مرتد ہوئے۔ بعد پھر مسلمان ہو جائے تو پہلا شوہر بغیر حلالہ سے نکاح نہیں کر سکتا
۱۷۵	(۱۸۴) کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۷۶	(۱۸۵) شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا
۱۷۷	(۱۸۶) مذکورہ رسول کا نکاح باطل ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۷۸	(۱۸۷) مسلمان میاں بیوی مرنے کے بعد ۱۰۰ بارہ مسلمان ہو گئے تو دوبارہ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں؟
۱۷۹	(۱۸۸) عورت محض نکاح کے بعد دوبارہ نکاح کرنے کی وجہ سے مرتد ہوئی تو مسلمان ہو کر دوسرے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۰	(۱۹۰) شوہر بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے (۱۹۱) شوہر نے نکاح کی وجہ سے عورت چھو لی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۱	(۱۹۲) مذکورہ عورت دوبارہ نکاح کر سکتی ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۸۲	(۱۹۳) عورت چھو لی تو نکاح فسخ ہو گیا، دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے عورت سے نکاح

صفحہ	عنوان
۱۸۱	رہ سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۲	(۱۹۳) عورت کو مرد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرد ہے اور مردہ لڑکے کا قتل ہو جاتا ہے
۱۸۳	(۱۹۵) عورت مرد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۵	(۱۹۶) شوہر کی بدسلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرد ہوئی مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۶	(۱۹۷) عورت مرد ہو جائے تو نکاح قتل ہو جاتا ہے
۱۸۹	(۱۹۸) عورت خود سے خلاصی کی غرض سے مرد ہوئی تو نکاح قتل ہو یا نہیں؟
۱۸۷	(۱۹۹) مرد زانی بھائی نے اپنی مسلمان باغیہ بہن کا نکاح ایک باغیہ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟
۱۸۹	(۲۰۰) لڑکی شادی میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم
۱۹۰	(۲۰۱) عورت مرد ہوئی اور حیاتِ مردانہ میں پیدائش ہوئی
۱۹۰	(۲۰۲) عورت مذہب تبدیل کرے تو نکاح سے خارج ہوئی مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۹۱	(۲۰۳) شوہر کے مخالف کی وجہ سے مرد ہوئی تو نکاح قتل ہو یا نہیں؟
۱۹۱	(۲۰۴) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرد ہوئی تو نکاح قتل ہو یا نہیں؟
۱۹۲	(۲۰۵) شوہر نے آریہ مذہب اختیار کرنے کے بعد خیر مشہور ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کر لی تو کیا حکم ہے؟
۲۳۲	دوسری فصل۔ میان حضرت مفتی اعظم پانچواں باب مفقود الخیر
۲۳۲	(۲۰۶) شوہر تین ماہ سے اپنی زوجہ کو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟
۲۳۲	(۲۰۷) شوہر کی بیوی کو دوسری شادی کرنے کے لئے قتل کا قاضی ضروری ہے یا نہیں؟
۲۳۵	(۲۰۸) جس شوہر کو تین ماہ تک بیوی کو مان و نفقہ نہ دے اور اس کی خیرگی نہ لے کرے تو وہ مرد ہے یا نہیں؟
۲۳۶	(۲) مشہور شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے گی؟
۲۳۶	(۲۰۹) جوان العمر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے پہلے ہے یا نہیں؟
۲۳۶	(۲۱۰) (۱) آگندہ شوہر کی بیوی کو کتنے دن کی صمت دینی چاہی اور اس کی ابتدا اب ہوئی؟
۲۳۸	(۲) پہلے شوہر کے آنے کے بعد بیوی اسی کو ملے گی یا نہیں؟
۲۳۸	(۲۱۱) جو نو ماہ سے مشہور ہے اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

صفحہ	موضوع
۲۳۸	(۲۱۲) جس عورت کا شوہر چٹائی مال ہے وہ اس کا مالک کے فتویٰ پر عمل کرے؟
۲۳۹	(۲۱۳) جس عورت کا شوہر سات سال سے مرے ہو تو وہ ان وقت نہ پانے کی وجہ سے "نایق" کہلاتی ہے یا نہیں؟
۲۴۰	(۲۱۴) جس کا شوہر پانچ سال سے مرے ہو تو عورت کیا کرے؟
۲۴۱	(۲۱۵) جو انصر عورت جس کا شوہر دس سال سے مرے ہو اس کی خبر گیری نہ کرے اور ان وقت نہ مرد سے نہیں کیا کرے؟
۲۴۲	(۲۱۶) شدہ شوہر کی بیوی سے جدا میں اس کا مالک کے فتویٰ پر عمل
۲۴۳	(۲۱۷) فقہاء نے بیوی کو مرد سے جدا کرنے سے منع کیا ہے۔ جس کا مالک کرے؟
۲۴۴	(۲۱۸) شوہر سے تہہ پہنچا کر اس سے جدا کر دینی ہے۔ بیوی کو غیر قصاص قاضی نے سزا دی تو یا نہیں؟
۲۴۵	(۲۱۹) شدہ شوہر کی بیوی کو اس سے جدا کرنے سے منع کیا ہے اور اگر قاضی نہ ہو تو کیا اس میں عیب ہے یا نہیں؟
۲۴۶	(۲۲۰) جس عورت کا شوہر موت پہنچا ہے تو عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔
۲۴۷	(۲۲۱) اگر اس کا شوہر موت پہنچا ہے تو عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر دے تو عدت میں پہلا شوہر آیا تو یا نہیں؟
۲۴۸	(۲۲۲) تابوخی کی بیوی وزنی میں مرے ہو تو عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کرے؟
۲۴۹	(۲۲۳) جس عورت کے شوہر نے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے تو وہ عورت کیا کرتی ہے؟
۲۵۰	(۲۲۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۱	(۲۲۵) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۲	(۲۲۶) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۳	(۲۲۷) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۴	(۲۲۸) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۵	(۲۲۹) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۶	(۲۳۰) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۷	(۲۳۱) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۸	(۲۳۲) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۵۹	(۲۳۳) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۰	(۲۳۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۱	(۲۳۵) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۲	(۲۳۶) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۳	(۲۳۷) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۴	(۲۳۸) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۵	(۲۳۹) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۶	(۲۴۰) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۷	(۲۴۱) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۸	(۲۴۲) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۶۹	(۲۴۳) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۰	(۲۴۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۱	(۲۴۵) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۲	(۲۴۶) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۳	(۲۴۷) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۴	(۲۴۸) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۵	(۲۴۹) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۶	(۲۵۰) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۷	(۲۵۱) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۸	(۲۵۲) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۷۹	(۲۵۳) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۰	(۲۵۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۱	(۲۵۵) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۲	(۲۵۶) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۳	(۲۵۷) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۴	(۲۵۸) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۵	(۲۵۹) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۶	(۲۶۰) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۷	(۲۶۱) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۸	(۲۶۲) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۸۹	(۲۶۳) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۰	(۲۶۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۱	(۲۶۵) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۲	(۲۶۶) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۳	(۲۶۷) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۴	(۲۶۸) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۵	(۲۶۹) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۶	(۲۷۰) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۷	(۲۷۱) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۸	(۲۷۲) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۲۹۹	(۲۷۳) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے
۳۰۰	(۲۷۴) اگر شوہر نے عدت و وفات کے بعد دوسری شادی کر لیا ہے

صفحہ	توان
	پہنچا باب ثلث
۲۴۹	(۲۳۰) ہر ایک بیوی ایک سال کی صحت کے بعد تفریق مباح ہے۔
۲۵۰	(۲۳۱) جس عورت کا شوہر نامور ہو، وہ کون کون سے حقوق سے محروم ہے؟
۲۵۱	(۲۳۲) باقی میں نامور کے کان کو یا اس کا ہاتھ ہونے کے بعد کیا کرے؟
۲۵۱	(۲۳۳) جب نامور شوہر بیوی کو طلاق دے تو وہ کیا کرے؟
۲۵۱	(۲۳۴) نامور بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے؟
۲۵۱	(۲۳۵) شوہر کو زوالہ میں ہر ایک بیوی کی تفریق میں حصہ دینا چاہیے جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں۔
۲۵۲	(۲۳۶) نامور کے کان کو پہنچا باب ثلث کی حالت میں درست ہے۔
۲۵۲	(۲۳۷) نامور بیوی کی تفریق پر بعد حق صمدی صحت ہو سکتی ہے ان کے غیر دوسرا نکاح درست نہیں۔
	ساقاں باب۔ تحریری طلاق
۲۵۳	(۲۳۸) معافی مر کے بعد طلاق کے دونوں تحریر یا لکھ کر دوسرے طرف سے کون سی طلاق واقع ہوگی
۲۵۵	(۲۳۹) فسخ کی حالت میں یکدم تین طلاق لکھنے سے کتنی حد قیں واقع ہوگی؟
۲۵۶	(۲۴۰) مصق طلاق میں جب شرائط نہیں پائی ہیں تو طلاق بھی نہ ہوگی
۲۵۷	(۲۴۱) طلاق نامہ خود لکھنے پر کسی مرد سے نکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
۲۵۸	(۲۴۲) شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟
۲۵۹	(۲۴۳) صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔
۲۶۰	(۲۴۴) شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا گیا مگر اس نے زبان سے پتہ نہیں دیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی
۲۶۱	(۲۴۵) زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھی ملوانے کو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔
۲۶۱	(۲۴۶) شوہر طلاق خود لکھنے پر مرد سے نکھوانے کا انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟
۲۶۱	(۲۴۷) اسامپ کا مذخرید لڑ طلاق نامہ اور حور انکلا مگر دستخط نہیں کیا تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	آنکھوں باب طلاق بالاکراہ
۲۶۲	(۲۴۸) جبراً طلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟
۲۶۳	(۲۴۹) صورت مسلول میں نکاح صحیح ہے اور طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۲۶۳	(۲۵۰) جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی۔
۲۶۳	(۲۵۱) زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے نکاح طلاق نہ لیا جائے۔

صفحہ	عنوان
۲۶۵	(۲۵۲) جبراً شوہر سے طلاق نکھوانے سے اس کی دہائی پر حلق واقع نہیں ہوتی
۲۶۶	(۲۵۳) زبردستی طلاق دلوانے سے یا نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ نوال باب لعان
۲۶۷	(۲۵۴) شوہر دہائی پر ناجائز تعذبات کا ازار لگا کر تائب اور دہائی انکار کرتی ہے
۲۶۸	(۲۵۵) شوہر نے دہائی پر قسم اٹائی ہے اب دہائی تفریق کر کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟
۲۶۹	(۲۵۶) دہائی کو شوہر نے زانیہ تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان محاکم ہوگا
۲۷۰	(۲۵۷) لعان کے لئے دارالسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے
۲۷۱	د سوال باب تعلیق
۲۷۲	(۲۵۸) طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی
۲۷۳	(۲۵۹) معافی مکرر شرط پر طلاق ہی "بہد حلق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا
۲۷۴	(۲۶۰) شوہر نے کہا "اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب میرا تم سے تمام مہر کوئی تعلق نہیں رہا"
۲۷۵	تو کیا حکم ہے؟
۲۷۶	(۲۶۱) اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ دن تک نفقہ نہ دیا تو تجھ کو حلق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا
۲۷۷	(۲۶۲) مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے
۲۷۸	(۲۶۳) جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوتی
۲۷۹	(۲۶۴) شوہر نے کہا کہ "اگر بھی جو امیوں تو میری دہائی پر طلاق ہے" تو کیا حکم ہے؟
۲۸۰	(۲۶۵) نکاح نامے میں نکھوانی کی شرطوں کی خلاف ورزی
۲۸۱	(۲۶۶) شوہر نے دہائی سے کہا "اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ نہ کور نہیں کیا تو تجھ پر تین حلق ہے"
۲۸۲	کیا حکم ہے؟
۲۸۳	(۲۶۷) جس شرط پر طلاق کو معقق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں
۲۸۴	(۲۶۸) شوہر نے دہائی سے کہا "باقی کو انھنے دو" تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا تو حلق واقع ہوئی یا نہیں؟
۲۸۵	(۲۶۹) نکاح سے پہلے کہا "اگر میں نے جھوٹا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے
۲۸۶	(۲۷۰) مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق
۲۸۷	(۲۷۱) شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین حلق
۲۸۸	پڑ جائیں گی تو کیا حکم ہے؟
۲۸۹	(۲۷۲) اگر لڑکی کو پہلے خرب نہ دیا تو ایک ہفتہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی

صفحہ	عنوان
۲۸۹	۱۰ یا ختم ہے؟ (۲۷۳) طلاق کو کسی کام کرنے پر معقول کیا اب اس کام کو کرنے سے بدی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۲۹۰	(۲۷۴) اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟
۲۹۲	(۲۷۵) اگر تم کو چھوڑ کر نہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا گیا
۲۹۳	(۲۷۶) اگر میری اجازت کے بغیر میرے سر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی
۲۹۵	(۲۷۷) اگر فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بدی کو طلاق واقع ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟
۲۹۷	(۲۷۸) فلاں کی نواد میں سے جب میرا نکاح کسی عورت سے ہوا تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔
۲۹۸	(۲۷۹) شوہر نے کہا "اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں یہ تعلیق طلاق ہے یا تجھیز۔
۲۹۹	(۲۸۰) اگر میں اس مدرسہ نو تہماری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بدی کو تین طلاق ہو جائیں گی
۳۰۰	(۲۸۱) شوہر نے کہا کہ "اگر میں چڑوں کا فیصلہ منظور کروں تو یہی تحریر میری طلاق بھیجی جائے تو کیا حکم ہے؟
۳۰۱	(۲۸۲) بدی کوئی معہ بدی خلاف ورزی کرے گا تو یا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں؟
۳۰۲	(۲۸۳) اگر میں عمر سے طو یا اس کے پاس جاؤں تو میری بدی پر طلاق ہے تو عمر سے ملنے سے بدی پر طلاق پڑ جائے گی۔
۳۰۳	(۲۸۴) اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۳۰۴	(۲۸۵) اگر میں اسے رحوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی
۳۰۵	(۲۸۶) (۱) شوہر نے بدی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے۔
۳۰۶	(۲) شوہر نے بدی سے کہا "اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو تمہارا لور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"
۳۰۷	(۲۸۷) اگر آج سے تو نے میرے سامنے رہتیں پڑے پنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے۔
۳۰۸	(۲۸۸) فلاں سے ہا شہدوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی بیچاریا سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بدی کو تین طلاق۔

صفحہ نمبر	موضوع
۳۰۶	(۲۸۹) اگر میں ان شرکاء کی خلاف ورزی کروں یا زور و جبر میں تو میری زوجہ و حرق مغلطہ ہوں (۲۹۰) اگر دس روپے یا زور نہ دوں یا طلعہ و رہن اختیار کروں تو اس سے میری منوحہ سے
۳۰۷	نہ اپنی قلعہ نہ رہے گا (۲۹۱) اگر وہ جب اقاربہ کے ہوتے ہیں تو غلطہ کا اتمام نہیں کریں گے تو چاہیے کہ
۳۰۸	ادائیگی ہو جائیں گے کیا نعم ہے؟
۳۰۹	(۲۹۲) شوہر نے عہد سے کہا "اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہوں تو تو عزم ہو جائے گی" تو کیا نعم ہے؟
۳۱۰	(۲۹۳) جب تک تم اس شہر میں ہوا میں نے یہ امانت کی تو میری عورت کو تین حوا
۳۱۱	(۲۹۴) سوال متعلقہ اشتقاق
۳۱۲	(۲۹۵) شروط طلاق میں شرط یہ ہے کہ عہد سے عہد واقع نہیں ہوں (۲۹۶) اگر سوا مین کے اندر اندر تھکے جان و انتہی بعد وہ جب ایسا کرے تو کیا عہد ہے؟
۳۱۳	نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو حوا
۳۱۴	(۲۹۷) شرکاء لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی ہوتی حالت یہ ہے یا نہیں
۳۱۵	(۲۹۸) شوہر نے عہد سے کہا "اگر تو نے نہ کیا تو تو میری عہد ہے" اگر تو نے نہ کیا تو میری عہد ہے
۳۱۶	صرف سے تین دفعہ حوا ہے تو کیا نعم ہے؟ (۲۹۹) شرکاء نامہ کی خلاف ورزی کا حکم
۳۱۷	(۳۰۰) میں فدا کی عورت سے نکاح کروں تو اپنی ماں سے کروں تو میری عہد قیامت تک رہے یا نہیں
۳۱۸	الفاظ تحقیق کے ہیں یا ظہار کے؟
۳۱۹	(۳۰۱) شوہر نے کہا "اگر تم مارے پاس رہنا نہیں چاہو تو تم کو حوا دیتے ہیں
۳۲۰	تو حوا واقع ہوئی یا نہیں؟
۳۲۱	(۳۰۲) اگر عہد کے خلاف نہ لے تو حوا واقع ہوئی یا نہیں
۳۲۲	(۳۰۳) شوہر نے کہا "اگر میری عہد میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوئی تو میں نے اس و حوا کی"
۳۲۳	تو کیا نعم ہے؟
۳۲۴	(۳۰۴) میں تمہاری اجازت بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا اگر کروں تو اس عہد پر ایک دفعہ
۳۲۵	حوا واقع ہوئی
۳۲۶	(۳۰۵) نکاح کی طرف اضافت کے تحقیق کی تو شرط ہے جانے سے حوا واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۳۲۷	(۳۰۶) شوہر نے عہد سے کہا "اگر ایک ہفتہ کوئی تو طلاق ہو جائے گی تو حوا حوا ہے" اگر
۳۲۸	حوا سے راضی کیا نعم ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۲۹	(۳۰۷) شوہر نے بیوی کے عزیزانے نام پر آپ بزرگ ذاتی معاملات میں بالکل غلط متوجہ کئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی موت و حاق بیت ہیں کیا حکم ہے؟
۳۳۰	(۳۰۸) بیوی نے شوہر پر چھٹی مور تین ہیں اس سے میرا نکاح تو قانون میں ہے پر حلاق حلاق تو کیا سمجھتے؟
۳۳۱	(۳۰۹) مال متعلقہ سول ساق
۳۳۲	(۳۱۰) شوہر نے بیوی کو دیکھتے ہی قمر نے ان دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ بھی قبول نہ کی تو تم کو بیوی صرف سے یہ حاق
۳۳۳	(۳۱۱) ۶ برس قبل تیسری زوجہ سے ۱۰۰ روپے شادی کر کے توبہ فراموش ہے
۳۳۴	(۳۱۲) شوہر نے بیوی کو حاق و حاق کا حق حاصل نہ کیا تو کیا نہیں؟
۳۳۵	(۳۱۳) ہم پر جاری مور تین تین حاق سے حاق ہوں کی اگر ہم ہندوئی زمین کاشت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر حاق قلع ہوں
۳۳۶	(۳۱۴) اگر تم اس بار دیکھتے ہی جو بے تار فور اپنے گھر واپس نہ نہیں تو تم پر طلاق یعنی میرے جانے خارج ہو چکی تو کیا حکم ہے؟
	تیار ہواں باب تفویض
۳۳۷	(۳۱۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۳۸	(۳۱۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۳۹	(۳۱۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۰	(۳۱۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۱	(۳۱۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۲	(۳۲۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۳	(۳۲۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۴	(۳۲۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۵	(۳۲۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۶	(۳۲۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۷	(۳۲۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۸	(۳۲۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۴۹	(۳۲۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۰	(۳۲۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۱	(۳۲۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۲	(۳۳۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۳	(۳۳۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۴	(۳۳۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۵	(۳۳۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۶	(۳۳۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۷	(۳۳۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۸	(۳۳۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۵۹	(۳۳۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۰	(۳۳۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۱	(۳۳۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۲	(۳۴۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۳	(۳۴۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۴	(۳۴۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۵	(۳۴۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۶	(۳۴۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۷	(۳۴۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۸	(۳۴۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۶۹	(۳۴۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۰	(۳۴۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۱	(۳۴۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۲	(۳۵۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۳	(۳۵۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۴	(۳۵۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۵	(۳۵۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۶	(۳۵۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۷	(۳۵۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۸	(۳۵۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۹	(۳۵۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۰	(۳۵۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۱	(۳۵۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۲	(۳۶۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۳	(۳۶۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۴	(۳۶۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۵	(۳۶۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۶	(۳۶۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۷	(۳۶۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۸	(۳۶۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۹	(۳۶۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۰	(۳۶۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۱	(۳۶۹) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۲	(۳۷۰) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۳	(۳۷۱) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۴	(۳۷۲) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۵	(۳۷۳) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۶	(۳۷۴) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۷	(۳۷۵) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۸	(۳۷۶) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۹	(۳۷۷) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟
۴۰۰	(۳۷۸) اگر تم نے حاق و حاق کے سکتی ہے یا نہیں؟

صفحہ	عنوان
۳۵۳	(۳۲۶) بیوی کے ہم لئے بغیر کئی بار کہا کہ "میں نے اس کو طلاق دی" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۳۵۴	(۳۲۷) ایک مجلس کی تین طلاق کے وجود بغیر طلاق رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟
۳۵۵	(۳۲۸) ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ میں دوسرے مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۵۶	(۳۲۹) ایک بارہی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۵۷	(۳۳۰) شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا "طلاق ہے" طلاق ہے" طلاق ہے" تو کوئی اور کتنی طلاقات واقع ہوئیں؟
۳۵۹	(۳۳۱) تین طلاق کے بعد بغیر طلاق نکاح درست نہیں ہے۔
۳۶۰	(۳۳۲) تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟
۳۶۱	(۳۳۳) تین طلاق چدا چدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟
۳۶۲	(۳۳۴) غصے میں گالی دیکر کما طلاق طلاق طلاق اور کتنے بے نیت نہیں تھی۔
۳۶۳	(۳۳۵) جب تین طلاق دی تو طلاق مغلطہ ہوئی بغیر طلاق رجوع جائز نہیں۔
۳۶۴	(۳۳۶) طلاق میں بھانٹا "ہے" اور بغیر صحبت کے طلاق دے گا تو پیسے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی
۳۶۵	(۳۳۷) تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوتی ہے؟
۳۶۶	(۳۳۸) ایک مجلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۶۷	(۳۳۹) کہا "ایک دو تین طلاق دیتا ہوں" تو کیا حکم ہے؟
۳۶۸	(۳۴۰) تین دفعہ طلاق طلاق طلاق دیا تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۶۹	(۳۴۱) طلاق مغلطہ جو زمانے سے جاری تھی اسے ساتھ نکاح کیا پھر جماع کے بعد طلاق دے دی تو شوہر اہل کے لئے حلال ہوئی یا نہیں؟
۳۷۰	(۳۴۲) شوہر نے یہ الفاظ کہئے "سو اب تحریری ہر طلاق ایک دو تین ہیں" آج سے باقی کوئی اور طلاق نہ رہا تو کیا حکم ہے؟
۳۷۱	(۳۴۳) جس عورت سے نکاح کیا اس سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۷۲	(۳۴۴) عاقلہ عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۳۷۳	(۳۴۵) غنہ میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی تو کیا حکم ہے؟
۳۷۴	(۳۴۶) اگر بیوی سے کما طلاق دیدی دیدی دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۵	(۳۴۷) شوہر نے غنہ میں کسی کے ارکان پر بیوی کو طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۶	(۳۴۸) شوہر نے بیوی سے کہا "پانچ تو تین طلاق" مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی

صفحہ	عنوان
۳۷۲	تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۹	تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں
۳۷۳	تین طلاق تو تینوں ہی واقع ہوئیں
۳۷۱	شوہر نے بیوی کو تین بار طلاق طلاق لکھ کر حلق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع
۳۷۳	رہنے کی کیا صورت ہے؟
۳۷۲	شوہر نے کہا "میں نے اس بڑھئی کی بیٹی کو شہ: دو طلاق دیدیا ہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۱	یا تین؟
۳۷۵	شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۶	طلاق اور مہر کے متعلق احکام
۳۷۸	تین حدیث کے بعد عورت عدت چارہی کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے
۳۷۶	حلالہ میں جب شوہر غنی غیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی
۳۷۷	تین طلاق کے بعد عورت مرتہ ہوگئی پھر مسلمان ہو کر پہلے شوہر سے بغیر حلالہ کے شادی
۳۷۹	کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۷۸	حنفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں ہاٹل حدیث مسک پر عمل چاہئے یا نہیں؟
۳۸۰	حلالہ کی کیا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟
	تیسرے حوالہ باب
	طلاق بائن اور رجعی
۳۷۰	شوہر نے بیوی سے کہا "کر تو چاہے تو تجھے حدیث ہے" بیوی نے جواب میں کہا اچھا مجھے حدیث
۳۸۱	یہ تو کیا قسم ہے؟
۳۸۲	بیوی نے تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۲	طلاق رجعی میں حدت کے اندر رجوع کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے یا نہیں؟
۳۸۳	شوہر نے کہا "میں نے آزاد کیا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۳	دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا؟
۳۸۵	شوہر نے کہا "میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق
۳۸۶	واقع ہوئی؟
۳۸۵	شوہر نے بیوی سے کہا "جا میں نے طلاق دی" تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۶	میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" ص: ہے یا کنا یہ بحال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۸۷	(۳۶۸) تین مرد یہ لفظ حرام کہا تو تین حلق اور کون سی حلق واقع ہوئی؟.....
۳۸۸	(۳۶۹) شوہر نے بیوی سے منسوب ہو کر کہا "تو اپنی حلق سے لے کر توبہ کی پر طلاق پڑی یا نہیں؟"
"	(۳۷۰) طلاق رجعی کے بعد جب بیوی سے صحبت برنی تو رجعت ہوئی یا نہیں؟ ..
۳۸۹	(۳۷۱) طلاق دیدوں کا "یاد آتا ہوں کہنے کے بعد دوبارہ طلاق طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟ ..
"	(۳۷۲) تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا
۳۹۰	(۳۷۳) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "میں نے تم کو طلاق دیدیا میرے گھر سے نکل جاؤ" تو بیوی پر کون سی حلق واقع ہوئی؟
"	(۳۷۴) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دیدی تو تین حلق واقع ہوئی؟
۳۹۱	(۳۷۵) جھڑپ کے دوران کہا "میرا اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا "دیدے شوہر نے یا نہیں؟" تو کیا قسم ہے؟
"	(۳۷۶) طلاق رجعی طلاق بائن اور طلاق مطلق کے احکام.....
۳۹۲	چودھواں باب مجنون اور طلاق مجنون
۳۹۳	(۳۷۷) بیس عورت کا گھر حرام ہے اور اس سے دیوانہ ہے وہ عورت کیا کرتے؟
"	(۳۷۸) دیوانہ عورت کے ساتھ پر سویرے میں کھانا اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۴	(۳۷۹) پاگل عورت کے ساتھ پر سویرے میں کھانا اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
"	(۳۸۰) دیوانہ عورت کے ساتھ پر سویرے میں کھانا اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۵	(۳۸۱) دیوانہ عورت کے ساتھ پر سویرے میں کھانا اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
"	پندرہواں باب عدت اور نفقہ عدت
۳۹۶	(۳۸۲) زانی زانیہ سے فوراً نکاح کر سکتا ہے اور زانیہ عورت پر عدت نہیں
"	(۳۸۳) معتد عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے
۳۹۷	(۳۸۴) جہاں شوہر کا انتقال ہوا ہے وہاں عدت گزارنی چاہیے؟.....
"	(۳۸۵) مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے کمرے کے بجائے والدین کے یہاں عدت گزارے
۳۹۸	(۳۸۶) شوہر نے عدت میں نکاح کیا تو وہ نکاح فاسد ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کے سے نکاح نہیں ہوئی
۳۹۹	(۳۸۷) ایام عدت میں کوئی عورت نہ نکاح ہو جائے تو نکاح فاسد ہے
"	(۳۸۸) ایام عدت میں نکاح حرام ہے
"	(۳۸۹) زمانہ عدت میں نکاح کیا جائے یا نہیں؟

عنوان

۳۰۰	(۳۹۲) طلاق اور وفات کی عدت میں فرق کیوں؟
۳۰۱	(۳۹۳) عدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح منہ نہیں ہوتا
۳۰۲	(۳۹۴) جس کو طویل عدت تک حیض نہ آئے اس کی عدت کیا ہے؟
۳۰۳	(۳۹۵) طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح۔
۳۰۴	(۳۹۶) عدت وفات میں ضرورت شدید کے وقت عورت عدت سے نکل سکتی ہے
۳۰۵	(۳۹۷) کافرہ عورت مسلمان مرنے کے بعد اپنی مسلمان شادی سے تو عدت ضروری نہیں آتی
۳۰۶	(۳۹۸) عدت سے متعلق چند بات
۳۰۷	(۳۹۹) عورت میں عدت پوری ہوئی تو بچہ پڑا تو عدت سے بچہ نکلتا ہے
۳۰۸	(۴۰۰) غیر مذکورہ عورت پر عدت نہیں اگرچہ شوہر مر جائے اس پر عدت نہیں آتی
۳۰۹	(۴۰۱) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۰	(۴۰۲) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۱	(۴۰۳) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۲	(۴۰۴) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۳	(۴۰۵) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۴	(۴۰۶) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۵	(۴۰۷) عورت پر عدت کا حکم
۳۱۶	(۴۰۸) عورت پر عدت کا حکم

صفحہ	موضوع
	(۳۱۵) جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟
۳۱۷	(۳۱۶) عدت چوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تو نکاح جائز نہیں۔
۳۲۰	(۳۱۷) شوہر تائب رہنے کے باوجود مہنہ پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے۔
۳۲۱	(۳۱۸) انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے۔
۳۲۱	(۳۱۹) مہنہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزرنے کی ضروری ہے اگرچہ دو سال بھر سے شوہر سے الگ رہی ہو۔
۳۲۲	(۳۲۰) عدت قات چار ماہ و س دن ہے اس سے پہلے جو نکاح مہنہ یا طل ہے۔
۳۲۲	(۳۲۱) عدت عورت کی عدت بچہ کی پیدائش سے چوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو۔
۳۲۳	(۳۲۲) زانیہ عورت اگر شوہر کو نہ ہو تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں۔
۳۲۳	(۳۲۳) ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا اس کی عدت کیسے چرنی ہوگی؟
۳۲۳	(۳۲۴) مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے۔
۳۲۳	(۳۲۵) زمانہ عدت کا عقد بندہ شوہر لازم ہے۔
	مولوہاں واجب حسنات
۳۲۵	(۳۲۶) بچوں کا حق پرورش اور نان، نقد۔
۳۲۵	(۳۲۷) نریشہ سون کا عقد خیرہ قنصلہ کا خلیہ خیرہ رضا شوہر واجب نہیں۔
۳۲۵	(۳۲۸) مطلقہ عورت بچہ کے باپ سے زمانہ نریشہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۲۶	(۳۲۹) بچوں کا خرچہ پرورش باپ کے ذمہ ہے اگرچہ نریشہ مدت کا عقد اس کے ذمہ واجب نہیں۔
۳۲۶	(۳۳۰) باپ نہ ہونے کی صورت میں ماں یا نانا کا عقد اس کے ذمہ پر واجب ہے۔
۳۲۶	(۳۳۱) ماں کے عدتی کو حق پرورش ہے۔
۳۲۷	(۳۳۲) پرورش کا حق ماں کو باپ تک رسد ہے باپ پر خرچہ پرورش لازم ہے۔
۳۲۷	(۳۳۳) ماں کے ہوتے ہوئے چچو بھئی کو حق پرورش نہیں۔
۳۲۸	(۳۳۴) ماں جب غیر سے شادی کرے تو اس کا حق پرورش ختم ہو جاتا ہے۔
۳۲۹	(۳۳۵) بہا بقول کا حق پرورش۔
۳۲۹	(۳۳۶) نریشہ کی پرورش کی نیابت سے اس سے عدت کا حکم ہے؟
۳۳۰	(۳۳۷) حق پرورش کی مدت۔
۳۳۱	(۳۳۸) نانا بھوں کا حق پرورش کی وجہ سے؟

صفحہ	عنوان
۴۳۱	(۴۳۹) سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی ثانی سے لے سکتا ہے۔
۴۳۳	(۴۴۰) بچہ کی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب
۴۳۴	(۴۴۱) ماں کے انتقال کے بعد ثانی کو بچوں کی پرورش کا حق حاصل ہے۔
۴	(۴۴۲) دو عورتیں جن کو بچوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوتا ہے؟
۴۳۵	(۴۴۳) ماں کے بعد ثانی کو بچہ پرورش کا حق ہے
۴۳۶	(۴۴۴) لڑکی کا حق پرورش کب تک ہے؟
۴	(۴۴۵) ماں ثانی داؤدی اور بیمن کے بعد حق پرورش خالہ کو ہے۔
	ستر حوال باب ایلء
۴۳۷	(۴۴۶) کسی نے اپنی بیوی سے کہا جب تک تم تین پارہ قاتل شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے "تو کیا حکم ہے؟
۴۳۸	(۴۴۷) قسم کا رکھنا "تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا اس کے بعد کل بھڑکی نہیں کی تو کیا حکم ہے؟
	اشعار حوال باب طبار
۴۳۹	(۴۴۸) کسی نے کہا "اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو میں نے فلفہ سے پیدا ہوں گا" تو کیا حکم ہے؟
۴	(۴۴۹) کسی نے کہا "دو عورتیں جو اپنے خاندانوں کی تجدید میں وہاں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت لڑنے لے" تو کیا حکم ہے؟
۴۴۰	(۴۵۰) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "تو میری کن سے رہ رہے" تو کیا حکم ہے؟
۴۴۱	(۴۵۱) بیوی کو ماں نہ دیا تو کچھ نہیں ہونا
۴	(۴۵۲) بیوی و صاحب حق کی نیت سے ماں کا تو کیا حکم ہے؟
۴	(۴۵۳) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں" تو کیا حکم ہے؟
۴۴۲	(۴۵۴) شوہر نے کہا تو میری ماں ہے پھر اس کے بعد صاحب حق یا نہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟
۴	(۴۵۵) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "تو میری ماں ہے اور میں آج سے تیرے بیٹا ہوں"
۴	تو کیا حکم ہے؟
	فیہو اب متفرقت
۴۴۳	(۴۵۶) عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی تو بے طلاق اس کا نکاح کرنا جائز نہیں
۴	(۴۵۷) لڑکوں کے سرداروں نے طلاق دینے پر جو رقم شوہر سے لی ہے اس کا حکم
۴۴۴	(۴۵۸) چند کلمات کے اصطلاحی معنی

صفحہ	عنوان
۴۴۵	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۴۶	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۴۷	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۴۸	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۴۹	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۵۰	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۵۱	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۵۲	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا
۴۵۳	(۲۵۰) عورت کی شخصیت کا تعارف جاننے کے لئے کیا نہیں ہونا

المستفتی نمبر ۳۹۸۱ خانہ از رحمن (رنگون - برما) ۱۲ ایماوی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء
(جواب ۲) لفظ تَلَک اگر کسی مہر کی زبان سے نکلائے جو طلاق کہنے پر بھی قادر تھا اور وہ وہی کرے کہ
میرا مقصود طلاق دینا نہیں تھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ نہ کرے یا کسی نے پڑھے تو وہی کی
زبان سے نکلائے تو طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا (۱) کما ہو رواية شمس الانمة الحلوانی - ۶۰
واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

کسی کے کہلوانے سے کہا "ایک دو تین طلاق دے دی" اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟
(سوال ۲) زید کا اپنی بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہوا - خلد کو جب الطلاق کی توفیق نہ ملے تو اسے ایسی
شرعی بیوی کو جو جھگڑے سے بچتی ہے اب تک رکھتا ہے زید نے کہا تو کیا کروں خلد نے کہا طلاق دے دو
زید نے کہا میں تو جانتا نہیں ہوں کہ کس طرح طلاق دی جاتی ہے خلد نے کہا کہ اس طرح طلاق دی جاتی
ہے کہ ایک دو تین طلاق دے دی خلد کے بتلانے پر زید نے حیرت سے وہ الفاظ کہہ دیئے - اس صورت میں طلاق
پڑی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۹۷۳ مولوی کبیر صاحب (ضلع نواکھالی)

۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ / ۳ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳) زید کی زبان سے جو الفاظ خلد نے اور ان کے موافق طلاق پڑ گئی یہ تو زید نے یہ معلوم
کر لیا کہ خلد نے ان الفاظ سے اس کی بیوی پر طلاق پڑے کی ان الفاظ کا تلفظ کیا ہے (۲)
محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم ولی

۱۔ يقع بها ای يهدد اللفاظ وما سعاها من الصريح ويدخل نحو طلاق و تلاك و تلاك او طلق لک او " طلاق بش
بلا فرق بين علمه و جاهل وان قل بعدده نحو علمه يصدق قضاء الا اذا شهد عليه قبله به یعنی الغر المختار مع
هامش رد المختار: کتاب الطلاق باب الصريح ۲۸۸: ۲ ط - سعيد كراتشي

۲۔ وفي الهدية رجل قال لامرأته بطلاقها فمضى القاط طلاقا و تلاك و طلاق و طلاق و تلاك عن الشيخ
رامد المحتسب اني بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالى انه يقع وان تعدد وقصد لا يقع ولا يصدق قضاء و يصدق
دمايه الا اذا شهد قبله بقطع به وفي ان امرأتي نطقت مني الطلاق ولا يصح لي ان اطلقها فأنلفظ بها قطعاً تلقبها
و يقطع بها وشهدت وادلت عبد الحكي لا يحكمه بالطلاق بينهما وكان في الاستدعاء بغير بين العالمه و الجاهل كما هو
جواب شمس الانمة الحلوانی رحمه الله تعالى به رجوع الى ما قلنا و عليه الفتوى كذا في الخلاصة والصاوی الهدية
کتاب الطلاق الباب الثاني في ابطال طلاق الفصل الاول في المطلق الصريح ۳۵۷ ط - ماحدية كوسه
من مقتضى التامر رجوعه عليه من قبله في كذا قول من لم يدر اصله من فرق بين من قال بطلاقها و من قال بطلاقها
من مقتضى قول من لم يدر رجوعه عليه من قبله في كذا قول من لم يدر اصله من فرق بين من قال بطلاقها و من قال بطلاقها
من مقتضى قول من لم يدر رجوعه عليه من قبله في كذا قول من لم يدر اصله من فرق بين من قال بطلاقها و من قال بطلاقها

۳۔ صريحه مالم يستعمل الا فيه ولو بالترسية كظنك وانت طالق و مطلقة -- و يقع بها اي يهدد اللفاظ وما
سعاها من الصريح واحدة ورجعية وان بوى حلالها او لم يوشئنا (المراد المختار شرح توير الامصار مع هامش
رد المختار: کتاب الطلاق باب الصريح ۲۸۷، ۳ ط - سعيد كراتشي)

مختص دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی (المجمعیۃ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دل میں طلاق دی ہے کسی آدمی کے سامنے نہیں دی لوگوں نے کہا ہے کہ عورت نے نکاح کر لیا ہے بعد ازاں وہ اپنے خوند کے گھر آگئی ہے۔

(جواب ۴) طلاق اگر صرف دل میں خیال کرنے کے طور پر دی ہے زبان سے تلفظ نہیں ہوا کیا نہ آہستہ نہ زور سے تو طلاق نہیں ہوتی (۱) جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ ہوں طلاق نہیں ہوتی عورت نے نکاح کر لیا ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا یعنی اگر وہ منکوحہ تھی اور اس نے کسی دوسرے سے نکاح کر لیا تو یہ دوسرا نکاح ہی باطل ہے (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

فصل دوم

طلاق صریح

میری اس عورت پر طلاق ہے 'طلاق ہے' طلاق ہے
کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص کی عورت اپنے شوہر سے تکلیف پکرائی اجازت اپنے شوہر کے اپنے والد سے حرجی فی شوہر نے چند آدمیوں کے رو بہ وجود و صوم و صیوۃ کے پہنچے ہیں یہ الفاظ کہے کہ وہ میری عورت غیر میری اجازت اپنے سینے چلی گئی اب میرے نکاح سے باہر ہے اب اس کو جیسے ہو اپنی ماں بہن سے برتاؤ کیا اور میری اس عورت کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ اب آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی اور وہ عورت اس شخص کے واسطے بغیر حلالہ جائز نہیں۔ یقع طلاق کل زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبد اطاعا او مكرها كذا في الجوهرۃ النيرة (عالمگیری ص ۳۸۲ ج ۱) (۳)

۱، عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عز و جل نحور امی عبد حدث بہ انصب ما لم یعمل او سکھ بہ رد مسلمہ فی صحیحہ کتاب الایاد باب من نحور لہ بعدی عن حدیث الباقی ۱ ۷۸ ط قدیمی، (ور کہ بعدہ محض ص) ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابہ و بہ ظہر ان من نشأ حرم روحہ و عطاھا لاشہ احمر بوی الطلاق و لہ بہ کثر نفس لا صریحا ولا کدیة لا یقع علیہ کما فی بہ الحیر الرملی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳ ط - سعید کراشی)

۲، کل صلح بعد صلح فالذی باطل و کذا الکاح بعد الکاح - والا صل ان کل عقد اعید فالذی باطل (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الصلح ۵/ ۶۳۶ ط - سعید کراشی)

۳، الفتاوی الہدیۃ کتاب الصلح باب الاول فصل فیما یقع طلاقہ و فس لا یقع خلافہ ۱ ۳۵۳ ط - محدثہ کوئمہ و کہ فی الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط - سعید کراشی)

طلاق کا تحیل یکایک آگیا زید نے ایسی حالت میں جب کہ نہ وہ غصہ تھا نہ طلاق کا ذکر تھا دوران گفتگو میں بلا ارادہ کے ”دور ہو جاؤ“ ماہر اس وقت طلاق کا خیل اس طریقہ سے آگیا کہ اس سے اگر طلاق مر لو لے لیں تو کیا حرج ہے یا یہ خیل میں آیا کہ اس سے طلاق مر لو لے لینا چاہیے ان دونوں طریقوں میں

سے اگر دماغ میں یہ چیز آئی ہو تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ زید بہت شکلی واقع ہوا ہے جس سے خود نہایت پریشان ہے اور اب پیٹھے پیٹھے طلاق کا تحیل آجدا کرتا ہے ان صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۷۰ معرفت ناظم دارالاشاعت مونیہ - ۱۷ محرم ۱۳۵۳ھ ۲ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷) البیہ سے یہ الفاظ ”جذلی جاذ“ کہنے کے بعد یعنی ان الفاظ کا تلفظ ختم ہونے کے بعد اگر یکایک حلق کا تصور آگیا خواہ اس طرح کہ ”اُمر اس سے حلق مر لو لے لیں تو کیا حرج ہے“ یا اس طرح کہ ”اس سے طلاق مر لو لے لینا چاہیے“ تو یہ وقوع حلق کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ صورت یہ تھی کہ الفاظ کا تلفظ کرنے سے قبل نہ طلاق کا ارادہ تھا نہ ذر - تلفظ ہو چکنے کے بعد کا مذکورہ بالا تصور موثر نہیں ہو سکتا - (۱) لان النیۃ لا تعمل فیما مضی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

بیوی کو مال کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) زید نے بیوی کے روبرو یہ بیان دیا ہے کہ میں نے اپنے تازہ کی وجہ سے بیوی کو یہ کہا کہ تجھ کو مال کہنا پڑے گا؟ اس کے جواب میں بیوی نے یہ کہا کہ میرا مرد دے داس پر میں نے کہا کہ مر معاف کر دے تو میں طلاق دوں گا زید کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بھی یہی بیان دیا کہ زید کا بیان ٹھیک ہے اس کے بعد تین گواہوں نے یہ بیان دیا کہ زید نے ہمارے سامنے بیوی سے یہ کہا کہ میں تجھ کو مال کہتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا۔ زید کی بیوی نے اس سے مر طلب کیا اس نے کہا کہ اس وقت میرے پاس مر نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۸ حاجی عبدالقادر (ناپور) ۵ شعبان ۱۳۵۳ھ ۳ نومبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۸) گواہ اگر معتبر لوگ ہوں تو ان کی گواہی سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ مانی جائے گی اور زید کا بیان قابل سماعت نہ ہوگا لیکن گواہوں کے بیان میں بھی حلق کا تلفظ نہیں ہے اور جو الفاظ مذکور ہیں ان سے طلاق نہیں پڑتی، اور زید چونکہ اس بیان سے منکر ہے اس لئے اس سے نیت کا استفسار نہیں ہو سکتا اس لئے مذکورہ صورت میں طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) ولو قال لہذا اذہی ای طریق شئت لا یقع بدوۃ النیۃ وان کان فی حال مذاکرۃ الطلاق (العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الثانی فی ابقاع الطلاق (الفصل الخامس فی الکتابات ۱ ۳۷۶ ط - ما حدیہ کوئٹہ)

(۲) ولا عرۃ بۃ متاخرۃ علیہا (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلاة) باب شروط الصلاة ۱ (۱۷۶) و فی الاشیاء والطائر ولا یکون شارعاً بۃ متاخرۃ لان ما مضی لم یقع عادیۃ لعدم البیۃ (الاشیاء والطائر لابن نجیم الفن الاول فی القواعد الکلیۃ النوع الاول القاعدۃ الثانیۃ الامور مقاصد ۱ ۱۵۰ ط - ادارۃ القرآن کراچی)

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ”اب اسے مجھ سے کچھ سروکار نہیں“ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں“ (سوال) جس شخص نے برسر اجلاس حکومت انگریز یہ موجودہ اپنی زوجہ کے بارے میں یہ کہا کہ یہ میری عورت ہے چلن و پداطوار ہوگئی اب اس سے اور مجھ سے کچھ سروکار نہیں میں اس پر وضع عورت کو نہیں چاہتا حاکم نے بھی بہت کچھ شوہر سے کہا۔ اس عورت کو تم نے چاہا مگر اس نے سخت انکار کیا آج عرصہ ایک برس کا ہو گیا ہے کہ شوہر نے کوئی خبر گیری نہ کی بلکہ جس سے بھی نہ پایہ کہا کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں تو یہ کہنا شوہر کا طریق بائناں یہ ہو گیا نہیں؟ خاص کر اس صورت میں جب کہ فتنہ پیدا ہونے کا خوف ہو اور زوجہ نہ کورہ پر نان نفقہ کی عقلی ہے اور زوجہ نے بھی حاکم کے سامنے یہ کہا کہ میں ایسے شوہر سے چاہا نہ تھی ہوں جو ظالم اور شر خوار ہے اس پر شوہر نے بھی نہ کورہ بالا جملہ کہا تھا کہ مجھ سے اور عورت سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں۔ المستفتی نمبر ۷۸۸ سید ابراہیم حسین صاحب (سردار) ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء (جواب ۹) صورت مسئلہ میں قرآن ایسے ہیں کہ وقوع حلق کا حکم رائج ہے عورت کو یہ نفی ہے ساتھ متصف کرنا اور پھر اپنی بہ تعلقی کو ان الفاظ سے کہہ کر اس سے یہ سب قرآن ایسے ہیں کہ اس نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے اس لئے عورت کو طلاق ہو چکی ہے ۶ محمد کفایت اللہ کان ائدہ۔

بیوی کو کہنا ”اپنے باپ کے گھر چلی جا“

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو غصہ میں مار پیٹ کر مکان سے باہر کر دیا اور کہا تو اپنے باپ کے مکان پر چلی جا اور پھر چند گھنٹے کے بعد مکان میں داخل کر لیا اور مل بیٹھے اس کے بعد لڑکی کے والد کو خبر ہوئی کئی روز بعد وہ اس کو اپنے مکان میں لے گئے لڑکی کے والد کو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اب لڑکی کو وہاں نہ بھیجئے بلکہ اس کا نکاح دوسری جگہ کر دو اور کسی مولوی صاحب سے قوی لے لو ایک مولوی صاحب اس پر تیار ہو گئے کہ میں قوی دیتا ہوں طلاق ہو گئی ہے صورت مسئلہ مولوی صاحب نے یہ قائم کی کہ خود کو بایا اور ۹۰ روپے اس بات

(۱) وان بوی مات علی مثل امی او کامی - مرا او طهار او طلاقا صحت بہ موقع ما بواہ لایہ کتابہ والا بوی - او حذف الکاف لغاؤ تعین الادامی لیر یعنی الکرامة (در مختار) و فی الرد وقولہ او حذف الکاف بان قال انت امی - قلت وبذل علیہ ما تذکرہ عن الفتح من انه لا ید من النصریح بالاداءة وقولہ لغاؤ لایہ محمل فی حق التشبیہ لعمالہ بنس مراد محصوص لا یحکم بشئی لمح (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق۔ باب الطہار ۳/ ۷۷ ط سعید

(۲) ولو قال لم یبق بی و بیعت عمل و موی یقع کذا فی العناویہ (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابدع الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۱ ۳۷۶ ط ماحدیہ کونہ) یہ القاعدانیہ کے قسم ثانی میں دس میں سے مسمیہ ہے کہ نیت پر موقوف ہے اگر شوہر نے ان فکوں سے طلاق کی نیت کی ہے جیسے قرآن سے ایک معصومہ یا توبہ طلاق بن واقع ہوئی اگر نیت نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کما فی رد المحتار - والحاصل ان الاول یتوقف علی المیۃ فی حالۃ الرضا والغضب والمذاکرۃ والثانی فی حالۃ الرضا والغضب فقط و یقع فی المذاکرۃ بلا یمۃ والدلت یتوقف علیہا فی حالۃ الرضا فقط و یقع فی حالۃ الغضب والمذاکرۃ بالانیۃ (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق۔ باب الکتابات ۳/ ۳۰ ط سعید کراتشی

کے کہ لڑائی ہوئی یا نہیں تم دونوں کے درمیان؟ خاوند نے کہا کہ بے شک لڑائی ہوئی اور میں نے لڑائی میں ضرور یہ لفظ کہے کہ تو اپنے باپ کے گھر چلی جا کیونکہ میری ماں کے اور بیوی کے درمیان لڑائی تھی ماں کو میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھی بیوی کو میں نے مارا بھی اور کہا تو اپنے باپ کے گھر چلی جا میں نے طلاق نہیں دی اور نہ طلاق کی نیت سے میں نے یہ کہا۔ بلکہ جس طرح لڑائی جھگڑے میں کہا کرتے ہیں اسی طرح بہادریوں کو ابوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے غلط طلاق تو سنائی ہے یہی لڑائی ہوتے ہوئے سنی ہے اور یہ بھی کہہ رہا تھا کہ اپنے باپ کے گھر چلی جا اس پر مولوی صاحب موصوف نے قوی دیا کہ طلاق کے اردو میں یہی معنی ہوتے ہیں کہ چلی جا اب اس پر گواہوں کی کیا ضرورت ہے طلاق ہو گئی اور نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا یہ صحیح ہو یا غلط؟

المستفتی نمبر ۸۲۹ محمد اسماعیل (خلع مظفر نگر) ۱۲ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۰) شوہر اگرچہ اقراری ہے کہ میں نے مار پیٹ کے بعد غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ باپ سے یہاں تو چلی جا لیکن طلاق کی نیت سے شوہر انکاری ہے لہذا اس صورت میں طلاق نہیں پڑی، اور نکاح شوہر اول کا بدستور سابق قہر ہے تو باوجود قہر ہونے نکاح شوہر سابق کے دوسرا نکاح باطل و ناجائز ہوگا، شوہر ثانی پر لازم ہے کہ اس عورت کو شوہر سابق کے سپرد کر دے ورنہ بذریعہ عدالت کے شوہر اول اپنی زوجہ کو لے سکے گا۔ والحاصل ان الاول يتوقف على المية في حالة الرضا والعصب والمذكرة الخ رد المحتار جلد ۲ ص ۵۰۵۔ مہیب امر سلین مفتی محمد نائب مفتی
الجواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بیوی کو یہ کہنا "تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں" یا تو ہماری کوئی نہیں
(سوال) اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں یا تو ہماری کوئی نہیں اور نیت اس سے صرف ذرا مقصد ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ عبد الستار (تینا)
۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۱) یہ الفاظ اگر طلاق کی نیت سے نہ کہے جائیں تو طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کفایت اللہ

(۱) لو فان لها ادهى اى طريق شرب لا يقع بدون البية وان كان في حال مذكرة الطلاق (الغاوى الهدية كتاب الطلاق) الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الخامس في الكتابات ۳۷۶، ۱ ط ماحديه كونته
(۲) قال الله تعالى "حرمت عليكم امهاتكم - والمحصات من النساء - (سورة النساء، رقم الآية ۲۴، ۲۳) قال في الدر كل صلح بعد صلح فائتي باطل وكذا النكاح بعد النكاح - والا صل ان كل عقد اعيد فائتي باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلح ۶۳۶، ۵ ط سعيد كراتشي)
(۳) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكتابات ۳۰۱/۳ ط سعيد كراتشي

تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعویٰ رہوں گا (سوال) ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ساتھ ہی دستاویز لکھ دی جس میں مندرجہ ذیل عبارت ہے اگر اتفاقاً میں اپنی عورت کو بلا غوراک و پوشاک دینے بلا حفاظت چلا گیا اور بھاگ جانے کی حالت میں تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق اور حقوق نہ رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں گے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ عقد لادعویٰ اور میرے نکاح کے حق اور حقوق نہ رہیں گے کنایات طلاق بخبر طلاق واقع ہوگی یا نہیں بنو اتوجروا۔ المستفتی نمبر ۱۰۱۸ مواءنا فضل احمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم متحدہ کلمہ کراچی ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶) ان الفاظ سے (عورت سے) میں لادعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق حقوق نہیں رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں (یقیناً طلاق مراد ہے) قطع تعلق کا مفہوم ادا کرنے میں یہ بالکل واضح اور صاف ہیں اس لئے خلاف ورزی شرائط کی صورت میں طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ نقطہ محمد کفایت اللہ کا ان ائمہ لدلی

اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ ”یہ عورت میرے لائق نہیں“

(سوال) کسی مقدمت کے دوران میں جب حاکم نے زید سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو لے جا تو اس نے نہ رعدا التا اپنی بیوی کے متعلق یوں کہا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں ہے میں اس کو نہ لے جاؤں گا اس کے جودل میں آئے کرے یہی اس کا فیصلہ ہے ایک مولوی صاحب سے استفسار کیا گیا جس پر مولوی صاحب موصوف نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ الفاظ خط کشیدہ عرفاً محتمل طلاق ہونے کی وجہ سے کنایات سے شمار ہوں گے لہذا مذکورہ طلاق وحالات خصومت و غضب میں واقع ہونے کی وجہ سے طلاق بائن ہوگی دریافت طلب امر یہ ہے کیا واقعی طلاق ہوگئی اور ہوگئی تو ایک یا ایک سے زائد۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۳ سید محمد انصالحق صاحب (ناٹا جمر) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(۱) ولو قال له لا نکاح بی و بیلت او قال لم یبق بی و بیلت مکاح یقع الطلاق اداوی (العناوی لہدیہ) کتاب الطلاق الباب الثاني فی ايقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۱/۳۷۵ ثم قال بعد صفحة ولو قال لم یبق سی و بیلت عمل وروی یقع کذا فی العناية العناوی لہدیہ کتاب الطلاق الباب الثاني فی ايقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۱/۳۷۶ ط - ما جدیدہ کوئٹہ

(۲) فالکتابات لا تطلق بها قضاء ولا سبة او دلالة الحال و هر حالة مذاکرة الطلاق او العصب فحو احر حوی و ادهی و قومی یحتمل رد او نحو حلیۃ بریۃ حرام یا ن یصلح مسا و نحو اعتدی - سر حنک فارفتک لا یحتمل السب و الرد (توسیر الاصابہ مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۱/۲۹۶ ط - مہد کرانشی)

(۳) و ادا اصابہ إلی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (العناوی لہدیہ کتاب الطلاق الباب الرابع الفصل الثاني فی تعلیق الطلاق ۱/۲۹۰ ط - ما جدیدہ کوئٹہ)

(جواب ۱۳) ان الفاظ میں فی الحقیقت طلاق کی تصریح نہیں ہے اس لئے زوج کی نیت دریافت کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ کہے کہ میں نے طلاق دینے کی نیت سے ہی کہے تھے تو ایک طلاق بائن کا حکم دیا جائے گا، باور اگر وہ نیت حلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی اور قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟

(سوال) مسماۃ پیاری دختر شمشو کا عقد نکاح مسکی اسماعیل سے عرصہ دس بارہ سال ہوئے کہ ہوا تھا لیکن اب عرصہ چھ سال سے مسکی مذکور بائکل اپنی بہ لور وہ بد چلن تھا ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور جاتے وقت دس بارہ آدمیوں کے رو برو یہ بھی مسماۃ مذکورہ کو کہہ گیا تھا کہ جاؤ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا میرے پاس تمہارے لئے روٹی کپڑا دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مسماۃ مذکورہ جو ان عمر ہے۔ تان و نفقہ سے بھی تنگ رہتی ہے لہذا اس صورت میں کیا وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۶ سندھ خان نمبر دار (رد ہنگ) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴) اگر خاندان جات وقت یہ لفظ کہہ گیا تھا کہ کہ جاؤ میں نے تمہیں چھوڑ دیا اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا اور یہ واقعہ بھی صحیح ہے کہ وہ کسی عورت کو اغوا کر کے لے گیا ہے تو اس عورت منکوحہ کو چھوڑ دینے کے معنی طلاق دینے کے ہی ہیں اور عورت کو حق ہے کہ وہ دوسرا نکاح کرے قانونی موافقہ سے بچنے کے لئے۔ زمر ہے کہ اس کے ان الفاظ کے سننے والے لوگوں کی شہادت پیش کر کے عدالت سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کر لے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی۔

(۱) دلکبایات لا تطلق بها قضاء الا سبۃ او دلالة الحال - فحوا حرجی واذھی - سرحک فارقک - فی حالة الرضا تنوقف الاقسام الثلاثة لتأثیرا علی البیة للاحتمال (توضیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبایات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی)

(۲) والمنزل له بیمیہ فی عدم البیة الخ (الرد المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبایات ۳/۳۰۰ ط سعید کراتشی)

(۳) فالکبایات لا تطلق بها قضاء الا سبۃ او دلالة الحال فحوا حرجی واذھی - سرحک فارقک - فی حالة الرضا تنوقف الاقسام الثلاثة تأثیرا علی البیة للاحتمال (توضیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبایات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی) حضرت مفتی اعظم نے جو یہاں قرآن سے ان الفاظ سے قرآن حاق کر کے فرمایا ہے اصل سے بہت کہ اصل میں لفظ چھوڑ دیا (سرحک) الفاظ کتابت میں سے ہیں جو کہ نیت سے متعلق ہیں اور میں نے مذکورہ سبب سے متعلق متعلق کیا ہے تو اس مسئلہ میں فتویٰ علماء عصر مختلف ہیں "عزیز الفتویٰ اور فتویٰ در العلوم وچند میں اس کو کہ یہ قرار کیا کرتا ہے نیت فرمایا ہے شرط نیت وقوع بائن کا حکم دیا ہے" یک دہے حضرت اعلام (جاری ہے)

(جواب دیگر ۱۵) ”نظراً“ چھوڑ دی ”اگر طلاق کی نیت سے کہا ہے تو طلاق ہو گئی۔“

محمد کفایت اللہ کان اللہ

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ”میں اپنی عورت کو اپنی ماں

کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا“ کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کی عورت کو ایک دوسرا شخص بیٹا کر لے گیا اور لے جانے کے بعد پھر وہی شخص جو

عورت کو لے گیا ہے تین بار اس عورت کے زوج کے پاس آیا کہ تم اس معاملہ کا فیصلہ کر دو تو زوج نے

جواب دیا کہ میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں میں نے چھوڑ دیا ہے کیا عورت کو طلاق ہوئی یا

نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۵۰ نام قدور (ضلع ہزارہ) ۱۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶) اگر عورت سے خوند نے اس سوال پر کہ عورت کا فیصلہ کر دو یہ جواب دیا تھا کہ میں اس

عورت کو ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے چھوڑ دیا تو عورت پر طلاق ہو گئی۔ اس کے بعد زمانہ عدت

کے اندر عورت دوسرا نکاح کر سکتی لیکن عدت گزرنے کے بعد ان کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے۔ ۱۲

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

۱) حاشیہ صفحہ ۱۱۱۱، مضمون ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴

”میرے گھر سے چلی جا“ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(سوان) ہمارا ایک بھائی ہے جس نے اپنی عورت کو بلا کہہ کر تو ہمارے گھر سے چلی جا کہ تیرا افلاں آدمی کے ساتھ ناجائز تعلق ہے میرے گھر سے چلی جا نہیں تو میں تجھے کو ماروں گا پھر وہ لڑکی اپنی مائی کے پاس چلی گئی اور مائی کے آگے سب حال خود کیا بیان کیا کہ وہ مجھ پر یہ الفاظ نکال رہا ہے اور گھر سے نکال دیا ہے۔

پھر اس لڑکی کی بڑی ہمشیرہ اس کو تال لے کر پھر وہ اس کے گھر آئی اور ہمشیرہ کو گھر چھوڑ دیا جب پھر اس خاوند نے دیکھا اور پھر وہی کلمت اس نے پالے بڑی سالی کے رو بہ رو کر کہا کہ اپنی بھین کو لے جا اس کو میں ہرگز نہیں رکھتا کہ اس کا فیل قومی کے ساتھ تعلق ہے غرض کہ اس لڑکی کو بڑی بہن یعنی ہمشیرہ تین دفعہ اس کے گھر چھوڑنے کو گئی مگر اس لڑکی کو خاوند نے نہیں رکھا پھر وہ اپنی مائی کو چلی گئی لڑکی کی مائی یہ ہے اور پھر عرصہ ایک سال ہو گیا ہے جس میں اس لڑکی کے خاوند نے کوئی خبر نہیں لی ہے پھر ایک سال کے بعد اس لڑکی کے خاوند اپنی برادری کا میلہ اس لڑکی اور اس کی مائی کے پاس لائے ہیں کہ راضی نامہ سر لو اب لڑکی نہیں مانتی اور لیتی ہے کہ میرا اس کے ساتھ نکاح نہیں ہے اب اس بھڑے میں چھ ماہ ہو گئے ہیں کہ جو آدمی راضی نامہ کے واسطے آتا ہے اس کو بلا لیتی ہے کہ اس خاوند کا میرے ساتھ نکاح نہیں ہے اور اس بات کا کافی ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی اس وقت ہیں کہ جب اس نے اپنی بیوی کو بلا کہہ کر تو چلی جا تیرا افلاں کے ساتھ ناجائز تعلق ہے اس لڑکی کا قصور نہیں ہے اس کے خاوند کا قصور ہے اور اس کے ساتھ ایک تین سال کی لڑکی بھی اس خاوند سے ہے اور وہ اس عورت نے خاوند کو دیدی ہے اور کہتی ہے کہ تو لڑکی لے جا میں نہیں جانتی کہ سر مجلس تو نے ہم کو گھر سے نکال دیا اب میرا تیرا نکاح جاتا رہا ہے آپ اس لڑکی کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۶۹ مسئلہ فی فضل حسین صاحب (جسم) ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۷) اگر اس کا خاوند اقرار کرے کہ میں نے جو الزام ناجائز تعلق کا لگایا تھا وہ غلط تھا اور قسم خانے کے میں نے جو کہا تھا کہ چلی جا اس سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی، تو یہ عورت اس کے ساتھ جا رہی ہو سکتی ہے نکاح باقی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لد علی

(۱) والقول له بسمه في عدم اليكف وتخليفها له في سرله فان ابي رفته للحاكم فان نكل فوق بينهما
الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكسايات ۳ ۳۰۰ ط سعيد كرتشي (بقي شوبكه
قرار كرتكه مير الزامه قد رجوع كے سے ضروري نہیں كرتكه قرار كرتكه صرف طلاق كے نيت نہ ہونے پر قسم كرتكه تو
بھی عورت اس كے ساتھ رہ سكتی ہے۔ فقط

بیوی کو یہ کہا کہ ”میں تم سے ہیزا رہوں“ میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں“
(سوال) (۱) طلاق کے لئے آپ غفک کا اظہار ضروری ہے یا مفہوم سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے آیا اشارہ یا
کناہ یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

(۲) اگر مرد اپنی عورت سے غصہ کی حالت میں چند دفعہ حسب ذیل کلمات کہے تو کیا طلاق پڑ جائے گی
اور اگر ایسی صورت میں طلاق واقع ہو تو مرد کو اپنی عورت سے رجوع ہونے کی کیا صورت ہے؟

مثلاً مرد اپنی عورت سے چند بار کہے میں تم سے ہیزا رہوں مجھے تم سے تکلیف ہے‘ میں تم سے
اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں تم سے میرا دل شکستہ ہے تم سے ملاؤسی ہے میں تمہارے لئے ایک بابا ہوں تم
سے بعض وقت علیحدہ رہنے میں راحت ہے‘ تمہارے حق میں خرابی ہے‘ ایسی زندگی بیکار ہے‘ یہاں قسمتی
ہے اب حد ہو گئی کوئی راستہ معلوم نہیں ہوتا ہے‘ صفائی کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے‘ یا اندہ تو بہ
اور اسی قسم کے بعض کلمات ہوں اور اس وقت کبھی عورت بھی جواب دے کہ میری زندگی خود مختار ہے اب
کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بد قسمتی ہے ان قسم کے بعض کلمات ہوں نہ کو رہا! کلمات نمبر ۳ کے اظہار کرتے
وقت اگر مرد اپنی عورت کو حقیقہً اپنے کاراؤ نہ رکھتے ہو اور غصہ دفع ہونے کے بعد وہ اپنی عورت سے
بدستور ملتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۱۸۱ جناب منصور الحق صاحب پینہ (بیمار) ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء۔
(جواب ۶۸) ان تمام جملوں میں سے صرف دو جیسے نمبر ۱۳ ایسے ہیں (جن پر سرخ نشان لگایا ہے)
کہ اگر ان کو طلاق کی نیت سے کہا ہو تو طلاق ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں ہوگی۔ اور باقی
جیسے محض بیکار ہیں ان سے طلاق نہیں ہوتی طلاق کی نیت ہو جب بھی طلاق نہیں ہوتی (۷)
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

(۱) قال الکتابات لا تطلق بها فضاء إلا بنية أو دلالة الحال فصحوا خرجی واذھی - و نحوی اعتدی -
سرحنک‘ فارقتک لا یحتمل السب والرد‘ ففی حالة الرضا‘ تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیر اعلی الیة
للاحتتمال (توضیر الانصار مع دہش رد المحتار‘ کتاب الطلاق‘ باب الکتابات ۳/ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)
(۲) وکذا کل لفظ لا یحتمل الطلاق لا یقع به الطلاق وان بوی مثل قوله باریک الله علیه او قال لیا‘ طعمیسی او
اسقیسی و نحو ذلك (الفتاوی الہدیہ کتاب الطلاق الباب الثانی فی اہتاق الطلاق‘ الفصل الخامس فی الکتابات
۱/ ۳۷۶ ما حدیہ کونہ) وقال فی الرد لا ما ذکر وہ فی تعریف الکتابۃ لیس علی اطلاقہ بل هو مفید بلفظ یصح
حظا بہا به ویصلح لا بشاء الطلاق - ولا دہش ثالث هو کون اللفظ مسما عن الطلاق و ناشا عہ دہامشی
رد المحتار‘ کتاب الطلاق‘ باب الکتابات ۳/ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

سوال متعلقہ سوال سابق

(سوال) اگر مرد اپنی عورت سے چند بار یہ کہے کہ میں تم سے ہیزار ہوں میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں اور غصہ کی حالت میں ہو جواب میں ان دو جملوں پر سرخ نشان لگادیا گیا ہے کہ اُمر یہ دو جملے طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱) ان دو مذکورہ جملوں کو کہتے وقت یہ حلقِ خاہر کرتے وقت اُمر طلاق کا خیال آئے لیکن طلاق کی نیت و ارادہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲) ان جملوں کو اگر طلاق کی نیت یا ارادے سے کہا ہو تو طلاق پڑ جانے پر مرد اپنی عورت سے کیونکہ رجوع کر سکتا ہے یا ل سکتا ہے اس کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۸ جناب منصور الحق صاحب (پن) ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹) اگر طلاق کی نیت ہے یہ جملے کہے ہوں تو پھر شوہر اپنی عورت سے تجدید نکاح کر سکتا ہے بغیر تجدید نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، طلاق کا خیال آنے سے یہ مطلب ہے اور نیت و ارادہ خلق نہ ہونے سے کیا مراد ہے یہ فرق ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ العالی

یہی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا ”نہ تو میری کوئی ہے“ اور نہ میں تیرا کوئی ہوں“

(سوال) میں ایک معصیت زدہ غریب اہل حدیث کی لڑکی ہوں مصلحت خداوندی سے میری شادی ایک شخص اسی آدمی حنفی المذہب سے ہوئی جو باطل و باطل ہے تقریباً بیس برس کا نہ تو میری شادی کو مرنے دیتا ہے اس مدت دراز تک بھی بھی زین و شوہر میں اتنا جیسا کہ زن و شوہر میں ہونا چاہیے نہیں ہوا برابر نفقہ اور رنج سے زندگی گزارتی ہے میرے ہر ایک کام خانگی یا عبادت و تلاوت دینی سب میں پڑھنا پڑھانا پند و نصائح کرنا غرضیکہ ہر ایک کام میں کوئی نا پسند ہے کہتے ہیں کہ تو سب کام زبردستی کرتی ہے مجھ کو نہ دیتے ہیں کہ ہم تیرا کچھ حق دانہ کریں گے خوشی ہو تو مکان میں رہو یا چلی جا تو تو اپنی خوشی سے ہے اس لئے خدا ہم سے کچھ پوچھ نہ کرے گا ورنہ کہتے ہیں کہ میرا ارادہ تو یہ ہے کہ میں طلاق دینے کا ہے عمر دین مہر سے مجبور ہوں اور اسی طرح ہر اہل سنت کہتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی ہے نہ میں کوئی تیرا ہوں میں کہتی ہوں کہ تب میرا فیصلہ کر دیجئے تو کہتے ہیں کہ ہم بار بار کیا فیصلہ کریں جو کرنا تھا سو کر دیا ہم بھڑو و امر و نہیں ہیں ہم خدا پرست ہیں نفس پرست نہیں ہیں ہم نے رنج و موڑ لیا سو موڑ لیا ہم جدا ہو گئے سو ہو گئے اب ستنہ ہی کوئی سمجھائے کامان نہیں سنا ہوں نہ ملت ہوئی ہے نہ قیامت تک مت ہوئی اس طرح پر زندگی میری تنگ ہے میں کہتی ہوں کہ جب ہمارے کام باطل نہ پانچندی میں تو مجھ کو طلاق دے دیجئے

تاک ہیں کہ ہرگز نہ بلاق نہیں دوس کا زندگی بھر جلاتا رہوں گا خضیکہ کسی صورت سے مجھ کو نہ اخلاق ملتے۔ کہتے ہیں نہ ہی حلق دیتے ہیں میں کس طرح ان سے جان خد صبی کروں مفتی جماعت والوں کو میں دیکھتی ہوں کہ اس طرح کے معاملات اپنے امیر شریعت پھلوری پنڈ بہار میں پیش کر کے ضلع برآکر جان خد صبی کر لیتے ہیں مجھے بھی اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ تم بھی امیر شریعت پھلوری پنڈ بہار و درخواست و ورنہ عدالتی کارروائی کرو پنڈ امیر اخیل ہے کہ میری جماعت کے جو سردار ہیں ان سے میں درخواست کر کے کیوں نہ اپنی سہوہ شری والوں کیونکہ عدالتی کارروائی کرنے کی ہم میں یاو الدین میں صلاحیت ہی نہیں ہے اور پنپیت بھی یہاں کی اچھی نہیں ہے شعبان ۱۰۶ھ سے مجھ کو وہ سے نکال دیا ہے میں نے پنپیت میں بھی درخواست کی تھی تو پنپیت نے ان کو سمجھنا تھا دیا ٹھہرنے کی باتوں کو بھی نہیں مانا تو شیخ نے کہا کہ تم اب اپنے مینے میں چل جاؤ حرم وک کیا کریں جب کہ وہ کسی کی بات ہی نہیں مانتا بالکل نااہل ہے خضیکہ میں اپنے بیٹہ پٹی تھی ہوں چلی رمضان المبارک ۱۰۶ھ سے مینے میں ہوں والدین کو اتنی سہولت نہیں ہے کہ میری پرورش کریں لہذا مجھے آپ لوگ بہت جلد کوئی تدبیر خد صبی دیا کریں۔ المستفتی نمبر ۱۹۷۱ء ۲۰ جہرہ خن تون (پنڈ) ۵ دریا ۱۰۱۰ ۱۳۶۱ھ دو شبہ۔

(جواب) از مؤلفہ اللہ امر تری۔ صورت مر قومہ میں ایسے الفاظ (نہ تو میر کی کوئی ہے نہ میں تیرا کوئی ہوں) اپنے خود موجب حلق ہیں کیونکہ مفہوم اس کا جدائی ہے جس روز خاندان نے ایسے الفاظ سے اسی روز سے عدت شمار ہوگی جس کی معاد تین حیض ہے بقولہ تعالیٰ - والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلثة قروء - واللہ تعالیٰ اعلم (تتم رضاء اللہ ثانی) المصنفی ابووفاء ثناء اللہ امر تری

(جواب ۲۰) از مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ - یہ الفاظ خود تو طلاق کے الفاظ نہیں ہیں (۱) ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق کی نیت و ارادہ سے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جائیں نیت طلاق ہونے کا ختم یا دلنے والے کے اقرار پر دیا جاسکتا ہے یا قرآن نالیہ ۱۲ میں خط میں اس کی تصریح مذکور ہے کہ ہرگز ہرگز طلاق

(۱) الفقرة ۲۲۸

(۲) قال في الدر المختار كتابه عبد الفقهاء مالم يوضع له أي الطلاق واحتمله غيره (در مختار) وقال في الرد (فوله مالم يوضع له إلخ) أي لم يوضع لما هو أعم منه (دמש) رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق باب الكليات ۳ ۲۹۶ ط سعید كراتشي

(۳) قال الكليات لا تطلق بها قضاء إلا سبه أو دلالة الحال وهي حالة مداكرة الطلاق أو العصب (الدر المختار مع دمس) رد المحتار: كتاب الطلاق باب الكليات ۳ ۲۹۶ ط سعید كراتشي، وقال انما لست لست بروح أو لست لي امرأة أو قلب لست لي مروح فدل صدق طلاق أو نواه خلافه (در مختار) وقال في الرد (واشار بقوله طلاق إلى أن الواقع بهذه الكتابة زعمي كذا في المحرر من باب الكليات (دמש) رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق باب الصريح ۳ ۲۸۳ ط سعید كراتشي)

نہ دوں گا زندگی بھر جلد تار ہوں گا اس تصریح کے بعد تو نیت طلاق نہ ہونا معین ہو جاتا ہے اس لئے ان الفاظ کی بناء پر طلاق واقع ہونے اور عدت شروع کر دینے کا حکم درست نہیں ہاں اگر حالات یہی ہیں اور شوہر کی طرف سے یہ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے تو آپ کو حق ہے کہ یا تو امارت شرعیہ کے دارالقضاء میں رجوع کریں یا ایک نمبر ۸۳۹ کے ماتحت کسی مسلمان بیچ کی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنا نکاح منسوخ کرالیں، پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکیں گی۔

محمد کفایت اللہ کان لہ دلہ ڈی ۳ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء

بی بی کو کہا ”تجھ کو چھوڑتا ہوں“ میرے گھر سے نکل جا“
(المحییۃ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۹۲ء)

(سوال) ایک عورت جس کی خوند سے ناراضگی رہتی ہے اس کو خاوند کوئی آنکھ دس دفعہ سہ پکارت کہ میں تجھ کو چھوڑتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا اس نے ایک اور عورت ناچا نظر طور سے گھر میں ڈال رکھی ہے زوجہ پر ہونڈ ڈال کر گھر سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنے ماں باپ کے گھر تفتیشی ہے۔
(جواب ۶۱) خوند کے اس کہنے سے کہ ”تجھ کو چھوڑتا ہوں“ میرے گھر سے نکل جا“ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی (۴) جب کہ نیت طلاق کی ہو اگر وہ نیت طلاق کا اقرار کرے تو اس سے قسم لی جانے کی پھر اگر قسم کھائے تو اس کا قول معتبر سمجھا جائے گا (۵) اور جب تک طلاق کا فیصلہ نہ ہو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی (۵) محمد کفایت اللہ غفر لہ

بی بی کو تین بار کہا ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟
(المحییۃ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۲ء)

(سوال) چند ماہ گزرے کہ میاں پر نزدیک کے قریب میں ایک شخص جو خفیہ مذہب رکھتا ہے اس نے اپنی

- (۱) دیکھئے الحیلة الباحرة للحلیلة العاخرة حکم روحہ منعص ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
- (۲) قال اللہ تعالیٰ ولا تفرموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب احلہ (سورۃ البقرة رقم الاية ۲۳۵)
- (۳) اردو میں غفر چھوڑ دیا ص ۳۵ یہاں اس سے طلاق واقع ہونے کے لئے نیت شرط ہے یا نہیں اس کے متعلق تفصیل دے جو ص ۳۵ اور شریعہ نمبر ۳۶۰۰ ص ۲۰۰
- (۴) والقول لہ بیہمہ فی عدہ الیہ و یکفی تحلیفہا لہ فی سہر لہ فان اسی دفعته للحاکم فان بکل فرق بیہمہ والفر المحتر مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۴ ۵ ط سعید کراچی
- (۵) اما نکاح مکوۃ الغیر و معدنہ - فلم یقل احد محوارہ فہم یعتقد صلا ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لعقد مکمل فی النکاح الفاسد والباطل ۳ ۵۱۶ ط سعید کراچی وقال ابضا کل صلح بعد صلح فالثانی باطل و کذا النکاح بعد النکاح والا اصل ان کل عقد اعد فالثانی باطل والرد المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الصلح ۵ ۲۳۶ ط سعید کراچی

عورت کے طلاق دینا چاہتا ہے مسکین کے دنگ اس کو بار بار روکتے چلے آئے ایسا کئی بار ہو گیا ہے اثر نہ ہوا۔ آخر ایک دن اس نے اس وقت مسکین اور نائب قاضی کے روبرو اپنی عورت کو اگر ایک ہی محفل میں تین بار اپنی عورت سے کہا کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور جماعت و نائب قاضی سے کہا کہ تم وادارہ والو لوگوں نے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اس نے کہا کہ اتنے گواہ ہیں طلاق نامہ لکھنے کی ضرورت نہیں اس وجہ سے لوگ بھی بخوش ہو گئے اب اس عورت کی عدت پوری ہونے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دیا اور رجوع کرنے کو کہتا ہے؟

(جواب ۲۲) اگر مرد نے یہ غلط (میں نے تجھ کو چھوڑ دیا) تین بار کہے تو اس کی عورت پر طلاق بائن ہوئی اور وہ اس کے نکاح سے باہر ہوئی، وہاں دوبارہ وہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ عورت بھی رضامند ہو جائے۔ کی ضرورت نہیں اور جب وہ موجود ہیں تو اس کا انکار معتبر نہیں۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو کہا ”میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا“

(المجلد مورخہ ۲۸ جولائی ۱۳۱۷ء)

(سوال) زید نے اپنی کنواری منکوحہ کو باؤنڈ بند شائع پر کھڑے ہو کر تین چار بار کہا کہ حرام زانیہ! بد معاش گوارہ بد چلن ناکارہ نکیتاب میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا زوجہ میکے میں ہے اس نے بھی زید کی گواہی (زید کو اس کے چال چلن پر بدگمانی ہے)

۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸

(جواب ۲۳) زید نے اگر یہ اغلاظ طلاق کی نیت سے کہے تھے تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی۔ اگر عورت غیر مدخول بہا ہے یعنی نہ تو زید نے اس سے وطی کی ہے اور نہ ضمت صحیحہ ہوئی ہو تو زید کے ذمہ نصف مردانہ ہوگا (۲۰) اور وطی یہ خلوت ہو چکی ہے تو پورا مرد واجب الوصول ہوگا (۲۰) اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس کو قسم کھانی ہوگی (۲۰) محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو کہا ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے
(الجمعیتہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۴۳۱ھ)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو کہا ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے
سے میری ماں اور بہن کی جگہ پر ہے ”کیا وہ زید کی زوجیت سے خارج ہو گئی؟“
(جواب ۲۴) اگر زید نے یہ اغلاظ کہ ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے طلاق کی نیت سے کہے ہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی (۱۰) اب اگر زید کی زوجہ راضی ہو تو نکاح ہو سکتا ہے (۱۰) است

(۱) اس کے لئے جواب نمبر ۲۲ حاشیہ نمبر الملاحظہ ہو۔

(۲) قرآن مجید میں ارشاد ہے: **وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَ مَا يَأْمُرُكَ اللَّهُ فَعَلُوا مَا يُؤْمُرُونَ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَ مَا نَهَاكَ اللَّهُ فَعَلُوا مَا نَهَاكَ اللَّهُ** (سورۃ البقرہ: رقم الایۃ ۲۳۷) وقال فی الدر المختار: **و یجب نصفه بطلاق قبل وطئ او خلوة ای نصف المهر المدکور**۔ الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب المهر ۳ ۱۰۴ ط سعید کراتشی
(۳) **”وَأَنَّ الْمَسَاءَ صَدَقَ تِلْكَ حَلَّةٌ“** (سورۃ النساء: رقم الایۃ ۴) وقال فی الدر المختار: **و یؤکد عد وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما**۔ الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب المهر ۳ ۱۰۲ ط سعید کراتشی

(۴) **وَالْقَوْلُ لَهُ بِنِهَايَةِ فِي عَدَمِ النِّكَاحِ وَ يَكْفِي مَحْلِفَتُهُ فِي مَرَلَةٍ فَإِنْ أَمَرَ لِحَاكِمٌ أَنْ يَكُلَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا**۔ الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۳۰۱ ط سعید کراتشی
(۵) **فَالنِّكَاحُ لَا يَنْطَلِقُ بِفَقْدِ الْأُيَّةِ أَوْ دَلَالَةِ الْحُلِّ فَحَوَّارِي وَ ذَهَبِي وَ قَوْمِي - وَ حَوَّارِي بَرِيَّةٌ حَرَامٌ بَيْنِي وَ حَوَّارِي عَدِي - سَرَحَتْ فَارْقَلْتُ - وَ بَقِيَ بَاقِيهَا أَيْ بَاقِي الْفَاقَاتِ الْكَلَامَاتِ الْمَذْكُورَةِ حَلًّا أَسْتَأْذِنُ النَّاسَ أَنْ يُوَدِّعُوا**۔ الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۲۹۹ ط سعید کراتشی

(۶) **وَأَنْ بَوَى نَكَاحَ عَلِيٍّ مِثْلَ أُمِّهِ أَوْ كَأَمِيِّهِ أَوْ طَهَارًا أَوْ طَلَاقًا صَحَّتْ بَيْنَهُ وَوَقَعَ مَسْئُورٌ لِمَا كَتَبَ إِلَّا بَوَى شَيْئًا أَوْ حَذَفَ الْكَافَ لَمْ يَتَعَيَّنْ إِلَّا دَسِيٌّ أَيْ الرِّبَا يَتَعَيَّنُ الْكِرَامَةُ (دَرَمَجَار) وَقَالَ فِي الرَّدِّ أَوْ يَبْعِي أَنْ لَا يَصْدُقَ قَضَاءُ فِي إِرَادَةِ الْمَرْءِ إِذَا كَانَ فِي حَالِ الْمَشَاوَرَةِ وَ ذَكَرَ الطَّلَاقَ (قَوْلُهُ أَوْ طَلَاقًا) لِأَنَّ هَذَا الِصْفَ مِنَ الْكَلَامَاتِ وَ بِهَا يَفْعُ الطَّلَاقُ بِالْبَيِّنَةِ أَوْ دَلَالَةِ الْحَالِ عَلَى مَامَرٍ - فَلَمْ يَبْعِي أَنْ لَا يَصْدُقَ لِأَنَّ دَلَالَةَ الْحَالِ قَرِيبَةٌ ظَاهِرَةٌ تَقْدِمُ عَلَى الْبَيِّنَةِ فِي بَابِ الْكَلَامَاتِ فَلَا يَصْدُقُ فِي نِيَةِ الْأَدْبِيِّ لِأَنَّ فِيهِ تَخْفِيفًا عَلَيْهِ (هَامِشُ رَدِّ الْمُحْتَارِ كِتَابُ الطَّلَاقُ) بَابُ الظَّهَارِ ۳/ ۴۷۰ ط سعید کراتشی**

(۷) **إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ ثَانِيًا دُونَ الثَّلَاثِ فَلَهُ أَنْ يَتَرَكَ حَيْثُ دَرَسَ وَ بَعْدَ انْقِضَائِهَا (الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ كِتَابُ الطَّلَاقُ) بَابُ السَّادِسُ فِي الرَّحْمَةِ فَصَلَّ فَمَا نَحَلَ بِهِ الْمَطْلُوعَةَ وَ مَا يَنْتَقِلُ بِهِ ۴۷۲ ط ماحدیه کونہ**

غضب میں آئے سے طلاق پڑ جائے گا حکم دیا جائے گا کیونکہ غضب نیت طلاق کے لئے کافی قرینہ ہے۔

یعنی کو نیت طلاق یہ کہا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی۔
(المعینہ مورخہ ۹ جون ۳۴ء)

(سوال) (۱) ازدواجی زندگی کے تعلق نا پسندیدہ دت گھر آ کر کوئی شخص بارگاہی میں یہ کہہ کر اے خدا کے برتر تو اس رشتہ کو منقطع کر دے اور کوئی شخص اس کی طرف سے اس کی زوجہ کو غصہ دے کہ میں نے قطع حلق کیا (۲) اور اس کا اسے علم بھی نہیں (ایسی صورت میں رشتہ منقطع ہو یا نہیں؟) (۲) اس کی زوجہ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا اس نے کہنے سے انکار کیا اور ادا طلعی خواہی زوجہ نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا شوبہ نے غصہ جو کر کہا کہ ہم نے کہا تو پھر ہم کو بلایا کیوں؟ جواب میں عورت نے کہا کہ سنائی مرد یہ کیا ہوا؟ (۳) پھر اس نے کہا کہ اگر تمہارے والدین تم کو جانے سے روکتے ہیں تو میں پوشیدہ طور سے چنے کا سامان کرتا ہوں تم چلے کو تیار ہو یا نہیں؟ عورت نے کہا کہ ہاں تیار ہوں شوبہ نے کہا کہ اگر تم نے وقت پر، سو کا دیا تو بہت تم سے کوئی تعلق نہیں تم اپنے گھر خوش رہو اپنے گھر لیکن میں وقت پر زوجہ نے دھوکا دیا اور جانے سے انکار کر دیا اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۵) (۱) رشتہ منقطع نہیں ہوا۔ (۲) یہ بھی رشتہ منقطع کرنے کے لئے کافی نہیں (۳) اس صورت میں اگر شوبہ نے یہ غلطی نہ کی تو طلاق کے ہوں تو زوجہ کے انکار کرنے پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور پھر تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان ابد لہ

(۱) فلکتابات لا یطلق بها فضا، لا بد او دلالة، الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او لعب (توبیر الاصغر مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

(۲) قوله و ذکره لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالة علی معنى الطلاق من صريح او كناية - و ارا د اللفظ ولو حکم لدخل الکناية المسببه و خبره لا حرج و الاشارة الى العدد بالا صانع فی قوله است طلق هكذا کما سبني هامش رد المحتار مع الدر لمختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۳) کیونکہ اس میں پہلے طلاق کے الفاظ منقطع نہ آئے تھے۔

(۴) ولو قال لا نکاح بی و بیك او قال لم یبق بی و بیك نکاح یقع الطلاق اذا نوى ولو قالت المرأة لزوحها لست لی بروح فقال الزوج صدقت و بوی به الطلاق یقع فی قول امی حنیفة ثم قال بعد صفحة و فی الفتاوی لم یبق بی و بیك عمل و بوی یقع کذا فی العتابة (الفتاوی الہدیة کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابعاد الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۱ ۳۷۵، ۳۷۶ ط صاحبہ کونہ) و کذا فی الدر المختار و یقع ما فیہا ای بانی الفاظ الکتابات المذكورة البانی ان یواد (در المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

فصل چہارم

تابلغ کی طلاق

تابلغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) چھوٹا لڑکا اور لڑکی یعنی چابلق لڑکا اور تباغ لڑکی ہو اور ولی ایجاب و قبول کریں ابھی ۱۰ و لڑکا اور لڑکی تباغ ہیں اور طلاق کی ضرورت پر جائے تو ولی لڑکے کا طلاق دے سکتا ہے یا لڑکا بھی طلاق دے سکتا ہے؟

(جواب ۲۶) تباغ کی طلاق قبل از بلوغ معتبر نہ ہوگی کیونکہ وقوت طلاق کے لئے زوج کا باغ ہونا شرط ہے۔ يقع طلاق کل روح اذا كان بالغاً عافلاً الح (ہدیہ ص ۳۷۶) ولا يقع طلاق الصبی وان كان یعقل ۱۱، (ایضاً)

تابلغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا اثر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت عاقدہ بالذکر نکاح بائناقی اولیاء تباغ صبی سے کیا گیا دوچہر سال گزرنے کے بعد یہ سبب بعض مفاسد اولیاء کا خیال ہے کہ نکاح فسخ کر کے کسی بالغ مرد سے کیا جائے حنفیہ کے نزدیک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اب اس خاص صورت میں جبکہ مفاسد یعنی زنا وغیرہ کا خوف ہے اور ہمارے ملک جو چستان میں زنا کار کو قتل کر دیتے ہیں تو شرعاً کسی صورت سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۸۹ عبد العظیم (نخل سندھ) ۴ جمادی ۱۳۵۳ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷) فریقین یعنی عورت اور تباغ کے اولیاء کسی نیک متقی عالم کو حکم بنائیں بہتر ہے کہ حکم ضعیف الذہب یا اہل حدیث ہو وہ امام احمد کے مسلک کے ماتحت فسخ نکاح کا حکم کر دے اور اس کے فیصلے پر عمل کیا جائے۔ اس میں مشائخ حدیث تفسیر وصول فقہ ہو گایا امام مالک کے مذہب کے موافق خوف زنا کو مشرقاً و دیگر نکاح کر دیا جائے ۲۰ فقہ محمد کفایت اللہ

- (۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیما یقع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۳۵۳ ط ماحدہ کرمہ،
- (۲) (قولہ و حورہ الامام احمد) لے اذا كان ممبراً یعقلہ بان یعلم ان زوجته تیس مہ کما هو مقرر فی منوال مدہدہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۴۳ ط سعید کراچی)
- (۳) و فی حاشیۃ الفان: و ذکر لفقہ ابو البیت فی اساس النظائر امہ اذا لم یوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلہ رجع الی مذهب مالک امہ اقرب المذہب الیہ، ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة مطلب ما۔ بعض اصحاب الی بعض اقوال مالک و رحمہ اللہ تعالیٰ ضرورۃ ۱۱ ط سعید کراچی، و قد ایضاً ولا یشرک بہ و ینہا و لو بعد مصی اربع مہین حلالہ ثانیاً۔ لقول الفقہتین: لو فی مہ فی موضع سبب رجوع لا یأس بہ علی ما فی ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود مطلب فی الاقرب مذهب مالک فی روحۃ المفقود ۲۹۵ ط سعید کراچی)

(جواب ۲۸) (زنا ب مفتحی صاحب) اگر شہر صحن تاباغ اس قدر سمجھ رکھتا ہے کہ طلاق دینے سے عورت اپنے شوہر سے علیحدہ اور بے تعلیق ہو جاتی ہے تو موافق مذہب امام احمد بن حنبل کے ایسے تاباغ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یعنی مذہب کا یہ بھی وجہ ضرورت شدیدہ کے وقوع طلاق کا فیصلہ کر سکتا ہے لہذا اس صورت میں تاباغ سے طلاق و اگر مسلمان حکمرانی حالت میں درخواست دے کہ کہ اس طلاق کی سند و تصحیح یعنی قون حاکم کا فیصلہ حاصل کر لیا جائے فتاویٰ شامی میں ہے قوله و جوزہ الامام احمد ای اذا کان ممیزاً یعقده مان یعلم ان زوجته تبیس مہ کما هو مقرر فی متون مدھنہ فیہ (جلد ثانی ص ۶۲۳ واللہ اعلم)

حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرہ امینہ دہلی

تاباغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی

(سوال) عمر بزرگوں کے مال پر بھائی ہیں عمر کی لڑکی بیاہت تھی اور بزرگ کا لڑکا تاباغ ہے قانون شہر کے خوف سے تاباغ بیویوں کا نکاح دونوں بھائیوں نے کر دیا تھا اور اس خیال سے بھی کہ ان بیویوں کے جوان ہونے کے بعد وہ بچہ خانی نکاحات شہر یہ سلسلہ نسبت قائم نہ رہ سکے انہی خیالات کی مجبوری سے نکاح کر دیا اتفاقاً زمانہ کہ لڑکا اس وقت اس کا بے اور ابھی جوان ہونے میں دیر ہے اور لڑکی جوان ہو چکی ہے اور اب اس کی پاداشی اور عصمت پر بدنامی و بے حیائی کا اندیشہ ہے چند معزز مہربان برادری نے بانی فیصلہ کیا کہ عمر اپنے پاس سے بزرگ کو مبلغ ستر روپے کا زیور نقری و وطنی اور اسے اور مبلغ چھتیس روپے بابت مہر معاف کرے اور لڑکی کی مدت کا نان پارچہ بھی چھوڑ دے اور نکاح کا جوڑا بھی دے دیوے چنانچہ یہ سب دیا دیا گیا اور خوشی فریقین جلسہ عام میں بزرگ اور اس کے تاباغ پر سنے لڑکی کو طلاق دیدی اور آزاد کر کے اجازت دیدی کہ لڑکی کا نکاح عینی کر دیا جائے لڑکی اس فعل سے بہت خوش ہوئی عمر نے بزرگ سے یہ بھی اقرار کیا کہ بزرگ کے لڑکے کی شہادی میں حسب حیثیت میں آچھو مدد کروں گا اب حالات مذکورہ پر یہ تخمینہ جاتا ہے۔ المصنفی نمبر ۱۱۰۵ امیال جی محمد یوسف خان صاحب (ضلع گورگانو)

۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸) باپ کو تاباغ بیویوں کا نکاح کر دینے کا تو اختیار ہوتا ہے مگر طلاق دینے کا حق نہیں ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک تاباغ کی طلاق صحیح نہیں ہوتی (ابن امام احمد بن حنبل کے نزدیک سمجھ دار اور ہوشیار

(۱) دھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲/۲۴۳ ط سعید کراچی

(۲) دفع طلاق لمولی علی عمر د عہدہ لحدت اس ماحہ لطلاق لس احد الناس - والمحوون والقصی ولو مرافق او حارہ بعد البلوغ والمعترودہ والدر المختار مع دھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۳ ط سعید کراچی

(۳) ولا یقع طلاق القصی وان کذب یعمل بالہدینہ کتاب الطلاق ابواب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۱/۳۵۳ ط ماحدہ کونہ

لڑکے کی طلاق پڑ جاتی ہے (۱) پس اگر لڑکی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی خطرہ ہے تو امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینا جائز ہے (۲) جس کی صورت یہ ہے کہ فریقین کسی کو حکم بنا کر معاملہ اس کے سپرد کر دیں اور وہ امام احمد کے مسلک کے موافق وقوع طلاق کا فیصلہ کر دے۔

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اسکے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال) زید حنفی مذہب اپنے نابالغ بیٹے سالہ لڑکے کا ایک بالغ عورت کے ساتھ نکاح پڑھ دیتا ہے اور ایک ماہ کے بعد اسکو طلاق دیکر اس عورت کا دوسری جگہ پر نکاح کر دیتا ہے کیا

(۱) طلاق صغیر یا طلاق ولی صغیر مذہب حنفی میں واقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (۲) طلاق ولی صغیر جو مذہب امام مالک جائز رکھی ہے حنفی مذہب اس پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس موقع اور کن شرائط پر؟ (۳) اگر طلاق واقع نہیں ہو سکتی تو ایسے شخص کی از روئے شرع شریف کیا سزا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور تعلقات رکھنا بر تاد کرنا کس طرح چاہیے (۴) جس شخص نے اس عورت کا دوبارہ نکاح کیا ہے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا بر تاد کرنا جائز ہے یا نہیں (۵) اور جن لوگوں نے اس برے کام میں امداد کی ہے ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں (۶) اور ان کی مہاشرت کو جماع کما جائے گا یا نہ اور جو اولاد اس سے پیدا ہوگی وہ حلالی ہوگی یا حرامی یعنی ولد الزنا۔

المستفتی نمبر ۳۰۱ اعلام سرور شیخ صاحب (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹) صغیر یا ولی صغیر کی طلاق حنفی مذہب کی رو سے واقع نہیں ہو سکتی (۱) الا یہ کہ ایسا نکاح موجب قتل ہو اور جو ان عورت کے لئے شوہر کے بلوغ کا انتظار کرنا تقریباً ناممکن ہو تو ایسی حالت میں امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینے کی گنجائش ہے ان کے نزدیک صبی میٹیز کی طلاق واقع ہو جاتی ہے (۲) چھ سات برس کا لڑکا صبی میٹیز کی حد میں داخل ہے بعض

(۱) لقولہ و حورہ الامام احمد ای اذا کان ممبر یعقلہ بان یعلم ان زوجته تبین مہ کما هو مقرر فی متون مذہبہ فاقیم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۴ ط سعید کراچی) م
(۲) ولا بأس بالنقلید عند الضرورة لکن بشرط ان یلزم جمیع ما یروحه ذلک الامام کما قدما ان الحکم المعلق باطل بالاحماع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الصلاۃ ۱/۳۸۲ ط سعید کراچی)
(۳) تصرف الصبی والمعتوہ ان کان نافعاً کالاسلام والا تہاب صح بلا اذن وان صار کالطلاق والعاق لا وانما اذن بہ ولیہما (در مختار) وقال فی الرد: (قولہ وان اذن بہ ولیہما) لا بشرط الا اہلیۃ الکاملۃ - وکذا لا تصح من غیرہ کاتبہ ووصیہ والفاصلی للصرر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المأذون بحث فی تصرف الصبی ومن له الولاية علیہ و تربیہا ۶/۱۷۳ ط سعید کراچی)
(۴) (قولہ و حورہ الامام احمد) ای اذا کان ممبر یعقلہ بان یعلم ان زوجته تبین مہ کما هو (جاری ہے)

ہے پانچ سال کی عمر میں بھی میٹرز کی حد میں شامل ہو سکتے ہیں بہر حال معاملہ مسئول عینا میں اگر کوئی مجبوری ایسی پیش آئی ہو کہ اس نکاح کا باقی رکھنا ناممکن ہو گیا ہو تو عمل سہب الزمام احمد کی گنجائش تھی اور اگر یہ فعل محض عدم مباہلہ یا اغراض نفسانی کے ماتحت کیا گیا ہے تو موجب طاعت ہے (۱)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک شادی شدہ اور دوسرا نابالغ تھا زید نے نابالغ لڑکے کا نکاح ایک بالغ لڑکی سے کر دیا جد عرصہ کے بڑے لڑکے کی عورت فوت ہو گئی زید نے بڑے لڑکے کا نکاح ایک نابالغ لڑکی سے کر دیا اب ازروئے مصلحت زید دونوں بھائیوں کے نکاح کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے یعنی طلاق کروا کر چھوٹے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح بڑے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اور بڑے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح چھوٹے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے مفصل فیصلہ شرعی تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۰ مولوی محمد بخش موضع میاں جی سلطان ضلع جہنگ

۲۲ جب ۱۲۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۰) اگر چھوٹا لڑکا نابالغ ہو گیا ہے تو وہ اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور اگر ابھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق معتبر نہ ہوگی (۱) اگر پندرہ سال عمر ہو گئی ہو تو نابالغ قرار دیا جائے گا (۲) اور طلاق معتبر ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کا ولی

(سوال) ایک لڑکا جو کہ نابالغ ہے اس کی شادی ہو چکی ہے اور اگر وہ خود یا اس کے ولی عورت کو طلاق دین

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) مقرر فی متون مدہہ فافہم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۳/۴۳ ط سعید کراتشی

(۱) ولا یأسی بالنقلید عند الضرورة لکن بشرط ان یلزم جمیع ما یوجہ ذلک الامام لما قدما الحکم المنعق ناطل بالاجماع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعید کراتشی

(۲) و یقع طلاق کل زوج اذا کاند بالعا عاقلًا سواء کان حراً او عبداً طائفاً او مکراً کذا فی الجوہرۃ البیضاء - ولا یقع طلاق النسی وان کان یعقل (المنای الہدیۃ) کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن نہ یقع طلاقہ ۱/۳۵۳ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۳) بلوغ العلام بالاحتلام والا حیال والا مرأ - فان لم یوجد فیہا شئی فحتی ینم لکل مہما خمس عشرہ سہ بہ یعنی لقصر اعمار اہل زمانہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الحمر فصل بلوغ العلام بالاحتلام الح ۱/۵۴۶ ط سعید کراتشی

چاہیں تو جائز ہے یا نہیں اگر اس عورت نے کسی غیر شخص سے شادی کر لی تو جس شخص کے ساتھ شادی ہوئی اور اس مولوی نے جس نے جان یہ جھ کر نکاح پڑھایا اس کے لئے کون سا کفارہ ہوتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۲۵ شیخ رمضان علی صاحب (بستی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۱۳) نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں (۱) اور اس کے ولی کو یہ حق نہیں کہ نابالغ لڑکے کی بیوی کو طلاق دیدے (۲) پس ایک حالت میں نابالغ منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ جائز نہیں اور جس نے پڑھایا اور جو شریک ہوئے سارے گناہ کار ہوئے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے لڑکے عمر کا نکاح اپنی بھانجی زینب سے کیا جس کا ولی بھی یہی ہے زینب نابالغ ہے اور عمر نابالغ ہے اس بلوغ اور عدم بلوغ کی وجہ سے نا اتفاق ہوئی اب زید چاہتا ہے کہ زینب کو مطابق شرع شریف کے طریق مل جائیں چہ حال عدم بلوغ میں طلاق دیدے یا کہ باپ کو طلاق دینے کی اجازت ہے یا نابالغ کے بلوغ کا انتظار کیا جائے۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۲ محمد شریف بصیر پور (منگمری) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۶ جون ۱۹۳۸ء (جواب ۳۲) حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی طلاق معتبر نہیں (۱) لڑکے کے بلوغ کا انتظار کرنا ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

(۱) ویقع طلاق کل زوج اذا كان بالغا عقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهر السيرة - ولا يقع طلاق الصبي وان كان يعقل (الفتاوى الہدیة كتاب الطلاق) الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۳۵۳/۱ ط ماجدیہ كونہ

(۲) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحدیث ابن ماجة الطلاق لمن احذيا لساق - والمجنون والصبي ولو مراهما او اجاره بعد البلوغ والمعنوة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۲۴۳/۳ ط سعید كراتشي) وقال ايضا وتصرف الصبي والمعنوة ان كان نافعا محصا كالا سلام والانتهاج صح بلا دن وان ضارا كالطلاق والعناق والصدقة والقرض لا وان اذن به وليهما (در مختار) وقال في الرد (قوله وان اذن به وليهما) لا بشرط الاهلية الكاملة - وكذا لا تصح من غيره كتابه ووصيه والقاضي للمصور (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المأذون بحث في تصرف الصبي ومن له الولاية عليه وترتيبها ۱۷۳/۶ سعید كراتشي)

(۳) كل صلح بعد صلح فائتاني باطل وكذا الكاح بعد الكاح - والا صل ان كل عقد اعيد فائتاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید كراتشي)

(۴) ویقع طلاق كل زوج اذا كان عقلا بالغا ولا يقع طلاق الصبي والمجنون والبالغ لقوله عليه السلام كل طلاق جائز الا طلاق الصبي والمجنون ولان الاهلية بالعقل المميز وهما عديم العقل والائم عديم الاختيار (الهدایة كتاب الطلاق) فصل ۲/۳۵۸ ط شركة علمیه ملتان

فصل پنجم نسبت یا اضافت طلاق

عورت کی طرف نسبت کئے بغیر طلاق کا حکم

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کسی بناء پر لڑنا جھگڑنا شروع کیا رفتہ رفتہ غصہ ہو کر رہ پیٹ کرنے لگا تو اس کے بعض عزیز و اقارب نے اس کو اس کی زوجہ سے بچ چاؤ کر کے علیحدہ کیا مگر وہ باز نہیں آتا تھا تو انہوں نے زبردستی پکڑ کے مار دھکیل کے باہر دور کیا اس درمیان میں زید نے یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق ہے پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو کش کشی کر کے ایک دو منٹ کے اندر اندر دوبارہ یوں کہہ دیا کہ تجھ کو سات اس قدر کا زید بھی اقرار کرتا ہے عمر سننے والے چند گویا اس بات کے گواہ ہیں لفظ طلاق بھی زید نے کہا ہے (یعنی تجھ کو سات طلاق) مگر زید اقرار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق کا لفظ کہا ہی نہیں غرضیکہ دوبارہ زید نے جو یہ کہا کہ تجھ کو سات اس میں اختلاف ہے کہ سات طلاق کہا جیسا کہ سواہ کہتے ہیں یا فقط سات جیسا کہ زید فقط اتنا کہتا ہے خلاف اول دفعہ کے کہ اس میں کسی کا حذف نہیں زید بھی اقرار کرتا ہے کہ پہلی مرتبہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس اس خاص صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کونسی طلاق ہوگی زید نے جو مخاطب کی ضمیر تجھ کو استعمال کی ہے اس کا مرجع اس خاص صورت میں اس کی زوجہ ہے یا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے ؟ جبکہ زوجہ اس کی اس قدر فاصلے پر ہو کہ سن سکتی ہے مگر بعض وجوہات سے سنا نہ دیا جاتا ہو زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے پھر دوسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں تھی۔ پس اس خاص واقعہ میں زید کا یہ بیان اس کی تصریح کے خلاف مقبول عند الشریع ہوگا ؟ بلکہ جو دیکہ زید کا یہ بیان غیہ ناشی عن الدلیل ہے بلکہ اس کی تصریح پر (کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے) قرائن و آثار موجود ہیں لڑنا جھگڑنا غصہ ہو کر رہ پیٹ کرنا بچ چاؤ کرانے سے باز نہ رہنا منہ بند کرنے پر کشاکشی کرنا وغیرہ غرض کہ زید کی تصریح پر دلالت حال موجود ہے اگرچہ اب وہ اپنی تصریح کے خلاف بیان کرتا ہے چاہے تو جروا ؟

(جواب ۳۳) صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر تینوں طلاقیں پڑ گئیں اگرچہ اس نے صرف لفظ سات ہی کہا ہو کیونکہ طلاق کے موقع پر اس حد کا محدود طلاق ہوگی لا غیر۔ ولو قال انت ثلاث وقعت ثلاث ان نوى ولو قال لم انولا بصدق اذا كان في حال مذاكرة الطلاق والا صدق و مثله في الفارسية توبسہ علی ما هو المختار للفتویٰ (ہندیہ ص ۳۸۱ ج ۱) (۱) اور جب کہ اس کی زوجہ مطلقہ ٹھہر ہو گئی تو اب بغیر حلالہ کے اس کے واسطے حلال نہیں ہو سکتی (۲) نیز زید کا یہ

(۱) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل الاول فی الطلاق الصریح مطلب لو قال انت ثلاث ۳۵۷/۱ ط ما جہدہ کولہ

(۲) وان کاد الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او الانثی فی الامۃ لم یحل لہ حتی یتکبح روحا غیرہ نکاحا (حاری ہے)

اقرار کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے اور والدت حال یہ دونوں اس امر کے لئے کافی ہیں کہ تجھ کو کی مخاطب اس کی زوجہ ہو لہذا اب اس کا انکار غیر معتبر ہے یقع طلاق زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرة النيرة (ہندیہ ص ۳۷۶ ج ۱) (۱۰)

طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں

(سوال) زید اپنی بیوی بندہ کو اس کے ماں باپ کے گھر سے بلانے کے واسطے گیا بندہ نے آنے سے انکار کیا بندہ کہتی ہے کہ میں اس وقت یا آج کل نہ جاؤں گی زید نے غصہ ہو کر کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ہے قل الفاظ الطلاق بغیر نسبت۔ یعنی اس طرح نہ کہا کہ تجھ پر طلاق یا تو طلاق ہے اور زید نے یہ الفاظ دوسرے مکان میں جا کر اپنی زبان سے نکلے آیا بندہ پر تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں؟

(جواب ۳۴) چونکہ غصہ کا موقع ہے نیز اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا اس لئے ظاہر یہی ہے کہ اس نے بیوی کو ہی طلاق دی ہے اور وہی اس کے ذہن میں مراد تھی نسبت یا اضافت طلاق صراحۃً ہونا ضروری نہیں اسی طرح عورت کا سامنے موجود ہونا وقوع طلاق کے لئے شرط نہیں پس صورت مسئلہ میں اس کی بیوی مطاقہ ثلاثہ ہو گئی اور بدون حلالہ اس کے لئے حلال نہیں۔ ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقیل له من عیت فقال امرأتی طلقت امرأته (رد المحتار) (۱۱)

بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کی والدہ و ساس کے درمیان ایک عرصے سے خانگی جھگڑے ہو رہے تھے زید سخت ہمارے ایک روز زید کے برادر خو نے زید کی والدہ سے کہا کہ اماں یہ جھگڑے ختم نہ ہوں گے ہم اور تم کہیں چلیں ان دونوں کو یہاں رہنے دو اور زید کا بھائی اپنی والدہ کو لے جانے لگا زید نے کہا کہ تم نہ جاؤ میں اس جھگڑے کو ہی ختم کئے دیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہا کہ میں نے طلاق دی یہ الفاظ اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہے پھر اس کے بعد جوش میں آ کر صرف طلاق طلاق طلاق پانچ چھ مرتبہ کہا لیکن اپنی زوجہ کا نام ایک مرتبہ بھی نہیں لیا اور نہ اس سے مخاطب ہو کر کہا اور زید کا خیال بھی یہی تھا کہ صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی زوجہ گھر میں موجود تھی لیکن اس نے الفاظ مذکورہ نہیں سنے۔

المستفتی نمبر ۳۱۱-۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ ۶ جون ۱۹۳۴ء

(حسبہ صفحہ گزشتہ) صحیحاً و بدحلاً بما لم یطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاویٰ الہدیہ كتاب الطلاق)

الاب السادس في الرجعة فصل فيما تحمل به المطلقة وما يتصل به ۷۳/۱ ط ماحدہہ كونہ

(۱) الفتاویٰ الہدیہ كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما يقع طلاقه و فيما لا يقع طلاقه ۳۵۳/۱ ط ماحدہہ كونہ

(۲) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب "من بوش" يقع به الرجعي ۲۴۸/۳ ط سعید كراتشي

(جواب ۳۵) زید کے ان الفاظ میں جو سوال میں مذکور ہیں لفظ طلاق تو صریح ہے لیکن اضافت الی الزوجہ صریح نہیں ہے اس لئے اگر زید قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو یہ لفظ نہیں کہے تھے تو اس کے قول اور قسم کا اعتبار کر لیا جائے گا اور طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ له

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر
زبان سے تعین طلاق کا لفظ نکالا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ کے بارے میں حالت غصہ زبان سے تعین طلاق کا لفظ نکالا بلا اضافت کسی کے زید نے جو تعین طلاق کا لفظ زبان سے نکالا تو زید کے دل میں کچھ بھی نہیں تھا۔ جیہ اتو جروا

المستفتی نمبر ۳۹۴ مولوی عبدالخالق (رنگون) ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶) اگر زید نے زبان سے صرف یہ لفظ نکالا ”تعین طلاق“ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا تو ظاہر ہے کہ اس میں اضافت طلاق نہیں ہے لیکن اگر یہ لفظ سوال طلاق کے جواب میں کہے ہوں مثلاً زوجہ یا اس کے کسی ولی یا رشتہ دار نے زید سے کہا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دو اور زید نے کہا کہ ”تعین طلاق“ تو اس صورت میں قرینہ حالیہ اضافت الی المنکوحہ کے ثبوت کے لئے کافی ہو گا اور قاضی طلاق کا حکم کرے گا سوال میں غصہ کی حالت کا ذکر ہے لیکن غصہ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں بعض صورتیں تو سوال طلاق کی حالت کا حکم رکھتی ہیں اور بعض نہیں۔

اب چونکہ مجلس قضاء کا وجود بھی نہیں اس لئے حکم دیانت یہ ہے کہ زید کو کہا جائے کہ اگر تو نے اپنی بیوی کو یہ لفظ کہا تھا تو طلاق مغضوب ہو گئی اور اگر بیوی کو نہیں کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی یہ تو عند اللہ حکم ہے اور لوگوں کے اطمینان کے لئے اس سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف سے کہہ دے کہ میں نے

(۱) ولكن لا بدعي وقوعه قضاء وديانة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالما بمعناه ولم يصر له اليه بحتمه كما اذنه في الفتح وحقيقه في النهر احراز اعداء كثر مسائل الطلاق محصر بها او كتب ناقلا من كتاب امرائي طلاق مع النطق او حكى بمس عره فانه لا يقع اصلا مالم يقصد روحته وهاشم رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب في قول المحرر الصريح يحتاج في وقوعه ديانة الى الة ۳ ۲۵۰ ط سعيد كراتشي

(۲) والقول له بمس في عدم الية (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكتابات ۳ ۳۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فليل له من عبت فقال امرأتی طلقت امراته ويزيد ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعر امرأتی يصدق وبهيه منه انه لو لم يقل دلت تفق امراته لان العادة ان من له امرأة اما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقله اني حلفت بالطلاق بصرف اليها مالم يرد غيرها لانه يحتمله كلامه وهاشم رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب

”من يوش“ يقع به الرجعي ۳ ۲۴۸ ط سعيد كراتشي

بیوی کو تین طلاق نہیں سماتا تھا تو لوگوں کو بھی اس کے تعلق زنا شوقی سے قرض نہیں کرنا چاہیے اور بیوی بھی اس کے پاس رہ سکتی ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے (۱)۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی

(سوال) زید نے خود اپنی زبان سے یہ سہا کہ میں طلاق دیتا ہوں حسینہ سلطان کو ساتھ دو گواہوں کے دوبارہ و سہ بارہ بھی ان الفاظ کے ساتھ کہا اور یہ بھی کہا پر وہ واجب ہے کریں چاہے نہ کریں طلاق دیتے وقت میں (زید) نے یہ نہیں دیکھا کہ بیوی کہاں ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اس وقت چھ ماہ کا حمل ہے اور ایک لڑکی ۲ سال کی موجود ہے اس وقت میری (زید کی) کوئی غصہ کی حالت نہیں تھی اور نہ کوئی نشہ تھا میرے ذہن میں حسینہ سلطان ہی نام تھا یہ میرا خود (زید) کا ہی صحیح بیان ہے زید کی بیوی کے خالو اور بیوی مندرجہ بالا وقوعہ سے اتنا رکتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ لڑکی کا نام صحیح حسینہ خانم ہے اور طلاق کے الفاظ کے وقت زید کی پشت کی طرف قریب دو تین گز کے فاصلے پر موجود تھی جس نے طلاق کے الفاظ کو نہیں سنا۔

المستطی نمبر ۱۱۳۸ محمد احمد دہلی - ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۴ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷) سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند نے طلاق دیتے وقت عورت کا نام حسینہ سلطان لیا ہے حالانکہ اس کا صحیح نام حسینہ خانم ہے جو نکاح نامہ میں مذکور ہے اور لڑکی کی طرف اشارہ نہیں کیا نہ اس کے باپ کا نام لیا اور وہ صرف حسینہ کہتا تو وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا کہ وہ نام کا اختصار ہو تا لیکن حسینہ سلطان سے تبدیل کر دیتا ہے اور اس سے وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا (۱) کیونکہ کوئی حسینہ سلطان اس کی بیوی نہیں ہے اگرچہ اس کے ذہن میں تصور یہی ہو کہ بیوی کو طلاق دے رہا ہوں مگر طلاق الفاظ سے پڑتی ہے نہ کہ تصور سے (۲) اور تبدیلی نام کی صورت میں وقوع طلاق کے لئے یہ لفظ کافی نہیں جیسے غلام حسین آزاد ہے

۱. والقول له بميمه في عدم اليه وبكفي تحليهائه مرله فان ابي ولفعه للحاكم فان بكل فرق بينهما (در مختار) وقال في الرد (وقوله بميمه) فاليمين لازمة له سواء ادعت الطلاق ام لا حقا لله تعالى - (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الكليات ۳۰۱/۳ ط سعید كراتشي

۲. وفي المحيط اصل انه متى وحدت النسبة وعبر اسمها غيره لا يقع لان التعريف لا يحصل بالنسبة متى سمها لان بدلت الاسم تكون امرأه احسنه ولو بدل اسمها و اشار إليها يقع (الحر الرائق) كتاب الطلاق باب لطلاق نصريح ۲۷۳ ط دار المعرفه بيروت) وفي البهر قبل فلاة طلاق واسمها لذلك وقال عبت غيرها دين بر غيره صدق قضاء و علي هذا لو حلف لدائه بطلاق امراته فلاة واسمها غيره لا تطلق (الدر المختار مع هامش) ۳. سحر كات الطلاق باب طلاق عبر المدحول بها ۲۹۳ ط سعید كراتشي

۴. كذا في لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية - وازاد اللفظ ولو حكما - ۵. رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۲۳۰/۳ ط سعید كراتشي

کنے سے غلام علی آزاد نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرا نام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ له و بلی

ایک طلاق دو طلاق سے طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال) شخصے مسکمی بدین محمد در زبان ہندی خود میگوید من سبب زد و کوب زوجہ ام کو گفتہ است تو مرا طاق بدہ من گل گفتہ ام یک طاق دو طاق سے طلاق نام تو چیست نہ انم ایں سخن گفتہ من از خانہ بیرون شدہ رفتہ ام پس دریں صورت زوجہ دین محمد شرعاً سے طلاق مطلقہ خواہد گردید یا نہ۔

المستفتی نمبر ۱۳۵۰ مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب نو اکھالی متعلم دارالعلوم دیوبند

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۸) (از مولوی مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اس صورت میں دین محمد کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ معتدلہ باندہ ہو کر شوہر پر حرام ہو گئی اب بدون حلالہ کے دین محمد دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں نہیں اسکا فقال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الا به فقط، واللہ تعالیٰ اعلم مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

جواب صحیح ہے مگر دین محمد نے اگر ایک طلاق دو طلاق سے اپنی منکوحہ مراد نہیں لیا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی ورنہ ہو جائے گی۔ لو قال امرأة طالق - او قال طلقت امرأة و قال لم اعن امرأتی یصدق و یفہم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته الخ، ۲، شامی ج ۲ کتاب الطلاق باب الصریح ص ۲۶۳ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد رسول عثمانی عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند - مراد الافتاء - دیوبند

الجواب صحیح ما قالہ الاستاذ الحاج مولانا محمد رسول بد ظہد

محمد اعزاز علی غفرلہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

(جواب) (از مفتی قتیق الرحمن صاحب عثمانی) صورت بالا میں منکوحہ پر تین طلاق واقع ہوئیں شوہر نے ایک طلاق دو طلاق سے طلاق سے اپنی منکوحہ مراد لی ہو یا نہ لی ہو سوال میں صاف طور پر موجود ہے کہ میاں بیوی میں پہلے جھگڑا ہوا یہاں تک کہ مار پیٹ کی فوج پکچی ایسی حالت میں منکوحہ کہتی ہے "مرا طلاق بدہ" شوہر اسی وقت اسی مجلس میں منکوحہ کی طلب طلاق کے جواب میں کہتا ہے کہ یک طلاق دو طلاق سے طلاق بلکہ غیظ و غضب کی حالت میں کہتا ہے "نام تو چیست نہ انم" یعنی میرا نام جانتا تو نام لیکر

طلاق دینا یا اب میں تیرا نام لینا ہی نہیں چاہتا ان حالات میں الفاظ طلاق میں اضافہ و نسبت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں جتنی اہمیت اور پھر نتیجہ کے طور پر منکوحہ کا مطالبہ طلاق ایسی حقیقتیں ہیں جن کی موجودگی میں اس معاملہ کو شوہر کی نیت و قول پر محمول نہیں کیا جاسکتا شوہر خواہ چاہے سے منکوحہ پر طلاقیں پڑ گئیں علامہ شرمی نے بحث جو جزئیہ نقل کیا ہے وہ اس معاملہ سے غیر متعلق ہے اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ عام اور سادہ حالات میں شوہر اُتریوں کہ دے "امراً طالق" اور جب اس سے دریافت کیا جائے تو کہے ان الفاظ سے مطلب اپنی منکوحہ کو طلاق دینا نہیں تھا صرف دینا اس کی تصدیق کی جائے گی در مختار میں ہے۔ "قالت لروحها طلقی فقال فعلت طلقت" یہاں منکوحہ کی طلب پر شوہر نے محض فعلت کہا تب بھی طلاق پڑنی کیوں "محض قرینہ طلب کی وجہ سے جیسا کہ شرمی میں ہے "ای طلقت بقرینة الطلب" قزوینی عائشہؓ میں حسب ذیل جزئیات موجود ہیں "قالت لزوجها" "مر اطلق ده" فقال الروح داهه است او كرده است يقع نوى اولم يهول ولا يصدق في ترك الية الخ" سنن ترمذ الانمة الاور جدى عن امرأة قالت لزوجها لو كان الطلاق بيدى لطلقت نفسى الف تطليقة فقال الروح من يبره ارام دادم ولم يقل دادم ترا قال يقع الطلاق" ۱، فقط والله تدان احم متيق الرحمن ثانی مفتی دیندہ۔

۳ از یقعدہ ۵۵ھ

هذا الحواب صحيح و هو مسمى على حكم القضاء اى لا يصدق الزوج انه لم ينو امراته
محمد كفايت الله كان الله له دلي (۲)

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نہایت غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو یہ الفاظ دو عورتوں کے سامنے جو ایک کو نئے میں۔ ان کے پاس بیٹھی تھی اور ایک سخن میں قہقہی تھی سے ایک، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق، زید کو خود

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق عبر المدحول بها ۳ ۲۹۴ ط سعید کرائشی۔

(۲) الفتاویٰ الہدیہ کتاب الطلاق، الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق دالا لفاظ الفارسیہ ۳۸۰/۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

(۳) الفتاویٰ الہدیہ کتاب الطلاق، الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق دالا لفاظ الفارسیہ ۳۸۳، ۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

(۴) کما یشرع من عبارة الهدية يقع بوى ولم يهول ولا يصدق في ترك الية قضاء، الفتاویٰ الہدیہ کتاب "طلاق" الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق دالا لفاظ الفارسیہ ۳۸۰، ۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

اٹھایا، نہیں سواس قسم کی طلاق یا حکم ہے اور پھر وہ اس کی ہی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۰۶ صفحہ ۲۰ (منظر نظر) ۲۰ رمضان ۱۴۲۶ھ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۹) الفاظ طلاق کو صریح میں حُر نسبت الی ازواجہ صریح نہیں ہے اس لئے خود نہ امر حذف شرعی کے ساتھ یہ کہہ دے کہ وہی کو طلاق دینے کے لئے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو میاں بیوی حیثیت میاں بیوی کے روکتے ہیں جتنی طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا،

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر صرف غلط ”تین طلاق“ کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے والد سے نئی تہ تیغ کے کالے میں تجھ کو فساد کر کے پانچ آدمیوں کے سامنے کہا کہ ”کیا تین طلاق دوں“ ان پانچوں شاہدوں میں سے دو شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے یہ کلام کہا ”کیا تین طلاق دوں“ اور باقی تین شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے صرف تین طلاق کہا پس ان میں سے تین شاہد کی شہادت ”تین طلاق“ کی بناء پر یہ مدعوق طلاق کا حکم نافذ ہو گیا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۶۹ شوال (آئی ب) ۱۹ رمضان ۱۴۲۶ھ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰) صرف غلط ”تین طلاق“ سے جب تک کوئی اور قرینہ حالیہ یا مقالیہ اضافت طلاق کے لئے نہ ہو تو طلاق کا حکم نہ ہوگا، اور دو شاہد جو ”کیا تین طلاق دوں“ کا غلط بیان کرتے ہیں وہ تو قون طلاق کے لئے مفید نہیں ہے (۱۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

غصہ کی حالت میں تین بار کہا ”میں نے اسے طلاق دی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی کسی معاملہ میں کسی سے حجت ہوئی غصہ کی حالت میں اپنے منہ سے یہ تین بار کہا کہ میں نے اسے طلاق دیا پھر اس کی گواہی نے نہیں سنی زید کہتا ہے کہ اپنی گواہی میں نے نہیں سنی لیکن کبھی یہ

۱۰، ولا یبرء کون الا صافہ صریحہ فی کلامہ لہ مرفی البحر لو قال طلق فقل لہ من عیت فان امراتی طلق امرتہ و یبرء ما فی البحر لو قال امرتہ طلق و قال طلق امرتہ ثلاثا و قال لہ امر امراتی بصدق و معہم ما بہ لہ لہ یقل ذلت تضیق امرتہ لان تعددہ ان من لہ امرتہ اب یحلف بطلاقہ لا بطلاق غیرہا (ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۳۸۳ طبع بہ لرحمی ۲۴۸ طبع سعید کرمانی)

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

۳، بخلاف قولہ طلقی غلط غلط ب طلق او ما اضیق نفسی لہ یقع لایہ وعد جوہرۃ الدر المجاز مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب غویض الطلاق ۳۱۹ طبع سعید کرمانی، وقال فی الہندیہ بخلاف قولہ کہ لایہ سفیل فلم یکن یحلف بالسیکلت و فی مسقط لو قال بالعربیہ طلق لا یکون طلاق إلا اذا عتب استعمالہ للحن فیکون طلاق، الفتاوی الہندیہ کتاب الطلاق باب الدعی فی ابدع الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیہ ۳۸۴/۱ طبع ماہدہ کولہ

معاملہ ختمائی کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس خطرے کا اظہار دوسروں سے کر دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اسے طلاق دیا اور اپنی بیوی سے بھی کہہ دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اسے طلاق دیا پھر زید کی بیٹی نے زید سے کہا کہ ایک خط میرے والد کے پاس میری طرف سے بھیج دو کہ مجھے طلاق مل چکی ہے زید نے خط بھیج دیا یہی مضمون لکھ کر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق پڑتی تو زید رجوع کر سکتا ہے یا نہیں اور رجوع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۰ محمد مصطفیٰ حسین انصاری (کانپور) ۶ ازیلقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۹ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۴۱) زید کے ان الفاظ میں کہ (میں نے اسے طلاق دیا) اسے کا اشرہ اپنی زوجہ کی طرف تھا تو طلاق ہوئی، بشرطیکہ زبان سے یہ الفاظ ادا ہونے ہوں۔ اشرہ زبان سے الفاظ ادا نہیں ہوئے صرف دل میں تصور تھا تو طلاق نہیں ہوئی، اور اشرہ غلط اس سے مراد اس کی بیوی نہ تھی تو طلاق نہیں ہوئی پہلی صورت میں طلاق مغلط ہے اور رجعت جائز نہیں، ۱۲ محمد کفایت اللہ کانپور لکھنؤ دہلی

صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت سے جھڑاکر کے منہ کے مارے کہا طلاق، طلاق، طلاق اس وقت وہ عورت اپنے گھر سے دس یا بارہ ہاتھ دوسرے کے مکان میں رہ کر سنی ہے اس کے بعد شوہر نے اپنے مکان میں آکر کہا بابائی جاؤ یہ بات عورت سن گئی ہے یا نہیں سن گئی ہے بعد ازاں وہ عورت شوہر کے مکان میں جب آئی تو شوہر نے اس کو مارنا چاہا تو عورت بولی تم نے مجھے کو طلاق دے دیا تو پھر کیوں مارو گے

۱۔ ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه، بل في البحر لو قال طالق فصل له من عبث فقال امرئي طلق امرأته وبوبده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قل طلق امرأتي ثلاثا وقال له امرئي بصدق وشبهه ما به لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة لم يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هاتش رد المحتار كتاب الطلاق: باب الصريح مطلب نس بوس يقع به الرجعي ۲۴۸ ط سعيدي كراتشي)

۲۔ حديث شريف في من عني ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله تحدر عن امي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه (مشکوٰۃ المصابيح: باب الوسوسة ۱۸۱) وقال في الرد: قوله وركبه لفظ محصور، هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية، واداء اللفظ ولو حكما لدخل نكاحه، النسيبة وشارة الاحرس والاشره اني العدد لا صاع في قوله انت طلق حكما كما سيأتي وبه طهري من مشاخر مع روحه فاعطها ثلاثة احصر بوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عنه كما اتى به البحر الرملي وغيره (هاتش رد المحتار: كتاب الطلاق ۲۴۰ ط سعيدي كراتشي) وقال ايضا: واداء ما اللفظ او ما بقوه مقدمه من الكناية المستنسة او لا اشارة المفهومة - لان ركن الطلاق اللفظ او ما بقوه مقدمه مما ذكر كما مر (هاتش رد المحتار: كتاب الطلاق: باب الصريح ۲۴۷ ط سعيدي كراتشي)

۳۔ رد المحتار: قال في - قال طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (سورة البقرة رقم الآية ۲۳۰، ۲۳۱) من عني عائشة ان رجلا ضيق امره بالانكاح فزوج فطلق فبطل النكاح لا حل لاول قال لاحسن بدوق عسمنيا كتاب في الاول - رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق: باب من احمر طلاق الثلاث ۷۹۱ ط فديمي كراتشي)

۱۰۔ نے جواب دیا کہ میں نے حلق نہیں دیا اس وقت سے خالہا سازھے تین مہینے ہو گئے عورت اپنے والد کے مکان میں رہتی ہے مگر بھی بھی زوج کے مکان میں آمد و رفت کرتی ہے اب شخص مذکور کہتا ہے کہ اس وقت میری طلاق کی نیت نہ تھی۔

المستفتی نمبر ۲۲۰۳ فضل الرحمن صاحب (آسام) ۷ اذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۰ م ۲۰ جنوری ۱۳۵۷ء (جواب ۴۳) اگر شہر نے صرف ایک لفظ کہے ہیں طلاق طلاق یعنی عورت کا نام نہیں لیا ان طرف اشارہ نہیں کیا اور کوئی قرینہ بھی عورت کو معین کرنے کا نہ تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

تین مرتبہ کہا "میں نے طریق دی" تو کیا حکم ہے؟
(سوال) زید نے بندہ کو ایک زانی کے سلسلہ میں جو گھر میں دوسرے لوگوں سے ہو رہی تھی غصہ میں آکر یہ کہتے ہوئے کہ اُم میری زندگی تباہ کر رہا تھی اور اس طرح پریشان کر رہا تھا تو میری شادی کیوں کی گئی تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے حلق دی۔ بندہ زید اور بندہ میں آج تک کوئی رجسٹر نہ ہوئی اور نہ اب ایک حالت میں از روئے شریعت کیا حکم ہے طلاق ہوئی یا نہیں اُم میری جواب کیا صورت ہو سکتی ہے؟
بندہ یہ بھی کہتی ہے کہ اُم میری شادی کسی دوسرے کے ساتھ کی گئی تو میں جان دیدوں گی از روئے شریعت جو حکم ہو مرحمت فرمائیں اور ان مشافعی کے مذہب سے بھی اس مسئلہ میں روشنی درکار ہے کہ ان کے مذہب میں کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۶۳ محمد احمد صاحب۔ لکھنؤ

۱۹ م ۱۹ م ۱۳۵۶ھ ۱۳ م ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۳) آخر خوند نے اپنی دی کی لفظ (میں نے طلاق دی) تین مرتبہ کہہ دیئے تو اس کی دی پر حلق مطلق واقع ہوئی ان غفلتوں میں دی کا نام اور اس کی طرف اضافت مذکور نہیں ہے اس نے از زید اقرار کرے کہ اس نے یہ الفاظ دی کی کوئے ہیں یا کوئی قرینہ حالیہ موجود ہو جس سے یہ بات متعین ہو جائے کہ یہ الفاظ دی ہی کوئے ہیں تو یہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا ہے اور اگر کوئی قرینہ نہ

۹۔ ولا يلزم كون الا صافه صريحه في كلامه لما في البحر لو قال طالق فليل له من عبث فقال امرأتي طلفت امرأته - و يؤيده ما في البحر لو قال طلق او قل طلفت امرأته ثلاثا وقال له امرأتي يصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك نطق امرأته لان العدد ان من به امرأته يحذف بطلانها لا بطلاق غيرها (حاشي رد المحتار كتاب الطلاق) باب الصريح - مطلب "من يوش" يقع به الرجعي ۴/۸۱ طه سعيد كراتشي

ہو اور زوج بھی اقرار نہ کرے تو پھر ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، فقط
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا ”ایک طلاق“ دو طلاق“ تین طلاق بائن
تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) قمر الدین اور شجہ محمد کے مکان میں محفل کے اندر طالق اور گواہوں کی زبان ہندی کے لئے قمر
الدین نے توکی محمد وانشت محمود و منظر الدین و صاح محمود ان چار آدمیوں کو بلایا اس میں مکان کے لوگ
بھی شریک تھے وجہ اس کی پان سپاری کھانا تھا اس کے بعد صالح محمود نے کہا کہ قمر الدین رات بہت ہو گئی
ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے اس کے جواب میں مر محمد نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی کو طلاق
دینے کے لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد سب لوگوں نے کہا کہ ہاں تو قمر الدین قمر الدین نے کہا کہ
کس طرح کہا ہوتا ہے تم لوگ ہم کو سکھا دو اس وقت طالق کے الفاظ کسی نے اس وجہ سے نہیں سکھایا
کہ لفظ طلاق زبان پر لائے اس کی بی بی چھوٹ جائے گی اس کے بعد توکی محمد کی بیوی مر غنی تھی اس
لئے طلاق کا خطرہ نہ تھا سب لوگوں نے کہا کہ تم سکھا دو۔ اس نے سکھا نا شروع کیا توکی محمد نے قمر
الدین سے کہا کہ کو قمر الدین ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن کہہ دیجیےن حلاق دیتے وقت اس کی
بی بی کا نام یا میری بی بی کرے نہیں کہ اور کس کو طلاق دیا ہے پچھت و اول نے بھی اس بارے میں کچھ
نہیں پوچھا مگر بیان قمر الدین نے کہا کہ میں غنی شادی کروں گا میرے ماموں میری پہلی بیوی کو حلاق نہ
دینے سے نکاح میں شرکت نہیں کرتا اس لئے مجبور ہو کر طلاق دیا توکی محمد نے جو کچھ سکھایا اسی کے
مطابق میں نے اس کے ساتھ ساتھ ویسا ہی کہا میرے دل میں اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی۔

(۱) پسا گواہ توکی محمد - قمر الدین ہم کو پان سپاری کھانے کے واسطے اپنے مکان میں بلا کر آیا ہم نے آخر
دیکھا کہ منظر و وانشت و صالح محمود و مر محمد وہاں پر موجود ہیں صالح محمود نے کہا قمر الدین رات بہت ہو گئی
کیوں ہم کو بلایا ہے کہو مرنے کا قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے قمر الدین نے
کہا کس طرح کہا ہوتا ہے وہ میں نہیں جانتا آپ لوگ ہم کو سکھا دیجئے۔ اس وقت کسی نے اس خوف سے
الفاظ طلاق نہیں سکھایا کہ جو لفظ طلاق زبان پر لائے گے ان کی بی بی ان سے چھوٹ جائے گی اس کے بعد
توکی محمد کی بی بی مر غنی تھی اس لئے سب لوگوں نے توکی محمد سے کہا کہ طلاق کے الفاظ قمر الدین کو

(۱) ولا يلزم كون الاصافه صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فليل له من عبث^۲ فقال
امرأتی طلقت امرأته - ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقدر^۳ اعی
امرأتی بصدق^۴ ویفہم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف
بطلاقها لا بطلاق غیرها (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب التبریع منب^۵ ”س بوش“ نفع به الرجعی
۲۴۸/۳ ط سعید کراتشی

سکھادو جب توکی محمد نے سکھایا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے اس کے ساتھ ویسا ہی کہا اس کے بعد پچانیقی اس سے توکی بات پوچھتے بغیر چلے گئے۔

(۲) دوسرے گواہ داشت محمود نے بھی توکی محمد کی طرح کہا بیان یہ ہے کہ طلاق دینے وقت قمر الدین نے میری بی بی کی کہہ کر طلاق نہیں دیا۔

(۳) تیسرے گواہ صالح محمود نے کہا کہ قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کے واسطے ہم کو بلایا ہے ہم نے آکر دیکھا کہ باہر علی و داشت و مفیظ الدین و توکی محمد و مر و شر و زین الدین وہاں پر موجود ہیں ہم نے کہا کہ رات بہت ہوئی ہے قمر الدین نے ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے کہو مرنے کا کہہ معلوم ہوتا ہے کہ قمر الدین اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد قمر الدین سے پوچھا قمر الدین نے جواب دیا کہ طلاق نہ دے کر کیا کروں اس سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اس کے بعد توکی محمد نے کہا کہ قمر الدین کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے بھی ویسا ہی کہا قمر الدین نے کیوں طلاق دی چنانچہ یہ بات بغیر پوچھے چلے گئے۔

(۴) چوتھی گواہ بی بی محی۔ قمر الدین نے اپنے بھائی کو بلائے کے واسطے بھیجا میں نے ان کے بھائی سے پوچھا کیوں بلاتے ہو اس نے کہا کہ میرے بھائی اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ صالح محمود اور توکی محمد، شجاع محمود و ضمیمہ الدین و مر سب لوگ پان تہا کو کھاتے ہیں اس کے بعد صالح محمود نے کہا قمر الدین بی بیوں ہم لوگوں کو بلایا ہے اس وقت قمر الدین پس و پیش کرنے لگے مرنے کا قمر الدین اپنی بی بی کو چھوڑ دیں گے اس نے بلایا ہے توکی محمود نے سکھادو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی طرح کہا۔

(۵) پانچواں گواہ مر محمد۔ قمر الدین نے میرے گھر میں جا کر کہا میری شادی ہے میری پہلی بی بی کو طلاق دینا چاہیے ذرا میرے گھر میں بیجو۔ بعد میں ہم نے آکر دیکھا داشت مفیظ و آدمی باہر بھی کچھ قمر الدین بی بیوں بلایا ہے۔ میں نے کہا اس کی بی بی کو طلاق دے گا قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دے گا قمر الدین نے کہا اس طرح سے طلاق دیتا ہے میں نہیں جانتا ہوں توکی نے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی کو کہا۔

(۶) چھٹا گواہ۔ شجاع محمد۔ قمر الدین اس کی بی بی کو طلاق نہ دینے سے میری لڑکی کو نہیں دیں گے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے اسی بات پر چند آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی بی بی کو طلاق دیا، صلحا توکی داشت مفیظ باہر بھی مرنے کا کہہ کر قمر الدین نے کہا قمر الدین ہم لوگوں کو کیوں بلاتے ہو مرنے کا قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے قمر الدین نے کہا طلاق کس طرح دینا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے توکی نے سکھادو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن اسی طرح ساتھ ساتھ قمر الدین نے بھی ویسا ہی تین دفعہ کہا چنانچہ یہ پوچھتے بغیر کہ کس کو طلاق دیا چلے گئے۔

(۷) ساتواں گواہ منامحمد صلحا وغیرہ وہاں پر تھے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے میرے مکان کی طرف چلو صلحانے پوچھا قمر الدین کیوں بلاتے ہو مرنے کا کہ قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے تو کی نے الفاظ طلاق سکھادیے۔ یعنی ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بان۔

(۸) آنحواں گواہ بنو مامون نے قمر الدین سے پوچھا کہ تیرے بی بی کی بی بی کو طلاق دیا ہے یا نہیں قمر الدین نے کہا میں نے پہلی بی بی کو طلاق دیا اس محفل سے بہت آدمی اس کے شاہد ہیں کہ قمر الدین نے اپنی پہلی بی بی کو طلاق دیا۔ المستفتی نمبر ۲۵۹ محمد نور الحسن صاحب، لم نجر۔ رجبہ

۲۵ محرم ۱۳۵۸ھ ۵ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب) (از قاضی عبدالجبار صاحب ربانی کوڑیگرام) مذکورہ صورت میں قمر الدین کی بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی بوجہ نہ پائی جانے اضافت کے کیونکہ ہر گواہ نے اپنی گواہی میں کہا کہ قمر الدین نے طلاق دینے کے وقت نہ اپنی بی بی کا نام لیا اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا اور نہ دو ایک گواہوں سے معلوم ہوا کہ وہ طلاق دینے سے قبل اپنی بی بی کا ذکر کیا تھا اور قمر الدین بھی دوسری شادی کرنے کی وجہ سے طلاق کے الفاظ کہنے کو مجبور قرار کیا اور نہ اس کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دینے کی نیت نہ تھی اور مجبوری کی حالت میں نیت رہتا بھی غیر مظنون ہے۔ ہکذا کتب فی قاضی خان، والعالمگیریہ ۱، ورد المحتار ۲، والہ توفی اعلم۔ الرافق قاضی عبدالجبار ربانی۔ کوڑی گرام

(جواب) (از مولوی عبدالعزیز صاحب جوہوری) چونکہ سوال میں طلاق صریح ہے اس لئے قضاء نیت کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا خصوصاً مذکورہ طلاق کے وقت تو نہایت بھی بغیر نیت ہو جاتی ہے چہ جائیکہ صریح۔ اور بحر الرائق ص ۲۷۷ میں ہے۔ لوقالت المرأة انا طالق فقال الزوج نعم كانت طالقا، اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سوال کے جواب میں اضافت کیا فقط طلاق کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور جب قمر الدین کا یہ بیان ہے کہ اپنی پہلی بی بی کو جب تک میں طلاق نہ دوں میرے ماموں شرکت نہیں کریں گے اور مجھے شادی کرنی ہے اور اس طلاق کے لئے محفل بھی منعقد کی گئی اور قمر الدین نے طلاق دینے کا طریقہ سیکھنا چاہا اور سکھایا گیا تو یقیناً یہ کم پڑے گا کہ قمر الدین نے

(۱) لودکرہ علی ان یفر بالطلاق فاقر لا یقع کما لو اقر بالطلاق ہار لا او کد یا (الفتاویٰ العالیہ علی ہدایہ)

(۲) واجمعوا علی انہ لو کرہ علی الافراز بالطلاق لا یقع اقرارہ کدافی شرح الطحاوی (الفتاویٰ الہدیہ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیما یقع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۳۵۳ طحاویہ کونہ)

(۳) ولو عداو مکرھا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (رد المحتار) وقال فی الرد (قولہ لا اقرارہ بالطلاق) فید بالطلاق لا بالکلام فیہ ولا فافراز المکرہ بعیرہ لا یصح ایضا (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الطلاق) مطلب فی الاکرہ علی التوکیل بالطلاق والکح والفاق ۳۲۵ ط سعید کراچی

(۴) السحر الرائق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳ ۲۷۴ ط بدر المعرفہ (رد المحتار)

اپنے مامول کا مطالبہ پورا کیا۔

لہذا قرینہ حالہ و متایہ دونوں سے اضافت پائی گئی جو کہ الفاظ طلاق کے ساتھ اضافت متعل نہیں پس ایسی صورت میں قضاء یہ حکم دینا پڑتا ہے کہ قمر الدین کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہوئی اور بغیر تحلیل رجوع نہیں ہو سکتا۔ لہذا علم، عہد اتم حررہ ناچیز عبد العزیز صدر مدرس

مدرسہ کر لئیہ ملائولہ (جون پور)

(جواب ۴۴) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) ہو الموفق اگرچہ طلاق صریح ہے مگر اضافت صریحہ نہیں اور تمام شہادتوں سے باتش شہادت نمبر ۸ صراحتاً ثابت ہے کہ قمر الدین نے نطق کا تلفظ سینکڑی غرض سے کیا ہے نیت ایتقان و انشا کا ثبوت و قرینہ نہیں ہے مجلس میں سوال طلاق بھی نہیں ہے ایک شخص کا یہ کہنا ہے کہ قمر الدین نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے یہ مجمع کیا ہے شہادت نمبر ۸ سے اتنا ثابت ہے کہ قمر الدین نے اقرار طلاق دینے کا کیا ہے۔

پس زیادہ سے زیادہ اقرار طلاق سے ایک طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے (۱)

مجلس میں جو غلط طلاق غرض قییم مذکور ہے اس میں اس کا قول کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی معتبر و متبول ہونا چاہیے۔ (۱۱) محمد کفایت اللہ کان امد لہ دلی

بیوی کی طرف نسبت کے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے ”طلقت طلقت طلقت“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(المجمعیہ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء)

(سوال) حالت غصہ زید نے اپنی عورت کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے طلقت طلقت طلقت یہ الفاظ عورت کے کہنے پر جب کہ کسی بات پر جنمزا تھا کہ دیئے تھے یہ واقعہ اگست ۳۳ء کا ہے غصہ فرو ہو جانے کے بعد عورت زید سے دریافت کرتی ہے کہ کیا نتیجہ ہوگا ان الفاظ کا؟ تو زید نے جواب دیا کہ ہم نے لغو طلاق شیطان کے لئے استعمال کئے تھے اب سوال یہ ہے کہ طلاق عورت کے کہنے پر دی گئی اور شیطان کا تلفظ بعد میں بڑھادیا کیا حکم ہے؟ دوبارہ پھر ۲۵ جون ۳۳ء کو عورت نے شوہر کو کو سا اور طلاق مانگی زید نے اپنی عورت کا نام لے کر کہا کہ میں نے طلاق دی دوسری اور تیسری دفعہ بغیر نام لئے کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی۔

(۱) ولو افر بالطلاق کادما نواہا زلا و فع قضاء لا دیانہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کرائشی)

(۲) ذکر اسمہا او اصحابہا الیہ کحطاطہ کما ہما فلو قال طالق فقیل لہ من عبت؟ فقال امرأتی طلقت امرتہ ولو قال امراة طلق او قال طلقت امراة لانا و قال لم اعم نہ امرأتی یصدق (المحرر الرائق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۲۷۳/۳ ط دار المعرفۃ بیروت)

(جواب ۴۵) طلاق مغلط تو پہلے ہی واقعہ میں ہو چکی اگرچہ الفاظ میں صراحۃً عورت کی نسبت نہیں ہے یعنی اس نے طلاق کہا ہے۔ طلتک نہیں سنا لیکن سوال میں مذکور ہے کہ عورت کے طلاق مانگنے پر یہ الفاظ کہے گئے اس لئے قرینہ حالیہ ثبوت اضافت کے لئے کافی ہے (۱) قاضی شرع اس کے کہنے کو کہ میں نے شیطان کو طلاق دی تسلیم نہیں کرے گا تاہم اگر فی الحقیقت اس نے شیطان کو دل میں مراد لے کر طلاق کے الفاظ کا تلفظ کیا تھا تو عند اندہ جائز تھا کہ وہ عورت کو بدستور یہی سمجھے دوسرے واقعہ میں بھی اضافت صریحہ موجود نہیں اس میں بھی قضاء تین طلاقیں ثابت ہوں گی اور اگر خاوند عورت کو طلاق دینے کا انکار نہ کرے اور کوئی مطلب نہ بتائے تو طلاق مغلط ہے (۲) اور رجعت کا حق نہیں رہا (۳)۔

محمد کفایت اللہ کالان اللہ کہ

بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہا ”لو طلاق‘ طلاق‘ طلاق“ تو کیا حکم ہے؟
(المجمیعہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید اور ہندہ کا بچہ نکاحاً ہوا۔ ہندہ نے زید کو طعن دیا میری بی بدولت ساس سر والا ہوا جو رو والا ہوا وہ بچوں والا ہوا زید نے حالت غصہ میں ہندہ سے اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں کہا تیری بی بدولت ہوا ہے تو لے طلاق‘ طلاق‘ طلاق‘ طلاق ایک ہی سانس میں آٹھ دس مرتبہ طلاق طلاق کہہ دیا اور خود ہی اکثر لوگوں سے تذکرہ بھی کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا ہے۔

(جواب ۴۶) اس گفتگو سے جو زید اور ہندہ کے درمیان ہوئی زید کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ اس میں بیوی کا نام اور کوئی قرینہ اس کے لئے نہیں ہے۔ (۱) ہاں زید نے لوگوں کے سامنے جب اقرار کیا کہ میں نے بیوی کو طلاق دیدیا ہے تو اس اقرار سے وہ قضاء ماخوذ ہوگا اور اس کی بیوی پر وقوع طلاق کا حکم دیا

(۱) ولا یلزم کون الا صافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقبل له من عبت؟ فقال امرأتی طلقت امرأتہ - وبطل ما فی البحر لو قال امرأتہ طالق او قال طلقت امرأتہ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی بصدق؟ ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلك تطلق امرأتہ لان العادة ان من له امرأتہ اما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرہا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الصریح مطلب ”س بوش“ یقع بہ الرحی ۳/ ۲۴۸ ط سعید کرامتی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و النسی فی الامۃ لم تحل له حتی تسکح زوجها غیرہ نکاحا صحیحاً و بدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ (المنار الہدیۃ) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۹/ ۴۷۳ ط ماجدہ (کوئلہ)

(۴) و ذکر اسمہا و اصنافہا الیہ کحطابہ کما یسا فلو قال طالق فقبل له من عبت فقال امرأتی طلقت امرأتہ ولو قال امرأتہ طالق او قال طلقت امرأتہ ثلاثا وقال لم اعن بہ امرأتی بصدق (البحر الرائق) کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳/ ۳۷۳ ط دار المعرفۃ بیروت

جائے گا (۱) اگر طلاق کی کوئی صفت (مثلاً بائن یا مفطلہ) اس نے اقرار میں ذکر نہیں کی ہو تو طلاق رجعی کا حکم ہوگا اور عدت کے اندر رجوع کر سکے گا (۲) اور عدت کے بعد تجدید نکاح کا حق ہوگا (۳)۔
 محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

فصل ششم کتابت طلاق

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
 (سوال) ایک شخص کا نکاح عرصہ آٹھ سال کا ہوا ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے اس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے اس لڑکی کے پھوپھانے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا پس پھوپھانے اپنا سر پھوڑ کر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو کچھ روپیہ دیکر اس سے بھی ایک مقدمہ دائر کر دیا عدالت میں پیشی ہوئی اور جیلے لے لئے گئے اور بظاہر کوئی صورت سوائے سزا پالی کے نظر نہ آئی تو چند لوگوں نے ہر دو فریقین کو بلایا اور آپس میں صبح کی تحریک کی لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل عدالت کر دیں ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ برد کے نام سے خرید اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے اس لڑکی کا شوہر ایک جگہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اپنی زبان سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(جواب ۴۷) کوئی دوسرا شخص اگر کسی کی منکوحہ کا طلاق نامہ لکھے تو شوہر کو مضمون کا حکم اور اقرار

(۱) ولو اقربا بالطلاق کاذبا او هاز لا وقع قضاء لا دیانہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الاکراه علی التوکیل بالطلاق والسکاح والعاق ۳/۲۳۶ ط سعید کراتشی) وقال فی البحر لو اکره علی ان یقر بالطلاق فاقرب لا یقع کما لو اقر بالطلاق هاز لا او کذباً کذا فی الحانہ من الاکراه و مراده بعدم الوقوع فی المشبه به عدمه دیانہ لم فی الفتح القدیر ولو اقربا لطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء وصرح فی البرازیة بان له فی الذمۃ امساکہ ادا قال اردت به الخیر عن الماصی کذا وان لم یرد به الخیر عن الماصی او اود به الکذب او الهزل وقع قضاء و دیانہ (المحرر الرائق کتاب الطلاق ۳/۲۶۴ ط دار المعرفۃ بیروت)

(۲) ادا طلق الرجل امرأته نطیقة رجعية او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها (الهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علمیه ملتان)

(۳) وان کان الطلاق یاتا دون الثلاث فله ان یرجعها فی العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الہدیة کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و ما یصل به ۱/۷۳۴ ط ماجدیہ کنونہ)

طلاق نامہ کہ یہ میرا ہی ہے ایقاع طلاق کے لئے ضروری ہے صورت مسئلہ میں شوہر کو معلوم نہیں کہ اس کاغذ میں کیا لکھا گیا ہے اور نہ وہ اقرار ہی کرتا ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی یہ لڑکی بدستور اس کی زوجہ ہے۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقراءه علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ و عنوانہ و بعث بہ الیہا فاتاھا وقع ان اقر الزوج و کذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالہ یقرائہ کتابہ - ۱۵ ملخصاً (رد المحتار مختصراً)۔

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
(سوال) ایک شخص کی بیوی کے درمیان نے ایک کاغذ پر اس شخص سے ناجائز دباؤ ڈال کر دستخط لئے ہیں جس میں طلاق کے الفاظ تھے آیا شرعاً یہ طلاق باطل ہے یا نہیں؟
(جواب ۴۸) ناجائز دباؤ سے مراد اُنریہ ہے کہ اس کو مارنے یا بند رکھنے کی دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے والے اس پر قادر بھی تھے تو اس کے دستخط کر دینے سے طلاق نہیں ہوئی بشرطیکہ اس کے ذہن میں یہ بات آگئی ہو کہ اگر میں نے دستخط نہیں کئے تو یہ مجھے ضرور ماریں گے یا بند کریں گے لیکن اگر یہ حالت نہ تھی اور پھر بھی اس نے دستخط کر دیئے تو اُنریہ دستخط کرنے کا اقرار کرتا ہو کہ باوجود اس علم کے کہ اس میں طلاق لکھی ہوئی ہے پھر بھی میں نے دستخط کئے ہیں تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبد او مکرہا فان طلاقہ صحیح (درمختار مختصراً) ۲۱، و فی البحران المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ہہا۔ کذا فی الخانیۃ (رد المحتار) ۳، واللہ اعلم

تم کو ”طلاق دیتا ہوں“ طلاق ہے، طلاق طلاق ہے“ لکھ کر بیوی کو بھیج دیا
طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص بوجہ ناموافقت اپنی زوجہ کے مفقود ہو گیا ہے مفقود الخیر ہونے کے کچھ دنوں بعد اس نے ایک طلاق نامہ گجراتی زبان میں جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔
نقل طلاق نامہ - ”بائی رقاں بائی بنت عمر بھائی عرف جھانک والا تحریر کنندہ عبد اسریم ولد عثمان بھائی جھانک والا بعد سلام۔ میں کہتا ہوں کہ تم کو میں طلاق دیتا ہوں تو آج سے ہماری بہن برابر ہے تم کو اور مجھ

(۱) ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳ ۲۴۶ ط سعید کراتشی

(۲) الدر المختار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی

(۳) ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الاکراه علی التوکیل بالطلاق والسکاح والعناق ۳ ۲۳۶ ط سعید

کو بھائی بہن کا علاقہ ہے اور تمہارے ہمارے درمیان کچھ ذرہ برابر علاقہ نہیں رہا تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تاریخ ۶ شوال و ستھ خط نظم خود۔ تمہارے مہر کا روپیہ مبلغ چوالیس روپے حسب رواج ہے سو میری ملکیت سے دیں گے باقی ہماری ملکیت سے تم کو دغہ دینا نہ چاہیے یہ مضمون تھا جو عرض کیا گیا۔

(جواب ۴۹) اس صورت میں اگر زوجہ کو اس امر کا یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ خط میرے خاوند کا ہی لکھا ہوا ہے تو دیانتاً اسے عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اس دوسرے نکاح کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ شرعاً اس خط سے طلاق ثابت ہو گئی بلکہ اس کا اثر صرف اس قدر ہے کہ عورت کو (جب کہ اسے یقین یا گمان غالب وقوع طلاق کا ہو گیا ہے) دوسرا نکاح کرنے سے روکا نہیں جائے گا اور وہ شرعاً گناہ گار نہ ہوگی۔ صرحوا بان لها الزوج اذا اتاها كتاب منه بطلاقها ولو على يد غير ثقة ان غلب على ظنهما انه حق و ظاهرا لا طلاق جوازه في القضاء حتى لو علم القاضي بتركها الخ (رد المحتار)۔

تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تحریری طلاق دی تحریر پر دو آدمیوں کی گواہی ہے مگر ان گواہوں کی حالت یہ ہے کہ پہلا سود خوار اور یہاں کا وطن دار نہیں ہے کچھ عرصے سے یہاں پر رہنے آ گیا ہے اور فی الحال تو ہمیں رہتا ہے دوسرا گواہ انیون کمانے والا اور مدک کا پیٹنے والا ہے اور یہ دونوں گواہ جھوٹے اور ناقابل اعتماد ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۱۸ بسم اللہ خاں۔ ضلع مغربی خاندیس

۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۵۰) اگر خاوند نے فی الواقع طلاق دی ہے اور وہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ چونکہ گواہ ناقابل شہادت ہیں طلاق غیر مؤثر اور ناقابل اعتبار نہیں ہو سکتی بلکہ طلاق واقع ہو جائے گی (۱) لیکن اگر خاوند منکر ہے اور اس کے طلاق دینے کا اور کوئی ثبوت سوائے ان گواہوں کے بیان کے

(۱) ہامش رد المحتار ' کتاب الطلاق ' باب الرجعة ۳، ۲۱۰ ط سعید کراچی

(۲) وفيه ايضا رجل استكتب من رجل آخر اني امراته كتابا بطلاقها وقرأه على الروح فاحده و طواه و حتم و كتب في عوانه و بعث به إلى امراته فاتاها الكتاب و اقر الروح انه كتابه فان الطلاق يقع عليها و كذلك لو قال لذلك الرجل بعث بهذا الكتاب إليها او قال له اكتب مسحاً و بعث بها إليها وان لم تقم عليه البيعة و لم يقرأه كتابه لكنه وصف الامر على وجهه فانه لا يلزمه الطلاق في القضاء ولا يلزمها به و بين الله تعالى و كذلك كل كتاب لم يكتب بحظه و لم يمله نفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقرأه كتابه كذا في المحيط و الله اعلم بالصواب (الفناوی الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل السادس في الطلاق بالكتابة ۱/ ۳۷۹ ط حاحدہ کوئٹہ)

نہیں ہے تو ایسے گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر انگوٹھا لگایا اور دو گواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ کی شادی بحر کے ساتھ کر دی کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں سخت نزاع واقع ہو گئی بحر نے رخصت کرانے کا دعویٰ عدالت مجاز میں کر دیا سرکاری حکم کے موافق ہندہ دو سپاہیوں کے ذریعہ رخصت ہو کر بحر کے ہمراہ کر دی گئی جب بحر رخصت کر اکر لے چلا تو پچ راستہ سڑک پر ہندہ بیٹھ گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے انکاری ہو گئی بحر نیز اس پستی کے بہت سے لوگوں نے سمجھایا مگر ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی اور بھاگ کر ایک ٹھاکر رام سنگھ کے مکان میں گھس گئی ٹھاکر مذکور نے قانون کا خیال کرتے ہوئے ہندہ کو اپنے گھر سے باہر کر دیا اور سختی سے سمجھاتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر تو اپنے شوہر کے ہمراہ نہ جائے گی تو میں تجھے چار کو میوں سے بندھوا کر بھجوں گا مگر کچھ خیال نہ کرتے ہوئے ہندہ سڑک پر ہی بیٹھی رہی اور کہنے لگی بحر نے مجھے ہزاروں قسم کی باتیں لگائی ہیں اس لئے میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی شوہر (بحر) نے بہتر سمجھایا مگر وہ کسی طرح نہ مانی مجبوراً بحر ٹھاکر مذکور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا زیور ہندہ سے دلایا جائے میں اس کو خود نہ رکھوں گا طلاق دیتا ہوں آپ طلاق نامہ لکھ دیجئے میں انگوٹھے کا نشان بنا دوں گا ٹھاکر نے اس کو بھی بہت سمجھایا لیکن بحر طلاق نامہ لکھوانے سے باز نہ آیا ٹھاکر نے دو مسلمان گواہوں اور کئی سہندہ گواہوں کے درود و جو اس وقت اتفاقاً پہنچ گئے تھے طلاق نامہ لکھ دیا جس پر بحر نے اپنے انگوٹھے کا نشان بنا کر گواہوں سے جو موقع پر موجود تھے کہا کہ تم لوگ دستخط بنا دو لہذا گواہوں نے دستخط بنادئے طلاق نامہ حسب ذیل ہے۔

یہ ہے چنو باد اولد فیروز ساکن موضع کھیر اٹنیت میر حال مقیم چھتری جو کہ رخصت کرانے کی ڈگری میں نے عدالت سے اصرار کر اکر بذریعہ جناب خاں چڑا اسی مسک کنگی کے یہاں سے رخصت کر لیا مگر مسماۃ ہندہ کو میرے ہمراہ جانے اور میری زوجیت میں رہنے سے قطعی انکاری ہے چند بھلے آدمیوں کے سمجھانے پر بھی انکار سے باز نہیں آتی ایسی حالت میں اپنی راضی خوشی وہ درنگی ہوش و حواس طلاق دے دینا ٹھیک سمجھتا ہوں اس لئے جو میرے زیورات مسماۃ رجبی کے جسم پر تھے واپس لیکر تین طلاق دیدیا اور جو روپیہ مطالبہ ڈگری کا ذمہ کنگی والد رجبی مدعا علیہ کے تھادہ رقم روہر و گواہان حاشیہ ٹھاکر رام سنگھ ساکن موضع پوٹری کے ہاتھ سے وصول پالیا اس لئے رسید لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام کو طلاق لکھنے کے کچھ دن بعد بحر کو نہ جانے کی خیال پیدا ہوا اللہ اعلم کسی نے اس کو بھٹکایا ہذا طلاق نامہ لکھنے کے کچھ ہی دن بعد طلاق نامہ لکھنے اور دینے سے انکاری ہے اور پھر اپنی مطلقہ کو رخصت کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور ٹھاکر مذکور کے پاس پہنچ کر کچھ لالچی دے کر کہا کہ طلاق نامہ کو چاک کر ڈالو میری

برائوری کے اکثر لوگ اس طلاق کے خلاف ہیں مگر طلاق نامہ ہندہ کے والد کے پاس پہنچ چکا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ شوہر طلاق دے چکا اور طلاق نامہ لکھ چکا، کچا انکار کچھ کارآمد ہو سکتا ہے یا طلاق شرعی مان لی جائے گی؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۹ شیخ نکلی متبون (انوپ پور)

۳ رمضان ۱۴۳۶ھ ۹ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۱) اگر زید نے طلاق دیدی ہے اور طلاق نامہ لکھ دیا تھا تو طلاق ہو چکی ہے اور زید کو اب اس بیوی کو رکھنا حرام ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا، تو طلاق واقع ہوگئی

(سوال) ایک شخص ال حسین نے اپنی منکوحہ کو طلاق نامہ لکھوا کر دیا اور کاتب نے جو غیر مسلم تھا پڑھ کر سنایا تو اس نے طلاق نامہ کی زبان سے تردید کی اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ میں شرعی طلاق دینا چاہتا ہوں حاضرین نے اس کو نصیحت کی کہ تم کسی کی طلاق نہ دو لیکن وہ کسی طرح نہ مانا تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے جس کے مضمون کی اس نے زبان سے تردید کی تھی اور اپنے ہاتھ سے دستخط کرنے کے بعد وہی اسٹامپ طلاق نامہ عورت کے حوالے کر دیا کچھ دنوں بعد اب وہ عورت کو اپنے گھر واپس لے آیا ہے حالانکہ طلاق نامہ جس میں تین طلاقیں مندرج تھیں اور وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اچھی طرح سب مضمون طلاق جانتا تھا لہذا اب دریافت طبع امر یہ ہے کہ اس کے تردیدی زبانی قولی کے اوپر اعتبار کر کے طلاق رجعی قرار دی جائے گی یا اس کے بعد کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دستخط پر اعتبار کیا جائے گا جو اس نے بطور تصدیق لکھ کر وہی طلاق نامہ عورت کے سپرد کیا۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۶ مولوی محمد زماں خاں صاحب (بلوچستان)

۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۲) اگر یہ شخص تعلیم یافتہ ہے اور اس نے زبان سے تردید کرنے کے بعد پھر اسی طلاق نامہ پر جس میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں اپنی خوشی سے دستخط کر دیئے اور طلاق نامہ عورت کو دے دیا تو اس

(۱) کتب الطلاق ان مستنبط علی نحو لوح وقع ان بوی وقیل مطلقاً (درمختار) وقال فی الرد عم المرسومه لا تحلوا اما ان اصل الطلاق بان کتب اما بعد فأت طلاق حکما کتب هذا يقع الطلاق وقال ایضا بعد اسطر ولو دفن لکتابت اکتب طلاق امراتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (هامش ردالمحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۴۴۶/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ ونس فی الامه لم تحل له حتی ینکح ورجا غیره مکاحا صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یصل به ۷۳/۱ ط ماحدیه کونہ)

کی عورت پر طلاق نامہ میں لکھی ہوئی طلاقیں پڑ گئیں اور وہ زانیہ یا ان اور تردید جو دستخط سے پہلے کی تھی
تیار ہو گئی۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

والد نے منشی سے طلاق نامہ لکھوایا اور دھوکہ دیکر
شوہر سے دستخط کرایا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال) زید اور بندہ زوجین ہیں ان میں باہمی کچھ نزاع ہو وقت نزاع بندہ نے زید سے کہا کہ تم
مجھے طلاق دے دو زید نے بندہ سے کہا کہ اگر تو اپنا امر معاف کر دے تو میں تجھ کو طلاق دے دوں۔ اس
کے جواب میں بندہ نے کہا کہ میں اپنا امر تو کبھی معاف نہیں کروں گی یہ سن کر زید وہاں سے خاموش چلا
گیا اور اس تذکرہ کو انہیں شرطیہ الفاظ کے ساتھ اپنے باپ سے آکر کہا۔ اس کے کئی دن بعد زید کی عدم
موجودگی میں اس کے باپ نے ایک منشی سے طلاق نامہ لکھوایا منشی نے زید کی جانب سے اس مضمون کا
طریق نامہ لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ فلاں کو طلاق مغلطہ دی اور معافی مر طلاق نامہ میں نہیں لکھی اور دو
فرضی گواہوں کے نام بھی اس طلاق نامہ پر لکھ دیئے دونوں گواہ باوجود عادل نہ ہونے کے انکاری بھی
ہیں بعدہ زید کو بلوا کر کہا گیا کہ تمہاری زوجہ طلاق نامہ طلب کرتی ہیں اس لئے یہ طلاق نامہ لکھ دیا گیا ہے
تم اس پر اپنے دستخط کرو چونکہ زید سوائے اپنے دستخط کرنے کے اور کچھ بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتا اس
نے اس نے اس منشی سے دریافت کیا کہ اس طلاق نامہ میں وہ شرط معافی مر کی بھی لکھی ہے یا نہیں تو
منشی نے کہا کہ ہاں لکھی ہے اور طلاق نامہ زید کو پڑھ کر سنا کہ طلاق مغلطہ معافی مر کی شرطیہ ہی کو
کہتے ہیں منشی کے یقین والے نے زید نے اس طلاق نامہ پر اپنے دستخط کر دیئے اس کے بعد زید کا باپ
زید کو مع اس طلاق نامہ کے حاکم مجوز کے پاس لے گیا حاکم مجاز کے سامنے زید نے اس طلاق نامہ کو سن کر
اس کی تصدیق کی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جو مطلق جاہل اور بالکل ناخواندہ شخص ہے لفظ مغلطہ کے
معنی بر گز نہیں جانتا اور نہ اس کو وقت دستخط اور تصدیق کے لفظ مغلطہ کے معنی اصلی سمجھائے گئے باوجود
وہ غلط مغلطہ سے وہی شرط معافی مر مندرجہ بالا ہی سمجھا جیسا کہ وقت دستخط کرانے کے اس کو منشی نے
سمجھا دیئے تھے تو اس صورت میں زید کی جانب سے اس کی زوجہ بندہ پر کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر
ہوئی تو ایک طلاق ہوئی یا تین طلاق جو حکم بموجب مسئلہ شرعیہ ہو اس سے مطلع فرمایا جائے اجر ہوگا۔

(۶) ولو قال للکتاب اکتب طلاق امراتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلانها و
فراه علی الروح فاحده الروح و حتمه و عوده و بعث به اليها فانه وقع ان الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به
اليها او قال له اكتب نسخة او بعث بها اليها وان لم يقرانه كتابه ولم تقم بینه لکته وصف الامر علی وجهه لا تطلق
قضاء ولا دابة و کذا کن کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بعسه لا یقع الطلاق ما لم یقرانه کتابه (هامش رد المحتار)
کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابه ۳/۶ ط سعید کرانی

المستفتی نمبر ۲۳۵۳ عبد القدوس صاحب ٹونک (راجپوتانہ)

۴ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۳) جب کہ زید ناخواندہ ہے خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تو اس کی طرف سے طلاق بالکلمات اس وقت صحیح ہو سکتی ہے جب کہ اس کو لکھا ہوا مضمون صحیح طور پر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہو اور جب اس کو طلاق نامہ سنایا گیا اور اس نے دریافت کیا کہ اس میں معافی مرن کی شرط بھی درج ہے تو اس کو غلط بتا دیا گیا کہ ہاں درج ہے اور بتایا گیا کہ مغفلہ کے معنی یہی ہیں کہ طلاق بھوض معافی مرن کے ہو اور یہ سن کر اس نے دستخط کئے تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔^(۱) کیونکہ یہ طلاق نامہ درحقیقت وہ طلاق نامہ نہیں ہے

جس پر اس نے دستخط کئے تھے اس نے تو طلاق بھوض معافی مرن پر دستخط کئے ہیں اور طلاق نامہ بھوض معافی مرن کے نہیں ہے لہذا دستخط غیر معتبر ہیں دستخط تو جہدار ہے اگر کوئی شخص ایسی عربی فارسی عبارت کا تلفظ بھی کر دے جس کے معنی نہ جانتا ہو تو اس تلفظ سے بھی طلاق نہیں پڑتی یعنی دیانت فی ما بینہ و بینہ اسد طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کما لو قالت لزوحها اقرأ على اعتدى انت طالق ثلاثا ففعل طلقت ثلاثا في القضاء لا في ما بينه وبين الله اذا لم يعلم الزوج ولم ينو بحر عن الخلاصه (شامی، ۱۰) اور رجسری کر لوینے سے بھی دیانت طلاق نہیں پڑی۔ ظن انه وقع الثلاث على امراته بافتاء من لم يكن اهلاً للفتوى و كلف الحاكم كتابتها في الصك فكتب ثم استفتى ممن هو اهل للفتوى فافتى بانه لا تقع والتطبيقات الثلاث مكتوبة في الصك بالظن فله ان يعود اليها ديانة ولكن لا يصدق في الحكم اه (شامی، ۱۰) یہاں صورت یہ ہے کہ اس نے اپنے خیال میں ایسے کاغذ پر دستخط اور ایسے کاغذ کی رقت رجسری تصدیق کی ہے جس میں طلاق بھوض معافی مرن لکھی ہے پس ان دستخطوں اور اس تصدیق سے وہ طلاق واقع نہیں ہو سکتی ہے جو ایسی نہ ہو طلاق میں جہدار بزل مساوی ہیں مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ خواہ معنی الفاظ سے واقف ہو یا نہ ہو طلاق پڑ جاتی ہے جبکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے معنی تو جانتا ہو مگر طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو محض مذاق اور تھول کے طور پر تلفظ کرے تو طلاق پڑ جاتی ہے اور مغفلہ کے معنی نہ جانتا کوئی متبعہ نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہیں کہ وہ تلفظ مغفلہ کے معنی نہیں جانتے تو ان پر اس غلطی کے تلفظ سے طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے چنانکہ کہتہ پر دستخط کر دینا کہ یہ صورت تلفظ سے کمزور ہے۔

(۱) ولو استكتب من آخر كتابا بطلافيها وفراة على الروح فاحده الروح وختمه وعوبه وبعث به اليها فانا هادوع ان امر الروح انه كتابه او قال لرحل ابعث به اليها او قال له اكتب نسخة و ابعث بها اليها وان لم يقرانه كتابه ولم تقم به لانه وصف الامر على وجه لا يطاق قضاء ولا دابة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله نفسه لا يقع الطلاق ما لم يقرأ كتابه (هامش رد المحتار: كتاب الطلاق: مطلب في الطلاق بالكتابة ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۹ ط سعيد كراتشي

(۳) هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي

جبر اطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں

(سوال) بیوی کے چند رشتہ داروں نے جبر یہ خاوند سے یہ لکھوایا کہ مسماۃ فلان بنت فلان زوجہ اپنی کو اپنی لڑکی لے کر تین طلاقیں دیتا ہوں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا فقط و تنفیذ خاوند فلان مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء۔

(نوٹ) لڑکی خاوند کو نہیں دی اور عورت کو تین ماہ کا حمل ہے معلوم یہ کہ طلاق ہوئی یا نہیں خاوند سے مذکور ہوا تحریر جبر یہ لکھوائی گئی اور خاوند نے زبان سے ایک بھی لفظ نہیں کہا۔
المستفتی نمبر ۲۳۹۱ آئرام اللہ خاں (نیو دہلی) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۸ اگست ۱۹۳۸ء
(جواب ۵۴) اگر تحریر مذکور جبر لکھوائی گئی ہے اور زبان سے جہد نہیں لگائی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ تحریری طلاق اس وقت پڑتی ہے کہ خاوند اپنی مرضی سے تحریر ملے ردے۔ فقط
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فصل ہفتم

انشاء و اخبار

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ ”ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی“ اس نے جواب میں کہا ”ہم نے قبول کیا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ اپنے میکے سے پانچ آدمیوں کو اور زید کے قریب کے موضع سے چار آدمیوں کو لے کر زید کے مکان پر آئی اور ان سب لوگوں کے سامنے ہندہ نے یہ کہا کہ زید نامزد ہے مجھ کو طلاق دلو اور تجھے لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ تو نامزد ہے؟ زید نے کہا کہ میں نامزد نہیں ہوں بلکہ ہندہ مجھ کو قریب نہیں جانے دیتی تب لوگوں نے کہا کہ اچھا بھائی تو چند روز اور رہ ہم لوگ تجھ پر ریس ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب وہ نہیں رہے گی تو بیوی پر نشان ہو تا ہے طلاق دے دے زید خاموش ہو گیا آخر ایک آدمی اٹھا اور کہا کہ تو کہہ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی زید نے بوجہ و بہشت کے مجبور ہو کر کہا ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا لفظ طلاق وغیرہ زبان پر آچکے نہیں ایسا تب ضررین نے کہا

(۱) وفي البحر - ان المراد الاكراه على اللفظ بالطلاق فلا كراه على ان يكتب طلاق امراته فكتب لا تطلق لان الكتابة اقيمت مقام العارة واعتبر الحاجة ولا حاجة هنا كدهي الحدية ادمش ردالمحتار كتاب الطلاق ۳۳۹ ط سعید کزنشی) وقال في الهدية رجل اكره بالنسب والحس على ان يكتب طلاق امرته فالاته بنت فلان بن فلان فكتب امراته بنت فلان بن فلان طلاق لا تطلق امراته كدهي فتاوى قاضي خان (فتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الثاني في بقاء الطلاق الفصل السادس في بقاء الطلاق ۱ ۳۷۹ ط محدثه كونه)

کہ ایسا طریقہ طلاق دینے کا نہیں ہے جبکہ قصبہ بادشاہ پور قریب ہے بازار کے روزاٹل پر اداری موجود ہوں گے اور ان لم لوگ بھی وہاں موجود ہیں وہ لوگ جس طریقہ سے کہیں گے اس طریقہ سے طلاق دی جائے گی آخر کار تاریخ مقرر کی گئی لیکن تاریخ مقررہ پر نہ حاضر ہوئی نہ زید اس کے بعد زید دو مرتبہ بندہ کو لینے کیے مگر بندہ اور وارثان بندہ کی سنتے ہیں کہ بندہ کو طلاق ہو گئی اور زید کہتا ہے کہ نہ میں نے طلاق دی اور نہ دوں گا لہذا فرمائیے کہ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵۵) صورت مسودہ میں اجنبی شخص کے اس کہنے پر کہ تو کہہ کہ فلاں کی بیسی کو ہم نے طلاق دی زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا موجب وقوع طلاق نہیں کیونکہ اجنبی شخص نے زید کی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے کہ زید کی اجازت سے وہ صحیح ہو جاتی بلکہ زید کو انشاء طلاق کا حکم دیا ہے زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا انشاء طلاق نہیں ہے بلکہ وعدہ امتثال امر ہے (۱) پھر اگر اس نے طلاق دی ہو تو پڑتی اور نہیں، تو نہ فہمہ خلافی ہوئی، وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم

شوہر نے محض والد کے در سے کاغذ لکھ دیا جب رجسٹرار نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے طلاق دی ہے تو اس نے کہا ہاں دے دی ہے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
(سوال) محدث شیخ احمد خلیفہ شیخ علی احمد قوم قریشی ساکن مراد آباد محمد مقبرہ حصہ دوم مکان کاہوں جو کہ دھوکا دیکر مقدمہ نکاح و ان ساتھ مسماۃ نجیب النساء بنت ممتاز حسین قوم شیخ ساکن بریلی محلہ گندہ تانہ حال مراد آباد محمد کنت مغض پرہ علیحدہ شدہ ریوے مراد آباد سے جس کے مرض کٹھ مایا ہوتا رہتا ہے رخصتی سے چند شہر تبدیل کر دہ یہی بڑی کو کھلا کر کٹھ مایا بولی کہ رخصت کیا عرصہ تقریباً چھ ماہ ہوا طلاق شرعی یا مواجہہ نجیب النساء حسب شرع و حسب خوانش مسماۃ زیدہ اتفاقاً باہمی وجوہات مندرجہ بالا مسماۃ زیدہ کو طلاق دیدی اور انوار دیا تین مرتبہ کہ جائیں نے طلاق دیدی تجھ کو۔ اب کوئی تعلق میرا کسی قسم نہ رہا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا لہذا اقوال اب حالات صحت نفس و ثبات عقل و درستی حواس خمسہ خوشی و غم حاق نامہ لکھ دیا کہ مندرجہ اور وقت ضرورت کام آئے۔ فقط

زید کے والد نے زید سے اس مضمون کا کاغذ لکھوایا جس کی نقل اوپر درج ہے زید نے باوجودیکہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا محض والد کے ڈر سے یہ کاغذ لکھ دیا والد اس کو محکمہ رجسٹری میں لے گئے اور رجسٹرار کے سامنے اس کا ہاتھ سے پیش کر لیا رجسٹرار نے زید سے پوچھا کہ تم نے حاق

۱۔ ردہ عن سے طلاق نہیں ہوتی بخلاف قولہ طلقی علیک لعلات انا طلق اوانا طلق نفسی لم یقع لامہ وعدہ جوہرۃ
عالمہ بعارف او نو الاث، فتح و نذر المحار مع ہمیش رد المحار کتاب الطلاق باب نفویض الطلاق ۳۱۹ ط سعید کراتشی

دیدنی ہے تو زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی ہے دوبارہ دریافت پر جواب مذکور دیا وہ چہ سماعت میں نہ آنے کے رجسٹرار کے واقعہ یہ ہے کہ کاغذ میں جو لکھا گیا ہے کہ عرصہ تقریباً چھ ماہ کا ہوا طلاق شرعی تالفظ نہ آئندہ کبھی ہو گا یہ بالکل غلط ہے نہ اس کے قبل کوئی طلاق دی گئی تھی اور نہ اس کاغذ کے سوا کوئی اور طابق نامہ لکھا گیا اس میں مضمون جس کی نقل اوپر درج ہے لکھا گیا اور اس کی رجسٹری کرائی گئی اور صرف وہ غلط جو رجسٹرار کے جواب میں کئے گئے زبان سے ادا کئے گئے اس صورت میں زید کی دیوی پر طابق پڑی یا نہیں؟

(جواب ۵۶) اگر واقعہ یہ ہے جو سوال میں مذکور ہے تو طلاق کے کاغذ میں جو کچھ لکھا ہے وہ وقت تحریر سے چھ ماہ پیشتر کی ایک خبر ہے وقت تحریر انشاء طلاق کے الفاظ نہیں ہیں اور خبر بھی حسب بیان سائل جھوٹی ہے جو دیانتہ موجب وقوع طلاق نہیں ہوئی اس لئے جہاں تک کاغذ اور اس کی تحریر کا تعلق ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے تو دیانتہ حاق نہیں ہوئی اب اس کے بعد جب رجسٹرار نے پوچھا کہ تم نے طلاق دیدی ہے اور اس کے جواب میں زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی ہے یہ سوال اور جواب بھی ماضی سے متعلق ہے رجسٹرار کے سوال میں غلط ”دیدنی ہے“ میں لفظ ”ہے“ اس کی دلیل ہے اور جواب میں لفظ ”ہی“ جو دیدنی کے درمیان آگیا ہے وہ بھی اسی کی دلیل ہے کہ زمانہ گزشتہ میں دیدینے کا ذکر ہے اس وقت انشاء طلاق مقصود نہیں اور چونکہ یہ جواب بھی جھوٹی خبر ہے اس لئے اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوئی لہذا یہ کاغذ اور سوال و جواب کوئی بھی دیانتہ وقوع طلاق کا حکم دینے کے لئے کافی نہیں ہیں۔)

محمد کفایت اللہ غفرلہ بدرہ امینیہ دہلی ۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء

سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص نے شادی کی ہے مگر چند وجوہات کی بناء پر اس نے سفید اسٹامپ کاغذ پر اے طلاق خرید کیا اور اسی سادہ اسٹامپ کاغذ پر جو کہ طلاق کی نیت سے خرید اتحاد دستخط کر کے اپنے رفقاء کے حوالہ کیا اور منہ سے کچھ نہ بولا اس کے بعد اس کے رفقاء نے اس کو عرضی نوٹس سے پر کر دیا اور اس کی غیر

(۱) ولو اکره علی ان یقر لطلاق فقل لا یقع کما لو اقرها ولا او کذا کذا فی الحبیه من الاکراه ومراده بعدم الوقوع فی المنصہ بہ عدمه دیانہ لسا فی فتح القدیر ولو اقر لطلاق وهو کذب وقع فی القصاص وصرح فی البراہین بان لا فی الملبیۃ (مساکینا) اذا فاسدت به الحر عن الماصی کذا وان لم یرد به الحر عن الماصی او اذ به الکذب او لہرل وقع فقاء و دیانہ (الحر) ای کتاب الطلاق ۳ ۲۶۴ ط دار المعرفۃ بیروت و وفی فی الرد ولو اقر لطلاق کذا او ازار لا وقع فقاء ولا دیانہ (ہامش رد المحار) کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی

موجودی میں اس کا غلط نوابعہ کی شہادتیں وغیرہ تحریر کرانی گئیں اس کے بعد ان رفقاء نے یہ اسناپ اس کی بیوی کے بچے دیا اور شخص مذکور کو یہ تحریر مذکور نہ سنائی گئی اور نہ ہی اس کے روبرو وہ تحریر لکھی گئی اور نہ اس نے پڑھی نہ اس نے منہ سے کچھ کہنا تھا جب وہ حلاق نامہ اس کی بیوی کو ملا تو چند آدمیوں نے شخص مذکور سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق دیدی ہے تو وہ "ہاں" میں جواب دیتا رہا یعنی کہ اس نے طلاق دیدی ہے مگر اس اسناپ پیچ کی رو سے جواب دیا گیا کوئی نئی طلاق کی نیت نہیں تھی کیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور ہوگئی تو ایک یا تین؟

المستفتی نمبر ۲۹۱ محمد حسین صاحب (کوچرانوال) ۸ صفر ۱۳۵۳ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء
(جواب ۵۷) سادہ اسناپ کا غلط نہ دیکھنے سے کوئی طلاق نہیں پڑی اگرچہ دستخط کرنے کے بعد لوگوں نے اس پر طلاق سمجھالی۔ ماں لوگوں کے سوا اہل کے جواب میں اس کے یہ کہنے سے کہ طلاق دیدی ہے اقرار طلاق ثابت ہوتا ہے اور اس اقرار سے اگرچہ متعدد بار کی گئیں ایک ہی طلاق ثابت ہوگی بشرطیکہ سوال میں کسی خاص قسم کی حاکم (مثلاً بن یا غلط) کا ذکر نہ ہو محض یہ دریافت کیا گیا ہو کہ کیا تم نے طلاق دیدی ہے؟ یہ اقرار اگرچہ اس خیال پر کیا گیا ہو کہ اسناپ میں طلاق لکھی گئی ہے جب بھی یہ قسم باطلاق کے لئے کافی ہے بہر حال اگر طلاق مغلطہ کا اقرار نہیں ہوا ہے تو یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے (۳)

محمد کفایت اللہ

جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا، محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو حلاق دے چکا ہے اس کی عمر اس وقت سترہ سال کی ہے لیکن اس نے حلاق کسی کے سامنے نہیں دی اور نہ ہی کو مکمل یقین ہوتا ہے کہ واقعی مکمل طلاق دی جا چکی ہے مگر اس نے اپنے دل میں مکمل ارادہ کر لیا ہے کہ حلاق دی جا چکی ہے اور بعد ازاں جو کوئی بھی اس سے پوچھتا ہے

(۱) وان لم یقر به كتابه ولم یقر به لکته وصف الامر علی وجه لا یطلق قضاء ولا دیابة وكذا كل كتاب لم یکنه محطه ولم یعمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر به کتبه (وہمشی رد المحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق مالکۃ ۲۴۷، ۳ ط سعد کرمانی)

(۲) ولو اقر بالطلاق کتاباً او اقر بالطلاق لکته لا یقع قضاء ولا دیابة (وہمشی رد المحتار: کتاب الطلاق ۲۴۳، ۳ ط سعد) وذل فی الحر و مراده بعدم الوقوع فی المنسہ بہ عدمه دیابة لسا فی فتح القدیر ولو اقر بالطلاق وهو کذب وقع فی القضاء و صرح فی البراہین ما لا فی دیابة امساکھا اذا قال اودت به الحر عن الماصی کذا وان لم یرد به الحر عن الماصی او اذ الکذب او انہ یؤلف قضاء و دیابة والحر الزانی کتاب الطلاق ۲۶۴، ۳ ط دار المعرفہ بیروت)

(۳) اذا کان الطلاق مآل دون الثلاث فله ان یروجھا فی المدة و بعد انقضاءها۔ (الفتاویٰ الہدیۃ: کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فی ما یحل به المظنقة وما یقتل به ۷۳۹ ط صاحبہ کونہ)

اسے یہی جواب دیتا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے مرد اسیا نہیں ہے عرصہ تین سال کے بعد وہ عورت اس کے گھر آ جاتی ہے اور وہ پھر اس سے مباشرت کر بیٹھتا ہے اور اس کے مکمل ایک سال بعد یعنی بارہ ماہ بعد اسکے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوتی ہے جو کہ بہت گوری چنی ہوتی ہے حالانکہ ان دونوں افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے اس اثناء میں جب کہ اسے طلاق دینے کا وقت تھا وہ خاوند کا گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلی جاتی ہے میسہ وغیرہ جو کہ دیہات کے ہوتے ہیں خوب حصہ لیتی ہے اور بارہا اسے منع کیا گیا منع نہیں ہوئی اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے زیادہ فاحشہ نہیں معلوم دیتی واللہ اعم طلاق کسی خاص طریقہ سے نہیں دی جاتی ہے محض دلی مقصود ارادہ ہوتا ہے اور جب کبھی دل سے آواز آتی ہے طلاق کی بتی آتی ہے اللہ کے خوف سے رجوع ہونا چاہتا ہے ورنہ طہریت قطعی نہیں چاہتی کیا طلاق ہو چکی حالانکہ ایک دو تین جس طرح طلاق کا طریقہ ہے نہیں دی گئی اور ویسے جب کسی نے پوچھا اس نے علق کہا۔

المستفتی نمبر ۷۸۱ ادین محمد کلچرک سینٹرل کوآپریٹو بینک

۱۵ جب ۱۳۵۶ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۸) حلاق محض دل کے ارادے سے نہیں ہوتی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کئے جائیں تو طلاق پڑتی ہے پس اگر شخص مذکور نے زبان سے حلاق نہیں دی ہے تو طلاق نہیں ہوئی اور لوگوں کے سامنے یہ اقرار کرنا کہ طلاق ہو چکی ہے دیانہ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ یہ اقرار خلاف واقع ہے اور اس صورت میں چہ انہیں زوجین کا چہ قرار پائے گارنگ کے اختلاف کا کوئی اثر نہیں ہے پس اس صورت میں کہ طلاق زبان سے نہیں دی گئی ہو میاں بیوی میں اخبار یا اقرار خلاف واقع سے حلاق نہیں ہوئی ہے یہ حکم فیما بینہ و بین اللہ ہے قاضی اقرار پر طلاق کا حکم کر دیتا ہے۔ ۱۰۱ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لد ولی

دیوی کو طلاق کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ہم پنپان یعنی شیخ حافظ عبدالحی صاحب و شیخ خادم حسین صاحب و شیخ متھو صاحب و شیخ عبدالمزین صاحب ساکنان شہر اہلباد و معتبر شش چودھری صاحب بائیں کراری و منگلو صاحب ساکن جھٹھاپور و شیخ

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عز وجل تجاوز لامنی عما حدثتہ بہ انفسھا ما لم یعمل او تنکلم بہ (رواہ مسلم فی صحیحہ کتاب الايمان) ما تجاوز اللہ تعالیٰ عن حدیث النفس ۱ ۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراتشی) و قول فی الرد (قولہ و ذکرہ لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة واراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابۃ المستنبیة و اشارۃ الاخرس - و بہ ظہران من تشاجر مع روحنہ و اعطاهما ثلاثۃ احنجار بیوی الطلاق و لم یذکر لفظا لا صریحا ولا کتابة لا یقع علیہ کما افہی بہ البحر الرملی و غیرہ - هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو افترقا لطلاق کادما او ہار لا وقع قضاء لا دہانہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

ہو سکے گا اور راضی نہ ہو تو وہ خود مختار ہے جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔
محمد کفایت اللہ کا بن اللہ لہ دہلی

شوہر نے اپنی والدہ سے کہا ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے حالت اشتغال میں اپنی والدہ سے کہا کہ ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ اس کی والدہ نے جب امر مذکورہ پر عمل نہ کیا تو زید نے انتہائی غضب کی حالت میں یہ سمجھتے ہوئے کہ میری شرط پوری نہیں ہوتی بلا اثر ط کے مطابق اس پر طلاق پڑ گئی ہے اپنی زوجہ سے کہا کہ ”تم پر تین طلاق پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔“ اس کے بعد زید کی والدہ نے زید کی شرط کے مطابق مطلوبہ کام کر دیا کیونکہ زید کی زوجہ مطہقہ قرار دی جاسکتی ہے؟ اس واقعہ سے آٹھ روز پہلے زید کے دماغ پر ایک ضرب بھی لگی تھی جس کا اثر اس کے دماغ پر موجود تھا۔

المستفتی نمبر ۲۷۵۹ حافظ محمد شفیع خواجہ سیٹھی محلہ خواجگان شہر بمیرہ ضلع شاہپور

۹ مفر ۱۳۶۲ھ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء

(جواب ۶۰) زید کے دماغ پر چوٹ کا اثر ہو یا وہ صحیح الدماغ ہو دونوں صورتوں میں اس کی بیوی مطہقہ نہیں ہوگی کیونکہ تعلیق میں اس نے غلط ”دیدوں گا“ استعمال کیا ہے جس کا اثر یہ نہیں ہے کہ شرط پوری ہونے پر خود طلاق پڑ جائے اور بعد میں اس نے یہ خبر دی ہے کہ ”تم پر تین طلاق پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو“ اور خبر سے کوئی طلاق نہیں پڑتی بلکہ انشاء سے پڑتی ہے (۱۰)
محمد کفایت اللہ کا بن اللہ لہ دہلی

میں اس کو طلاق دیتا ہوں کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید حالت غصہ دو شخصوں کو بلا کر اپنے مکان پر لے گیا اور اپنے چھوٹے بھائی سے یہ کہا کہ چاؤ والد صاحب کو بلاؤ جس وقت زید کے والد آئے تو اس نے اپنے والد سے کہا کہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں۔

(۱) وان كان الطلاق بانها دون الثلاث فانه ان يتروحها في العدة وبعد اقصائها (الهدية: كتاب الطلاق: الباب السادس في الرجعة: فصل فيما نحل به المطلقة وما ينصل به ۱ ۷۲ ط ماحديه كونه)

(۲) اذا مكن جعله احوار اعي الاول - فلا يقع لانه احوار فلا ضرورة في جعله انشاء بخلاف ابتك بحري - لتعدر حملة على الاحوار فيجعل انشاء (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق: باب الكسايات ۳ ۳۰۹ ط سعيد كراتشي) وقال في الرد: ومقتضا ان يقع به هه لانه انشاء لا احوار كذا في الفتح مذهبنا - وقال في السير وقيد المسنة في المعراج بما اذا لم يوا انشاء الطلاق فان بوي وقع (هامش رد المختار كتاب الطلاق باب نفويض الطلاق ۳ ۳۱۹ ط سعيد كراتشي)

کیونکہ یہ منہ زور ہے زید کے والد نے غصہ ہو کر کہا کہ اس طرح سے طلاق نہیں ہوتی ہے اور زید نے کہا ہوں کہ یہ کہہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور پانچ سات منہ کے بعد زید نے مکان کے اندر سے چھ سات تین کر مسماۃ کو دیا اور کہا کہ اس مکان سے چلی جاؤ لیکن مسماۃ مکان چھوڑ کر نہیں گئی اور اب تک اسی مکان میں ہے۔

المستفتی حضور الدین ولد جمال الدین مستری ساکن ریاست اندور - ۱۵ صفر ۱۳۵۰ھ (جواب ۶۱) اگر زید اقرار کرے کہ اس نے غلط "دیتا ہوں" اس نیت سے کہا تھا کہ میں نے طلاق دی تو اس کی دی ہوئی طلاق مغلط پڑ گئی، لیکن اگر وہ کہے کہ "طلاق دیتا ہوں" سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی۔ فقط محمد کنہیت اللہ غفرلہ ندر سر امینہ دہلی

شوہر نے ایک دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید جب اپنے سر کیا تو دیکھا کہ زید کا باپ زید کی زوجہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے اچانک زید کی زبان سے "ایک دو تین طلاق دینے" نکل آیا فقط اتنا ہی یہ۔ بدون اضافت اور خطاب کے نہ زوجہ کو دیکھا ہے نہ زوجہ کی طرف خطاب کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۲ مولوی حمزہ اللہ (ضلع نواکھلی)

۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۶۲) اگر لفظ "دینے" خبر کا غلط ہے انشاء کی جگہ استعمال نہیں ہوتا اور لفظ "ولم" انشاء کی جگہ استعمال ہوتا ہے تو لفظ "دینے" کہنے سے اس وقت طلاق نہیں پڑتی مگر اقرار بالطلاق ثابت ہوتا ہے اور یہ اقرار کا ذب ہو گا کیونکہ پہلے طلاق دی نہیں ہے اور اقرار کا ذبا سے عند اللہ طلاق نہیں پڑتی لیکن قضاء اس کا قول مانا نہیں جائے گا اور قضی تفریق کا حکم کر دے گا۔ لہذا وہ بہ الخبر عن الماضي کذباً لا یقع دیانہ (انتہی شامی) ۱۰ وفي موضع اخر ولو اقر بالطلاق کاذباً او هاز لا وقع قضاء لا دیانہ

(۱) مستمسک میں یہ ہے جو بعد ۱۰ "میں اس کو طلاق دیتا ہوں" یہ حال کے صیغہ ہے اور صیغہ حال سے حلق واقع ہوتی ہے جیسا کہ الحدیث میں ہے۔ لان المصارع حقیقۃ فی الحال مختار الا متقال کما هو احد المذاهب و قبل بالقلب و قبل مشترک لیسما و علی الاشتراك يرجع ہذا ارادة الحال بقربۃ کو یہاں حصار اعمر قائم فی الحال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب نفویض الطلاق ۳/۳۹۹ معبد کراتشی)

(۲) لما فی الدر المختار - بخلاف قوله طعنی یستفاد فقالت اما طلاق انا اطلق نفسي لم یقع لانه وعد حوہرفہ عالم ینعارف او تو الانشاء فتح (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب نفویض الطلاق ۳/۳۹۹ ط معبد کراتشی) اگر زید یہ کہتا کہ "طلاق" تو وہ صرف استعجال ہے اور وعدہ ہے اور وعدوں سے طلاق نہیں ہوتی لیکن صورت مذکور میں اس نے "دیتا ہوں" کہا ہے جو بعد حال ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ شامی ص ۳۱۹ ج ۳ مذکور ہے۔ لان المصارع حقیقۃ فی الحال المختار علی صیغہ میں یہ احتمال ہے کہ آنکھ دھونے کا گمراہی احتمال خلاف ظاہر ہے کسی احتمال نہ ہوگا۔ حضرت مفتی عظیم نے یہ کہہ کر کہہ کے کہ "طلاق دیتا ہوں" سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی۔ ہذا احتیاط ای میں ہے کہ "دیتا ہوں" و حال کے معنی میں ہے کہ قول طلاق کا تصدیق دے گا فقط

(۳) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۳۸ ط معبد کراتشی

(انتہی-شامی ص ۳۸۶ جلد ۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

فصل ہشتم مطلقة کا حق میراث

مرض الموت میں شوہر نے طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنے مرض الموت (دق و سل) میں نکاح کیا اور تین ماہ بعد اس نے اپنی منکوحہ کو تحریری طلاق اپنے مرنے کے ۲۴ گھنٹے قبل دی جو کہ زوجہ تک نہ پہنچی دریافت طیب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور زوجہ مطلقہ کو ترکہ ملے گا یا نہیں؟

(جواب ۶۳) اگر زوجین کے درمیان وطی یا خلوت کا اتفاق ہو چکا ہے تو بیوی کو حصہ میراث ملے گا کیونکہ خاوند کا انتقال عدت کے اندر ہو گیا (۱) لیکن اگر وطی یا خلوت کی نوبت نہیں آئی تھی تو عورت کو میراث نہ ملے گی (۲) یہ حکم اس وقت ہے کہ زوج نے تحریری طلاق اپنی خوشی سے بغیر جبر واکراہ بطور تمیز کے دی ہو یعنی وقوع طبق 'عورت تک خبر طلاق یا تحریر پہنچنے پر معلق نہ ہو (۱۰۱) اور تحریر کے

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط معید کراچی

(۲) برحل طلق امراته رجعا و هی فی العدة وراثت کان الطلاق فی الصحة او فی المرض (الفتاویٰ الحابۃ علی هامش الہدیۃ کتاب الطلاق باب العدة فصل فی المعدة التي تراث ۵۵۵۱ ط ماحدیه کوئٹہ) وقال فی الہدیۃ قال الحجندی الرحل اذا طلق امراته طلاق رجعا فی حال الصحة او فی حال مرضه برضاها او بغير رضاها ثم مات وھی فی العدة فانہما ینواران بالاحتماع (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الخامس فی طلاق المرض ۴۶۲/۱ ط ماحدیه کوئٹہ)

(۳) اسلامی شریعت کا قانون یہ ہے کہ جس عورت کو اس کے شوہر نے براء یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دیدی ہے تو اس عورت غیر عدتوں بعد سے فوراً غیر المدخول بھا عورت پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں ہے نہ اگر اسے شوہر سے اس کا کوئی حلق نہیں رہا وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ جب اس عورت کا شوہر سے کوئی حلق نہیں رہا اور اس پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں تو وہ شوہر کی وارث بھی نہیں بنے گی کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ یا ایہا الدین آمو اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدوا بها (سورة الاحزاب رقم الایۃ ۴۹)

(۴) کتب الطلاق ان تمسوها علی نحو لوح وقع الیہی و قبل مطلقا ولو علی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجه الرسالة والحطاب کان یکتب یا فلا نہ اذا انکح کتابی ہذا فان طالق طلقت بوصول الکتاب جوہرۃ (رد المحتار) وقال فی الرد: ثم المرسومة لا تلحقوا ما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فان طالق فکما کتب ہذا یقع الطلاق و تلزم العدة من وقت الکتابۃ وان علی طلاقہا صحی: الکتاب بان کتب اذا جاء ک کتابی فان طالق فہا ہذا الکتاب لقرآنہ او لم تقرأ یقع الطلاق کذا فی الخلاصۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/ ۲۴۶ ط معید کراچی)

وقت اس کے ہوش و حواس بھی درست ہوں (۱)

فصل نہم حاملہ کی طلاق

حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت کو لڑائی جھگڑے اور غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس کے بعد پھر رجوع کر لیا زید کہتا ہے کہ عورت پر حالت حمل طلاق نہیں پڑتی میں نے تو تنہا ایسا کیا تھا۔

(جواب ۶۴) طلاق تو حاملہ پر بھی پڑ جاتی ہے (۲) اور بہر صورت خواہ مذاقاً تنہا یا ایقاعاً کہی جائے واقع ہو جاتی ہے پس اگر شخص مذکور نے ایسی طلاق دی تھی جس میں رجعت ہو سکتی ہے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے (۳) اور اگر طلاق بائن یا معطلہ دی تھی تو رجوع کرنا جائز اور حرام ہے بائن میں نکاح جدید کر کے رجوع ہو سکتا ہے (۴) اور معطلہ میں بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۵)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم

(سوال) ایام حمل میں زوجہ پر طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو نان نفقہ ایام حمل کا دینا ہو گا یا نہیں صورت طلاق کس عمر تک کے لڑکے اور کس عمر تک کی لڑکیاں خاوند کو ملیں گی اور کس عمر تک کی زوجہ کو ملیں گی؟ المستفتی نمبر ۸۸ عبدالقادر خاں۔ موری دروازہ دہلی

۷ رجب ۱۳۵۲ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۵) ایام حمل میں بھی طلاق واقع ہو سکتی ہے (۱) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(۱) لا يقع طلاق المولی علی امرأة عده والمحوون والنسی والمعتوه والمرسم (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق ۳/۲۴ ط سعید کراتی)

(۲) و طلاق الحامل یحوز عقبی الحما ع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق النساء ۳۵۶/۲ ط شرکتہ علمیه ملتان)

(۳) و اذا طلق الرجل امرأته تطلیقاً رجعیاً او تطلیقاً فله ان یراجعها فی عدتها (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۴/۲)

(۴) اذا كان الطلاق باتماً دون الثلاث فله ان یرجعها فی العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الہدیۃ)

کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فی ما یحل بہ المطلقة وما یمنع بہ ۱/۴۷۳ ط ما حبیہ کوئٹہ

(۵) لا یصح مطلقاً من نکاح صحیح باق - بها ای بالثلاث لو حره و نشب لواء حتی یطأھا غیرہ ولو مرأھا یحاکم منہ نکاح (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/۴۰۹ ط سعید کراتی)

(۶) و طلاق الحامل یحوز عقبی الحما ع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق النساء ۳۵۶/۲ ط شرکتہ علمیه ملتان)

۱۔ وضع حمل تک کا نفقہ بھی دینا ہو گا ۱۰۔ جدائی ہو جانے کے بعد سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے اور باغ لڑکیوں والدے سکتا ہے ۲۱۔ اور سات سال سے کم عمر کے لڑکے اور باغ لڑکیوں والدہ کی پرورش میں رہیں گی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو حمل کی صورت میں طلاق دیدی ہے تو یہ طلاق ہو گئی یا نہیں اور اب وہ عورت میکے میں بیٹھی ہے اور بعد وضع حمل تین برس سے میکے میں ہے اور مرد پر کیا کفارہ ہے اور طلاق ہو گئی ہے تو بغیر حلالہ کے نکاح پڑھا سکتے ہیں؟

(۱) قال الله تعالى والاولاد الاحمال اجملهن ان يصعن حملهن (الطلاق ۴) وقال في الهدية وعدة الحمل ان تصع حملها كداهي الكافي سواء كانت حاملا وقت وجوب العدة او حبث بعد الوجوب كذا في فتاوى قاضي خان الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱ ۵۲۸ ط ماجديه كونته

(۲) قال الله تعالى والكل حمل فانفقوا عنيهن حتى يصعن حملهن (الطلاق ۶) وقال في الهدية والمعتدة عن الطلاق تستحق السفقة والسكى كان الطلاق رجعا او نكاحا او لثلا حاملا كانت المرأة او لم تكن كداهي فتاوى قاضي خان (الهدية كتاب الطلاق الباب السابع عشر في العدة الفصل الثالث في نفقة المعتدة ۱/ ۵۵۷ ماجديه كونته)

(۳) والام والحدة احق بالعلام حتى يأكل - و في الجامع الصبر حتى يستعنى فباكل وحده و يشرب وحده - والحصاف قدر الاستعناء سبع سبب اعتبار العال (الهدية كتاب الطلاق باب حضنة الولد ومن احق به ۴۳۵ ۲ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر - والخاصة اما او غير ها احق به اي بالعلام حتى يستعنى عن النساء وقدر سبع و به يفتي لاه العال (الدر المختار) وقال في الرد - (قوله قدر سبع) هو قريب من الاول بل عينه لانه حينئذ يستحي وحده الا ترى الى ما يروى عنه صلى الله عليه وسلم انه قال "مروا صبيكم ادملعوا سعا" والا مر بما لا يكون الا بعد القسرة على الطهارة (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحضنة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) والام والحدة احق بالحاربة حتى تحيض لان بعد الاستعناء تنحاح الى معرفة ادا ب النساء والمرأة على ذلك اقدرو بعد البلوغ تنحاح الى التحصيص والحفظ والا ب فيه اقوى (الهدية كتاب الطلاق باب حضنة الولد ومن احق به ۴۳۵/۲ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر . والام والحدة احق بها بالصغيرة حتى تحيض اي تبلغ في ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق باب الحضنة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي) حضرت مفتي اعظم نے خبر روای کے مطابق یہ کہے کہ بیاب لڑکیوں یا بچہ والدہ کی پرورش میں رہیں گی جب کہ حد یہ درود مختار کی صورت سے واضح ہے لیکن مفتی یہ قول یہ ہے کہ بچہ کی عمر نو سال ہوئے تک ان کی پرورش کا حق والدہ کو حاصل ہے ورنہ اس کے بعد بچہ کو اس کا والد لے لے گا کما قال فی الدر : وغیرہما احق بها حتی تنسحق وقد تنسح وبه یفتی وبست احدى عشرة مشهودة اتفاقا زيلعي و عن محمد ان الحكم في الام والحدة كذلك و به يفتي لكثرة الفساد (درمختار) وقال في الرد - (قوله وبه يفتي) قال في البحر بعد نقل تصحيحه والاصل الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحضنة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي)

المستفتی نمبر ۱۸۲۹ شاہ محمد صاحب، موضع پیرام پور۔ ضلع اعظم گڑھ

۲۳ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ م ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۶) حمل کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے (۱) جس قسم کی ہوگی وہی پڑے گی اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایات اللہ کان اللہ ولی

فصل دہم طلاق کے متعلق عورت کا اخبار

بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے، تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) ایک عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے اور میں اب نکاح کرنا چاہتی ہوں چند آدمیوں نے اس کو قسم دی اس نے قسم بھی کھلی اس بناء پر ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا بعد ایک ماہ کے اس کا پسلا خاوند ظاہر ہو گیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خواں اور گواہان اور دیگر حاضرین مجلس پر شرعاً کوئی تعزیر ہے یا نہیں؟ بیوہ تو جروا
(جواب ۶۷) صورت مسئولہ میں جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا ہے خود اس پر اور دیگر حاضرین کسی پر گناہ نہیں ہاں جب کہ اس کا خاوند ظاہر ہو گیا تو یہ اس کا نکاح باطل ہو گیا (۳) لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی واقتضت عدتی لا بأس ان ینکحها (درمختار) (۴)

تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا، اور بیوی

تین طلاق کا انکار کرتی ہے، تو کیا کیا جائے گا؟

(سوال) عرصہ ہوا کہ زید نے اپنی منکوحہ کو حالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش حالت غصہ تین

(۱) و طلاق الحامل یجوز عقبی الجماع (الہدایۃ کتاب الطلاق) باب طلاق السۃ ۲ / ۳۵۶ ط مکتبہ شریعہ علمہ ملتان

(۲) قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی یتکح روحا غیرہ (القرۃ ۲۳۰) عن عائشہ ان رجلا طلق امرأۃ ثلاثا فزوجت فطلق فسل النبی ﷺ اتحل لاول قال لا حتی یدوق عسلینھا کما ذاق الاول (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق) باب من اجاز الطلاق الثلاث ۲ / ۷۹۱ ط قدیمی کراچی) وقال فی الیہ: وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و تنسب فی الامۃ لم تحل لہ حتی یتکح روحا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقھا او یموت عھا کذا فی الہدایۃ الفناوی الہدایۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ و ما یتصل بہ ۱ / ۷۳۳ ما جدید کوئٹہ

(۳) (قولہ فان طهر قبلہ) قال ثم بعد رقمہ رأیت المعروم اما سعید نقلہ عن الشیخ شافعی و نقل ان روحہ لہ والاولاد للثانی (ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۴ / ۲۹۷ ط، سعید کراچی)

(۴) الدر المحتار ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ / ۵۲۹ ط سعید کراچی۔

طلاق ایک مجلس میں دی گئی تھی اس کے گواہ زید کا بڑا بھائی بھتیجی بڑے بھائی کا داماد اور بہت سے رشتہ دار اور عورتیں ہیں اور تمام قصبہ میں اس کی شہرت ہے اب زید کے انتقال کے بعد منکوحہ مطلقہ زید اپنی کسی غرض سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق نہیں دی صورت بالا میں اگر طلاق واقع ہو گئی تو عدت طلاق کا نان نفقہ شوہر پر واجب ہے یا نہیں؟

(۲) شخص مذکور نے طلاق دینے اور عدت گزرنے کے بعد اگر یہ طریق عمل اختیار کیا ہو کہ مطلقہ سے تحقیقات زوجیت تو منقطع کر دیئے اور کوئی واسطہ نہ رکھا لیکن مطلقہ کی امداد اور کچھ اپنی سہولت کے پیش نظر ضروری مصارف کا مسئلہ ہو گیا اس کو مکان میں رکھا اس سے اپنا کھانا پکواتا رہا۔ اس سے طلاق پر کوئی اثر پڑا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۹ متولی سعید جھنجھانہ ضلع مظفر گھر

۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۸) اگر زید نے منکوحہ کو تین طلاقیں دیدی تھیں تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں (۱) طلاق کی شہادت جب کہ گواہ معتبر اور عادل ہوں مقبول ہوگی (۲) عدت واجب ہوگی اور عدت کا نفقہ زوج کے ذمہ ہوگا (۳) اس واقعہ سے طلاق پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل یازدہم انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص کی بیوی اور والدہ کے ماتن تکرار ہوئی شخص مذکور جب مکان پر آیا تو والدہ نے اس سے شکایت کی اس نے اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہا انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں مگر اس کی نیت صرف طلاق رجعی دینے کی تھی اور یہ الفاظ بیوی کی عدم موجودگی میں زبان سے ادا کئے۔

مستفتی نمبر ۳۵۸ عبد الغنی (سوخت مازوا) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ جون ۱۹۳۳ء

(۱) والدعی ثلاث متفرقة او لثلاث بمرقاو مرتین فی طهر واحد لا رجعة فیہ او واحدة فی طهر و طنت فیہ (در مختار) وقال فی الرد قولہ ثلاث متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی - وذهب جمهور الصحابة والناہین ومن بعدہم من ائمة المسلمین إلى انه يقع ثلاث (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۲۳۲/۳ ط سعید کرائشی

(۲) و نصاہا لغيرہا من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كسکاح ووكالة ووصية واستهلال صی ولو للارث ورجل اور رجل وامرأتان ولا يفرق بينهما لقوله تعالیٰ ”فذكر احدهما الاخری“ (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب الشهادات ۶۵/۵ ط سعید کرائشی

(۳) ادا طلق الرجل امرأته فلها العقة والسکى فی عدتها رجعيا كان او مانا (الهدایة) کتاب الطلاق باب العقة ۴۳/۲ ط شركة علمیه ملتان

(جواب ۶۹) سوال میں الفاظ ”انشاء اللہ تین حلاق دیتا ہوں“ مذکور ہیں غلط انشاء اللہ کے ساتھ جو حلاق دی جائے وہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی دعویٰ پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔ محمد کاغیت اللہ

فصل دوازدهم شہادت طلاق

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، مگر گواہ نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی لڑکی کو محمود ہمیشہ ماریت کیا کرتا تھا ایک روز زید اپنی لڑکی کو بلانے گیا اس روز بھی اتفاق سے وہ اپنی بیوی کو مار چکا تھا اس نے زید سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کو لے جاؤ میں نے اس کو طلاق دیدی ہے اب یہ میرے گھر پر نہ آئے اور پھر اپنی گھر والی کی طرف منہ کر کے کہا کہ اب تو اپنے باپ کے ساتھ جاتی ہے نکل جا میرے گھر پر اب تو نہ آنو میں نے تجھ کو طلاق حلاق طلاق دی اور لڑکی کے منہ پر ہلنا چھ مار کر گھر سے نکل گیا زید اپنی لڑکی کو لیٹر خ موٹی سے چلا آیا اب محمود طلاق سے انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق نہیں دی۔

المستفتی نمبر ۵۲۸ حاجی عبدالکلیم ہارہ ہندور تو۔ وکیل

۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۰) اگر محمود نے طلاق دیدی ہے تو طلاق ہو گئی ہے۔ لیکن اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو قاضی کے سامنے طلاق ثابت کرنے کے لئے شہادت کی ضرورت ہے (۱) اور دو گواہ نہ ہوں تو پھر محمود سے صف لیا جائے گا اگر وہ صاف کر لے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو قاضی طلاق نہ ہونے کا فیصلہ کر دے گا (۲) لیکن اس فیصلہ سے عورت محمود کے لئے اگر وہ فی الحقیقت طلاق دے چکا ہے حلال نہ

(۱) فان لا مرأته است طالق ان شاء الله تعالى متصلا لم يقع الطلاق لقوله عليه السلام من حلف بطلاق او عتاق وفل ان شاء الله تعالى متصلا به لاحسن عليه (الهداية كتاب الطلاق) باب الايمان في الطلاق: فصل في الاستثناء ۳۸۹/۲ ط شركة علميه لبنان

(۲) وبيع طلاق كل روح اذا كان عقلا نالها الهدية كتاب الطلاق فصل ۳۵۸/۲ ط شركة علميه لبنان، وفل في الهدية و يقع طلاق كل روح اذا كان نالها عقلا سواء كان حرا او عبدا طاعنا او مكرها كذا في الجوهرية للبره (المساوي الهدية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما يقع طلاقه و فيما لا يقع طلاقه ۳۵۳/۱ ط محدثه كوثه)

(۳) وبما ينظر لعمر هاشم الحنفى سواء كان الحق مالا او غيره ككناح و طلاق - رحلان - اور حل وامر ان (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الشهادات ۶۵/۵ ط سعيد كراتشى)

(۴) و بسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كذا فماذا تقول - فان اقر فيها او انكر لم يره المدعى قصي عليه بلا طلب المدعى والا يره خلفه الحاكم بعد طهه اذا لا يرضى طلب البهي في جمع الدعوى الا عند التامى - (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الدعوى ۵۱۷/۵ ط سعيد كراتشى)

ہوگی اور مدۃ العروہ حرام کاری میں جتنا رہے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کئی دفعہ طلاق دے چکا ہے، مگر گواہوں نے انکار کیا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دیا دو آدمیوں کے سامنے بعد کو دو نو آدمیوں سے دریافت کیا کہ تو انہوں نے انکار کیا دوبارہ پھر طلاق دیا تب عورت دوسرے مکان میں چلی گئی اور تین روز تک وہاں مقیم رہی اور عورت کو زبردستی اپنے مکان میں لے گئے مرد بائبل جاہل اور بد چلن ہے اب لوگوں سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ انکار کرتے ہیں لڑکی بہت نیک چلن ہے اسی کا بیان ہے کوئی گواہ نہیں کہتا عورت یہ کہتی ہے کہ اگر مجھ کو خاوند کے یہاں روانہ کریں گے تو میں جان دیدوں گی۔

المستفتی نمبر ۷۷۹ محمد رفیع صاحب سوداگر چرم (ضلع میدانی پور) یکم ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء۔

(جواب ۷۱) اگر فی الحقیقت طلاق دی ہے تو طلاق پڑ گئی، (۱) عورت کو اس کے پاس نہیں بھیجا جائیے (۲) اور خلاصی کی سہیل نکالنی چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں، اور گواہ تین طلاق کی گواہی دیں، تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے خالد کو الزام دیا کہ اسے خالد تو نے اپنی منکوحہ بندہ کو میرے سامنے تین طلاقیں دیں اور خالد بندہ سراسر انکار کرتے ہیں زید اور خالد نے فیصلے کے لئے ایک قاضی صاحب پر اتفاق کیا مگر بندہ نے سراسر انکار کیا اور کہا کہ یہ قاضی صاحب ضرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے زید و خالد فیصلے کے لئے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو زید نے عیثیت مدعی ہونے کے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے روبرو اپنی منکوحہ بندہ کو تین طلاقیں دیں اور خالد نے اس دعوے سے انکار کیا قاضی صاحب نے مدعی سے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے دو گواہ پیش کئے قاضی صاحب نے خالد سے سوال کیا کہ ان دو گواہوں کی شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہو گا وہ تجھے منظور ہے یا نہیں خالد نے کہا کہ اگر فلاں گواہ مسکی بزرگ صفت اللہ کہہ کر شہادت دے تو مجھے منظور ہے قاضی صاحب نے گواہ مسکی بزرگ کو کہا کہ زید نے جو دعویٰ کیا ہے اس دعوے کے ثبوت کے لئے قسم اٹھا کر تو شہادت دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ بزرگ نے کہا کہ پسے خالد قسم اٹھائے کہ میں نے بندہ کو تین طلاقیں نہیں دیں تب میں قسم اٹھاؤں گا لیکن قاضی نے بزرگ کو

۱، و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تقدیر ابدان و لو عدا او مکروا (توسیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کراچی)

۲) المرآة کا تلفظ ادا سمعته او حرھا عدل لا یحل لها تمکیکہ (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب فی قول البحر ان الصریح یحتاج فی وقوعه دہانۃ الی الیہ ۳/ ۲۵۱ ط سعید کراچی)

کہا کہ مدعا علیہ کا حق قسم کھانے کا نہیں ہے لہذا قسم تمہیں ہی اضافی پڑے گی بیانِ بحر ہے کہ واللہ باللہ تائدہ خالد نے میرے سامنے ہندہ منکودہ کو تین طلاق دیں بیانِ گواہ مسکمی عمرو کہ خالد نے میرے سامنے منکودہ کو تین طلاق دیں اگر میری شہادت کا ذہب ہو تو میری منکودہ مجھ پر طلاق ہے قاضی صاحب نے یہ فیصلہ سنایا کہ خالد کی منکودہ ہندہ تین طلاق خالد پر حرام ہے اب علمائے اسلام کا آپس میں اختلاف اکثر علماء کی یہ رائے ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہوا۔

المستفتی نمبر ۵۰ امر زانباں۔

۷ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۷۲) کسی شخص کا یہ سنا کہ فداں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ دونوں طلاق کے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اجنبی اس اخبار میں اپنا حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہ کی خبر دے رہا ہے جو حقیقت شہادت ہے پس اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس بناء پر اس کا یہ قول غیر مجلس قضا میں افوے اور اس غلو قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی اور زوج کی جانب سے تحکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تحکیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے (۱) اور صورت مسنولہ میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی غیر معتبر ہاں اس معاملہ میں یہ اجنبی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں مگر شہادت ادا کرنے کے لئے مجلس قضا شرط ہے اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضا میں جا کر شہادت دیتا کہ فداں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی (۲) بشرطیکہ شہد کی طرف سے لوائے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ

(۱) و شرعا قول مقبول عند القاضي بقصد به حق قبل غيره حرج الشهادة والا قرار او دفعه اى دفع الخصم عن حق نفسه محل دعوى دفع العرض فسمع به يقضى برأية (الدر المختار مع هامش رد المحتار) كتاب الدعوى ۵۴۱ ط سعید کراتشی

(۲) و عرفا تولية الخصم حاکما بحکمہ مبہما (درمختار) وقال في الرد (قوله تولية الخصم) ای الغرض المتخاصم (هامش رد المحتار مع در المختار و کتاب القضاء باب التحکیم ۵۲۸ ط سعید کراتشی)

(۳) و بحسب الاداء بلا طلب لو الشهادة في حقوق الله تعالى وهي كثيرة عد منها في الاشياء اربعة عشر قل و متى امر شاهد الحصة شهادة بلا عذر فسق فتد كطلاق امرأة ای بانا و عتق امه (درمختار) و قال في الرد قال في الاشياء ثقل شهادة الحصة به دعوى في طلاق المرأة و عتق الامه و الوقف و هلال رمضان وغيره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الشهادات ۵۶۳ ط سعید کراتشی) وقال في تقريرات الرافعي بحث قول صاحب الرد و ثقل شهادة الحصة بلا دعوى في طلاق المرأة (ولو رجعا قال في الهدي من متفرقات الدعوى الدعوى في عتق الامه و في الطلقات الثلاث والطلاق النائي ليست بشرط لصحة القضاء و كذلك في الطلاق الرجعي لا تكون الدعوى شرطا لصحة لان حكمه الحرمة بعد انقضاء العدة وانه حقه تعالى (تقريرات الرافعي الملحقه بهامش رد المحتار) كتاب الشهادات ۲۰۶ ط سعید کراتشی)

ہوئی، کیونکہ قاضی شرعی کو یہ حق ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اسی وقت قاضی کے لئے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلہ کا حق دیں اور جب تک خصومت متحقق نہ ہو حکیم متحقق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئولہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد اہل حکم ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی عبث ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم۔ دوسرے علماء قہرین سے بھی تحقیق کی جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

یہی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟
(اخبار رسد روزہ الجمعۃ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ہندہ سے زید کی شادی کو عرصہ چار سال کا ہو اور ایک پیر دو سال کا موجود ہے۔ جد شادی ہندہ برابر اپنی سسرال میں شوہر کے ساتھ رہی عرصہ تین ماہ کا ہو کہ ہندہ کا حقیقی بھتیجہ ہندہ کو میسے لے گیا۔ ہندہ دوڑھائی ماہ کے جب زید رخصت ترانے و ہندہ کے میسے گیا تو آٹھ دس روز خوب اچھی طرح سے میل کے ساتھ میاں بی بی رہے جب رخصتی کو کما میاں تو ایک روز ہندہ نے یکایک اپنے باپ سے اظہار کیا کہ میرے شوہر زید نے غفلت میں آج شب کو مجھے طلاق دیا ہے اس پر زید کو جو غصہ تھا اس نے بے خبر سوچا ہوا تھا بگایا گیا اور دریافت کیا کیا تو اس نے کہا کہ میں نے ہرگز طلاق نہیں دی یہ بات عورت کسی کے ورخانے سے کہتی ہے اور مجھ پر جھوٹا بہتان لگاتی ہے بعد اس کے زید قسم کھاتا ہے کہ اُس میں نے طلاق دیا ہو تو میرا خاتمہ کا خروں کے ساتھ ہو معامد غفلت کا ہے۔ گواہ کوئی نہیں ہے۔

(جواب ۷۳) جب کہ طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں زید کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور ہندہ کا قول غیر معتبر ہوگا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) منی احراماھد الحسۃ شہادۃ بلا عذر فسق فرد کطلاق اعراض ای داسا (درمختار) ولول فی المرد (قولہ بلاعذر) فان کان لہم قوۃ المشی او مال یستکرون بہ العذاب - (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الشہادات ۵/ ۶۳ ط سعید کراتشی)

(۲) و مصابہا لعیر ہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او عیرہ ککاح و طلاق و وکالۃ ووصیۃ - (رحلان او رحل وامرأتان ولا یفرق بینہما لقولہ تعالیٰ فذکر احدہما الآخری (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الشہادات ۵/ ۶۵ ط سعید کراتشی) اور یہ امر کہ اگر میں صاحب شہادت ہیں اور یہ سب کوئی بھی نہیں بلکہ اللہ عزوجل ہی ہے اس سے ہوتی ہے اور یہی کو یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کے شوہر نے اس کو طلاق مفظہ دی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ اس سے حق قاضی کے لئے جو جس طرح ہو سکے شہادت دے اور کسی کو چاہئے کہ اس حالت میں یہی شوہر کے قول سے مراد ہے اور یہی شوہر کو دعویٰ کی تو یہی گواہ نہیں ہوگی شوہر انکار ہوگا کما فی الدر المختار سمعت من روحہا انہ طلقہا ولا تغیر علی معہ من مصہا الا یثقل لہا قبلہ بدواء خوفاً القصاص ولا یثقل بنفسہا وفان الاور حدی نرفع الامر للنقاصی فان حلف ولا بیۃ فلا ثم علیہ وان قسہ فلا ضعیف علیہا وفان بعد اسطر و قبل لا یثقل فانیہ الا سبغانی و نہ یعنی کما فی الساتر حانیہ و شرح الوصایۃ عن الملفظ ای والا ثم علیہ کما مر (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجوع ۳/ ۲۰ ط سعید کراتشی)

کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا
(المعینہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) کیا یہ درست ہے کہ جو عورت دوسرے شخص سے ناجائز تعلق کر لے اور اس کا خوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلق کر لے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
(جواب ۷۴) شہرہ کسی اجنبیہ عورت سے یا نہی کے کسی اجنبی شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔) محمد کفایت اللہ غفرلہ

عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا
(المعینہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۲ء)

(سوال) غیمہ زوجہ زیدہ بن حلق بصر کے ساتھ ناجائز تعلق کر کے چلی گئی چند روز کے بعد پھر شوہر کے گھر واپس آئی زید نے اس کو رکھ لیا پھر دوبارہ غیمہ نے مرد کے ساتھ بھاگ گئی پھر کچھ عرصہ کے بعد واپس آئی زید نے پھر بھی رکھ لیا وہ کون نے طعنہ دیا تو زید نے اس سے نکاح مٹا کر لیا لیکن پھر غیمہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے ساتھ فرار ہو گئی اور برسوں تک زید نے عاجز ہو کر ایک مرد مسلمان معتبر کے سامنے غیمہ کو تین صدقہ دے دیا لیکن اس کے بعد غیمہ پھر شوہر کے پاس آئی اب زید نے غیمہ کو بدولت یہ نکاح رکھ لیا ہے اور زید طالق دینے سے بھی انکار کرتا ہے۔

(جواب ۷۵) جب کہ زید طالق سے انکار کرتا ہے اور ایک آدمی کی گواہی سے طلاق کا ثبوت نہیں ہوتا تو کونوں کو چاہیے کہ وہ زید سے قسم لے لیں اگر وہ قسم حاکم دے کہ میں نے طالق نہیں دی تو اس کا اعتبار کر لیں۔ اور اسلامی حقیقت چہرہ رخی اُس پر ایسی عورت کو جو بار بار فرار ہوتی رہی ہے رکھ لینا زید کی غیرت و حیثیت سے تعلق رکھتا ہے تاہم اگر زید نے طالق نہ دی ہو تو عورت اس کی منکوحہ ہے اور اسے رکھ لینے کا حق ہے عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔) محمد کفایت اللہ غفرلہ

۱) وہی آخر حظر المحض لا بحب علی الروح تطليق الفاحرة ولا عليها تسريح الفاحر الا اذا حاك ان لا يقيما حدود الله فلا رس ان يتفرقا والدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۳ ۵۰ سعيد كراتشي

۲) و بزيادة لغير هامن الحنفى سرء كان الحنفى مالا او غيره كنكاح و طلاق و وكالة و وصية

رحلان او رجل وامرأتان والدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۳ ۵۰ ط سعيد كراتشي

(۳) وبسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كما قلنا فقال - فان اقرها او انكر فرفض المدعى فمضى عليه بلا طلب المدعى والا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه لا يدمن طلبه المص في جميع الدعوى الا عند التمس - والدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب الدعوى ۱۷۵ ط سعيد كراتشي

۴) ولا يحب على الروح تطليق الفاحرة ولا عليها تسريح الفاحر الا اذا حاك ان لا يقيما حدود الله فلا رس ان يتفرقا والدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۳ ۵۰ ط سعيد كراتشي

فصل سیزدہم حالت نشر میں طلاق دینا

نشر کی حالت میں تین دفعہ کہا ”اس حرام زاوی کو طلاق دیتے ہیں“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
(المحییۃ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) ایک مسلم باقی باقی نے نکاح سکرہ میں کسی حرکت کے سبب غیظ و غضب سے از خود رفتہ ہو کر دو عورتوں کی موافقت میں کہا ”بلاؤ چار آدمی کے سامنے حلاق دیں“ اور یہی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ”اس حرام زاوی کو حلاق دیتے ہیں“ اس حرام زاوی کو طلاق دیتے ہیں اس حرام زاوی کو حلاق دیتے ہیں“ زانی بعد طلاق اپنے باپ کے استفسار پر انکار کرتا ہے کہ ہم نے ہرگز طلاق نہیں دیا نیز ہمیں طلاق یاد نہیں ہے ورنہ حلیہ خود مختار اور گھر کی دو عورتیں گواہ ہیں ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۷۶) الحاق طلاق کے لئے اصل غلط صیغہ ماضی ہے (یعنی میں نے اس کو طلاق دی) اگر یہ فقہ ہو تا تو وہ انشاء طلاق کے معنی اور نسبت الی الزوجہ میں صریح ہوتا کہ نیت کی حاجت نہ ہوتی اور حالت سکر میں زجر وقوع طلاق کا حکم دیا جا سکتا۔ لیکن سوال میں جو غلط ذکر ہے وہ صیغہ ماضی نہیں ہے بلکہ (طلاق دیتے ہیں) صیغہ حال ہے اس کو انشاء کے لئے استعمال کرنے میں نیت کی حاجت ہے (۲) کہ

۱) فالصریح قوله انت طالق و مطلقہ و طلعنک فہدہ یقع بہ الطلاق الرجعی لا ہدہ الا لفظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیرہ فکان صریحا و بہ عقب الرجعة بالنص ولا یضرب الی الیہ لانہ صریح فیہ لعلہ الاستعمال الیہدایۃ کتاب الطلاق باب انقاع الطلاق ۲ ۳۵۹ ط شریکۃ علمیہ مدائن (۲) و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تعدیلا بدائع لیدخل السکران (درمختار) و قال فی الرد (قوله لیدخل السکران) ای ذہ فی حکم العقل و حرالہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب لطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی طلاق السکران واقع و لانا ہدہ رال سب ہو معصیہ فجعل باقی حکما و حرالہ - الیہدایۃ کتاب الطلاق فصل ۳ ۳۵۸ ط شریکۃ علمیہ مدائن)
(۳) غلط حلاق دیتے ہیں ”اگرچہ مستثنیٰ قریب سے ہے مگر کاتے ہیں کہ ہم نے اس کو طلاق دیا“ یہ حال ہے کہ بعد ان سے طلاق واقع ہو چالی ہے اب تو یہ نیت استقبال ہادی ہو تو طرفہ جاری ہوئے ہیں اس سے باقیوں کو یہ کہہ دیں کہ نسیۃ و یقع یہاں ہی ہدہ الا لفظ و ما بمعنا ہامن الصریح (درمختار) و قال فی الرد (قوله و ما بمعنا ہامن الصریح ای مثل ما سید کرمہ من بحوکی طلاق و اطلاق ویا مطلقہ بالشدید و کذا الصریح اذا علی فی الحال مثل اطلاقک کما فی البحر قلت و ما فی عرف و ما بحوکی طالق و ما حدی خلافک فتدلت احداث فقد صحیح الرفع و ما بالاشتراط بہ کما فی الفتح (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من بوش یقع بہ الرجعی ۳ ۲۴۸ ط سعید کراتشی) و قال ایضا لان المضارع حلیۃ فی الحال محذو فی الاستقبال کما ہو احد المذاهب و فی بالنص و فی مشورۃ سہما و عی الاشتراط یرجع ہذا ارادۃ الحال بقرینہ کونہ احراز فی امر قائم فی الحال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تعویض الطلاق ۳ ۳۱۹ ط سعید کراتشی) لہذا اس عبارت میں ”دیتے ہیں“ میں تین حلاق دیتے ہیں تو باقی باقی کے لئے طلاق واقع ہو گیا۔

یہ تہ انداء کے سے استعمال کرنے کا قصد کیا گیا ہو ولا نية للسکران۔ پس اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم دینا اس کو مستزم ہو گا کہ ”ویا زجر“ اس کی نیت اثناء ہونے کا حکم پسے دیا گیا اور پھر وقوع طلاق کا حکم دیا گیا قواعد فقہیہ سے وقوع طلاق کا زجر احکم دینا ثابت ہے لیکن کسی نیت اور ارادے کا زجر اثبات کر دینا میرے خیال میں ثابت نہیں پس صورت مسئلہ میں وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ“

نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دوائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
سر روز المجاہدہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(سوال) زید کو چند فقیروں نے مل کر گانچ پلایا اور وہ بالکل مست و مہوش ہو گیا اس اثناء میں ایک فقیر نے زید کی بی بی کو اپنی مجلس میں بلانے کا حکم دیا زید کی بی بی نے وہاں آکر اس فقیر کی بی بی کے اور خوب ڈانڈا زید نے اسی نشہ میں اپنی بی بی کو کہا کہ میں نے تم کو تین طلاق دیا پھر ہوش میں آکر پشیمان ہوا اور ایک عالم سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ طلاق نہیں ہوئی زید نے اپنی بی بی کو گھر بلا لیا اور ساتھ رہتے ہوئے مدت گزر گئی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اب حض علماء کہتے ہیں کہ بغیر تحلیل کے وہ عورت اس کے لئے جائز نہیں ہوئی۔

(جواب ۷۷) نشہ کی حالت کی طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال کیا ہو۔ اگر کسی نے دھوکہ دے کر یا زبردستی نشہ پلایا اور اس حالت میں طلاق دی گئی تو وہ طلاق نہیں پڑتی۔ پس صورت مسئلہ میں اگر وہ سری صورت واقع ہوئی تھی یعنی نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال نہیں کیا تو طلاق نہیں ہوئی تھی اور اگر پہلی صورت تھی تو طلاق ہو گئی تھی (۲) اور حالہ ضروری

۱) و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تقدیرا بدائع لیدخل السکران ولو عدا او مکرھا او ہار لا او سفیھا حقیق العقل والسكران ولو سید او حسن او قیون او سحر وحر“ نہ یعنی تصحیح القدوری (تنبیہ الا بصار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی

۲) و اختلف التصحیح فی سکر مکرھا او مضطر (رد مختار) وقال فی الرد (فوله اختلف التصحیح) فصیح فی الشیخہ وغیرھا عدم الوقوع و حرہ فی الحلاصۃ بالوقوع قال فی الفتح والا ول احسن لان موجب الوقوع عہ رؤف العقل لیس لا النسب فی رواہ سب محظور وهو متفق و فی البہر عن تصحیح القدوری انہ التحقیق (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق ۳ ۲۴۰ ط سعید کراتشی، وقال فی الہدیۃ ولو اکوہ علی شرب الحمر او شرب الحمر لضرورۃ و سکر و طق امراتہ اختلفوا فیہ التصحیح انہ کما لا یلزمہ الحد لا یقع طلاقہ ولا یبعد تصرّفہ کذا فی فتاوی قاضی خان (الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۳۵۲، ۱ ط ماحدہ کوئٹہ

۳) و طلاق السکران واقع اذا سکر من الحمر او السید وهو مذهب اصحابنا رحمہم اللہ تعالی کذا فی المحیط ثم قال بعد اسطر ومن سکر من السج یقع طلاقہ و یحد لغشہ ہذا الفعل بن الناس و علیہ القوی فی رہا کذا فی حواہر الاحاطی (الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۳۵۲، ۱ ط ماحدہ کوئٹہ

تھا)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

نشر کی حالت میں طلاق دی، مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے شب کے دو بجے شراب کے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو زد و کوب کیا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے اس وقت اس مکان میں زید اور اس کی بیوی اور زید کے والد صرف تین ہی کوئی موجود تھے زید کے والد کا حلیہ بیان ہے کہ میرے لڑکے نے ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہا تو میں نے اسے روکا اور خبردار کیا۔ اور وہاں سے اسے علیحدہ کر رہا تھا۔ کہ اس نے دوسری مرتبہ بھی طلاق کا لفظ کہا اتنے میں میں نے اسے علیحدہ کر کے تنبیہ کیا دوسرے روز جب لڑکی کے والدین نے یہ خبر سنی تو اگر اپنی لڑکی کو لے گئے پھر کسی نے زید سے پوچھا کہ تم نے کیا اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا تو اس نے کہا کہ ہاں دیا تھا جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ کتنی طلاق دیا تھا تو کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں نشہ میں تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تم نے کتنی مرتبہ طلاق کا لفظ سنا تھا وہ کہتی ہے کہ میں ماہریت کی وجہ سے یہ حواس تھی میں نے صرف طلاق کا لفظ سنا مگر یہ معلوم نہیں کتنی مرتبہ کہا اس واقعہ کے چھ ماہ بعد زید کے والد لڑکی کے والدین کے پاس گئے اور حلیہ بیان کیا کہ زید نے صرف دو مرتبہ طلاق دیا ہے اور وہ بھی نشہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوا تم لڑکی کو بھیج دو انہوں نے کہا کہ عالم سے پوچھو ایک مقامی عالم سے یہ واقعہ سن و عن بیان کر دیا اور ان کا بتایا ہوا کفارہ ادا کر کے میاں بیوی کو ملا دیا گیا جس کو تقریباً پانچ سال گزر چکے ہیں اور دونوں میں زن و شوئی کے تعلقات قائم ہیں برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ نشہ کی طلاق ہو گئی تھی لہذا یہ تعلقات ناجائز ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۳ عبد الصمیم (ناگپور) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۸) ہاں نشہ کی حالت کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے (۱) لیکن ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صرف طلاق طلاق سے طلاق رجعی ہوتی ہے پس اگر عورت کی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اندرون عدت رجعت صحیح ہوئی (۲) اور اگر عدت گزر چکی تھی تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا (۳) بغیر تجدید نکاح میاں بیوی کو ملا دینا درست نہیں تھا اب فوراً دونوں کا نکاح پڑھ دینا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة ونسب في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل به ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهدية والصاوي الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۳ ط ما جديہ کوئٹہ

(۲) ويقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو تغدير بدائع ليدخل السكران ولو عبداً او مكرها او هار لا او سعيها او سكران ولو سبيد او حشيش او افيون او سحر وحر او به يعني تصحيح القدوري (توسیر الايضار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط معبد کراچی

(۳) ۱۵۱ طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علمية ملتان)

(۴) وان كان الطلاق باناً دون الثلاث فله ان يراجعها في العدة و عدت انقضت (الصاوي الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۳ ط ما جديہ کوئٹہ)

فصل چار دہم طلاق کی اقسام

طلاق بدعی کے آٹھ قسموں کا بیان

(مسائل) خاسار نے یہ مسئلہ حایہ اور حارث رحمہ اللہ اور دودر مختار و کشوری کے ص ۶۲ پر لکھا ہوا جو میں نے باب الطلاق جلد ثانی (مہرت) البدعی ثلث متفرقة او ثلثان بمرقة الخ (اردو ترجمہ) و طلاق بدعی یہ کہ تین طلاق دینا جدا جدا یعنی بدعی یکبارہ یعنی ایک غلط سے اٹھے چل کر خود ہی نکلتے ہیں یہ سب صورتیں طلاق بدعی کی ہیں سو جب تین طلاق متفرق بدعی ہوئیں تو یکبارہ تین طلاق دینا بطریق اول بدعی ہوگا اور اگر طہر میں طلاق بدعی دیکر رجعت کرے گا تو طلاق بدعی باقی نہ رہے گی (حایہ) اور طہر چند ثانی (عارضہ) اس آٹھ قسمیں بدعی کی بتائی ہیں وہاں پر لکھا ہے (۱) ایک طہر میں تین متفرق طلاق دینا (۲) تین طلاق ایک نفل سے ایک نہر میں دینا (۳) اس طہر میں طلاق جس میں وطی ہو چکی ہے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تین بار یکبارہ کی مناجات ہی ہے اور بدعی میں رجوع کافی ہے یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں یہ اس کا مطلب آچہ اور ہے دوسری وطی والے طہر میں طلاق دینا بھی بدعی ہے اور شخص مذکور نے اس طہر میں جس میں طلاق دی ہے وطی بھی کی ہے طلاق بدعی دیکر رجعت کرنے سے بدعی باقی نہیں رہے گی؟ کیا مطلب ہے شخص مذکور کا نکاح ثانی کر دیا گیا تو اس کا نکاح اگر اس طرح بلا حلالہ درست نہ ہو اور وہ حرام ہو تو اس کو روک دیا جائے یا جو صورت حکم و ارشاد کے مطابق ہو عمل میں لائی جائے۔

المستفتی نمبر ۱۱۱ سلطان محمد (رہنک)

۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۹) ہاں ایک طہر میں تین طلاقات ایک غلط سے یا تین مرتبہ متفرق طور پر دینا بدعی طلاق ہے، اور تین طلاقات دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حلالہ ضروری ہے (۲) جس طہر میں وطی کی ہے اس میں ایک طلاق بھی دی جائے تو یہ بدعی ہوئی لیکن ایک یا دو طلاقات دیکر اسی طہر میں رجوع کر لے تو یہ

(۱) او طلاق الدعة ان يطلقها ثلاثا بكعة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكذا عاصيا (الهداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ۴/ ۳۵۵ ط شریکة علمیه ملتان)
(۲) قال الله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة ۲۳۰) وعن عائشة ام المؤمنين ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فزوجها فطلق فقال النبي صلى الله عليه وآله لا تحل له الا حتى ينكح غيرها فطلقها كما دافى الاول (رواه البخاري في الجامع الصحيح باب من احوط الطلاق الثلاث ۴/ ۷۹۱ ط قدیمی کراچی) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وتبين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره فكانا صحبها وبذل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهدية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۷۷۳ ط عاصیہ کوئٹہ)

جائز ہے اور طلاق بدعی نہ رہے گی یعنی بدعی طلاق دینے کا گناہ رجعت کر لینے سے معاف ہو جائے گا،^(۱) غرض تین طلاقیں یکدم ایک لفظ میں دینے کے بعد رجعت جائز نہیں اسی طرح متفرق طور پر دینے سے تین پوری ہو جانے کے بعد رجعت جائز نہیں۔^(۲) رجعت اسی صورت میں جائز ہے کہ وحلی والے طہر میں یا حالت حیض میں ایک یا دو طہر دیں ہوں ان صورتوں میں رجعت ہو سکتی ہے (۲) بدعی کی آٹھ قسمیں جو غایہ الاوطار میں مذکور ہیں ان میں سے تیسری 'چوتھی' پانچویں 'چھٹی' ساتویں 'آٹھویں' صورتوں میں رجعت جائز ہے مگر پانچویں سے آٹھویں تک صورتوں میں ایک یا دو طلاقیں ہوں تین نہ ہوں۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

فصل پانزدہم

ایک مجلس میں تین طلاقیں

- (۱) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائے گی
- (۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدعی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی
- (۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ کو بایں الفاظ طلاق نامہ جب کہ وہ حیض سے تھی حالت غضب میں تحریر کر کے دیا کہ ہندو بنت، ہر کو تینوں طہر ساتھ دیتا ہوں راقم زید بن فلاں تو اس صورت میں عند اش فعی یا عند احمد یا مالک طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر واقع ہوگی تو کتنی؟ (۲) زید اگر یہ کہے اپنی زوجہ کو کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو اس کہنے اور حالت حیض میں تینوں ساتھ دینے میں کچھ فرق ہے یا نہیں (مذہب شافعی مذکورہ میں) (۳) دیگر یہ کہ حالت غضب میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں یہاں پر سوائے علمائے احناف کے اور کوئی علم نہیں ہے نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی اور نہ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں ہے یا نہیں جمعیۃ علماء ہند کے جید علماء کی خدمت

(۱) والدعی ثلاث منفرة او ثلث بمرۃ او مرتین فی طہر واحد لا رجعة فیہ او واحدة فی طہر و طنت فیہ او واحدة فی حیض موطوءة و تحب رجعتها علی الاصح فیہ ای فی الحیض رفعاً للمعصبة فاذا طهرت طلقها ان شاء او امسکھا (درمختار) قال فی الرد (فوله ثلاثة منفرة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی (ہامش ردالمحتار مع الدرر المختار کتاب الطلاق ۲۳۲/۳ ط معبد مکر الشی)

(۲) لا یصح مطلقاً من نكاح صحیح باء یا ای ثلاث لوجرة و تنبئ لومة حتی یطأها غیرہ ولو العبر مراخفا بحامع مثله سکا ح (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق جاری ہے

میں یہ استفتاء شافعیہ و مابعدہ کے مذہب کے متعلق جواب حاصل کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ہیں تو امید ہے کہ علمائے احناف خصوصاً علامہ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ جواب سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور و مشکور ہوں گے۔

المستفتی نمبر ۱۱۷۰ مسٹر ایم اے مایت (جوہا سرگ - افریقہ)

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۸۰) ایک لفظ سے یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دینے سے تینوں طلاقات پڑ جاتی ہیں اس پر اگر امرہ کا اتفاق ہے، حیض کی حالت کی صورت بھی پڑ جاتی ہے البتہ اگر ایک دو طلاق دی گئی ہوں تو رجعت لازم ہوتی ہے، تین طلاق کی حالت حیض میں ویدی جائیں تو امرہ امرہ کے نزدیک طلاق مطلق ہو جائے گی، البتہ حض اہل ظاہر اور رافضی کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقات نہیں پڑتیں۔
(۲) اگر حیض میں یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو ایک طلاق ہوگی اور رجعت واجب ہوگی۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ باب الرجعة ۳ ۴۰۹ ط سعد کرانشی، فان فی الیہدیہ وان کن الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و نسبی فی الامۃ لم تحل له حتی نکح غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت علیہ ولا صل فیہ قولہ تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حی نکح روحا غیرہ " والمراد الطلقۃ الثالثة (الہدیہ کتاب الطلاق باب الرجعة) فصل فیما یحل بہ المطلقۃ ۲ ۳۹۹ ط شرکۃ علمہ ملتان
(۳) و اذا طلق الرجل امرتہ تطلیقہ رجعة او تطلیقین فله ان یراجعها فی عدتہا وصبت بذلك اولہ ثم یرض لقولہ تعالیٰ " فامسکوه بمعروف " من غیر فصل (الہدیہ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شرکۃ علمہ ملتان)

۱) وقال اللیث عن یحییٰ بن عمار " اذا سئل عن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتین فان السیئة امری بہد فان طلقها ثلاثا حرمت حتی نکح روح غیرہ (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق باب من قال لامراتہ است علی حرام الخ ۲ ۷۹۲ ط قدیمی کرانشی) وقال فی الرد وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الى انه یقع ثلاث - وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا باقع الثلاث ولم یظهر لہم مخالف فیما اذا بعد بحق الا الصلوات و عن هذا قلنا لو حکم حاکم بانہا واحدة لم یعد حکمہ لانه لا یسوع الاحتیاد ثبت لہم خلاف لا اختلاف (ہمش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۲۳ ط سعد کرانشی) وکذا فی فتح القدیر ۳ ۴۶۹، ۴۷۰ ط مصطفی السانی الحلبي بمصر والمعنی لاس فدامۃ کتاب الطلاق" فصل تطلیق الطلاق بکلمہ واحدة ۲ ۲۸۳/۷ دار الفکر بیروت)

(۲) عن ابی غلاب یونس بن حبیہ قال قلت لاس عمر رجل طلق امرأته وهي حائض قال تعرف ابن عمر ان عمر ان عمر طلق امرأته وهي حائض فسی عمر السیئة فذكر ذلك له فامرہ ان یراجعها فادان طهرت فادان یطلقها فایطعن قلب فیل عد ذلك طلاق قال " ارباب ال عجز واستحکم (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق باب من طلق وھل یوجہ الرجل امرأته بالطلاق ۲ ۷۹۰ ط قدیمی کرانشی)

(۳) حامد و حاتم حیض میں طلاق دیتے ہیں عت سے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے کسی نے کہا اور رجعت کو ضروری سمجھتے ہیں اور حامد ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق مرتبہ میں ہو سکتی ہے لیکن تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں اور بغیر طلاق کے اس سے شوہر اول کا کاربائ نہیں کما فی الہدیہ و غیر ہا من کتب الفقہ وان کن الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و نسبی فی الامۃ لم تحل له حتی نکح روح غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت علیہ والا صل فیہ قولہ تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی نکح زوجا غیرہ " (الہدیہ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۹) جاری ہے

(۳) رات غضب کی طلاق بعض حنبلہ کے نزدیک واقع نہیں ہوتی (۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ودلی

اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا ”میں نے تجھے طلاق دی“
(المعنیہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۲ء)

(سوال) میں اپنے میکے میں تھی میرا شوہر ماتم پری کوٹیا اور دن بھر رہا بعد مغرب اس نے میرے بھائی سے کہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں اس بیوی سے (میری طرف اشارہ کر کے) مجھے کوئی واسطہ نہیں اسے چاہیے وہ اختیار ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا مجھے میرا زیور دید و تب میرے بھائی نے حملہ کے پانچ شخصوں کو بلایا جو کہ صاحب علم اور مذہب سے واقف تھے انہوں نے میرے شوہر کو بہت سمجھایا پر وہ بار بار وہی جملے کہتا رہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں میرا زیور مجھے دید و تب ان شخصوں نے کہا کہ ایسے جملے کہنے سے بیوی کو طلاق ہو جاتا ہے تب میرے شوہر نے کہا کہ مجھے دوسری بیوی کرنا ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس لئے میں نے اس کو طلاق دیا طلاق دیا پھر میں نے خود پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے طلاق دیا تو کہا کہ ہاں میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے طلاق دیا جب وہ طلاق دے چکا تو ان شخصوں نے مجھے زیور دے دینے کی نسبت کہا پر میں نے زیور دینے سے انکار کیا کیونکہ کل زیور میں سے کچھ زیور میری مشقت کا تھا اور کچھ میرے میحہ میں سے بعد شادی کے ملا تھا پر میرے شوہر نے جھوٹا سچا حق ہر زیور کے لئے بنا کر اور جب کچھ ندن پڑا تو ہر زیور کے وقت طلاق پر طلاق دیکر کل زیور لیا مغرب کے وقت سے رات کے ایک بجے تک طلاق کا استعمال ہوتا رہا طلاق کے پچھون بعد اس نے دوسری بیوی کر لی اب کچھ عرصہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا اور کہتا ہے کہ میرا ایک گواہ ہے (جو اس کا حقیقی ماموں ہے)

(جواب ۸۱) اگر واقعہ یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو تینوں طلاقیں ہو چکی ہیں اور عورت بدون حائلہ کے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی (۲) عورت کے لئے دو گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو سکتی ہے

۱۔ شیخ سلمہ ندیشہ (۳) وعن الامامية لا يقع بلفظ الثلاث ولا في حالة الحيض لانه بدعة محرمة (هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۵) والدعي ثلاث متفرقة او واحدة في حيض موطوءة وتح رجعتها على الاصح اي في الحيض رفعاً للمعصية (المر المحتار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۱) قلت وللحافظ ابن القسيم الحنبلي رسالة في طلاق العيصان قل فيها انه على ثلاثة اقسام - احدها ان يحصل له مادي العصب بحيث لا يتغير عقله ويعلم ما يقول وبقصد وهذا الاشكال فيه الناس ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يبرده فهذا لا ريب انه لا يقد شئ من اقواله - الثالث من توسط بين المرتبتين بحيث لم يصر كالمحمون فهذا محل النظر والا دلة تدل على عدم بقوله ملحضام شرح العاية الحنبلية لكن اشار في العاية إلى مخالفة في الثالث حيث قل ويقع طلاق من عصب خلاف لاس القيم (هامش رد المحتار) جاري ہے

(۱) بلور جب پانچ گواہ موجود ہیں تو پھر ثبوت میں کیا کلام ہے؟ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

فصل شانزدہم طلاق مشروط بمعافی مہر

مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی اور عورت نے
مہر کی معافی سے انکار کر دیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید ع اپنی سسرال میں جا کر برائے روزگار سکونت اختیار کر لی چند روز بعد وہ ارادہ وطن آنے کا کرتا ہے اور اپنے خسر سے اپنی زوجہ کی رخصت کا طالب ہوتا ہے زید کا خسر کہتا ہے کہ اگر رہتا ہے تو میرے ہی مکان پر رہو لڑکی کو تمہارے مکان پر رخصت نہ کروں گا اگر تم کسی قسم کی زیادتی کرو گے تو میں تدارک کروں گا بہتر یہ ہے کہ تم طلاق دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ زید واپس آکر اپنے چچا کو ہمراہ لے کر پہنچتا ہے اور رخصت کا طالب ہوتا ہے نوبت بخشش مہر منجانب مسماۃ نوبت طلاق چٹختی ہے بعد تحریر و دستاویزات جس وقت نوبت نشانی انگوٹھا چٹختی ہے وہ انکار کر دیتی ہے کہ میں مہر بخشوں نہ طلاق لوں اس طرف زید انکار کرتا ہے کیونکہ یہ معاملہ غصہ کا درمیان خسرو چٹا لڑکے و لڑکی کے درمیان کا تھا بعدہ وہ دونوں کا غم بھانڈوئے گئے زید اپنی زوجہ کو رخصت کر آکر واپس لے آتا ہے اہل برادری کہتے ہیں کہ جب تک نکاح دوبارہ نہ ہو جائے حقہ پانی میں ہم شریک نہ ہوں گے غرضیکہ دوبارہ نکاح ہوتا ہے اس حالت میں نکاح لول جائز رہا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۸۷۱ مہر علی صاحب (نگارہ رسول پور - آرو)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۲) جبکہ طلاق معافی مہر کے ساتھ مشروط تھی اور عورت نے معافی مہر سے انکار کر دیا تو طلاق نہیں پڑی (۱۰) نکاح لول باقی ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہ تھی۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

حاشیہ صفحہ ۸۲:

کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المذموم ۳/ ۲۴۴ ط سعید کراتشی

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او خبيث في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل له المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان حاشیہ صفحہ ۸۲:

(۱) ونصا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا وغيره ككساح و طلاق ووكالة ووصية ورجلان او رجل وامرأتان (المر المختار مع هامش رد المختار كتاب الشهادات ۵/ ۶۵ ط سعید کراتشی)

(۲) واداء الصلوة الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مراثة ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۱/ ۲۰ ط محدثه كونه)

فصل ہفدہم حق مطالبہ طلاق

(۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو بیوی پر تینوں واقع ہو گئیں

(سوال) (۱) ایک عورت کی شادی عرصہ سات آٹھ سال سے ہوئی زوجہ نیک طبیعت 'ایماندار' نیک چمن ہے اس کا خاوند بڑا بد مزاج ہے اور رات دن تکالیف دیتا رہتا ہے اور بلا تاخیر روزانہ مار پیٹ کر تارتا ہے عورت کو قطعی نہیں چاہتا نان و نفقہ میں بھی کمی کرتا ہے زوجہ مار پیٹ سے ہمیشہ خوف زدہ رہا کرتی ہے اور شوہر اس کا ہر شدید مار پیٹ کرتا ہے مار کوٹ سے ہمیشہ بی ہمدرد رہا کرتی ہے کیا ایسی صورت میں عورت اپنے شوہر سے شرعاً طلاق لے سکتی ہے؟

(۲) شوہر بد مزاج ہے زوجہ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے بھی شوہر اس کو ہمیشہ مار کوٹ کر تارتا ہے اور نہیں چاہتا اس سلسلہ میں کئی مرتبہ عورت کو کہتا ہے کہ تو چلی جا تجھے طلاق ہے اور اپنے گھر سے باہر نکال دیتا ہے لیکن ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہہ کر رک جاتا ہے تیسری مرتبہ اپنے منہ سے طلاق کا لفظ نہیں کہتا ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہہ کر زوجہ کو اس کے شوہر نے گھر سے باہر نکال دیا اس کے باپ کے یہاں زوجہ رہی اس کے بعد عورت اپنے میکے میں ہی تھی کہ تیس روز بعد پانچ سات آدمی مسلمان معتبر ساتھ لاکر زوجہ کا شوہر اپنے گھر بلا لیا شوہر کا باپ موجود تھا پھر وہی زوجہ کے باپ و تایا کو بھی بلا لیا تمام اشخاص کے سامنے دو مرتبہ زوجہ کے خاوند نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس طرح سے تین مرتبہ طلاق دی اور کہا کہ اب میں اس عورت کو نہیں رکھنا چاہتا کیا ایسی صورت میں شرعاً طلاق ہو چکی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۹۲ شیخ محمد حسین صاحب (راجپوتانہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۳ م ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء (جواب ۸۳) (۱) ہاں شوہر کی اس تعدی پر زوجہ کو حق ہے کہ وہ طلاق یا خلع کا مطالبہ کرے اور زوج کو لازم ہے کہ وہ یا تعدی سے باز آئے یا زوجہ کو چھوڑ دے (۱)

(۱) قال اللہ تعالیٰ: "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِذَا مَسَّكَ مَعْرُوفٌ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاحْسَابٍ - فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا بَقِيْعًا حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْلُوْهَا وَاِنْ تَعْلُوْا فَاِنَّكُمْ لَعَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (البقرة ۲۲۹) وقال في البحر - واما سببه فالحاجة الى الخلاص عند نائس الاحلاق و عروس العشاء الموحية عدم اقامة حدود الله تعالى - ويكون واجبا اذا فاتت الا مساك بالمعروف (البحر الرائق: كتاب الطلاق ۲۵۳، ۲۵۴ ط دارالمعرفة بيروت) وقال في الدر ولا بأس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق (درمختار) وقال في الرد (قوله للشقاق) اي لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفي الفهستاني عن شرح الطحاوي: السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بهما فان لم يصطلحا - جاز الطلاق والخلع وهذا هو الحكم المذكور في الآية (الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۹/۳ ط معبد كراشي)

(۲) جب شوہر تین طلاق دیدے تو وہ ایک دفعہ خوالہ فاصلے سے اور فاصلہ کتنی ہی ہو (۱) جب تین طلاقیں پوری ہو جائیں تو طلاق مغلطہ پڑ جائے گی (۲) صورت مسئلہ میں سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاقوں کا مجموعہ تین سے زیادہ ہو چکا ہے اس لئے عورت پر طلاق مغلطہ ہو چکی ہے اور اسی وقت سے ہوئی ہے جب طلاقوں کا مجموعہ پورا ہوا ہے۔

فصل ہیجدہم تخیر و تعلیق

تعلیق طلاق میں شرط طے کئے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔

(سوال) زید شام سے محاس سائے میں ۱۲ بجے شب تک موجود رہا جب محاس ختم ہوئی اپنے گھر آیا اور اپنی بی بی کے مکان کے اندر داخل ہوا زید کی بی بی اپنے بچے کے پاس تھی جس کی عمر تین روز کی تھی زید نے اسے اٹھا کر یہ کہا کہ اس وقت ہم تم سے بھستہ ہوں گے زید کی بی بی نے مذکورہ یہ کہا کہ ہم اس وقت حالت نفاس میں ہیں حالت حیض و نفاس میں مرد کو بھستہ ہونا نہیں چاہیے یہ خدا کا حکم ہے مگر زید نے اس کی بات کو نہیں سمجھا اور دوبارہ خواہش ظاہر کی اس پر زید کی بی بی نے زید سے یہ کہا کہ اگر زبردستی کرو گے تو تمہاری والدہ کو اٹھا کر یہ بات کہہ دیں گے اس پر غصہ ہو کر زید نے کہا کہ اگر میری والدہ سے اس وقت جا کر کہہ دوں گی تو تم کو طلاق دیدیں گے پھر وہ اپنا بھستہ ہونے کی خواہش ظاہر کی جو جبراً زید کے وہ اپنے مکان سے اٹھ کر اپنی خوشدامن کی طرف چلی اس وقت اس کی خوشدامن بے خبر غینہ میں سوئی ہوئی تھی لہذا اپنی خوشدامن کو چگا نہیں سکی واپس اپنے گھر میں زید کے پاس آئی زید کو یہ شبہ ہوا کہ میری والدہ سے جا کر کہہ دیا ہے زید نے اسی وقت اسی گھر میں بی بی کو تین طلاق دیدیں اور باہر چلا آیا جب صبح کو لوگوں نے زید سے یہ دریافت کیا کہ تم نے اپنی بی بی کو رات طلاق کیوں دیا تو زید نے یہ کہا کہ اس نے میری بات میری والدہ کو جا کر کہی ہے ہم نے غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس پر لوگوں نے زید کی

(۱) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاق دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاقیں خواہ یکے بعد دیگرے یکے بعد میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں میں یا تین طہروں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے حدود طویل تر کر جائے۔ بعد ہوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی تھی یا نہ کی ہو رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انقضاء عدت سے نہیں ہوگی تو محسوب ہوگی ورنہ نہیں اس سے کہ وقوع طلاق کے لئے عورت کو منکوحہ یا معتدہ ہونا ضروری ہے۔ کما فی رد المحتار (قولہ و محلہ المسکوحۃ) ای ولو معتدۃ عن طلاق رجعی او بان عن ثلاث فی حرۃ و شہن فی امۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراچی)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و شہن فی الامۃ لم یحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا لم یطلقھا او یموت علیہا کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یمنع بہ ۱/ ۴۷۳ ط ما جدیہ کوئٹہ)

والدہ سے دریافت کیا تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم کو زید کی بی بی نے کچھ نہیں کہا اور نہ وہ میرے پاس آئی ہے اور زید کی بی بی سے بھی یہ بات دریافت کی گئی تو اس نے یہ کہا کہ ہم نے کوئی بات اپنی خوش و امن سے نہیں کہی اور نہ جگایا بلکہ واپس چلی گئی لہذا اگزارش یہ ہے کہ زید کی بی بی کو طلاق ہوئی یا نہیں اگر طلاق ہو گئی تو عورت کی عدت کتنی ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۱ محمد قیوم صاحب - درہمچہ

۳ رجب الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۴) اگر زید نے عورت کو طلاق دینے وقت مطلق طور پر طلاق دی ہو یعنی یوں کہا ہو کہ اے تو نے میری بات میری ماں سے کہی تو تجھے طلاق اور عورت نے اس کی ماں سے وہ بات نہیں کہی تو طلاق نہیں ہوگی (۱) لیکن اگر اس نے تعلیق نہیں کی تھی تو طلاق ہوگی (۲) اور اب اس کی عدت تین حیض آنے پر پوری ہوگی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل نوزوہم تخیر طلاق

شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار ملنے کے بعد بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے (سوال) زید نے اپنی اہلیہ کو ایک تحریر ۱۹۳۲ء کو دی اور اس نے اس وقت پڑھ بھی لی بعد ازاں ۲۶ مئی ۳۲ء تک دونوں زن و شوہر ایک مکان میں رہتے رہے اور تعلقات زن و شو قائم رہے ۲۶ مئی ۳۲ء کو اطلاع دی اور ایک تحریر ۳۰ مئی ۳۲ء کو زوجہ زید نے دی دونوں کی نقلیں درج ذیل ہیں پس اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کونسی ہوگی؟

(نقل تحریر شوہر) محترمہ! اسلام حکیم میں نے آپ کے مطالبہ پر بہت غور و خوض کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا ہے اس سے آپ کو مطلع کر دیتا بہت ضروری سمجھتا ہوں دنیوی تعلقات یا خدا اور رسول کی طرف سے جو حق مجھ کو حاصل ہے اس کا مختار آپ کو کرتا ہوں یعنی اگر آپ واقعی مجھ سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تو میں آپ کی راہ میں مغل نہیں ہوں گا بلکہ آپ کا اپنے فیصلہ سے مطلع کر دینا کافی ہوگا زیادہ کیا عرض کروں میری گستاخیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

(۱) وإذا اصابه الى الشرط وقع عقب الشرط مثل ان يقول لا امرانه ان دخلت الدار فانت طالق (الهداية كتاب الطلاق) باب الايمان في الطلاق ۳۸۵ ط شركة علميه ملتان

(۲) و يقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو تقدير، بدائع ليدخل لسكران ولو عبدا او مكرها (توير الابصار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعيد كرانسي

(۳) قل الله تعالى - والمطعنات يبرص بامسهم ثلاثة قروء (البقرة ۲۲۸) وقال في الدر وهي في حق الحره ولو كاتبة تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعا او فصح بجميع اسبابه بعد الدحول حقيقة او حكما ثلاث حيض كوامل لعدم تحري الحيضة (الدر المختار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰۴ ط سعيد كرانسي

۱۷ مئی ۱۹۳۲ء

(نقل تحریر زوجہ) جناب ---- وعلیکم السلام۔ آپ کی تحریر مجھ کو ملی میں نے کافی غور کیا آپ کی تحریر سے مجھے اتفاق ہے میں آپ کو زبانی بھی مطلع کر چکی ہوں اور اس تحریر کے ذریعہ پھر مطلع کرتی ہوں کہ میں نے طلاق منظور کیا اب مجھے آپ سے کوئی واسطہ نہیں اور کسی قسم کا تعلق زن و شوبہائی نہیں رہا۔

۳۰ مئی ۱۹۳۲ء

المستفتی نمبر ۲۷۴۱ محمد فخر الہدی کلکتہ - ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ ۱۱ جون ۱۹۳۲ء

(جواب ۸۵) زید کی تحریر میں تحمیر و تنویض ہے اور عموم اوقات کا کوئی لفظ نہیں ہے اسلئے وہ مقید بائجلت ہے یعنی جس مجلس میں زوجہ نے وہ تحریر پڑھی تھی اسی مجلس میں اسے طلاق ڈال لینے کا حق تھا جب اس مجلس میں اس نے اپنے اوپر طلاق نہیں ڈالی تو وہ اختیار جو اسے دیا گیا تھا باطل ہو گیا۔ پھر ۲۶ مئی تک دونوں کا باہم زن و شوکی طرح رہنا بھی مہل اختیار ہے لہذا ۲۶ مئی کو زوجہ کی طرف سے زوج کو زبانی اطلاع دینا اور ۳۰ مئی کو تحریر دینا یکساں ہے اور پھر تحریر بھی مکمل ہے یعنی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ تحمیر کے حق کو وہ استعمال کر کے خود طلاق لے رہی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ زوج نے اسے طلاق دی ہے وہ اسے منظور کرتی ہے حالانکہ زوج نے اپنی تحریر میں اسے طلاق نہیں دی بلکہ اسے اپنے اوپر طلاق ڈالنے کا اختیار دیا تھا لہذا زوجہ پر کوئی حلق نہیں پڑی ہے اور وہ بدستور زید کے نکاح میں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

فصل ہستم

طلاق غیر مدخولہ

رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہیے تو کیا طریقہ ہے؟
(سوال) ایک شخص کا صرف نکاح ہو گیا ہے لیکن ابھی رخصت نہیں ہوئی وہ اپنی بیوی کو فی الفور طلاق دینا چاہتا ہے ایک ہی وقت میں تو کس طرح دے؟ ایک دم تین مرتبہ کہہ دے یا وقفہ دے کر؟
(جواب ۸۶) غیر مدخولہ کو ایک طلاق دے دینا کافی ہے ایک ہی طلاق سے وہ بائن ہو جاتی ہے حالت

(۱) قال لہا اختاری او اترك ببدك یوی تعویض الطلاق او طلقك نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها بہ مشافہة او عیاراً وان طال یوما او اکثر مالہ یوقت و بعضی اوقت قبل علمها مالہ تقم لئلا یبدل مجلسها حقیقة او حکما بان تعمل ما یقطعہا مما یدل علی الاعراض لانه تمليك فیتوقف علی قولہا فی المجلس لا توکیل لا تطلق بعدہ ای المجلس ! لا اذا زاد علی قوله طلقك نفسك منی شئت او منی ما شئت او اذا ما شئت (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب تعویض الطلاق ۳/ ۲۱۵ ط سعید کراچی)

طر میں طلاق دینا بہتر ہے (۱) فقط

محمد کفایت اللہ شرف لہ مدرسہ امینیہ دہلی

فصل ہست و یکم متفرقات

بیوی سے کہا ”میں نے تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا تم جاؤ تو اس کی بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب ۸۷) ”زید کے اس قول سے کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا“ اس کی بیوی پر تین طلاقیں پڑیں اور وہ مطلقہ مغلطہ ہوگئی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا

(سوال) زید کی شادی و نکاح بندہ کے ساتھ ہوا بندہ سے زید نے بتاریخ ۱۶ مئی ۳۳ء وطن چلنے کے لئے کہا بندہ نے انکار کیا اس پر زید نے بندہ کو طلاق دیدی بندہ اس وقت حاملہ تھی بندہ کے ۷ جون ۳۳ء کو وضع حمل ہوا بندہ کا خود اس کے والدین کا بیان ہے کہ زید نے تین چار مرتبہ طلاق دی یہ کہہ کر کہ ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ زید انکاری ہے مگر حاکم کی رائے میں تین چار مرتبہ طلاق دینا ثابت نہیں البتہ ایک واقعہ یہ ثابت ہے کہ وقوع طلاق کے عین مابعد زید اور زید کے خسر و خود نائب قاضی صاحب ریاست بھوپال کے پاس گئے اور ان کے روپر و ایک استغاثہ پیش کیا اور واقعات زبانی زید کے خسر نے بیان کئے جن کی زید نے ترویید نہیں کی اس استغاثہ اور واقعات سے جو زید کے خسر نے بیان کئے نائب

(۱) وقال لعبر الموطوءة است طالق واحدة و واحدة بالعصف - يقع واحدة بائنة ولا تلحقها الثانية لعدم العدة (لقد المختار مع هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۲۸۸/۳ ط معبد كرانشي قال لروحه غير المدخول بها است طالق ثلاثا وقع وان فرق بائنة بالاولى لآلئ عدة ولذا لم تقع الثانية بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل وكذا است طالق ثلاثا منفرقات فواحدة (توسير الابصار مع هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۲۸۸/۳ معبد كرانشي

(۲) قالدي يعود إلى العددان يطقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او كلمات منفردة او يجمع بين التلطيقيين في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمتين منفرتين فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصبا (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول مطلب الطلاق الدعوى ۳۴۹ ط ماحديه كونه) وقال ايضا ولو قل است ثلاثا وقعت ثلاث ان بوى ولو قل لم اتوا بصديق اذا كان في حال مداكرة الطلاق والا صدق ومثله بالفارسية ”توسه“ على ما هو المختار للفتوى (الفتاوى الهندية) كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الاول في الطلاق الصريح ۳۵۷/۱ ط ممكنه ماجديه كونه

قاضی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ طلاق رجعی ہوئی حایق بائن نہیں ہوئی نیز زید کا اقرار ہے کہ ناب قاضی صاحب کے حکم کے بعد اس نے اپنے خسر کے سامنے رجعت کی۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہے دوسری رجعت زید نے عدالت کے روبرو بتایا کہ نکاح نکاح ۳۳ء دور ان صفی بیان خود کی اور ہندہ کے وضع حمل سے جون ۳۳ء کو ہو چکا تھا لہذا ابرہان نے واقعات مندرجہ بالا کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مابین زید و ہندہ طلاق وارد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۹ عبد الحلیف خاں

۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۲۴ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۸۸) اس سوال میں وہ واقعات درج نہیں جن سے طلاق ہونے یا نہ ہونے کا حکم دیا جائے۔ اسی طرح صحت رجعت و عدم صحت کا حکم بھی۔ اس سوال کا جواب اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ثبوت طلاق کے لئے شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے (۱) ناب قاضی کے سامنے زید کے خسر کا بیان شہادت طلاق کا کام نہیں دے سکتا (۲) اور رجعت عدت کے اندر ہو سکتی ہے (۳) اگر طلاق کا ثبوت ہو جائے تو عدت اس کی وضع حمل پر ختم ہو جاتی ہے وضع حمل سے پہلے رجعت ہوئی تو معتبر ہوگی ورنہ نہیں (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تین طلاق دینے کے بعد جھوٹے گواہوں کی گواہی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دینے کے وقت پوچھا کہ تم کو کچھ ہے (یعنی حمل ہے) اس نے جواب میں کہا کہ ہم کو کچھ نہیں ہے اس شخص نے کہا کہ اگر کچھ ہو تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں اور اس نے تین طلاق پوری دی اور چند کامیوں کے سامنے طلاق نامہ لکھ دیا اور پھر چند روز کے بعد اس نے کہا کہ میں نے شرعی طلاق دی ہے اور جھوٹے گواہ نے جائز مفتی سے فتویٰ لاکر اس عورت کو کام میں لاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۳۷۰ نیک مسلم نورانی کلب ڈیون

۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۹ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۸۹) اگر شخص مذکور بلا شرط طلاق دے چکا ہے اور تین طلاقیں دی ہیں تو اس کی زوجہ اس

- (۱) او ماسوی ذلک من الحقوق بقول فیہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق والوکالۃ والوصیۃ (الہدایۃ کتاب الشہادۃ ۳ ۱۵۴ ط شریکۃ علمیہ عمان)
- (۲) لا تغفل من اعمی والروحۃ لروحہا وکولہا وکولہ فی عدۃ من ثلاث والفرع لا صلہ وان علاو بالعکس للہمنۃ (توسیر الانصار مع هامش رد المحتار کتب الشہادات باب القبول وعدہ ۵ ۴۷۸ ط سعید کمر الشی)
- (۳) واداً طلق الرجل امرأۃ نطقاً رجعة او تطبیقین فله ان یراجعہا فی عدتہا رجعت مدلت او لم ترص لقلولہ تعالیٰ (فامسکوه بمعروف من غیر فصل (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ شریکۃ علمیہ عمان)
- (۴) ولا یمن قیام العدۃ لان الرجعة استدامۃ الملك الا ترى انہ سمي امساکاً وهو الابقاء وامداً ینحقق الا سدامہ فی العدۃ لانه لا ملک بعد العدۃ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شریکۃ علمیہ عمان)

عورت نے کہا ”میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری شادی ہوئے عرصہ سات سال کا ہوا میری البیہ کا خواندہ جاہل مزاج اور نافرمان ہے جب سے میری شادی ہوئی ہے میں کبھی خوش نہیں ہوں ہمیشہ نا اتفاقی ہی رہتی ہے اس وقت دوسرے کے میں تین بچے ہوئے ہیں، نکاح کر گیا دوسرا چار سال کا ہے تیسرا شیر خوار ہے میری پہلے سے نکاح دوسرے نکاح کی ہے لیکن میری البیہ اس کے خلاف ہے اس رجسٹر کی وجہ سے اس نے عہد کر لیا ہے کہ میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے میرے نکاح میں ہے یا نکاح سے باہر ہو گئی میرا بچا سو روپے دوسرے دینا رہے علاوہ اس کے وہ بچوں کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہے اس لئے کل باتوں سے مجھے مطلع فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۳۹ سید احمد علی صاحب (خلع رائے پور ریاست کھیرا گڑھ) ۷ اربیع الثانی ۱۳۵۶ھ (جواب ۹۱) البیہ کے اس عہد کرینے سے طلاق نہیں پڑتی، اور نہ اس سے وطنی کرنا شوہر کے لئے ناجائز ہوگا، شوہر وطنی کر سکتا ہے اگر البیہ نے عہد مؤکد تجسم بھی کیا ہو جب بھی مرد کے لئے چاہے حرج نہیں اس کو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور اس آپ اس کو مسئلہ سمجھا کر اس سے تعلقات زوجیت قائم کر لیں اور جب اس کے بطن سے اولاد نہ تو اسی کے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کریں (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو بچپیت کے روز و حلق دیدی اور عورت کو گھر سے نکال دیا وہ عورت اپنے بھائی کے پاس چلی گئی اس کا بھائی بچپیت لے کر آیا اس نے زید سے پوچھا تم نے طلاق کیوں دی اس نے کہا میں نے نہیں رکھنی اس لئے حلق دیدی آپ بتائیں کہ اس عورت کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۸ فضل الدین نیلر ماسٹر (جاندھر) ۵ جب ۱۳۵۷ھ مکیم ستمبر ۱۹۳۸ء

(۱) حلق کا اختیار شریعت نے مرد ہی وراثت عورت وہ اختیار نہیں دیا، کما فی حدیث ابن ماجہ الطلاق لمن احد بالحق و فی الرد (قوله لم احد بالحق) کتبۃ عن صحت المنعۃ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۴۲ ط سعد کراتشی) و فی الدر لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار مع ہامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۰ ط سعد کراتشی

(۲) وهذا القسم فی الکفارة لانه "واحفظوا ایمانکم" ولا تنصرون حفظ الا فی مستقبل فقط ان حبس (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الایمان ۳/ ۷۰۸ ط سعد کراتشی)

(۳) قالہ اللہ تعالیٰ اول ان امرأة حلفت من بعینہا بشورا او اعراضا فلا حاح علیہما ان یصلحا بیہما صلحا والصلح حبر (النساء ۱۲۸)

(جواب ۹۲) جب کہ شوہر نے طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی (۱) طلاق کتنی مرتبہ دی یہ معلوم نہ ہوا اگر ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کے ساتھ طلاق دی تو رجعت ہو سکے گی (۲) اور تین مرتبہ دی ہو تو طلاق مغلطہ کا حکم ہوگا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

شوہر نے کئی دفعہ کہا ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ تو بیوی پر تین طلاق مغلطہ واقع ہوگئی (سوال) مسماۃ نسیمی تنعم زوجہ عبدالغنی ولد وزیر علی خاں ساکن قصبہ اجہانی ضلع بہ ایوں وارد حال شر دہلی تخمیناً عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے نان نفقہ وصول کرنے سے عاجز ہے اور ضروریات کو پورا کرنے میں محتاج ہے۔ اور اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی اور میں اپنے چچا زاد بھائی کے یہاں چلی گئی ایک صورت میں میرے واسطے کیا حکم ہے؟ (نمبر ۸) نشانی انکو مسماۃ نسیمی تنعم

مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۳) اگر خاوند کئی مرتبہ یہ کہا ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو عورت پر طلاق ہو چکی ہے۔ اور عدالت میں طلاق دینے کا ثبوت پیش کر کے حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ مدرسہ امینیہ دہلی

صورت مسئلہ میں عورت پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئیں
(المجمیعہ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۲ء)

(سوال) ایک مرد ہے جس کے نکاح میں عرصہ آٹھ سال سے ایک عورت تھی جس کو ہمیشہ مرد مذکور نکال کرتا تھا اور چودہ بار مرد مذکور نے طلاق دیا تھا عورت چلی جاتی تھی پھر بلا کر کہہ لیتا تھا مگر کبھی درمیان

(۱) يقع طلاق کل روح اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرا كذا في الخوهره السرة (الفتوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما يقع طلاقه و فيما لا يقع طلاقه ۱ ۳۵۳ ط ماحذبه كونه)
(۲) و اذا طلق الرجل امرأه تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عتدها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شركة علميه ملتان)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او نسبي في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يظنها او يموت عنها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل له المظنقة ۲ ۳۹۹ ط شركة علميه ملتان)

(۴) صريحه مالم يستعمل لافيه ولو بالعارسية كظنك وانت طالق ومظنقة يقع بها اي بهذه الالفاظ وامنعها من الصريح واحدة رجعية وان بوى خلافها اولم يوشىنا (الدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ۳ ۲۴۷ ط سعيد كراشي) فالصريح قوله انت طالق مطلقه وطلقت فهذا يقع به الطلاق الرجعي لأن هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة ولا يفسر إلى اليه (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۳ ۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)

دوسرا باب فسخ و انفساخ فصل اول عمر قید زوج

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو گیا، تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) عرصہ تقریباً سات سال کا ہو جب کہ سہ ماہ کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور قطعی نابالغہ تھی بلا علم و اجازت و بلا رضا مندی سالکہ نکاح سالکہ ہمراہ محمد صدیق ولد محمد دین ہوا تھی جس میں رضا مندی محض بزرگان فریقین تھی اس وقت زوج کی عمر تقریباً چودہ سال تھی بعد نکاح زوجہ بیکان زوجہ بہ سبب حالات خسر مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال ہوا کہ نہ ڈیڑھ سال کے لئے گئی تھی اور اس دوران میں کسی قسم کا کوئی واسطہ زوجہ کا زوج سے نہیں ہوا اور نہ تاہن زوجہ یہ جانتی ہے کہ زوج سے کیا واسطہ اور تعلق ہوتا ہے اب تقریباً ڈیڑھ دو ماہ گزرے کہ زوج کو ایک مقدمہ قتل میں جنم قید ہو گئی ہے جس کی مدت کم از کم بیس سال ہوتی ہے زوجہ کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال ہے اور کوئی اثاثہ ایسا نہیں ہے جس سے وہ اپنی گزر اوقات کر سکے اور دل کو ہار سکے نیز زوجہ کی خوشی اور رضا مندی زوج کے ساتھ نہیں ہے اور زوج کا باپ بھی زندہ نہیں ہے اب وہ نکاح عینی کس طرح کر سکتی ہے؟

المستفتی: نمبر ۱۷ اسمہ کبیر، معرفت فتنی محمد صدیق مختار عام بھدر دو خانہ دہلی

۱۰ رمضان ۱۴۵۲ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۸) ایسی حالت میں کہ خوند کو عمر قید ہو گئی ہے اور کوئی اثاثہ بھی زوجہ کے نفقہ کے لئے نہیں چھوڑا تو کوئی مسلمان مام اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حکم فسخ عورت دوسرا نکاح کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کا اللہ لہ

(۱) اس صورت میں خلیفہ کا اصل مذہب یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور عورت کو بغیر طلاق دیئے شوہر کے دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں۔ کما فی الدر المختار، اولاً یفرق بیہما بعبودہ علیہا الثلاثہ ولا یعدم ایقانہ لو غابا حقہا (کتاب الطلاق باب الفلقة ۵۹۰/۳ ط سعید کراچی) نیز محض دیگر اندر ای صورت میں فسخ نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں اور حتیٰ کہ بھارت شریعہ میں پر عمل کرنا درست ہے اور لم یشرعی کے مذہب کے موافق قوی دلائل سے نکاح بائناطیہ ہے کہ جس کا مذہب تقریباً نکاح کا ہے اسی سے فسخ کرانے کا کما فی الدر المختار و حوزہ الشافعی یا عسار الروح و بتظروہا بعینہ ولو قصی بہ جمعی لم یعدم نعم لو امر شا فعیاً فقصی بہ بعد ادائہ برئش الامر والمأمور بحر (در مختار) وقال فی الرد (حاری ہے)

قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کو کالے پانی کی سزا پچھن ۲۰ سال کی ہوئی ہے اور اس کی جیہ می جوان ہے وہ اس عرصہ تک نہیں رہ سکتی اور اپنی شادی کرنا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں عقد ثانی کا کیا حکم ہے؟
المستفتی نمبر ۲۲۲ قاضی عبدالرؤف دھوانہ ضلع میرٹھ

١٦ ذيقعدة ١٣٥٢ هـ ٢٣ مارچ ١٩٣٣ء

(جواب ۹۹) اگر ممکن ہو تو اس قیدی شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے لیکن اگر حصول طلاق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر یہ حکم ہے کہ اگر عورت اتنی طویل مدت تک صبر نہ کر سکتی ہو یا اس کے نفقہ کی کوئی صورت خداوند کی جائیداد وغیرہ سے نہ ہو تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کر لیا جائے۔ اور بعد فسخ نکاح و اختصا سے عدت دوسرا نکاح کر دیا جائے، محمد کفایت اللہ کان اللہ له۔

شوہر نہ طلاق دیتا ہے نہ نان و نفقہ، تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
(المجموعۃ، مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید بمقدمہ خون رپاست نیپال میں گرفتار ہوا اور سولہ برس تک حوالت میں رہا اب اس کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور سزا اٹھ اچھس کی دی گئی زید اپنی زوجہ کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نان نفقہ دیتا ہے کیا ایسی صورت میں اس کی زوجہ بغیر طلاق دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) والحاصل ان عبد الشافی ادا اعسر الروح بالشفقة فيها الفصح وكذا ادا عاب واعتذر تحصيلها منه على ما اختاره كثيرون منهم لكن الاصح المتعمد عنده ان لا فصح ما دام موسراً - قال في عرر الاذكار ثم اعلم ان مثاليها استحسنوا ان يصب القاضى الحنفى مالاً من مذهبه التفریق بينهما ادا كان الروح حاضراً واما عن الطلاق فان دفع الحائض ثلثه لا ينسئ ولا سنده اذ الظاهر انها لا تحد من بقائها و عني الروح حالاً امر متوهم فالتفریق ضرورى ادا حلتها وان كان عاب لا يفرق لان عهده غير معلوم حال عيته - والحاصل ان التفریق بالعهر عن الشقة حائز عبد الشافى حال حصر فالروح وكذا حال عيته مطلقاً او مدله تشهد بینه باعصار الآن كما علمت فما بقاه عن النجفة والحلة الاولى جعلها متباحة حكماً محسباً فيه فيفسد فيه القضاء دون الثانية - مع ما يصح الثاني عبد احمد كما ذكر في كتب مذهب و عليه يحمل ما في فتاوى قاروى الهداية حيث سأل عن عاب زوجها ولم يترك لها النفقة فاجاب ادا اقامت بینه على ذلك وطلت فصح الكناح من قاص يراه ففسح بقدر وهو قضاء على العاب وفي بعد القضاء على العاب وواجب ان عدا فعلى القول بمداة يسوع للحنفى ان يزوجهما من الغير بعد العدة (هاشم) وذا المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب النفقة ٣ ٥٩٠ ط سعيه كوكبى) ايت ما عني جن من يندى سنان من منتهى عار مثل جن من نجي دار افتد اور بعات المسلمين في زوجه تفرق في اجازة مائة ويكفي الاية النافذة كفاية عاجزة مقدم ودين غم قفان قاضي و عند سنان و دكر مرابك فيه اسلاميه ص ٣٣ ط

(۱) اوس اعسر بفقہ امراته لم يعرف سیهما و یقال لہا استبدی علیہ ولول الشافعی یفرق لانه عذر عن الامساك بالمعروف فیوب القاصی مائہ فی التفریق (الہدایہ کتب الفلانی) باب الفقہ ۲ ۳۹ : ط (شركة علمہ ملتان) جواب نمبر ۹۸ حاشیہ نمبر ۱ کے تحت درج تفصیل کاملہ ذکر فرمائیں۔

(جواب ۱۰۰) اس صورت میں عورت حاکم مجاز سے اپنا نکاح ختم کر کے اور عدت گزار کے دوسرے نکاح کر سکتی ہے بغیر حکم فقہی کے۔ نکاح جائز نہیں ہے، لفظ محمد کا حاکم اللہ کا ہے۔

فصل دوم نافرمانی زوجہ

عورت کے بھاگ جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے عینحدہ نہیں ہوتی (سوال) مسماۃ مرمی بنت ہمال الدین کی شادی رحمت اللہ سے ہوئی عرصہ دس سال تک زن و شوہر اتفاق رہا اور دونوں یکساں بھی ہو میں ازال بعد اتفاق و رعیش باہمی کی وجہ سے مسماۃ اپنے والدین کے تحریر فی سال تک، صل زوجیت کا مقدمہ عدالت ہائی کورٹ تک پہنچا رحمت اللہ کامیاب ہو، مگر مسماۃ کو جب عدالت سے سپرد گئے جانے کا حکم ہوا تو مسماۃ نے اپنی دختران اور برادر خود کے شہر سے فرار ہوئی تیسرا سال تک روپوش رہی اپنی کزراوقات طریقہ ناجائز سے متفرق شوہر و دیار میں کرتی رہی اس وقت تک شوہر نے کوئی پتہ نہ دیا نہیں کی مسماۃ کی صورت سے ٹر کر کرتی ہے اور ہر دو دختران کی شادی بھی کر دی اب سوال یہ ہے کہ مسماۃ اپنے شوہر کے نکاح سے عینحدہ ہو گئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱ عبدالرحمن خاں بے پور

۲۲ رمضان ۱۳۵۲ھ ۹ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۱) مسماۃ کو عدالت نے بھی تک رحمت اللہ کی زوجیت سے عینحدہ نہیں ہوتی (۱۰۱) علیحدگی کے لئے زنی ہے کہ یہ تو رحمت اللہ طلاق دیکر عینحدہ کرے یا پھر کوئی مسلمان حاکم ان دونوں کی صورت حال معلوم کر کے جب اجتماع اور نہ ہو تو ممکن سمجھے تو ان کا نکاح ختم کر کے تفریق کا حکم دے (۱۰۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) کل امر ورت شدیدہ اس مسئلہ میں ماہر نے مذہب پر فتویٰ دیا ہے جس کی پوری تفصیل الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ العاقرۃ للنہایوی وحمہ اللہ تعالیٰ میں مذکور ہے دیکھیں ص ۷۷ حکم ووجہ غائب غیر مفقود - نیز کچھ تفصیل جواب نمبر ۹۸ کے حاشیہ نمبر ۱ میں بھی ہے۔ فقط

(۲) کان شہری توڑ سکتا ہے عدت نہ دیتے قاضی کو نکاح ختم کرانے کا اختیار ہے عورت کے ہاتھ میں یہ معاملہ نہیں رہا کرتا ہے کما قال فی الدر المختار لان الطلاق لا یکون من النساء الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۰ ط سعید کراتشی، ولحدیث ابن ماجہ الذی ذکر صاحب الدر والرد یقولہ لطلاق لہ واحد بالساق، کما عرفت من ملت المنعۃ (ہامش رد المحتار) مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۴۲ ط سعید کراتشی

(۳) ویكون واحدا اذا فاق الامساك بالمعروف کما فی امرأۃ المجبور والعین بعد الطلب ولذا قالوا اذا فاته الامساك بالمعروف فاق القاضي منه فوجہ التسویع بالا إحسان (المحر الرافق کتاب الطلاق ۳ ۲۵۵ ط دار المعرفۃ بیروت)

فصل سوم عدم نان نفقہ

نان و نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) میری منکوحہ بیوی نے عدالت انگریزی پنجاب میں دعویٰ دائر کیا کہ چونکہ میرے شوہر نے ساڑھے تین سال سے نان نفقہ ادا نہیں کیا لہذا مجھے نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی جائے عدالت نے میری حاضری کا سمن جاری کیا چونکہ میں غیر ملک میں تھا میں نے جواب دعویٰ تحریری روانہ عدالت کیا جو کسی خاص وجہ سے عدالت میں پیش نہیں کیا گیا میری بیوی نے جو قسوع عدالت میں پیش کئے اس میں تحریر ہے کہ اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے انکار کرے اور خرچ بھی نہ دے تو جدائی ہو سکتی ہے پیشتر اس کے کہ عدالت مجھ سے کوئی تحریر طلب کرے عدالت نے سمن بذریعہ اشتہار جاری کر کے یکطرفہ دگر دی دیکر میری بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت دیدی کیونکہ میرا جواب دعویٰ عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ المستفتی نمبر ۳۶۲، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ یکم جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۲) عدالت کو خاوند سے جواب لینا چاہیے تھا اور اگر وہ عقد دینے یا طلاق دینے سے انکار کرتا تو پھر وہ فسخ نکاح کا حکم کر سکتی تھی لیکن اگر مسلمان حاکم نے فسخ نکاح کا حکم اس بناء پر کر دیا ہے کہ خاوند کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور نہ موصول ہونے کی امید تھی تو اس کا حکم صحیح ہو گیا اور اگر انقضائے عدت سے قبل خاوند آجائے اور بیوی کے حقوق نفقہ ادا کر کے اسے راضی کر لے تو بیوی اس کو مل سکتی ہے (۱) محمد کفایت اللہ کا لفظ لہ

شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کے لئے کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت عظمیٰ نامی کا عرصہ ۱۳-۱۵ سال ہوئے ایک شخص زید کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے نکاح کے سال بھر ہی کے اندر شوہر نے ناراضی سے اس کو اس کے میکے پہنچا دیا اور اس وقت سے آج تک ایک کوڑی خرچ کو نہ دی اور نہ کوئی خبر لی اور نہ عورت کے بلائے کی خواہش کی کئی بار اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اگر تم کو اسے رکھنا منظور نہیں تو اسے طلاق دے دو تو وہ کہتا ہے کہ طلاق ہی سی سے مجھے کیا وہ جو چاہے کرے چونکہ عورت کو کھانے پینے کی تنگی رہی اس لئے اس کا ایک شخص سے ناجائز تعلق ہو گیا اور وہ اس کا نکلیں ہے بسنی والے کہتے ہیں کہ تو نکاح کر لے نکاح پڑھنے والے کہتے ہیں کہ جب طلاق

(۱) جو شخص باوجود قدرت کے بیوی کے حقوق نان و نفقہ وغیرہ نہ دے وہ حنفیہ کہلاتا ہے اس کا حکم بھی وقت ضرورت شدید و حتم سیدہ مستورات کی بانی کے لئے یہودی کے مذہب سے لیا گیا ہے "جو العیلة الحارة للعیلة الحارة حکم روحہ معتد ہو۔ لفظاً یہ عورت کہتے ہوئے ۳۔

نہیں ہوگی تو نکاح کیسے ہوگا۔

المستفتی نمبر ۲۶۷ حافظ محمد بہت حسین (ضلع ایادہ) ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۰۳) یہ صحیح ہے۔ عورت جب تک پہلے شخص کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔
بین: جب نہ زوج اول حلاق نہیں دیتا تو اول تو لوگوں کو چاہیے کہ اسے مجبور کریں کہ یا تو اپنی بیوی سے
بہت دیر تک ان کا نہیں ہو یہ حلاق دیدے (۲) اگر وہ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ کر دیں اور عورت عدالت
میں ۱۰۰ روپے کا ضمانت شوہر کے نکاح کا دعویٰ کر دے اور عدالت تحقیقات کر کے اگر ثابت ہو جائے
فی الحقیقت شوہر کا ظلم ہے تو نکاح کو فسخ کر دے یہ حکم مسلمان حاکم کی عدالت سے حاصل کیا جائے اور بعد
حصول حکم عدالت پوری کرے عورت کا دوسرا نکاح کر دیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر نان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) ایک شخص نے اپنی شادی کی شادی ہو جانے پر قریب چار برس ہو چکے نہ تو وہ عورت کو لینے
جاتا ہے نہ اس کو کچھ خرچ دیتا ہے لڑکی کے مال باپ چاہتے ہیں اور کہتے ہیں دوسروں سے مگر اس کا
شوہر نہ اس کا نہ لینے نہیں آتا اور نہ کچھ جواب دیتا ہے کیا کیا جائے؟

المستفتی نمبر ۸۰۶ مفتی مقبول احمد (چکنوی) ۷ ازی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۰۴) اس لڑکی کا نکاح کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کرنا چاہیے اور جب نکاح فسخ کر دیا
جائے تو پھر دوسرا نکاح ہو سکے گا (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟

(سوال) ایک شخص اپنی زوجہ کو بغیر نان و نفقہ اور مکان کفنی کے چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی زوجہ جوان

(۱) کن صبح بعد صلح فانکسی مائل وکذا الکاح بعد الکاح - والا صل ان کل عقد اعيد فانکسی مائل
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید کراچی)

(۲) وبیح الطلاق ثلث اوقات الامساك بالمعروف والدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۲۹/۳ ط
سعید کراچی، وقال فی البحر ویکون واحدا اذ اقامت الامساك بالمعروف کما فی امرأة المحبوس والعیس بعد
الطلب وکذا قالوا اذ اقامت الامساك بالمعروف باب القاضی ما به فوجب التصريح بالاحسان (البحر الرائق کتاب
الطلاق ۲۵۳/۳ ط دار المعرفة بیروت)

(۳) ۱۰۰ روپے کا ضمانت شوہر کے نکاح کا دعویٰ کر دے اور عدالت تحقیقات کر دے یہ حکم مسلمان حاکم کی عدالت سے حاصل کیا جائے اور بعد

(۴) نعم یصح للناسی عبد احمد کما ذکر فی کتب منہ و علیہ یحمل مالی فتاویٰ قاری الہدایۃ حیث سأل عن
عاب روحها ولم یرک لها الخلقۃ فاحاب اذا اقامت یمتۃ علی ذلک و طلبت فسخ الکاح من فاس برہ فصح بعد
وہو فسخا علی العاتب و فی عاب القضاء عی العاتب و یربان عندنا لعلی القول بفداء یسوع للحملی ان یروحها من
العیر بعد العدة (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الفلقة ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی)

میں شباب میں تھی اس نے بعدت تمام پورے دو سال انتہار کھینچ کر اپنی حالت بعض علمائے کرام کے سامنے پیش کی اور اپنی ہر قسم کی ضرورت سنائی اس پر علمائے اہل حدیث نے اس کو فسخ نکاح کی اجازت دی اور ایک عالم نے اس کا نکاح فسخ کر دیا اب اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟
المستفتی نمبر ۸۷۶ محمد اسماعیل (منٹل ہاپور) ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۰۵) اگر عورت مجبور و مضطر تھی تو اس کا نکاح فسخ کر دینا اس حالت میں جائز تھا مگر فسخ کرنے کا حق یا تو باعتبار حاکم کو یا جماعت مسلمین یا شرع کو تھا، کسی ایک عالم کو یہ حق نہیں تھا اس لئے نکاح ثانی جائز نہیں ہوا (۲)

جو شوہر عرصہ نو سال تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے 'تو وہ عورت کیا کرے؟
(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو عرصہ نو سال سے ترک کر رکھا ہے نہ اس کو اپنے مکان پر لے جاتا ہے نہ نان و نفقہ کی خبر گیری کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے عورت جو ان سے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ نیز وہ اپنا مر لینے کی حقدار ہے یا نہیں؟
(جواب ۱۰۶) زوجہ کو حق ہے کہ مسلمان بچ کی عدالت سے ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۳۹ء کے تحت اپنا نکاح فسخ کرالے پھر عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکے (۳) زوجہ اپنا مر لینے کی حقدار ہے (۴)

شوہر جب نان و نفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) آج ایک عرصہ دراز ہوا زید اپنے مکان پر نہیں آتا ہے اور نہ اپنی عورت کو خوراک و پوشاک کا خرچہ دے کر آتا ہے زید کے والدین غریب ہیں وہ عورت اپنے مال باپ کے گھر میں آکر پرورش ہوتی ہے اسی اثناء میں ایک خط زید نے بذریعہ ڈاک اپنے والد کے نام روانہ کیا اس خط میں زید لکھتا ہے کہ میری

(۱) کہیئے الحيلة الساحرة لتحليلة العاحرة "مقدمہ در بیان حکم تعدی قاضی در ہندوستان"
دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ص ۳۴ ذرا اشاعت کرائی

(۲) کل صلح بعد صلح فالنامی باطل و کذا النکاح بعد النکاح۔ والا صل ان کل عقد عہد فالنامی باطل
(الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید کراتشی

(۳) وعلیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاضی الہدایۃ حیث سأل عن عاب روحها ولم یرک لها عقد فاحاب اذا ماتت بینه علی ذلک وطلت ففسخ النکاح من قاض برأه ففسخ عقد وهو قضاء علی العاتب و فی معاد القضاء علی العاتب روایت عن عبد علی القول بعدہ یسوغ للحمی ان یزوجها من العبر بعد العدة (هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الفلقة ۳/۵۹۹ ط سعید کراتشی

(۴) و تلح العشرة ان سماها او دواها و یحب الاكثر منها ان سعى الاكثر وینا کذا عند وطنی او حلوۃ صحت من الروح او موت احدهما (رد مختار) وقال فی الرد و اذا دان المهر و حب بمس العقد۔ و اما هنا ک۔ و م تمامہ بالوطء و یجوز (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب المهر ۱۰۲/۳ ط سعید کراتشی

عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کوئی مسلمان حاکم فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہوگی (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

نوسال تک جس عورت کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کی شادی ہوئے تقریباً چودہ سال گزرے ہیں اور ایک لڑکا بارہ سال کا ہے لیکن تقریباً ۹ سال ہو گئے کہ ہندہ کے شوہر نے ہدیہ کی کچھ خبر نہیں لی اور نہ روٹی پکڑا دیا اس عرصہ میں ایک دفعہ جہاں کہ ہندہ کا شوہر تھا اس کے پاس اس کے ہدیہ کے کو لیکر گئے لیکن اس نے کوئی خبر گیری ان کی نہ کی بلکہ اس نے گھر میں تپا چھوڑ دیا دوسرا موقع اس کو یہ اور گیا کہ وہ اپنی ہدیہ کے ساتھ رہے ہیں وہ وہاں سے بھی چھوڑ کر چلا گیا اب ۹ سال گزر گئے ہیں کہ ہدیہ کی روٹی پکڑنے کی یا خرچ وغیرہ کی کوئی خبر نہ لی اس صورت میں شرع کیا اجازت دیتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۸۳۴ حاجی محمد بشیر صاحب ریاست حیدر (ضلع داوری)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۹) ہدیہ کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے اور پھر عدت گزر کر دوسرا نکاح کرے (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

یہ شافعی المذہب عورت نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے؟

(سوال) ایک عورت کی شادی ہوئے چار پانچ مہینے شوہر کے پاس تھی بعدہ نان و نفقہ کے باعث توبہ نے زوجہ کو اس کے والدین کے گھر پہنچا دیا اور خود نے دوسری زوجہ سے نکاح کر لیا اس کو کتنی سات سال ہو گئے سات سال کی مدت میں شوہر نے زوجہ کی کوئی بھی کسی طرح سے خبر گیری نہیں کی نہ نان و نفقہ پہنچایا اور شوہر کو اس نہ کو یہ زوجہ سے نفرت بھی ہے مگر زوجہ میں کسی بات کا عیب نہیں اور شوہر عاقل بھی نہیں و یہ زوجہ جین متقدمہ شافعیہ ہیں سات سال نان و نفقہ نہ ملے ہوئے بغیر طلاق کے کوئی نکاح ہو سکتا

(۱) قال فی عزز لا ذکر لہ اعمہ ان مشا یحدا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی بالیا ممن مدہہ التفریق بیہم اداکان الروح حاضر و ای عن العلقی - والحاصل ان التفریق بالمعصر عن النفقة جائز عند الشافعی حال حصره لروح و کذا حال غیثہ او مالہ تشهد بہا ہاسارہ الآن - نعم یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مدہہ و عیہ ما یحمل فی فتاوی قاری اعدایۃ حیث سأل عن غاب روحہا ولم ینزل لہا نفقة فاجاب ان الامت بة علی ذلک و طبت فسخ النکاح من قاض برہ الفسخ بلفظ وهو قضاء علی الغائب و فی معاد القضاء علی الغائب رواہ عدا لعلی لقرن بعدہ یسوع للحنفی ان بزوحہا من الغیر بعد العدة زہامش و المحدث کتب الطلاق باب نفقة ۳ ۵۹۱ ط سعید کرائشی قصص کے سے بکچے نچیمہ نہ حرقہ للعلیلة المرحومہ بحث حکمہ روحہ منعہ فی النفقة ص ۷۴ مطبوعہ دار الایات کراچی

ہے یا نہیں، شوہر کرنے پر راضی ہے۔

المستفتی سید کمال الدین صاحب (ضلع قلاب) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ء ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء
(جواب ۱۱۰) بغیر طلاق یا فسخ کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی ہاں قاضی سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے
بعد فسخ کے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر میری کوٹان و نفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟

(سوال) مسوۃ زینب کا نکاح ہی مت پانچویں اس کے والدین نے زید کے ساتھ کر دیا لڑکی بنو زینب اللہ تعالیٰ
کہ زید سنگاپور چلا گیا جس کو تقریباً پندرہ سال ہو گئے وہاں زید نے دوسری شادی کر لی اور اس کی زوجہ ثانیہ
ست دوپٹہ پیدا ہوئے اپنی زوجہ ان یعنی زینب کی کوئی خبر گیری نہیں کرتا اسنے زمانے کے بعد صرف
تیس روپے اور خظروان کیا جس کو آنکھ دہوتے ہیں ہر چند کوشش کی جاتی ہے کہ وہ مکان آئے یا اپنی زوجہ
اولی کو بھی اپنے پاس بدوے مسوۃ زینب سخت پریشان ہے اور اب مجبوراً عقد ثانی کرنے کے لئے چین
اور تیار ہے کیونکہ اس کے والدین بھی قضا کر گئے ہیں جس کی وجہ سے اور بھی اسکی زندگی وہاں چاہے
شوہر نہ خرچ دیتا ہے اور نہ اپنے پاس سنگاپور جاتا ہے اور نہ خود آتا ہے اس صورت میں زینب نہ کوہ کے
عقد ثانی کی کیا صورت ہے۔ اس کا نکاح ثانی صحیح ہوگا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۱ حافظ ولی اللہ
صاحب (اعظم گڑھ) ۳۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۱) زینب کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور حاکم بعد تحقیقات
پر نہ عدم وصول نفقہ و خط و مصمت نکاح فسخ کر دے اور پھر بعد عدت نکاح ثانی کرے (۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نان و نفقہ نہ دے تو نکاح ثانی کا حکم

(سوال) میں ایک غریب، کمیا ہوں محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہوں میری ایک بیوی
بہنی جس کی شادی کو پندرہ سال ہو گئے ہیں اس کے خوند میں اور اس میں کھٹ پٹ ہو گئی ہے آٹھ یا نو سال

(۱) وحودہ الشافعی باعصار الروح و تنصیرھا بغیتہ و تلویقہ فیہ لم یجد بعد نعم لوامر شافعی فیہ بعد
(المر المحاور مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العقۃ ۳ ۵۹۰ ط سعید کراتشی، وف فی الہدایۃ وف
الشافعی بفرق لاء عمر عن الامامات المعروف فیہ اب انصافی ماب فی التفریق (لہدایۃ کتاب الطلاق) باب العقۃ
۳۹۲ ط شریکۃ علمہ ملتان

(۲) ہد فی الاصل مذهب مالک افی فیہ علمائنا التحفۃ و تفصیل المسئلۃ فی الرسالۃ المؤلفۃ فی ہذا الباب
المسندۃ بالحبۃ للاحمرہ للحبیبہ للاحمرۃ بحث حکمہ روحہ متبع فی العقۃ ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

سے میرے پاس ہے اور اسکی پانچ سالہ لڑکی بھی یہیں پر ہے آٹھ سال کے عرصہ میں مجبور اس کا خاوند ایک ماہ تک یہاں رہا ہے اور اب وہ نہ تو لڑکی کا خرچ دیتا ہے نہ بیوی کا۔ وہ خرچ دینے کے قابل ہی نہیں ہے کیونکہ وہ کما نہیں سکتا آخر کار لچار ہو کر مقدمہ چارہ جوئی سے نکاح فسخ کرایا گیا اور دوسرا سال نکاح ٹوٹنے کو ہونے والا ہے مگر یہاں پر جو مولوی صاحبان ہیں وہ اس بات کے برخلاف ہیں خاص کر پیر سید فیض الحسن جو احرار کے بڑے لیڈر ہیں کہتے ہیں کہ جب تک خود خاوند طلاق کا لفظ نہ کہے یا لکھ کر نہ دے دوسرا نکاح جائز نہیں اور وہ طلاق تو دیتا نہیں اور لڑکی بھی بڑی ٹیک اور با علم ہے اور اگر اسے ذرا بھی آرام ہوتا تو حاق دینے کی ضرورت نہ تھی وہ بالکل کما ہے اس سے اتنا جھٹھایا نہیں جاتا خیر جس طرح خدا کو منظور تھا اب میں آپ کو اس لئے تکلیف دیتی ہوں کہ برائے خدا اس مسئلہ کو حل کریں کہ لڑکی کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں میں تو شرع پر چلنے والی ہوں میں سخت مجبور ہوں مہربانی سے میرے حال پر ترس کریں اور فتویٰ بھیجیں۔

المستفتی نمبر ۱۹۹۷ از پٹی ٹی (سیالکوٹ) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء
(جواب ۱۱۲) اگر نکاح فسخ کرنے والا حاکم مسلمان تھا تو فسخ صحیح ہو گیا اور بعد انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱) اور اگر حاکم غیر مسلم تھا تو فسخ صحیح نہیں ہوا (۲) اس لئے اب کسی مسلمان حاکم سے فسخ کرانے کی سعی کرنی چاہیے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کرنے کا حکم
(سوال) چوبیس سالہ اپنی عورت کو بارہ سال سے چھوڑ دیا ہے اور جس وقت چھوڑا تھا اپنا نکاح ایک دوسری عورت سے کر لیا تھا کچھ روز کے بعد وہ عورت مر گئی تو پھر اس نے تیسرا نکاح کر لیا شدہ عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ اپنے پاس بلاتا ہے نہ کھانے کو دیتا ہے یہ عورت سخت مصیبت میں ہے اور نہ قاضی جی کہیں نکاح ہونے دیتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک اس کا خاوند طلاق نہ دے نکاح نہیں ہو سکتا یہ کہتے ہیں کہ ایسا فتویٰ لاؤ تو نکاح پڑھاؤں اس حالت میں علماء کیا فرماتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۰۶ شیخ ممتاز صاحب (ضلع بوشنگ آباد)

۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۳) اگر خاوند عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ دیتا ہے اور نہ اس سے فیصلہ اور سمجھو یہ کرنا

(۱) دیکھئے الحيلة الساحرة للحيلة العاجز بحث حکم روحہ معتق فی النفقة ص ۷۳ ط دار الاذاعت کراچی
(۲) و مقصود ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم حتی لو قلد الکافر ثم اسلم هل یحتج بالی تقلید آخره فیہ روايات قال فی الحر وہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاءه علی المسلم حال کفره (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراچی

ہے تو عورت کسی مسلمان کا کہنی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے حاکم بعد تحقیقات مگر مرد کی طرف سے زیادتی اور ظلم کا مشاہدہ کرے تو اس کو نکاح فسخ کر دینے کا حق ہے بعد حصول حکم فسخ و انتضاء عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی گی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

اگر شوہر بیوی کو نان و نفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی ادا نہ کرے تو امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے

(سوال) ایک عورت منکوحہ کا نکاح ہوئے عرصہ قریب دس سال کا ہوا مگر نکاح کے بعد منکوحہ کا خوند نہ صرف چوبہ عورت کے پاس رہ کر افریقہ چلا گیا افریقہ گئے ہوئے زوج کو عرصہ نو برس کے اوپر گزر گیا عورت منکوحہ کا خوند خوراک و پوشاک قدرے قلیل روانہ کیا کرتا ہے جو خرچہ افریقہ سے روانہ کرتا ہے وہ منکوحہ کے خورد و نوش کے لئے کافی دوائی نہیں ہے خوراک و پوشاک کے لئے از حد تکلیف گوارا کرتی ہے اور فی الحال عورت منکوحہ کی عمر پچیس سال ہے یعنی عالم شباب ہے اور منکوحہ کو اس کا خوند افریقہ بھی نہیں بلاتا اور عورت منکوحہ کے خاوند نے افریقہ میں دوسرا نکاح کر لیا ہے اور افریقہ میں اس عورت سے تین او دیں ہیں اور منکوحہ کا خاوند یہاں بھی نہیں آتا ہے اور عورت منکوحہ کو طلاق بھی نہیں دیتا ہے مذکور الحد۔ منکوحہ اپنے زوج سے مذکورہ شدائد سے عاجز ہے جو کہ واقعی ایک انسان ہر ممکن صورت سے برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کا نکاح فسخ کرنے کی کیا صورت ہے کیا کسی حکم کے رو برو کسی امام کے نزدیک ائمہ اربع میں سے فسخ ہو سکتا ہے؟

المسنفی نمبر ۲۳۳۶۔ مگر عبدالکریم صاحب (کا نضیاز)

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۴) اس صورت میں امام مالکؒ کے مذہب سے موافق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ جو ان عورت نے حقوق زوجیت ادا نہ کئے جائیں اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جائے کا خدشہ ہو تو مسلمان حکم نکاح فسخ کر سکتا ہے اور حنفیہ بھی ضرورت شدیدہ میں اس پر عمل کر سکتے ہیں (۲) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

(۱) تمیمی نے دیکھے الحیلة الساحرة للحلیلة العاخرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت فی النفقة ط دار الاشاعت کراچی

(۲) بعد یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مدہبہ و عنہ یحمل ما فی فتاوی قاری الہدایة سأل عن غاب روحها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا قامت بية علی ذلك و طنت فسخ النکاح من قاض براه ففسخ بقدر وهو قضاء علی الغائب وفي الغناء علی الغائب روايتان عندنا فعلى القول بقاءه يسوغ للحمي ان يزوجه من الغير بعد العدة (ها مش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳۹۱ ط سعید کراچی) (۳) تفصیل کے لئے دیکھے الحیلة الساحرة للحلیلة العاخرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت فی النفقة مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

نان و نفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں
مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح خ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو ۵-۶ برس سے نان و نفقہ نہ دیوے خبر گیری نہ کرے نہ رکھے نہ طلاق دیوے نہ عدالت مجاز میں حاضر آوے تو کیا اس کا یہ ظلم جائز ہے کیا ایسی عورت مجبور اس کے نکاح میں بندھی رہے گی کیا اس کو اسلام چھوڑنے ہی سے چھٹکارا مل سکتا ہے کیا اسلام ایسا سخت گیر اور یکطرفہ مردوں کو اختیار اور حقوق دینے والا نا انصاف مذہب ہے؟ کیا اسلام میں عورت کو اس طرح پھنسا کر چھوڑ دیا جانا جائز ہے کیا قانون اسلامی کے مطابق عورت طلع نہیں کر سکتی؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۳ قاضی سید محمد رمضان علی کاظمی - ضلع سمیر پور (یوپی)

۲۷ جب ۱۳۵۵ھ ۲۹ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۶۵) ان حالات میں کہ شوہر نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ عورت کو آباد کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کے گزارے اور حفظ عصمت کی کوئی شکل نہیں ہے عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنے نکاح کے فسخ کا دعویٰ پیش کرے اور حاکم شوہر کے ان مظالم کی تحقیقات کر کے نکاح فسخ کر دے اور عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دیدے تو عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے اگر عدالت میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو اور مسلمان کی کوئی پنچایت ایسی ہو جو اس قسم کے معاملات کا فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو تو وہ پنچایت بھی نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ اس کا فیصلہ بھی شرعی طور پر کافی ہو گا اعدالت شریعت ایکٹ نمبر ۲۲، ۱۹۳۷ء کی رو سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

غائب شوہر کی عورت کا حکم (الجمعیہ سنہ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں اس کے والد نے کر دی تھی اس کا شوہر آٹھ سال نو یوم رو کر چلا گیا اور ملک آسام میں شادی کر کے رہائش اختیار کی اور اپنی زوجہ لول کے پاس آج تک دو سال میں نہ کوئی خط و کتابت کی ہے نہ نان و نفقہ کی خبر ہے اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۱۶۶) جب کہ خاوند کی زندگی اور مقام قیام معلوم ہے تو اس سے ہر ممکن طریقہ سے نان و نفقہ یا طلاق حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ناکامی اور مایوسی ہو جائے تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے موافق تفریق کافوتی حاصل کر کے کسی حاکم یا اختیار سے اس کے موافق حکم حاصل کر لیا جائے اور پھر عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر لیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ

(۱) الرحلة الساحرة للحيلة العاخرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ معنت فی الطلاق مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) یہ شخص گرجہ مفقود نہیں مگر چونکہ زوجہ اس کی نیت اور عدم نفقات کی وجہ سے معیت میں رہتی ہے اس لئے ضرورت اس مسئلہ میں بھی مذہب و غیرت پر تکیہ دیا گیا ہے اور چند شرائط کے ساتھ اس کے لئے نکاح ثانی کی اجازت دی گئی ہے جس کی تفصیل رسالہ "میرہ ۷۷" میں مذکور ہے و کذا فی الرد مع یصح الثانی عبد احمد کما ذکر فی کتب مذہبہ (جاری ہے)

فصل چہارم تا اتفاقی زوجین

زوجین کے درمیان ناجاتی اور نان و نفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟
(سوال) تقریباً تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک عورت مسماہ سیکینہ کا نکاح ایک شخص مولوی مسیٰ موسیٰ سے ہوا تھا موسیٰ تھے باپ نے سیکینہ کے باپ سے کہا تھا کہ اگر تو بڑی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے تو میں تجھے اور تیرے چوں کو دکان تجارت کے لئے کرادوں گا (موسیٰ کے باپ نے نکاح کے بعد کوئی دکان نہیں کرائی) سیکینہ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ اپنے خاوند کے مکان پر رہی ہو گئی نہ لہا زوجین کے درمیان ناجاتی کی وجہ سے آپس میں دل شکنی رہی موسیٰ سیکینہ سے اور سیکینہ موسیٰ سے خوش نہیں معلوم ہوتی تھی موسیٰ کا باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح گھر ہو جائے اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہا مگر بظاہر زوجین کی ناجاتی کی وجہ سے موسیٰ کے باپ کو کامیابی نہیں ہوتی تھی یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ موسیٰ کہتا ہے کہ یہ لڑکی مجھے نہیں چاہیے اگر میرا باپ کوشش کرتا ہو کہ ہمارے گھر میں لا کر رکھیں تو وہ اپنے لئے کوشش کرتا ہو گا اب یہ حالت بڑھ گئی ہے جب موسیٰ کے باپ کی طرف سے کوئی اس لڑکی کو بلانے جاتا ہے تو سیکینہ کا باپ کہتا ہے کہ لڑکی کو نان و نفقہ نہیں پہنچا اور میں غریب آدمی ہوں لہذا مجھے اس کا بندوبست کر دیجئے اور پھر لے جائیے یہ جھگڑا بڑھتا رہا نکاح سے پہلے کچھ مدت سیکینہ کے باپ پر مقدمہ دائر کر دیا کہ یہ میرے مکان پر اتنا عرصہ رہا اس کی خوراک پوشاک کی یہ رقم ہوئی موسیٰ کے والد کو بیج منٹ مل گیا اس کے بعد موسیٰ کے والد نے ایک شخص مسیٰ محمد صاحب کو سیکینہ کے بلاوے کے لئے بھیجا جب وہ شخص سیکینہ کے والد کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ تم سیکینہ کو اسکے خاوند کے ہاں بھیج دو تو سیکینہ کے والد نے پھر وہی عذر پیش کیا کہ نہ تو وہ لوگ نان و نفقہ دیتے ہیں اور بیج منٹ لیکر مجھے اور مالی نقصان پہنچا یہ شخص مذکور نے اسے پانچ پونڈ کا چیک اپنے پاس سے دیا اور نیز ایک تحریر لکھ دی کہ اگر وہ (موسیٰ کا باپ) بیج منٹ کی رقم تم سے طلب کرے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں (شخص مذکور کا بیان ہے کہ یہ میں نے موسیٰ کے باپ کے کہنے سے لکھ دیا تھا) اب سیکینہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو خاوند کے گھر بھیج دیا تقریباً تین روزہ رہا رہی تیسرے دن موسیٰ دو لڑکیوں کو لے کر آیا خود باہر کھڑا رہا اور ایک عورت گھر میں گئی سیکینہ سے مخاطب ہو کر کہا ”تو کون ہے؟“ اور یہاں کیا ڈھونڈتی ہے؟ سیکینہ نے جواب دیا کہ یہ میرے خاوند کا گھر ہے گھر میں آنے والی عورت بولی موسیٰ تو میرا خاوند ہے اور ہم نے کورٹ میں

(حاشیہ صفحہ ۱۲۲) و علیہ یحمل فناوی فاروی الہدایۃ حیث سائل عمن عاب زوجہا ولم ینزل لہا بعقۃ فاحاب اذا قامت بئہ علی ذلک وظلت فسخ النکاح من قاض براہ ففسخ بعدہ ہو قضاء علی العاتب و فی بعد القضاء علی العاتب روایتان عندنا فعلى القول بفساذه یسوغ للحنفی ان یروجھا من العیر بعد العدة - فقولہ من قاض براہ لا یصح ان یراد بہ الشافعی فصلان عن الحنفی بل یراد بہ الحنفی فالہم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب البعقۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی)

کاح کیا ہے لہذا تو چلی جاوے اگر تجھے لڑنا ہے تو آباہر نکل! موسیٰ کے باپ نے یہ حالت دیکھ کر آنے والی عورت کو سمجھا کر واپس کر دیا اور موسیٰ بھی چلا گیا اس کے بعد موسیٰ کے باپ نے سیکینہ سے کہا کہ میرا زکا میرے کنبے میں نہیں اس لئے بالفعل تو اپنے باپ کے گھر چلی جا یہ کہہ کر موسیٰ کا باپ سیکینہ کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آیا اب موسیٰ کے والد نے مذکورہ بالا بیج منٹ جو اسے ملا تھا اس کی رو سے سیکینہ کے باپ پر وارنٹ نکالا سیکینہ کے باپ نے دفاع میں اس تحریر کو پیش کیا جو محمد صاحب نے لکھ دی تھی سٹریٹ نے اوٹا لڑکے اور لڑکی کو بلا کر سمجھایا کہ آپس میں مل جل کر رہو سیکینہ نے کہا کہ یہ نہ مجھ سے ارضی تھانہ میں اس سے راضی تھی میرے اور اس کے باپ نے مل کر ہمارا عقد کرادیا (عقد بطریق اہل سنت والجماعت ہوا تھا) لڑکے نے کہا کہ جو زیورات ہم نے دیئے تھے وہ یہ لے کر نہیں آئی اس لئے میں سے نہیں رکھتا جمسٹریٹ نے یہ بھی سمجھایا کہ کیا تو زیورات کا بھوکا ہے یا اپنی عورت کا مگر لڑکا یہ کہتا رہا کہ سب تک سیکینہ زیورات لے کر نہ آئے میں اسے نہیں رکھتا کھلے کورٹ میں کارروائی شروع ہوئی وہی کہہ رہا ہے کہ زیورات جو ہم نے دیئے تھے لے کر نہ آئے تو میں نہیں رکھتا سیکینہ نے کہا کہ زیورات جو آپ نے دیئے تھے ان میں سے ہمارے پاس چھ چوڑیاں اور کان کی بالیاں باقی ہیں ہار وغیرہ ہم لے کر کھا گئے کیونکہ آپ کی طرف سے ہمیں تان فقطہ نہیں ملا اور ہم لوگ غریب ہیں جو زیورات لڑکی تھی تھی کہ میرے پاس ہیں وہ کورٹ میں پہن رکھے تھے سیکینہ اور اس کے باپ کی طرف سے بیرونی نے والا وکیل جرح میں موسیٰ سے پوچھا ہے کہ یہ (۱) لڑکی سیکینہ اس وقت جس حال میں ہے اسے نہ تجھے سپرد کرتا ہوں تو تیری عورت کر کے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا نہیں یہ قبول نہیں مجھے یہ نہیں چاہیے جرح (۲) تو جمسٹریٹ کے روبرو حلف اٹھا کر زبان دے رہا ہے میں نہ سے دوسری بار پوچھتا ہوں کہ سیکینہ کو تیری عورت سمجھ کر کہہ اس موجودہ حال میں ہے اسی طرح تو بری عورت سیکینہ کو قبول کرنے پر راضی ہے؟ جواب میں راضی نہیں وکیل نے تیسری بار پھر پوچھا اب میں موسیٰ نے کہا کہ میں کہہ چکا کہ میں لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اس وقت تقریباً چھ سات سہان کورٹ میں موجود تھے جو مذکورہ بالا سوال و جواب سن رہے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ سوال و جواب سے طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق پڑ جاتی ہے ہاورنہ پھر کیا کیا جائے تین چار سال کے عرصہ میں لڑکی اپنے خاوند کے ہاں محدود عرصے تک رہی یعنی شکل سب ملا کر دو تین ماہ نہ تو لڑکی کو تان فقطہ ملتا ہے اور نہ خاوند کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور نہ وجہ میں اتفاق ہے اگر سیکینہ موسیٰ سے طلع کی درخواست کرتی ہے تو موسیٰ چھوڑنے پر راضی نہیں و اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ أَلَمْ تَرَوْا بِأَنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُلَاقِي

المیل قدر وھا کا معلقہ ، اس صورت میں سیکڑ کو صرف فسخ نکاح کا دعویٰ کرنے کا حق ہے مگر بد قسمتی سے نہ یہاں تو ضعیف ہے نہ حاکم مجز مجسٹریٹ پانچ وغیرہ جو ہیں وہ عیسائی ہیں یا یہودی ہیں مسلمانوں کی کوئی چٹائیٹ وغیرہ بھی نہیں ہے مسلمان کمزوری یا ریاد وغیرہ اسباب کی بناء پر اس قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بھی نہ ہوں گے علمائے دین ہیں مگر وہ بھی اپنے سینٹھوں کے زیر احسان اپنی زبان بند رکھنے پر مجبور ہیں لہذا ان دونوں کی جدائی کس طرح کی جائے ؟

المستفتی نمبر ۳۸۷ دیا اینڈ کمپنی جو ہا سمرگ ساؤتھ افریقہ

۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۱۷) ان جوابوں سے جو وکیل کے سوالوں پر موسیٰ نے دیئے ہیں طلاق تو نہیں پڑتی ، لیکن ان حالات میں عورت کو حق ہے کہ وہ فسخ نکاح کی درخواست کرے اور مجسٹریٹ اگر غیر مسلم ہو تو اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اس مقدمہ کو فیصلہ کے لئے کسی مسلمان کے سپرد کر دے اور وہ مسلمان فریقین کے بین اور شہادت وغیرہ لے کر جب دیکھے کہ ان میں باہم اتفاق سے رہنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں تو فسخ نکاح کا حکم کر دے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نہ بیوی کو اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ اسے

طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

(سوال) زید نے نکاح کیا زوجہ عرصہ پانچ چھ سال تک زید کے مکان میں رہی ازالہ بعد میں بیوی کی آپس میں بائع ہوئے کی وجہ سے زید نے بغیر طلاق کے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا اب وہ اپنے باپ کے مکان میں ۴ سال تک بیٹھی رہی اسی امید میں کہ زید بلوائے مگر بنو زید نے عرصہ تک مطلق پروا نہیں کی اور نہ بوائی اپنی شادی دوسری جگہ کر لی اتنے عرصہ بعد مساقہۃ کو رکھ کر اس کے والد نے نکاح ثانی کر دیا اس کے نکاح کی زید کو چنداں وقت اطلاع دی مگر زید نہ آیا اور نہ کچھ رکاوٹ پیش کی نکاح ثانیہ ہونے کے بعد زید نے ان کو مقدمہ دائر کیا مدعی مدعا علیہ کی زہنی سن کر کورٹ نے یہ فیصلہ دیا جو لڑکی زید کے نطفہ سے تھی اس لڑکی کا نان نفقہ حق پرورش کی رقم اس کی والدہ کو دے کر دختر مذکورہ کو سے جاتی ہے

(۱) النساء ۹۳۰

(۲) م نے کہ اس میں نہ تو رخصتہ جو وکیل کے سوال پر شوہر نے کہے ہیں اتفاق طلاق نہیں ہیں اور نہ یہ اتفاق طلاق کے ہم معنی ہیں ہاں ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کما فی الرد (قولہ و رکبہ لفظ محصور) ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کما ہد المصنوع مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۳۰ یا مسعد کراچی

(۳) فضیل کے لئے دیکھئے الحیلة الساحرة للحلیلة العاجزة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعست فی النعقة ط دار الاشاعت کراچی

حکم عدالت سے پاکر اپنے ملک کو روانہ ہو پھر نہیں آیا اور نہ دختر کی طلبی کی اتنے عرصہ بعد خاوند خانہ بھی فوت ہو گیا اب وہ عورت بطریق بیہ وراثت تھی ہے گزر معاش کا کوئی ذریعہ نہیں اب وہ نکاح ثالث کرنا چاہتی ہے چند مسندن قصبہ ہذا کے معترض ہیں اور مفتیان سے فتوے کی درخواست کرتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۲۶ سید محمد رشید ترمذی (مسی کا نفا) ۱۴ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء (حواب ۱۱۸) شوہر ان سے فیصلہ کر لینا چاہیے یا کسی مسلمان مجسٹریٹ سے یہ فیصلہ حاصل کر لیا جائے کہ نکاح اول صحیح کیا گیا اور نکاح ثانی کی اجازت ہے (جب دوسرا نکاح ہو سکے گا۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ لہ ولی)

نبی اپنے شوہر کے گھر جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟ (سوال) ایک ماہانہ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے زید سے کر دیا زید اس وقت باغ تھا لڑکی اس وقت سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے مگر چند روزہ کی بناء پر اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضامند نہیں اور اپنا نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے کیا اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو بخیر ذریعہ عدالت کر لیا جائے یا متعلقہ فتویٰ ہی کافی ثانی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۷۱ عبد اللہ چراسی (مالیر کوٹلہ)

۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(حواب ۱۱۹) لڑکی نکاح جن وجہ سے فسخ کر سکتی ہے وہ وجہ کسی مسلمان حاکم کو یا کسی تارک مسم قرینین کے سامنے پیش کرے اگر حاکم یا ثالث ان وجہ کو معقول اور موجب فسخ سمجھے گا تو نکاح

۱) وعلہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایۃ حیث سأل عن عات وروحھا او لم ینزل لھا بقعة فاحاب اذا اقامت بیتہ عنی دلت وطلعت فصح الکاح من قاض برہ فصیح بعد وهو قضاء علی العات و فی عات القضاء علی العات ورویان عدا علی القول سفادہ یسوع للحمی ان یروحھا من الغیر بعد العدة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۹۱ ط سعید کراتشی، وکذا فی الحلیۃ الناحیۃ للحلیۃ العاقرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت ط دار الاشاعت کراچی۔

(۲) واهله اهل الشہادۃ ان ادانھا علی المسلمین (رد المحتار) وقال فی الرد الصمیر فی اہله راجع الی القضاء سبعی من یصح مہ - حاصنہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ - شروط بصرہ وولیتہ و لصحة حکمہ بعدہا و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراتشی)

(۳) واما المحکم فشرط اہلہ القضاء و یقتضی فیما سوی الحدود والقصاص (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۴ ط سعید کراتشی) دلت کے زید صحت نکاح کا فتویٰ ضرورت کی بناء پر کما فی حاشیۃ الحلیۃ الناحیۃ ص ۳۴ اما التحکیم فی بعض مسائل الباب لا یصح اصلا و فی البعض یصح ولکن لا یفتی بہ لما قال صاحب الہدایۃ وغیرہ من انه لا یفتی بہ فی الکاح والطلاق وغیرہما لکیلا ینحصر العوام قلدا لمرکبہ - وقال فی الفتح و فی فتاویٰ نصیری حکم المحکم فی الطلاق والمصاف بعد لکن لا یفتی بہ (فتح القدیر کتاب القضاء ۱۹۷ ص ۱۹۷)

فتح کردے گا کوئی فتویٰ نکاح کے لئے کافی نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لا دہلی

شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت
ادا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
(المحییۃ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ زید کا نکاح بندہ سے ہوا مگر زید نے کبھی خوشی سے بیوی
کے پاس جانا منظور نہ کیا والدین کے کہنے سے اس کے پاس گیا بھی تو کوئی اظہار خواہش نفسانی کا نہیں کیا
اور نہ کرنے کی امید ہے بندہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اب کیا کرنا چاہیے۔
(جواب ۱۲۰) اگر زید عین ہے اور اس وجہ سے بندہ سے مقاربت نہیں کرتا تو بقاعدہ عین مرفوعہ الی
الحکم و امسال یکسال (۱) کے بعد تفریق ہو سکتی ہے (۲) اور اگر عین نہیں ہے محض زوجہ کے ساتھ یکدی اور
القت نہ ہونے کی وجہ سے مقاربت نہیں کرتا تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دیدے یا خلع کی صورت کرے
اس سے علیحدگی کرائی جائے اگر اس پر آمادہ نہ ہو تو پھر حکم مسلم نکاح کو فتح کر سکتا ہے (۱۰ فقط
محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ بدرہہ امینہ دہلی

فصل پنجم صغر سنی زوج

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ڈر سے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) ایک نابالغ لڑکی معمرہ آٹھ نو سالہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک نابالغ لڑکے معمرہ پانچ سالہ کے

(۱) و شرط للکمل القضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۳/۷۱ ط سعید کرائشی ،
وان کان الروح غیر ہما ای غیر الاب وایہ ولو الام أو القاضی او وکیل الاب لا یصح من غیر کف ، او نفس فاحش
اصلاً وان کان من کف ، وبمصر المثل صح ولكن لها خيار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده بشرط القضاء
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۳/۷۰ ط سعید کرائشی)
(۲) حکم کے پاس مقدمہ کی جٹی اور ایک سال کی ملت۔

(۳) حواء المرأة إلی القاضی بعد مضي الاجل وادعت انه لم یصل اليها وادعی الروح به الوصول - وان بکل
حبرها القاضی وان قالت المرأة ان بکر بطرت اليها النساء والواحدة نکمی والتنازل احوط - وان قلن ہی بکر او
افرا الروح انه لم یصل اليها حبرها القاضی فی العرقه - فان اختارت العرقه امر القاضی ان یطلقها طلقه نائبة فان امی
فری سہما (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق باب الثاني عشر فی العین ۱/۱۶۱ ط ماحذہ کوئٹہ ہاس سٹڈ میں
موجودہ زندہ کی ضرورت کے پیش 'خبر نہ سب بیوی کے مطابق عورت کی رہائی کی صورت تجویز کی گئی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ
"الحرارة السائرة للحلیلة العاخرة" ص ۴۳ بحث حکم زوجه عین مطووعہ دار الاشاعت کراچی)

۱۰ "کدی الحمة السائرة للحلیلة العاخرة" ص ۵۰ بحث حکم زوجه عین مطووعہ دار الاشاعت کراچی

ساتھ کر دیا جس کو عرصہ قریب چھ سال کا گزر اب لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہو چکی ہے اور اب وہ بالغہ ہے لیکن بد قسمتی سے لڑکے کی عمر دس گیارہ سال کی ہے اور اس کو بالغ ہونے کے لئے آٹھ سال کا عرصہ درکار ہے لڑکی اتنی طویل مدت تک اس لئے انتظار نہیں کرنا چاہتی کہ ایسے انتظار سے اس کی عصمت و محبت خضرے میں ہونے کے علاوہ ناموافقت عمر کے باعث لڑکی کو اپنی زندگی کا مستقبل صریحاً تلخ و تاریک نظر آ رہا ہے اور آئندہ فوج و بیہودی کی کوئی امید نہیں بتا رہیں وہ اپنے باپ کی غفلت و بے احتیاطی سے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہے لیکن نابالغ لڑکے کا باپ انفساخ نکاح پر رضامند نہیں ہے آیا لڑکی و ازروئے فقہ حنفی عدالت سے ختنہ نکاح کرانے کا حق ہے یا نہیں؟ واضح ہو کہ لڑکا اور لڑکے کا باپ حنفی ہیں اور لڑکی اور لڑکی کا باپ شافعی ہیں۔

المستفتی نمبر ۷۷۷ جنگی خاں شیروانی۔ ہمت آباد (ریاست حیدر آباد)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۱) اس صورت میں فقہ مامی کی رو سے برائے خوف زنا فسخ نکاح کا حکم ہو سکتا ہے (۱) اور حنفی ضرورت شدیدہ میں فقہ مامی پر عمل کر سکتا ہے (۲) فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے
بہستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے

(سوال) ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ہو اور دونوں کی عمریں تقریباً چھ سال تھیں اور لڑکے کا والد انتقال کر چکا اور لڑکے کی طرف سے اس کا دادا اولی تھا اور لڑکی کا والد زندہ تھا اور وہی ولی تھا اور اس وقت لڑکے کے دادا کا انتقال ہو چکا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اور اس وقت لڑکے اور لڑکی کی عمر تقریباً ۱۵ یا ۱۶ سال کی ہے اور جب سے نکاح ہو لڑکی اپنے باپ ہی کے گھر پر موجود ہے اور لڑکے کے گھر نہیں گئی اور نہ ہی کبھی ضوت ہوئی ہے اور لڑکا بچہ مسکین اور یتیم ہونے کے لائق معلوم ہوتا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اس لئے لڑکی فریہ اور ہوشیار معلوم ہوتی ہے اب رہا یہ معاملہ کہ لڑکی کے والد نے اپنی لڑکی سے عدالت میں یہ عرضی دلوائی ہے کہ مجھ کو طلاق ملنی چاہیے ہم سب لوگ لڑکے کو سمجھا چکے ہیں کہ تو طلاق دیدے لیکن لڑکا اس بات کو نہیں مانتا اور کہتا ہے میں طلاق نہیں دیتا۔

المستفتی نمبر ۲۳۸۱ فیض محمد (ریاست جئید)

(۱) دینے الحيلة الساحرة للحيلة العاهرة ص ۷۴ بحث حکم زوجه منعته فی الخفة ط دار الاشاعت اودو بارا

کراچی

(۲) و فی حاشیة الفتاوی و ذکر الفقیہ ابو اللیث فی ناسب الطائفة انه اذا لم يوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلة يرجع الی مذهب مالک انه القرب المذاهب الیہ (عامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الرحمة ۱/۱۳ ط سعید کراتشی

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۲۲) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور طاقور و توانا ہے اور لڑکا ابھی نابالغ اور کمزور ہے اس کے بالغ ہونے میں بظاہر اتنی دیر ہو کہ لڑکی خواہش نفس کو برداشت نہ کر سکے اور اس کے جملائے زنا ہو جائے گا غالب گمان ہو تو ایسی حالت میں مسلم حاکم فسخ نکاح کر سکتا ہے اگر حاکم بعد تحقیقات کے نکاح فسخ کر دینا ضروری سمجھے اور فسخ کر دے تو عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہلی

نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماہ زینب بی بی عمر کے لڑکے عبد اللہ جو کہ چھوٹی عمر والے کو، بیکر ایک اشام بھی تحریر کیا ہے اب لڑکی ایک سال سے جوان ہے اور لڑکا عبد اللہ تخمینہ ۹ سال کی عمر کا ہے فریقین کو اندیشہ ہو رہا ہے کہ فسات زمانہ دیکھ کر کہیں لڑکی کسی دیگر شخص کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کرے نکل نہ جائے عمر لگتا ہے کہ زید کو کہ تم اپنی لڑکی زینب کی کسی دوسری جگہ شادی کر دو اس طرف سے اجازت ہے کیا از روئے شریعت زنی زینب بی بی عبد اللہ کے علاوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۳۶ خدام مصطفیٰ (سویہ سرحد) ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۲۳) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا شوہر ابھی نابالغ ہے اور اس کے بالغ ہونے کا خطرہ کرنے میں لڑکی کی عصمت خراب ہونے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرایا جاسکتا ہے اور بعد حصول فیصلہ فسخ دوسرا نکاح ہو سکے گا، محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہلی

نابالغ لڑکے کے ساتھ بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر آٹھ نو سال ہے کر دیا گیا چونکہ فتنہ کا سخت خطرہ ہے کیا تفریق کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۶۶۲ مولوی نصیر بخش بھادپور ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۱۲۴) اگر لڑکی کے جملائے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہلی

(۱) کو بیٹے خوالہ ساید

(۲) کو بیٹے الحبلۃ الباحرۃ للحبلۃ الدحرۃ ص ۷۴ بحث حکم روجہ منعت فی الفقه مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۳) کو بیٹے خوالہ ساید

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے براہ کرم جلد تحریر فرمائیں۔

(جواب ۱۲۵) خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغ ہو جائے اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں نری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ ابتلائے زنا کا خطرہ اور جس شہوت کا ضرر ضرر عدم نفقہ سے قوی ہے اور مفقود میں تضرر بعدم انشع و تضرر عین الشہوة دونوں کو غور قرار دیا گیا ہے اور تضرر عین الشہوة کو اقوی قرار دیکر اس کے لئے چار سال کی مدت بھی ضروری نہیں سمجھی گئی بلکہ فوراً فسخ نکاح کی اجازت ملے گی نہ دے دی اور صورت مسئول عنہا میں تضرر عین الشہوة وجہ تابعی و عدم صلاحیت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ مفقود میں اس خاص صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجہ مقتود میں خوف زنا کی صورت میں تاخیر ضروری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ کے صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱ میں موجود ہے (۱) مگر امرۃ مفقود کے بارے میں یہ روایات ہیں نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد ان ضیل کے مذہب کے موافق نابالغ مین سے طلاق دلو اگر اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

فصل ششم زوج کا مفقود الخیر ہونا

گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال) مسماۃ ظہیر النساء بنت سکندر خاں سندھور کا نکاح سات سال کی عمر میں سکندر خاں نے عزیز محمد ولد اسد علی کے ساتھ جس کی عمر اس وقت ۹ سال تھی کر دیا تھا عقد کے کچھ دنوں بعد عزیز محمد پر ویس چلا گیا جس کو اب دس برس کا زمانہ ہو گیا دو سال تک اس کی خبر تھی اب آٹھ سال سے وہ بالکل اپنا ہو گیا کچھ خبر اس کی نہیں ہے نہ خط و غیرہ آتا ہے لڑکی کی رخصتی نہیں ہوئی اب لڑکی کی عمر جس سال ہے اس کا باپ بھی بہت غریب ہے لڑکی کی گزر مشکل ہے و نیز شباب کا زمانہ ہے قند کا اندیشہ ہے

المستفتی نمبر ۱۱۱۹ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

(۱) الحیلة الناحرة للحلیلة العاخرة بحث حکم زوجہ مفقود فائدہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده والمحلول والصی ولو مراہقا احارہ بعد اللوع - و حورہ الامام احمد (در مختار) وقال فی الرد قولہ وجورہ الامام احمد (۱) ای اذا کاد مبرہ یعقلہ بان یعلم ان زوجتہ تبین مہ کما هو مقرر فی متون مدعہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ۲۴۳ ط سعید کراچی)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۶) کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلے نکاح منہ کر لیا جائے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت ہو سکتا ہے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح منہ ہو سکتا ہے (سوال) (۱) مسلمان حاکم ہمارے ضلع میں کوئی نہیں ہے جس کی عدالت میں مسماۃ ظہیر النساء کا معاملہ حسب الامر شاد پیش کیا جائے (۲) عدالت میں مقدمہ باقاعدہ دائر کر کے مسماۃ ظہیر النساء کا نکاح ثابت کرنا اور پھر اشتہار وغیرہ کرنا جس میں کم از کم پچیس روپے صرف ہو گا اور مسماۃ ظہیر نے غربت اور اس کا باپ جو کہ مفلس بالکل مجبور ہیں، مشکل نذر ہوتی ہے اب چار سال یا دہرہ مجبوری ایک سال مسماۃ کا اپنے مفقود النثر شوہر کا انتظار کرنا نہایت دشوار ہے سخت قہر کا اندیشہ ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب غڑھ)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب) (از غائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اگر مسلمان حاکم موجود نہ ہو یا اس کی عدالت میں مقدمہ دائر کرنا یا چھ افلاس و تنگدستی کے دشوار ہو تو چند دیندار مسلمانوں کی بینائیت جس میں ایک معتبر اور مستند عالم بھی ہو قائم مقام قاضی کے ہو کر خدمات قاضی انجام دے سکتی ہے (۱) اور ایک سال کی مدت مقرر کرنا لازمی ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ الخلیۃ العاشرہ (۲) اور رسالہ المرقومات للمطلوبات میں موجود ہے جو دارالاشاعت دیوبند سے ملتی ہے (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم

(۱) ولا یفرق بینه و بینہا ولو بعد مضي اربع سنین خلافاً لمالك (در مختار) وقال فی الرد (قوله حلاق لمالك) قد عده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنین - نقول الفہستانی لو اتفی فی موضع الضرورة لا بأس به علی ما ظن (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المفقود: مطلب فی الافتاء بمذہب مالک فی روجہ المفقود ۴ / ۲۹۵ ط سعید کرائسی) الخلیۃ الساحرة للخلیۃ العاشرہ - بحث حکم زوجہ مفقودہ ص ۵۹ ن ص ۷۲ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۲) واما المحکم فشرطہ اہلیۃ القضاء و یقتضی فیما سوی الحدود و القصاص (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء ۵ / ۳۵۴ ط سعید کرائسی

(۳) الخلیۃ الساحرة للخلیۃ العاشرہ: بحث حکم زوجہ مفقودہ ص ۷۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) صرح بذلك العلامة الصالح الوسی مفتی المالکی فی المسند البوی الشریف بالمذہبہ الصورة فی فتاویٰ الملحقہ بالرسالة المسماة "الخلیۃ الساحرة للخلیۃ العاشرہ" فی الروایۃ السابعة عشر الذی علیہ الجمهور وہ العمل وهو المشہور ان ذلك التعریق وسامیہ وما یعلق بہ لمحاکم فان عدم حسا او اعتبار فجماعة المسلمين الثلاثة فما فوق تقوم مقامہ ولا یکنی الواحد فی مثل هذا وانما یسب ذلك للاجہوری فی احدی الروایتین عہ و تبعہ بعض الشراح من المصریین والا ول هو الذی علیہ المعقول و علیہ فلا لروم لتعریف المعرفة هذا الواحد ولبیان المہمات الی برح فیہا الیہ عی ان ذلك واضح وہی کما یہ عن کونہ عالمنا عاقلاً من حراً لاهل جہنہ فی حل مشکلاتہم مطلقاً ص ۱۲۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی -

یوبند الجواب صحیح محمد رسول مفتی دارالعلوم دیوبند ۲ ربیع الاول
(مکرر استفسار از حضرت مفتی اعظم)

سوال متعلقہ استثنائے سابق

(سوال) حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلا نکاح فسخ کر لیا جاوے اس کے بعد انقضائے عدت کے بعد دوسرا عقد ہو سکتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے ضلع میں مسلمان حاکم نہیں ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کرنے سے یہ بھی امر مانع ہے کہ کم از کم چھپیس روپیہ صرف ہو گا مستغنی بہت غریب آدمی ہے دیوبند سے بھی استثنائے منکایا گیا ہے مفتی صاحب نے بھی عذر مذکورہ بالا کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ کسی عالم معتبر کے سامنے یہ معاملہ طے کر لیا جائے لیکن مفتی صاحب نکاح فسخ کرانے کے بعد ایک سال کی میعاد انتظار کی مقرر فرماتے ہیں حضور والا وہ عورت اور اس کا باپ بہت پریشان ہیں دس گیارہ سال اس عورت نے کسی نہ کسی طرح گزر کیا لیکن اب معاملہ بہت نازک ہے اور سخت اندیشہ قتلہ کا ہے۔

المستغنی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

(جواب ۱۲۷) (از حضرت مفتی اعظم) دیوبند کا جواب میں نے دیکھا اس میں چنپایت مقرر کر کے جس میں کم از کم ایک معتبر عالم بھی ہو اس کے سامنے مقدمہ پیش کرنے کو نکھایا ہے آپ لکھتے ہیں کہ کسی عالم سے فیصلہ کر لیا جائے تو واضح رہے کہ کسی ایک عالم کا فیصلہ کافی نہ ہو گا چنپایت ضروری ہے اور چنپایت اس جماعت کا نام ہے جس کو قوم کی طرف سے ایسے فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور قوم میں اس کے فیصلے نافذ ہوتے ہوں تو ایسی چنپایت کا وجود بھی مسلمان حاکم کے وجود کی طرح مشکل ہو؟ اللہ تعالیٰ رحم کرے مفتی کے بس میں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ! دہلی

غیر مسلم حاکم کے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک لڑکی کا خاوند پانچ سال سے مفقود الخیر ہے سیشن کورٹ نے خاوند کی گم شدگی کی بناء پر فیصلہ دیدیا ہے کہ بروئے قانون لڑکی دوسری شادی کر سکتی ہے اندریں باب فتویٰ شریعت کیا ہے اس کا جواب بدیں مطب موصول ہوا کہ ”اگر سیشن جج مسلمان تھا اور اس نے خاوند کی گمشدگی کی بناء پر یہ فیصلہ دیا ہو بعد تحقیقات کے کہ لڑکی دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس کا نکاح سابق فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کرنا جائز ہو گیا اب تو ضلع طلب امر یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والا حاکم سیشن جج مسلمان نہیں ہے لیکن ریاست نے اسے ہر قسم کے فیصلے کا مختار و مجاز قرار دیا ہے تو کیا ایسی شکل میں کہ اس مقدمہ کے لئے حاکم مسلم کا تعین محذور ہے حاکم غیر مسلم کا فیصلہ اس باب میں معتبر نہ ہو گا اور اگر نہیں تو فسخ کی کوئی صورت ممکن ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۷۷۷۷ انعام رسول تکیہ بوٹے شاہ - ریاست جہند

۳۱ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۰ م ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۸) غیر مسلم کم کافیلہ کافی نہیں (۱) صورت مسئلہ میں یہ ممکن ہے کہ سیشن جج غیر مسلم سے درخواست کی جائے کہ وہ اس معاملہ کے لئے کسی مسلمان عالم کو مجاز کر دے کہ وہ شرعی فیصلہ کر دے اور پھر سیشن جج اس کے فیصلہ کو اپنی عدالت سے نافذ کر دے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو، تو کیا بیوی نکاح فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید شوہر طاہرہ تقریباً ۱۸ سال سے لاپتہ ہے اس کی کوئی خبر اس وقت سے اب تک نہیں ملی ہے۔ طاہرہ عقد ثانی کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۸ امرؤ خوش صاحب (انڈیا)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۹) طاہرہ اپنا نکاح کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کر کر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر جس کی عمر تھیننا چوبیس چھپیس سال کی ہے یہ لڑکا آج چار برس سے لاپتہ ہے لڑکی لڑکے کے والوں سے کہتی ہے کہ یا تو میرا روٹی کپڑے کا بندوبست کرو یا مجھے اجازت مل جائے تاکہ میں نکاح کر لوں لڑکی کے والدین نہیں ہیں لڑکی بذات خود محنت مزدوری کر کے حکم پروری کرتی ہے لڑکے کے وارث بھی غریب ہیں وہ پرورش کرنے کو تیار نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تیرا دل نکاح کرنے کو چاہتا ہے، تھک کر لے ہم منع نہیں کرتے اس صورت میں نکاح کر دینا بہتر ہے یا نہیں اور لڑکی بھی دونوں باتوں میں راضی ہے وارث نکاح کی اجازت دیں یا روٹی کپڑے۔

المستفتی نمبر ۲۳۰۷ حاجی مفتی فتح محمد صاحب (کرناٹ) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(۱) واهله اهل الشهادة ای اذنها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد (وحاصله ان شرط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرة وعدم العمى والجدلي المقذف شرط لصحة توليته وصحة حكمه بعدها ومقتضاها ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلامه - قال فی البحر - وبه علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاءه علی المسلم حال کفره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء ۳۵۴/۵ طبع سعید کراتشی

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناحرة للحيلة العائرة بحث حکم روحه مفقود ص ۵۹ مطبوعه دار الاشاعت کراچی۔

جواب ۱۳۰) بڑی کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا لے اور نکاح ثانی کی اجازت حاصل کر لے تو دوسرا نکاح بعد اقصائے عدت کر سکے گا، محمد کفایت اللہ کان اللہ له۔

تاباخذ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے اس لڑکے کی والدہ و چچائی و اہلیت میں کر دیا ہے وہ اس طرح کہ لڑکی کے بیہوشی نے لڑکی کے والد کو بہت کچھ ورغایا اور اس پوشیدگی کے ساتھ یہ عقد کر لیا کہ جس وقت لڑکی کے خاص عزیز بھائی بچا وغیرہ کوئی موجود نہ تھے یہ کہا گیا کہ گورنمنٹ سے سارا دابل پاس ہو چکا ہے کہ کوئی شخص تاباخذ لڑکا لڑکی کی شادی اگر کرے گا تو مجرم گردانا جائے گا غفلت میں نکاح ہو گیا نہ لڑکی کے والد نے کوئی بات دریافت کی لڑکے کے متعلق اور نہ لڑکے کے چچا والد نے ذکر کیا کہ یہ لڑکا حرامی ہے اگر لڑکی کے چچا بھائی و اولاد وغیرہ موجود ہوتے تو یہ نکاح ہرگز نہ ہونے دیتے جب لڑکی بالغ ہوئی اس وقت رخصت کرنا چاہا لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا کہ میں ہرگز حرامی لڑکے کے یہاں رہ نہیں چاہتی چاہے خود کشی کر لوں یا تمام عمر جیٹی رہوں جب لڑکی کے ساس و سرور اس کے والد وغیرہ سمجھا کہ مجبور ہو گئے اور اس نے منظور ہی نہ کیا حالت مجبوری لڑکی کا والد مولانا عبد السلام جیلپوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحریر جواب اس مضمون کا چاہا کہ میں نے اپنی تاباخذ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے کرنا ہے اور بروقت نکاح مجھ کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب نے فتویٰ دیا کہ لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ شریف النسب سے اپنا عقد کر سکتی ہے ایسا فتویٰ ایک شخص کو بتایا تو اس شخص نے فتویٰ صحیح سمجھ کر لڑکی سے عقد کر لیا اب بروری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ لڑکی کے باپ کو ضرور معلوم تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب سے انہوں نے غلط سوال کیا ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے یہ دوسرا نکاح جو لڑکی نے اپنی مرضی سے کیا ہے جائز نہیں ہے لڑکی دوسرے شوہر سے حامد بھی ہے اور بروری والے حمل حرام قرار دیتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۲۱۳ امجد علی صاحب دہلیکھنڈ-۱۶ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۳۲) تاباخذ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے باوقفت سے اگر غیر کفو میں کر دیا تو نکاح تو ہو گیا لیکن یہ معصوم ہونے کے بعد کہ لڑکا غیر کفو ہے خود اس کو اور لڑکی کو بعد البلوغ نکاح فتح کرانے کا حق ہے، کوئی مسلمان حاتم اس نکاح کو فتح کر سکتا ہے (۲) فتح کرانے سے پہلے جو دوسرا نکاح کر دیا گیا وہ صحیح

- (۱) النکاح الصغير والصغيرة حر ولو ثبت ولده النکاح ولو بعن فاحش بقص مهرها وزيادة مهر او زوجها بعد نکحو ان كان الولي المروح نفسه بعن اما واحد لم يعرف ميهما سوء الاختيار محابة و فسقا وان عرف لا يصح النکاح اتفاق (تویر الابصار و شرح مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۶۷/۳ ط معبد کراچی)
(۲) رجل وروح ابنه الصغيرة من رجل ذكره لا يشرط المسکرة فوجد شرها مدمنا فطعت الصغيرة وقاتل لا اصرى فان الفقيه ابو حفص ان لم يكن مو است بشرط المسکرة وكان غالب اهل بيته الصلاح فالنکاح باطل لان وال الصغيرة لم يرص بعد الکفاءة و اما زوجهها مه على طه انه كفء (الفتاوى الحانية على هامش الفتاوى الهندية کتاب النکاح باب الکفاءة ۳۵۳/۱ ط ماحديه کوئٹہ) وقل في حرمة المقتضى الات اذا روح ابنه الصغيرة من رجل وطى انه بقدر على ابقاء المعلن والفقعة ثم ظهر عهره عن ذلك كان للاب ان يصحح لانه يحل بالنکافة و لم يسلط حقه لانه زوج على انه قادر انتهى (حزاة المفتين ۱۲۱/۲)
(۳) وشرط لكل القضاء والقبول المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۷۱/۳ ط معبد کراچی

نہیں ہوا، اہلست چونکہ دوسرا نکاح اس بناء پر کیا کہ پہلے نکاح کو ایک عالم نے ناجائز بتا کر دوسرے نکاح کی اجازت دے دی تھی اس سے دوسرے خاوند کی وٹلی وٹلی ہاشبہ واقع ہوئی اس لئے وہ زنا کا مجرم نہ ہوگا۔ ۱۰۔ اور وہ پند جو اس وٹلی سے پیدا ہوگا اس دوسرے خاوند کا نہیں بلکہ پہلے خاوند کا قرار دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کے نسب سے انکار نہ کر دے کیونکہ ابھی تک وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور الولد للفراس وللعاہر الحجر ۲۱، منکوحہ کے لئے قاعدہ کلیہ ہے اب پہلے نکاح کو بذریعہ عدالت یا پختائیت فتح کرانے کے بعد دوسرے خاوند سے دوبارہ نکاح پڑھا جاوے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہہ دلی

شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا، تو عورت کا نکاح فتح ہو گیا (سوال) واضح ہو کہ ایک فتویٰ درہب فتح نکاح ایسے شخص کے جو قادیانی مذہب اختیار کر لے بدیں مضمون آیا ہے کہ اگر شخص مذکور فرقہ قادیانیہ کا متبع ہے تو لڑکی کا نکاح اس سے فتح کر لیا جائے تفریق کے لئے قانونی طور پر عدالت کا فیصلہ لازمی ہے (دستخط) محمد کفایت اللہ کان اللہہ دلی

اب اس قضیے میں یہ امر تصریح مطلب ہے کہ فتح نکاح کی کیا صورت ہو؟

(۱) کیا بدوں اس کے کہ خاوند سے طلاق دلائی جائے عدالت اس امر کی مجاز ہے کہ وہ تفریق کر لوے۔

(۲) اگر احیاناً اصول دین سے ہواوقف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے عدالت فتح نکاح (بر خلاف فتویٰ شریعت) ضروری قرار نہ دے تو والدین زوجہ مسلمہ کیا کریں۔

(۳) کیا اترداد کی کوئی شکل مستوجب فتح نکاح بدوں فیصلہ عدالت ہے اگر ہاں تو کیا قادیانی مذہب میں شامل ہونا اس قسم کا اترداد نہیں جس سے نکاح از خود نوٹ جاتا ہو؟

المستفتی نمبر ۱۵۸۵ عبد اللہ صاحب (سنگرور - حیدر) ۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(۱) لا یحوز للرجل ان ینزوح ووجہ غیرہ وکذا المعدۃ کذا فی السراح الوہاح (الفقواۃ الہدیۃ) کتاب الکح
الماب الثانی القسم السادس المحرمات التي یطلق بها حق العیر ۱/ ۲۸۰ ط ماحدیدیہ (کوئٹہ)

(۲) و فی المحسۃ تروح محرمۃ او مسکوحۃ العیر او معتدۃ ووطیها طانا الحیل لا یحد وبعور وان طانا الحرمة
فکذلک عدۃ خلافہما والدیر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الحدود ۴/ ۲۴ ط سعید کراتشی

(۳) رواہ الرمذی فی الجامع ابواب الطلاق والرصاص باب مباح ان الولد للفراس ۱/ ۲۱۹ ط سعید کراتشی
وفی فی الدر ان الفرائض علی اربع مراتب وقد اکتفوا بقیام الفرائض بلا دخول کتروح المعری بمشرقیۃ بیہما سۃ
فولدت لستۃ اشہر مدت وروحها کصورہ کرامة او اسخداما فتح (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله علی اربع مراتب)
صعب وهو فرائض الامۃ لا ینسب السب فیہ لا بالدعویۃ ومنتوسط وهو فرائض ام الولد فانه ینسب فیہ بلا دعویۃ لکھ
سبی النالی وقوی فرائض المسکوحۃ و معتدۃ الرجعی فہ فیہ لا ینسب إلا بالنفعان والقوی کفرائض معتدۃ البانی فان
الولد لا ینسب فیہ اصلا لان نصہ منوف عی اللعان و شرط اللعان الروجۃ وھامش رد المحتار مع الدر المحتار
کتاب الطلاق فصل فی ثبوت السب ۳/ ۵۵۰ ط سعید کراتشی

(جواب ۱۳۳) (۱) ہاں عدالت اس کی شرعاً مجاز ہے کہ فسخ کا حکم کر دے۔

(۲) جس طرح ممکن ہو تفریق کی سعی کریں بھدلوپور میں ایک فیصلہ ہو چکا ہے 'دو جامعہ عباسیہ بھدلوپور سے طلب کریں۔

(۳) ہاں ارتمہ اسے شرعاً نکاح فسخ ہو جاتا ہے، لیکن عدالت کا فیصلہ قانونی مواخذہ سے چنے کے لئے لازمی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) ایک ہندو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو کر مسلمان ہو گئی اور ایک بزرگ سے بیعت حاصل کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا مسلمان ہونے کے ایک سال بعد اس کا شوہر اپنی زوجہ کو مجبور کر کے زوجیت میں لینے کا خواستگار ہے حسب احکام شرع شریف رائے عالی سے مشرف فرمادیں کیونکہ مہاتہ حسب خواہش شوہر خود زیر حوائج تردی گئی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۶۶۲ سکریتی اسلامی ورڈ (حوالہ) ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء (جواب ۱۳۴) احکام شرعیہ کے موجب عورت جب مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر موجود علم کے مسلمان نہ ہو اور عدت گزر جائے تو ان دونوں کا تعلق زوجیت منقطع ہو جاتا ہے سال بھر کا زمانہ اتنا زمانہ ہے کہ اس میں عدت گزر چکی ہوگی اس لئے وہ عورت اب اس کی زوجہ نہیں اور اگر بالفرض عدت نہ گزری ہو جب بھی وہ مسلمان ہو کر تو عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن غیر مسلم ہونے کی صورت میں مطالبہ کا کوئی حق نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دینی

(جواب دیگر ۱۳۵) کوئی عورت مسلمان ہونے کے بعد ہندو کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی (۲) آخر عدت کے اندر کسی مسلمان سے شادی کرنے تو نکاح درست نہیں (۱) اور عدت گزرنے

(۱) وارتداد احدهما ای احد الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مصی عدة فی المدحول بها کذا فی البحر (قوله ولو حکما) ارادہ الحلوۃ الصحیحة (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب النکاح) باب نکاح الکافر ۱/ ۱۹۴ ط معبد کراچی

(۲) ولو سمع احدهما ای حد نسحوسس والمرأة الکافی ثمة ای فی دار الحرب و ملحق بها کالبحر الملح لم تن حتی تحبض ثلاثا او تمسی ثلاثه اسیر من اسلام الآخر اذمة لشرط الفرقة مقام السب (درمختار) وقال فی الرد (قوله لم تن حتی تحبض) ارادہ توقف النسوة علی الحبض ان الآخر لو اسلم قبل اقباضها فلا بسوة بحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب النکاح) باب النکاح الکافر ۱/ ۱۹۴ ط معبد کراچی

(۳) (۱) کہئے حوالہ سابع (۲) اذا اسلم احد الزوجین فی دار الحرب ولم یکوما من اهل الکتاب او کانا والمرأة هی النبی اسلمت فانه يتوقف انقطاع النکاح بیہما علی مصی ثلاث حبض سواء دحل بها او لم يدحل بها کذا فی الکافی (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب النکاح) الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/ ۳۳۸ ط ماجدیہ کوئٹہ

کے بعد نکاح کرے تو نکاح جائز ہوگا اور وہ مسلمان کی منکوحہ ہو جائے گی، اور نکاح نہ کرے بے شوبہ کے رہے جب بھی ہندو شوبہ سابق اس کو نہیں لے سکتا کیونکہ ہندو مسلمان عورت کا شوبہ نہیں ہو سکتا، ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

ما قلہ بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے

(سوال) میری عمر بوقت نکاح ۱۰ سال کی تھی میرے نکاح کو عرصہ چار ماہ کا ہو امیر سے والد نے بغیر میری رضامندی کے میرا نکاح ایک ایسے شخص سے کر دیا جس کا بد دماغ بہ چلن ہو ناجہ میں ثابت ہوا ایک مرتبہ اس نے اپنی بد دماغی سے اپنی خودکشی کا ارادہ کر لیا تھا اور شیشہ قعداؤں میں ایفون و ڈروٹیل کھایا تھا مزید میں علاج سے صحت ہو گئی ایسے بد دماغ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے یہ خیال رہے کہ ابھی تک رخصتی کی نوبت نہیں آئی ہے لیکن ہاں لڑکے والے میرے والد کو رخصت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اب جب کہ میرے والد ان تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے وہ بھی رخصت نہیں کرنا چاہتے اور نفرت کرتے ہیں۔ اگر جبر امیری رخصتی کی گئی تو جان کھونے پر آمادہ ہوں۔

المستفتی نمبر ۱۶۹۳ / ریکرڈ خاتون - ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۵۶ھ - ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۳۶) بالغہ عورت کا نکاح بدون اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتا باپ بھی اگر بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کے بغیر کر دے تو نکاح لڑکی کی رضامندی پر موقوف رہتا ہے اگر وہ نکاح کی خبر پر انکار کر دے یا ناراضامندی ظاہر کر دے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور رضامندی کا اظہار کر دے تو نکاح قائم رہتا ہے پس صورت مسئلہ میں اگر تم نے نکاح کی خبر پانے کے وقت ناراضامندی کا اظہار نہ کیا ہو تو نکاح باطل ہو چکا ہے اور اگر ان دنوں یا ہوا رضامندی کا اظہار کیا ہو تو نکاح قائم ہے (۱) اب اگر وہ

(۱) (قوله لم تس حتى تحيض) افاد يوقف البوينة على الحيض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بوينة محر (قوله إقامة لشروط العرق) وهو مسمى هذه المدة مفاد نسب - وقد مضت هذه المدة صار مضيا بمرة يعقوب القاصي و تكون فرقة بطلاق على قياس قوليهما و عني فاس قول أبي يوسف بغير طلاق لا يها بسب الا باء حكما و بقدر ما بدائع (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۱ ط سعيد كراتشي) (۲) قال الله تعالى ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولا من مودة حير من مشركة ولو اعتنقتم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعلد موسى حير من مشرك ولو اعتنقتم (الفرقة ۲۲۱) (۳) ولا تنكح البالغة المكر على النكاح لا بقطاع الولاية بالمزوج فان استأذنها هو ابى الولي وهو البسة او وكيله او رسوله او زوجها وليها و آخرها رسوله او فضولي عدل فسك عن زده محررة او صحكت غير مستهجرة او سميت او بك دلا صوب فلو بصوت لم يكن دلا ولا زدا حتى لو رصبت بعده بعقد الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ۳ ۵۸ ط سعيد كراتشي) وقل ايضا وهو ابى الولي شرط صحة نكاح صغر و محجور و قبح لا مكفة فقد كح حرة مكفة دلا رضا ولي والا صل ان كل من تصرف في ماله تصرف في نفسه و لا فلا الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ۳ ۵۵ ط سعيد كراتشي

کے کوئی ایسے حالات ظاہر ہوں جو پہلے معلوم نہ تھے اور ان حالات کی بناء پر نہاد ناممکن ہو یا دشوار نظر آتا ہو تو کسی مسلمان کا حق نہ الٹ سے نکاح فسخ کر لیا جاسکتا ہے (۱)۔
 فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ کو ملی

مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ جو سنی المذہب ہے کا عقد خالد (جس نے بوقت عقد نیز اس سے چند روز پیشتر مسماۃ ہندہ کے والد زید کے اس شبہ کو کہ خالد قادیانی مذہب رکھتا ہے بایں عبارت) (میں سنی المذہب اہل سنت و جماعت ہوں اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو وہ اپنی لڑکی کو عینہہ کر سکتے ہیں تحریر اور تقریر ازاں مل کر دیتا تھا) سے کر دیا۔ اب دوبارہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں تو قادیانی ہوں اور بوقت عقد بھی قادیانی تھا اگرچہ مصیبت میں نے اپنے قادیانی ہونے کو چھپا لیا تھا۔

(الف) یہ عقد ہندہ کا خالد سے درست ہو یا نہیں (ب) اگر جائز و درست ہو تو اب اس کے اس اقرار سے کہ میں قادیانی ہوں نکاح فسخ ہو یا نہیں (ج) اگر فسخ ہوا تو محض اس کے اس اقرار پر خود بخود یا کسی دیگر شخص سے فسخ کر لیا جائے گا یا نہیں (د) کیا اس کی اس تحریر سے کہ جو مذکور الصدر ہے کہ اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو اپنی لڑکی کو عینہہ کر سکتے ہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں جب کہ وہ اس وقت برعکس ہے (ز) اگر حاکم کوئی نکاح خود بخود فسخ ہو گیا یا دوسرے سے فسخ کر لیا گیا تو اب ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتے ہیں یا زید سے طلاق لینے کی ضرورت ہوگی۔

(۱) تہذیب و سنن میں ہے کہ بچوں کی عورت قاضی کی عدالت میں درخواست دے اور خاوند کا خطر باگ و بنوں بھٹ کرے۔ قاضی عقد تحقیق کرے۔ اگر صحیح ثابت ہو تو بچوں و عورت کے لئے ایک سال کی مسلت دیدے اور بعد اتمام سال اگر زہد پھر درخواست کرے اور شہادہ شریعت بھی تکمیل ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ اپنے حق پر عورت اسی مجلس خیر میں وقت طلب کرے۔ قاضی تہذیب و سنن میں ہے (ایضاً ان جزاؤں میں ۵۴۵ میں صحت و بطلان نکاح و شہادت برائے) (وقال فی الدوا ولا یمنع احدہما من احدہما) بعد الاخر فاحش کحیوں و حدام و مرض و رق و قرن و حالف الاثمة الثلاثة فی الحمسة لو بالروح ولو قضی بالروح صح فصح (در مختار) وقال فی الرد والظہران اصلہا وحالف الاثمة الثلاثة فی الحمسة مطلقاً و محمد فی الثلاثة الاول لو بالروح کما یفہم من البحر وغیرہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العی و غیرہ ۵۰۱۳ ط سعید کرنی) وقال فی الہدایۃ اذا کاد بالروح عیب فلا حیار للروح و اذا کاد بالروح حیوں او مرض او حدام فلا حیار لہ کذا فی الذکر فی قول محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ان کاد الحیوں حادثاً یؤجلہ بسہ کما یفہم یحییٰ المرء بعد الحیوں اذا لم یبرأ وان کاد مطلقاً فہو کالجب و بہ واحد کذا فی الحاوی القدسی (نفاوی) لہدایۃ کتاب الطلاق باب ثانی عشر فی العی ۵۳۶ ط ماحیہ کونہ) وقال فی المصوب و علی قول محمد لہا الحیار اذا کاد عنی حائل لا یطلق المندم معہ والمصوب لشمس الاثمة المرحسی کتاب النکاح باب الحیار فی النکاح ۵۷۵ ط دار المعرفۃ مروت) و فی کتاب الاثر بلامہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ او کذلک اذا وجدہ محیوں مویس بن یحییٰ عیب لہ (کتاب الاثر باب الرجل یروح و بہ عیب ص ۷۲ ط مکہ اہل سنت والجماعت کراچی)

غیر سم تھ تو بندہ کو کسی مسلمان حاتم کی عدالت سے نکاح فسخ کرانا ضروری ہے (۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کر لیا تو وہ فسخ ہو گیا نہیں؟
(التمعیہ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) میں مسماۃ سلیمہ دختر فہیم الدین مرض پر داز ہوں کہ ۱۹۲۵ء میں جب کہ میری عمر گیارہ سال کی تھی ایک شخص ضمیر الحسن پر اپنا حسن نے میرے والد کو دھوکہ دیکر اور یہ کہہ کر کہ میں اہل سنت و جماعت ہو گیا ہوں میرے ساتھ نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اس نے اپنا وہی طریقہ رکھ اور مجھ کو شیعہ بننے پر مجبور کیا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں میں اس کے مذہب سے سخت بیزار ہوں اور کسی سنت جماعت سے نکاح کرنا چاہتی ہوں میری عمر اٹھارہ سال ہے میرے ماں باپ بالکل نادار ہیں۔

(جواب ۳۹) اگر خدوند نے عورت کے باپ کو یہ بتایا تھا کہ میں اہل سنت و الجماعت ہو گئی ہوں اور اسی بناء پر باپ نے نکاح کر دیا تھا بعد نکاح معلوم ہوا کہ وہ سنی نہیں ہو بلکہ ابھی تک شیعہ ہے تو لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کر لے (۲) اور اگر خاوند عالی شیعہ تہرائی ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوا ہے (۳) بذریعہ عدالت فیصلہ کرا کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۴) فقط
محمد کفایت اللہ کان اللہ له

۱. و احمد اهل الشهادة ای ادانتها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد وحاصله ان شروط الشهادة من لاسلام والعقل والبلوغ والحرية وعدو المعنی والحد فی القذف شروط لصحة تولیته ولصحة حکمه بعد ها و معتضاء ان تقلید الکافر لا یصح وان اسمہ - قال فی البحر و نه علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح فصد، و عنی بمسلم حال کفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القصد، ۵ ۳۵۴ ط معبد کراچی) و کذا فی لعیلة الحاجة ص ۳۳ ط دار الاشاعت کراچی

۲. (وفاد المہسی) ایہا تو مرویہ عی ایہ او سی او قادر علی المہر والنفقة فان بخلافہ - کان لہا الحد فلیحفظ (درمختار) وقال فی الرد لکن ظہر لی لان ان ثبوت حق الفسخ لہا التعریب لاعدعم الکفاءة بدلیل اہ لو ظہر کتو ینس لہا حق الفسخ لانه عرہ (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العس و غیرہ ۳ ۲۵۰، ۵ ط معبد کراچی)

۳. بمع لا شک فی نکاح من فدف السیدہ عائسہ (و انکر صحة الصدوق) او اعقد الا لوهیہ فی علی وان حررت عبط فی الوحي او نحو ذلك من انکسر الصریح بمخالف للفران (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۳۷ ط معبد کراچی)

(۴) عدالت سے یہ فیصلہ کروانا تو فی اللہ رب العزت حاصل کرنے کے لئے ہے شرعاً اس کو فی الحالی اجازت ہے۔

فصل ہشتم زوج کا محبوبہ الحواس یا مجنون ہونا

پاگل کی بیوی شوہر سے عیہدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کو خالد نے غلط بیانی سے یہ دھوکا دیا کہ میرے لڑکے میں بزرگم علمی کے اور کچھ نقص نہیں ہے اور اس پر زید کو اپنی صداقت دینے داری کے واسطے پورا اطمینان دلایا اس پر زید نے مطمئن ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح خالد کے لڑکے سے کر دیا مگر شادی کے بعد واقعہ اس کے خلاف ثابت ہوا یعنی (۱) لڑکے میں دماغی خرابی پائی گئی مثلاً کبھی گھر سے بھاگ کر نکل جاتا کبھی آتا کبھی روتا کبھی لڑتا وحشیانہ حرکت کرتا لڑکی کا خاص رویہ پلیر خریج کر دینا زہر فروخت کے لئے طلب کرنا زن و شو کے واقعات کو غیروں سے بیان کرنا (۲) خالد کا لڑکانہ قرآن پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی نماز کا پابند ہے حالانکہ زید کو یہ کما گیا تھا کہ وہ نماز کے پابند ہیں لڑکی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے (۳) خالد کا لڑکانہ تو عقل معاش ہی صحیح رکھتا ہے نہ خط و کتابت ہی معمولی طریقہ سے کر سکتا ہے حالانکہ خالد نے ان چیزوں کے متعلق اطمینان دلایا تھا۔ (۴) خالد کے لڑکے میں نہ تو تعلیم ہے نہ تربیت ہے حالانکہ خالد نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ ان کی تربیت درست ہے (۵) ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے عیہدہ رکھا جائے ورنہ اس کی صحت پر اس کا خراب اثر پڑے گا اور لڑکے کو بغرض علاج رائج لے جایا جائے ان حالات میں زید کی لڑکی نہایت پریشان ہے ہمارا ہو کرنا تو اس ہو گئی ہے اور چاہتی ہے کہ میرا نکاح اس سے فسخ کر دیا جائے آیا شریعت اسلامیہ کے آئین میں صورت مذکورہ میں فسخ نکاح کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو اس کے فسخ کرانے کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۸۶۱ سید ابوالقاسم صاحب (پٹنہ)

۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ ۵ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۰) اگر نمبر او نمبر ۵ صحیح ہیں یعنی وہ شخص صحیح الحواس نہیں ہے اور المبادیٰ انٹر زومین کے اجتماع کو لڑکی کے لئے منفر بتاتے ہیں اور اگر لڑکی کے نفقہ کی کفالت وہ نہ کر سکتا ہو بلکہ اس کے برعکس لڑکی کا زیور تلف کرنا یا تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان صورتوں میں کوئی مسلمان حاکم لڑکی کا نکاح فسخ کر سکتا ہے۔ یہ فسخ برہنا اختلاف حواس ہو تو خفی مذہب کے موافق اور برہنائے عدم

(۱) ولا یتحیر احدہما ای احد الزوجین بعبد الآخر فاحشا کحیوں و حدام و برص و رق و قرن و مخالف الائتمة الثلاثة فی الحمسة لو بالروح ولو قسسی بالروح صح فسخ (در مختار) وقال فی الرد والطاهر اصلها و - لف الائتمة الثلاثة فی الحمسة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول ولو بالروح کما یفہم من البحر وغيرہ (رقولہ ولو قسسی بالروح صح) ای لو قسسی بہ حاکم برہنا فاذا دانیہ مما یسوغ فیہ الاحتیاد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العین وغيرہ ۳ ۵۰۱ ط) سعید کرتاشی) حضرت مولانا شرف علی اٹھ توئی نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہندو

کذا لا نفقه، تو تو امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق ہو گا، اور ضرورت شدیدہ کے وقت منیفہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

سوال مثل بالا

(سوال) ایک شخص نے ہوش و حواس کی حالت میں نکاح کیا عقد کرنے کے ایک سال بعد دیوانہ ہو گیا یہاں تک کہ اسے پاپہ زنجیر رکھنا پڑتا ہے اس میں بند کھانے کمانے کا بالکل ہوش نہیں لڑکی جب شوہر کے مکان پر رہتی ہے تو سخت تکلیف پہنچتی ہے بھی بھی جان کا شہہ بھی ہو جاتا ہے اس وجہ سے لڑکی اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی قریباً دس سال سے اپنے والدین کے مکان پر رہتی ہے اور اس کے تمام خرچ و اخراجات والدین ہی اٹھا رہے ہیں لڑکی والوں کی و نیز لڑکے والوں کی یہ خواہش ہے کہ اگر فتح نکاح ہو سکتا ہو تو کسی اور کے ساتھ لڑکی کا عقد کر دیا جائے کیونکہ لڑکی جوان ہے عمر صرف ۲۵ سال کی ہے ابھی شب کوئی بل چھ نہیں ہوا ہے آئندہ برب اہل سنت و اجماعت میں فتح نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟
المستفتی نمبر ۱۳۳۹ شمسید مظفر حسین صاحب رضوی کتبہ انیٹ (ضلع کیرا)

۲۵ ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۱) ہاں اہل سنت و اجماعت حنفی مذہب کے موافق بھی مجنون کی بیوی اپنا نکاح فتح کر سکتی ہے اور اب کہ جنون کو دس بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے بغیر کسی مزید مہلت کے کوئی حاکم نکاح فتح کر سکتا ہے (۲)
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پاکستان کے ائق ت دوسرے نمبر اور لہ مجھے قول پر فتح نکاح ہو سکتی ہے کما فی

الحیلة الماحرة للحیلة العاخرة بحث حکم زوجہ محنتوں ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی - وقال فی الہدیة، او قال محمد، ان كان الجنون حادثاً یؤجله سنة کالغمة ثم تحیر المرأة ادا لم یبرأ وان كان مطلقاً فهو کالجب و به ماحد کدافی الحوی القدسی (الفتاوی الہدیة) کتاب الطلاق الباب الثاني عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماحدیه کونہ

(۱) وقد اختلف العلماء فی هذا الحكم وهو فسخ النکاح عند اعسار الزوج بالغة عی الخوال الاول ثبوت الفسخ وهو مذهب علی و عمر و ابی هريرة و جماعة من التابعین ومن الفقهاء و مالک و الشافعی و احمد و به قال اهل الظاهر مستند لیس محدث لا ضرر ولا ضرار و الثاني ما ذهب الیه الحنفیة وهو قول للشافعی انه لا فسخ للاعسار بأسفقة مستدلی بقوله تعالی و من قدر علیه روقه فلیقمی مما اتاه الله لا یكلف الله بشا إلا ما اتاه و من فتاوی العلامة سعید بن صدیق القلائی الملحق بالهیلة الماحرة ص ۱۳۲ دار الاشاعت کراچی

(۲) ادا كان بالروحة عیث فلا حیار للروح و ادا كان بالروح حیا او برص او جذام فلا حیار لها کدافی الکافی قال محمد، ان كان الجنون حادثاً یؤجله سنة کالغمة ثم تحیر المرأة بعد الحول ادا لم یبرأ وان كان مطلقاً فهو کالجب و به ماحد کدافی الحوی القدسی (الفتاوی الہدیة) کتاب الطلاق الباب الثاني عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماحدیه کونہ) وقال السرخسی او علی قول محمد لها الحیار ادا كان علی حال لا تطیق المقام معه لانه تعدر علیها الوصول إلى حقها لمعی فیہ فكان بمصرلة ما لو وجدته محبوا (المسوط للسرخسی کتاب النکاح باب الحیار فی النکاح ۹۷/۵ ط دار المعرفة بیروت)

سوال مثل بالا

(سوال) ہندو زید کے نکاح میں عرصہ تیس سال سے ہے اور تقریباً تیس سال سے زید بالکل پاگل ہے آئندہ اس حالت میں نکاح ثانی کر سکتی ہے اور ہندو اس کے نکاح میں ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۳۵۷ محمد یثوب صاحب (دہلی) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۶ فروری ۱۹۳۳ء (جواب ۱۴۲) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بناء پر نکاح فسخ کرالے اور عدت گزار کر نکاح ثانی کر لے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

جب شوہر پاگل ہو گیا تو بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) لڑکی مسماۃ تنعم علی بی قوم میرا اسی عرصہ گیارہ سال سے شادی شدہ ہے اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا تولد ہوا ہے اور اب اس کا خاوند پاگل ہو گیا ہے اور اس لڑکی کو خرت و غیرہ کی بہت تکلیف ہے اور لڑکی کی اور کوئی سہیل نہیں ہے لاچار ہو کر بے چاری مانگتی پھرتی ہے اس کا خاوند اس عورت کی کوئی دین و دنیا کی حاجت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۸۷۱ مولوی محمد قاسم علی صاحب (ضلع لائل پور)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۴۳) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے (۱۰) اور بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

شوہر دیوانہ ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کے اس کے خاوند سے تین بچے ہیں خاوند اس کا دیوانہ ہو چکا ہے عرصہ چھ سال سے

(۱) ایضاً حوالہ سابقہ صفحہ ۵۷-۵۸ مرقیۃ حاشیہ (۲)

(۲) اگر بیب مجنون معلوم ہوتے ہیں غلط فہم ہو جاتی ہیں تو اس نکاح کی نوبت آتی ہے تو پھر امر از مرہ ہے گا و عدت بھی واجب ہوگی قلت و يجب العدة ایضاً کما هو مقصی الحنونة الصالحة (الحیلة) الماحرة للحیلة العاخرة بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۵-۵۷ ط دار الاشاعت کراچی

(۳) اور وہ جنوں جو عقد نکاح کے بعد پیدا ہو گیا ہو اس کے متعلق امر محمد سے کوئی اثر نہیں ہے لیکن باعینہ کے مذہب میں اس کے متعلق یہ تصریح ہے کہ اگر نکاح کے بعد جنوں ہو جائے تب بھی عورت کو علیحدگی کا اختیار ہے کما فی المدونة ص ۱۹۶ ح ۳ (الحیلة الماحرة) بحث حکم زوجہ مجنون نسبتہ ضروری ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۴) زید مجنون کی عدت کا حکم یہ ہے کہ تقویٰ قبل عمل ثلاثہ میں عدت واجب نہیں اور عدت ثلاثہ میں واجب ہے (الحیلة الماحرة) بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

عورت مذکورہ اپنے خاوند کے گھر سے اس وجہ سے نکل آئی ہے کہ وہ اس کو دیوانگی کی وجہ سے مار تاجھتا ہے عورت مذکورہ نان و نفقہ سے بھی تنگ ہے کیونکہ ماں باپ اس کے بہت تنگ ہیں بغیر خاوند کے عورت مذکورہ کا گزارہ نہیں ہو سکتا اس صورت میں کیا عورت مذکورہ بغیر طلاق اپنے خاوند سودائی کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ آیا اس کے لئے شریعت میں کوئی طریقہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا ہے یا نہیں؟^۱ المستفتی نمبر ۱۹۶۵ پودھ دی نلام رسول (موجودہ)

۲۶ شعبان ۱۳۵۶ھ مکرم نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۲) یہ عورت کسی مسلمان صائم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے تو دوسری جگہ نکاح عدت کر سکتی ہے جب تک فسخ نکاح نہ ہو دوسری جگہ نکاح جائز نہیں ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

مجنون کی بیوی کے لئے نان و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی خطرہ ہے تو دوسری شدوی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱) ایک عورت کو اس کے خاوند نے (جس کو مرض مانٹو لیا کی تقریباً ۱۶ سال سے شکایت ہے اور جو چرس بھنگ پینے کا بھی مادی ہے) گھر سے نکال دیا اور خود فقیرانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی عورت مذکورہ عرصہ پانچ سال سے اپنے والدین کے پاس ٹھہری اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کا خرچہ عورت مذکورہ کے والدین نہ دہا کرتے رہے اس عرصہ میں اس کے خاوند نے اس عورت کو اپنے ہی کوئی تجویز نہیں کی اسی عرصہ میں عورت مذکورہ کے والدین کا انتقال ہو گیا عورت مذکورہ اس گاؤں کے نمبر دار کے کھنے پر اپنے بال بچوں سمیت اپنے خاوند کے گھر آئی اس کے خاوند نے اس کو پھر بھی تنگ کرنا شروع کیا اور کئی دن تک نہ ہی بچوں کو اور نہ اس عورت کو کھانے کو دیا خاوند مذکورہ دو ماہ ٹھہر کر پھر نہیں چلا گیا اور فقیرانہ تنہائیں میں باہر پھر تار باور تین سال تک واپس نہ آیا اس کے جانے کے بعد ہی زمین قرض خواہوں نے اسی عورت مذکورہ تین سال تک محنت مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتی رہی تین سال کے بعد اس کا خاوند پھر واپس آ گیا اور عورت مذکورہ کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا لوگوں کے کہنے سننے پر اس کو گھر آنے دیا گاؤں کے معتبر لوگوں نے اس کے خاوند کو سمجھایا کہ وہ اپنی بیوی کو ناحق

(۱) واداء کان بالروح حیوان و برص و حدم فلا حیار لھا کذا فی الکافی قال محمد بن اذ کان الحول حادثاً یوحیہ سة کداعة ثم یحیر المرأة بعد الحول اذ لم یبرأ واد کاد مطلقاً فهو کالجب و به یأخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العیبر ۵۲۶/۱ ماجدیہ کوئٹہ) و کذا فی الحیلة الناحرة بحث حکم (روحہ محزون ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۲) لا یجوز للرجل ان یتزوج روحہ غیرہ و کذا المتعذد کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان للمحرمات القسم السادس المحرمات التي یعلق بها حق الغیر ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

تک نہ کرے لیکن وہ باز نہیں آیا اور پھر پہلے کی طرح گھر سے چلا گیا اور تقریباً دو سال تک لاپتہ رہا۔
(۲) عورت مذکورہ کے خاوند نے اس کے ساتھ جماعت کرنی تقریباً عرصہ بارہ سال سے جب سے کہ وہ فقیر ہو گیا تھا بالکل ترک کر دی تھی یہ بات عورت مذکورہ کے بیان سے ثابت ہوتی ہے اس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ اس کا چھوٹا بچہ تقریباً چودہ سال کا ہے اور نکاح عانی کے بعد اس کی گود میں ایک لڑکی ہے۔

(۳) عورت مذکورہ نے اپنے خاوند کے قلم و ستم سے تنگ آکر اپنے خاوند سے کہا کہ یا تو مجھے طلاق دے دو یا حاتمے پٹنے کو دو اور میری جائز خواہشات کو بھی پورا کر و اس کے خاوند نے تان و غلقہ دینے سے بھی انکار کر دیا اور طلاق دینے سے بھی انکار کر دیا آخر کار وہ عورت تنگ ہو کر عیسائی ہو گئی اس کے عیسائی ہونے سے موجودہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا پھر عورت مذکورہ عرصہ چھ ماہ کے بعد مسلمان ہو گئی اور پھر کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(۴) آیا یہ نکاح جائز ہے یا کہ ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۱۳۶ چودھری محمد بخش صاحب (اکمل پور)

۲۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) اگر یہ واقعات صحیح ہیں جو سوال مذکورہ میں ہیں تو عورت کا نکاح عانی صحیح ہو گیا،

پاگل کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر بخار خدہ صرغ مدت سے صرغ ہے عرصہ ہفت سال علاج کیا گیا مگر آرام نہ ہوا اب دس ماہ سے مجنون ہو کر گھر سے نکل گیا ہے ڈاکٹر اور حکیم اس کو علاج بتا رہے ہیں میرے چھوٹے کسن بچے ہیں جو جہ افلاس تنگ آگئی ہوں عمر کے لحاظ سے جوان ہوں۔

(جواب ۱۴۶) خاوند کے مجنون ہو جانے کی صورت میں حضرت امام محمدؒ کے قول کے موافق

(۱) اس سے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح تو فوراً منحل ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ ولا یبطل عدد احوال فلا فضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله فلا فضاء) ای لا یوقوف علی فضاء الفاضی وکذا لا یوقوف علی مصی عدة فی المدخول بها کما فی المحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳، ۱۹۴ ط سعید کرائشی) لہذا صورت مسئلہ میں جب عورت عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح اس کے مجنون شوہر سے فوراً منحل ہو گیا پھر جو یہ مسئلہ ہے کہ مرتد کو جبراً مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جائے یہ تو در اسلام میں ہو سکتا ہے کہ در الحرب میں اس لئے کہ دار الحرب میں ایجاد من اعراض جائز نہیں اور اگر کسی طریقہ سے عورت کو شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا تو دوبارہ مرتد ہونے کا اندیشہ ہے لہذا رد المحتار سے چھٹے کے لئے روایت مشابہ پر عمل کرنا جائز اور احوط ہے (قوله ليس للمرتدة النکاح بغير زوجها) وطاهره ان لها التزوج بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب المرتدة ۲۵۳/۴ ط سعید کرائشی) وکذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند ۳۴۱/۸ ط امدادیہ ملتان)

ضرورت شدیدہ میں حاکم مجاز کو نکاح فسخ کر دینے کی گنجائش ہے^(۱) لیکن حاکم مجاز سے حکم فسخ حاصل کرنے سے قبل دوسرا نکاح کر لینا جائز نہیں^(۲)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شادی کے بعد شوہر دیوانہ ہو گیا تو بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے
(المحییہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص صحت عقل و تندرستی بدن تقریباً تین چار برس اپنی منکوحہ کے ساتھ بسر کر رہا چنانچہ اسی زوجہ سے اس کا ہفت سالہ لڑکا بھی ہے پھر وہ شخص مجنون ہو گیا اور چھ برس سے مجنون ہے اس کے ورثائے باقاعدہ اس کا علاج بھی نہیں کر لیا عورت جو ان ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کسی صورت سے اس کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۷) حضرت امام محمدؒ کے قول کے بموجب شوہر کے مجنون ہو جانے کی صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے مگر فسخ کے لئے حاکم مجاز کے فیصلہ کی ضرورت ہے وہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت بغرض علاج و دیکر سال بھر کے بعد اگر جنون زائل نہ ہو تو عورت کے طلب پر نکاح فسخ کر سکتا ہے^(۳) (یعنی ثالث مسلم فریقین) کو بھی حاصل ہوتا ہے^(۴) لیکن حاکم یا حکم کے فیصلہ کے بغیر نکاح فسخ نہیں

(۱) ولا ینخیر احدهما ای الروحین بعین، الآخر فاحشاً کحیون وحدام و برص و رق و قرن و خالف الانعمة الثلاثة فی الخمسة لو بالروح و لو قصی بالروح صح فتح (درمختار) وقال فی الرد والظاهر ان اصلها و خالف الانعمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً و محمد فی الثلاثة الاول لو بالروح كما يفهم من البحر وغيره (وقوله ولو قصی بالروح صی ای لو قصی به حاکم براه فافاد انه مما يسوع فيه الاحتياط (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق) باب العیص وغير ۵۰۱/۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الھدیة اذا كان بالزوجة عیب فلا حیار للروح و اذا كان بالروح حیون او برص او حدام فلا حیار لها کذا فی الکافی قال محمد ان كان الحيون حادثاً بؤحله سنة كالصبي في بئر المرأة بعد الحيون اذا لم يبرأ وان كان مطلقاً فهو كالجنب وبه يأخذ كذا فی الحاوی القدسی الفتاوی الھدیة كتاب الطلاق الباب الثاني عشر فی العیص ۵۲۶/۱ ط ماجدیه كونه

(۲) اس لئے کہ جب تک تفریق نہ ہو وہ عورت اسی مجنون شوہر کی بیوی ہے اور کسی کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا نکاح باطل ہے کما قال فی الھدیة لا یجوز للرجل ان یتزوج روحه غیره و كذلك المعتدة كذا فی السراج الوھاح (الفتاوی الھدیة كتاب النكاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي تتعلق بها حق العیر ۲۸۰/۱ ط ماجدیه كونه)

(۳) و اذا كان بالروح حیون او برص او حدام فلا حیار لها كذا فی الكافی وقال محمد ان كان الحيون حادثاً بؤحله سنة كالصبي في بئر المرأة بعد الحيون اذا لم يبرأ وان كان مطلقاً فهو كالجنب وبه يأخذ كذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الھدیة كتاب الطلاق الباب الثاني عشر فی العیص ۵۲۶/۱ ط ماجدیه كونه)

(۴) واما المحكم فشرطه اعلیة القضاء و بنفسی فیما سوى الحدود القصاص (هامش رد المحتار كتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراتشی)

ہو سکتا)۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر کو جنون ہو تو اس کی بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(المجمعیۃ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نوجوان خلع چلپائی کوڑی کا باشندہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مرض جنون میں مبتلا ہے ناداری کی وجہ سے کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر یا وید سے علاج کرانے کا اتفاق نہیں ہوا نہ سرکاری یا گھل خانے میں بچھا گیا جس سے مرض کے اچھے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جاتا شخص مذکور کی بیوی نوجوانی اور مفلسی سے تنگ آکر مفلسی ہوئی کہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں بعض علماء نے بجز دیا گل ہونے اس کے شوہر کے نکاح سابق کو فسخ قرار دیکر نکاح ثانی کا فتویٰ دیدیا اور نکاح کر بھی دیا دوسرے علماء نے تا تحقیق عدم استرداد صحت عدم جواز کا فتویٰ دیا اب جماعت ہو گئی ہے اور اتفاق کی قطع و سبغ تر ہوتی جا رہی ہے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور عدم جواز نکاح کی صورت میں زانی اور زانیہ کو توبہ کے ساتھ ساتھ کیا کفارہ ادا کرنا چاہیے؟

(جواب ۱۴۸) جب کہ ڈیڑھ سال سے زوج جنون میں مبتلا ہے اور اس مدت میں اتفاق نہ ہوا تو بغیر مزید انتظار کے امام محمد کے قول کے بموجب تفریق جائز ہے (۱) مگر حکم تفریق کے لئے حاکم یا اختیار یا حکم کا فیصلہ ضروری ہے نیز حکم تفریق کے بعد عدت بھی گزارنی ہوگی (اگر عورت مدخل بہا تھی) یہ مراتب پورے کر لئے گئے تو نکاح ثانی درست ہو اور نہ ناجائز (۲) ناجائز ہونے کی صورت میں تفریق یا تجدید ضروری ہے اور گزشتہ کی طلاق کے لئے صرف توبہ کافی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟

(المجمعیۃ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میری شادی میرے والد نے صغریٰ میں شیخ نصیر الدین سے کر دی تھی کہ میرے شوہر کو

(۱) اس لئے کہ بغیر قضاء حکم کے نکاح فسخ نہیں ہو گا اور وہ عورت بعد ستوری جنون کے نکاح میں ہے لہذا کسی کی بیوی سے جب تک وہ اس کے عقد نکاح میں ہے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں اور دوسرا نکاح منعقد بھی نہیں ہوگا کما قال فی الرد اما نکاح متکوحۃ الغیر و معتدہ۔ فلم یقل احد بحواہ فلم یعتقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۶/۳ ط سعید کرشنی)
(۲) قال محمد ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ سۃ کالعدة ثم ینتخیر المرأة بعد الحول اذا لم یرأو ان کان مطبقاً فہو کالحب و بہ ما حد کذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)
(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الخلیۃ النازحۃ حکم زوجہ جنون ص ۵۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) کما ورد فی الحدیث الثابت من الدب کمین لا ذنب لہ (رواہ ابن ماحہ فی مسہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط مکتبہ میر محمد کرشنی)۔

جذام کا مرض لاحق ہوا اب میں عرصہ تیس برس سے بالغ ہوں اور اپنے والد کے گھر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا منظور نہیں کیونکہ وہ مرض ناقابل علاج میں گرفتار ہے اور عرصہ چار برس سے اپنی سرال نہیں گئی نہ جانے کے لئے تیار ہوں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق نہیں دیتا اور میں خلع کی استطاعت نہیں رکھتی۔

(جواب ۱۴۹) جذامی شوہر کی بیوی حاکم یا اختیار کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے حاکم امام محمد کے قول کے موجب نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۱) اور بعد حصول حکم فسخ عدت پوری کر کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کتنا ہی سخت بیمار ہو اس صورت میں بھی عورت پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی
(المعینہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید عرصے سے مرگ میں مبتلا ہے اور مرض کی وجہ سے ایک سال سے اس کی زبان بند ہے بول نہیں سکتا ایک عالم نے فتویٰ دیا کہ زید کی زوجہ کو طلاق ہو گئی کیونکہ اس قدر مرض کا نکاح نہیں رہ سکتا اس فتویٰ کو حق سمجھ کر اس کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔

(جواب ۱۵۰) شوہر کے مرض سے مرنے کی صورت میں خود بخود طلاق نہیں پڑ جاتی خواہ کتنا ہی سخت مرض ہو پس صورت مسئلہ میں یہ نکاح جو بدولت طلاق کے پڑھا دیا گیا صحیح نہیں (۱) اور جس نے اس نکاح کے جواز کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) وان كان بالروح حيوان او برص او جذام ولا حار لها عدل امي حبيبة و امي يوسف وقال محمد لها الحيار دفع للضرورة عنها كما في الحب والعدة بخلاف حارسه لانه متمكن من دفع الضرر بالطلاق (الهدية) كتاب الطلاق باب العين وغيره ۲/ ۲۲۲ ط شوكة علمية ملتان

(۲) اذا طلق الرجل امرأته طلاقاً تاماً او ثلثاً او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق و هي حرة ممن تحبس فعدتها ثلاثة افراس سواء كانت الحرة مسلمة او كاتبة كذا في السراج الوهاج ثم قال بعد صفحته لو كانت المعتدة بالحبس - و نفس الانقطاع في الحيضة الثالثة نطل الرجعة - و يجوز لها ان تنزع باحران كان قد طلقها (الهدية) كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱/ ۵۲۷ ۵۲۸ ط معاجديه كوتنه

(۳) اس سے کہ مرض کتنا ہی سخت ہو جب تک شوہر کی کو طلاق نہیں دیتا ہی پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی ہیں مرض ایسے ہیں جیسا کہ جنون، جذام، برص جن کی وجہ سے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے مذہب کے مطابق عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اور وہ قاضی جماعت المسلمین (پنجیت) کے درجہ سے ایسا نکاح فسخ کرائے کی کہا ہو فی کتب الفقہ اور جب طلاق نہیں پڑی تو دونوں کا نکاح برقرار باقی ہے دوسرا نکاح اگر کے شدت جہت جائز نہیں پندرہ باطن ہے کما فی الدر المختار کل صلح بعد صلاح فالناسی مطلق کذا الکاح بعد الکاح - والا صلح ان کل عقد اعيد فالناسی مطلق (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب الصلح ۵/ ۶۳۶ ط سعید کراچی، وقال فی الہدیة لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا فی السراج الوهاج (الفتاویٰ الہدیة) کتاب الکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي تتعلق بها حق العبر ۱/ ۲۸۰ ط معاجديه كوتنه

نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟ (سوال) میں مسماۃ کرم جان عرصہ گیارہ سال سے مجھ کو میرے خاوند عبدالمادی نے گھر سے نکال دیا نکالنے پر میں اپنے بھائی کے گھر چلی آئی ہر چند معتبرین شرع میں نے صدا کی اور اپنے خاوند کے پاس جرمہ لے گئی کہ مجھے آباد کریں یا خرچہ دیں مگر میرا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا آخر کار میں نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا میرا بھائی ایک مفلس شخص ہے میں نوجوان عورت ہوں خرچہ سے لاچار اگر شریعت محمدیہ کے علماء سے استدعا کرتی ہوں کہ کوئی صورت شریعت نے ہم بے کس و لاچار عورتوں کے لئے تجویز فرمائی ہے کہ اگر خاوند نان و نفقہ نہ دے اور عورت لاچار ہو تو کیا وہ عورت عند الشرع کسی حیلے سے مطلقہ ہو سکتی ہے؟ نفس امارہ بہت غالب ہے عرصہ کثیر کے بعد اب لاچار اگر استدعا کرتی ہوں اب صبر کا کام ختم ہو گیا ہے اگر شریعت کی وجہ سے طلاق ہو سکتی ہے تو براۓ خدا میری جان کو اس آفت سے چھائیں اگر کوئی جائیداد ہو تو گزارا کرتی۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۸ مستری فضل الہی (مطلع کیمیل پور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۵۴) اگر شوہر بیوی کو آباد نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا تو عورت کو کوئی حاکم مجاز با اختیار جرمہ یا اختیار قاضی نکاح فسخ کرے خاوند کے ظلم سے چاسکتا ہے با اختیار حاکم یا جرمہ یا قاضی نکاح فسخ کر دے تو صحیح ہے اور پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

شوہر کے ظلم و زیادتی کی صورت میں بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) خدمہ ایک ماہنہ دار کی دختر ہے قریباً ۱۵ برس کی عمر میں میرا عقد کیا گیا میں اپنے خاوند کے پاس ۳-۵ سال رہی اس وقت میری عمر قریباً بیس بائیس سال کی ہے اسی درمیان یعنی مدت زوجیت میرے خاوند نے مجھے طرح طرح کی ایذا و تکلیفیں پہنچائیں اور دوسرے شخص سے میری آمد و رفتی کرانے کی کوشش کی اور کہا کہ تو میرے کام کی نہیں ان نختیوں اور وجوہات سے میں اسے چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر آگئی ہوں میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے طلاق دیدے مگر وہ مجھے طلاق نہیں دیتا میں اس سے ڈیڑھ سال سے علیحدہ ہوں میں اس شخص کے گھر یا نکل نہیں جانا چاہتی میری جوانی کی عمر ہے مجھ سے براہداشت بھی نہیں ہو سکتی غیر طلاق لئے میں دوسرا نکاح بھی نہیں کر سکتی اس لئے حضور کی خدمت

(۱) اس مسئلہ میں اکثر اہل شریعت متفقہ طور پر اس میں مذہب مانع کے متعلق کوئی بات نہیں ہے جس کی پوری تفصیل رسالہ "الحلیۃ ان نزہۃ النبیۃ" ص ۱۱۰ لائق نوٹی سے مضمونہ ج ۳ ص ۱۱۰ طبعیہ و در الشاعتہ کراچی میں درج ہے۔

(۲) لا یجوز لمرحل ان یموت روحہ غیرہ و كذلك المعدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب النکاح - الباب الثالث فی بیان المحرمات - الفسۃ السادس المحرمات الیٰی یتعلق بها حق الغیر ۶/۲۸۰ ط ماحدبہ کوئٹہ

میں ملتی ہوں کہ مجھے شہمی ضم مرت مرت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۸۷ ایس ٹی ولد عبداللہ (تجید واڑہ)

۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۵) اگر شوہر کے منقطع ہونا قایل ہو اور وہ طلاق بھی نہ دے اور عورت کی حسمت خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور بعد وصول فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیا سوز سلوک کرتا ہے بد اخلاقی سے پیش آتا ہے اور انداء پہنچاتا ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میری شادی یکم اپریل ۱۹۳۷ء یعنی آج تین سال ہوتے ہیں مگر محمد غیوث ولد فتح محمد قوم زبان پیشہ ملازمت سے ہونی تھی نہ کرنے ایک ہزار کامر سادہ مع مگر روپے خرچہ پانچ سو روپہ کے ساتھ اس شرط سے تحریر کیا تھا کہ وہ میری والدہ کے گھر میرے ساتھ رہے گا اور خود مجھے کہیں دہلی سے باہر یا دوسرے محلہ میں نہیں لے جائے گا اور مجھ سے اخلاق سے پیش آئے گا اس نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ وہ کنوارا ہے اور اس سے پیشتر اس کی شادی نہیں ہوئی ہے حالانکہ میری شادی کے بعد معلوم ہوا کہ یہ راسخ و سو کہ تھا وہ شادی شدہ ہے شادی ہونے کے بعد وہ مجھ سے حیا سوز سلوک کرتا رہا اور بد اخلاقی سے پیش آتا رہا طرح طرح کے فریب کر کے میری ذاتی زیور اور روپیہ عیاشی میں برباد کرتا رہا اور مجھ سے نہ رشتہ رہا اور مجھ سے اپروا ہو گیا۔ مجھے باہر ملتان لے جانا چاہتا تھا مگر میں اس کے چال چلن سے یہاں تک خائف تھی کہ مجھے خطرہ لاحق تھا میں نہیں گئی کیونکہ وہ مجھے فروخت کرنا چاہتا تھا بعد ازیں اس نے میری والدہ پر اور مجھ پر مقدمہ چلایا کہ اس کا فرنیچر وغیرہ ہم نے ضائع کر دیا ہے مقدمہ ہمارے حق میں رہا اور خارج ہو گیا میرے والد بزرگوار رخصت ہو چکے ہیں صرف میری ماں میری وارث ہے میں شوہر نہ کرنے کے گھر میں نہیں رہنا چاہتی اور وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ کافی رقم طلاق دینے کی طلب کرتا ہے حالانکہ قانوناً میرا خرچہ تین سال کا میں اس سے وصول کر سکتی ہوں مگر بوجہ غربت اور اپنی عزت کے کچھ نہیں کر سکتی ایک مسلمان عورت کی حیثیت سے سخت پریشان ہوں۔

المستفتی نمبر ۲۲۸۲ منور خانہ بنت آنا حسین دریائے دہلی

۳ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۴ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۶) اگر واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے۔ وسائلہ الحلیۃ الناحیۃ للعلیۃ العاشرۃ بحث حکمہ روحہ منعیت فی الشفۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الإیضاہت کراچی

میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے، محمد کفایت اللہ کا بیان ہے۔

- (۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟
(۲) شرائط نکاح کے بعد اس پر عمل نہ کرنے سے بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟

(سوال) (۱) عورت وقت عقد تبائع تھی اہل برادری نے نیک چال چلن خراب معلوم کر کے اس سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ اگر میں اپنا چال چلن ایک سال کے اندر درست نہ کر سکوں تو میری زوجہ اس کے وارثان کو اختیار ہوگا کہ وہ دوسری جگہ منسوب کر لیں مجھ کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا اس اقرار نامہ کو تین سال گزر گئے ہیں اب اسلامی ہرڈ کے اجلاس میں مسہوقی درخواست پیش ہے کہ جس شخص سے میرا مشروط نکاح بزمانہ وفا فی ہوا تھا وہ برہماء شرط نویسدہ دستاویز منسوخ فرما کر دوسرے عقید کی اجازت دی جائے ایسی صورت میں آپ قبلہ کی کیا رائے ہے؟ شہادت پیش کر دے ساکنہ سے نویسدہ دستاویز کا اس وقت تک بدچلن ہونا ثابت ہے جس کا کام شرعی سے بازو کو مطلع فرمایا جاتا ہے۔ پھر یہ ہرڈ اسلامی گوالیار نمبر ۳۱۱۵۵ مئی ۱۹۳۸ء

(۲) ایک عورت کے شوہر نے وقت شادی چند معاہدات کے ساتھ ایک دستاویز تھی اور اس میں یہ شرط درج کی کہ اگر معاہدات کی پابندی میری جانب سے نہ ہو تو یہ دستاویز حلاق جامعہ تصور کی جائے شادی کے بعد ہی شوہر اپنے شوہر یا مسہوقی درخواست ہے کہ جب شوہر اپنے ہے تو پھر دستاویز کی پابندی کون کرے لہذا مجھ کو دوسرے عقید کی اجازت دی جائے اسلامی ہرڈ نے مسکمی نہ کر کے نام گزرت میں نوٹس شائع کر لیا مگر نہ وہ ضرر ہوا اور نہ اس نے کوئی جواب دیا جس سے اس کا اپنے ہونا ثابت ہے تین چار سال سے لاپتہ ہے شہادت سے ثابت ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۹۹ سکریتی اسلامی ہرڈ (گوالیار) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۷ جون ۱۹۳۸ء (جواب ۱۵۷) (۱) اقرار نامہ نکاح کے بعد تحریر کیا گیا ہو اور اس کی شہادی خلاف ورزی کی گئی ہو تو ہرڈ کو حق ہے کہ وہ عورت کو شرائط اقرار نامہ کے ماتحت آزادی دے کہ وہ بقاعدہ شرعیہ نکاح ثانی کرے۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کا بیان ہے۔

(۱) انہیں نے نہ اپنے نہ الٰہی الحکمہ لحرہ لبحسہ العرفہ تحت حکمہ روحہ معیت فی الشفعہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۲۴۱ واد اصنافہ الی سطر طوق عقب لشعرہ العرفہ من ان بقول لامر ان دحب الدار ذات طلق ولا تصح اصنافہ الصلانی لان من یكون دحب فانک ویصفیہ فی معیت ولا حلفہ الی صحت المسکت کالروح کلا حلفہ می المسکت فان لا حلفہ دحب ہرڈ ذات طلق مع حکمہ دحب الدار لم یطوق کہ فی النکاحی الصلانی یہود کتاب عدلی الدب ربیع فی مذاقی۔ سیرجہ بعض لائل فی بعض مطلق کلمہ لا وذا وغیرہ ص ۲۰۹ ط ماحدہ کہہ

(۲) شوہر نے اپنی بیوی کو نکاح کی صورت میں عورت کا گزارہ ممکن نہ ہوا اس کی عصمت خطرے میں ہو تو رڈ کو حق ہے کہ وہ نکاح کو فسخ کر کے عورت کو آزادی دیدے اور عورت کو آزادی ملنے کے بعد مدت گزار کر نکاح خالی کر لینا جائز ہو گا، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

جس عورت کا شوہر اوباش، انعام باز اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے، تو اس کی بیوی کیا کرے؟ (سوال ۱) درخواست کنندہ رابعہ بی زوجہ منظور عالم ساکن اسٹیٹ ریوان عرض کرتی ہے بدرستہ کو فدویہ جو درخواست دے رہی ہے اس درخواست پر شرعاً میرا فیصلہ کیا جائے خدا اور سول جج نے حنفی و سنی کے لئے جوار شاد کیا ہے۔

(۲) میرے شوہر منظور عالم میں ایک عیب تو یہ ہے کہ ان کو انعام بازی کا شوق ہے وہ عورت سے محبت نہیں رکھتے میں نے ان کو تین سال تک سمجھایا کہ یہ بد فعل چھوڑ دے لیکن وہ نہیں چھوڑتے اس لئے میں ان سے بیزار ہوں اور ان کی زوجیت میں رہنا نہیں چاہتی اس بات پر شرعاً فیصلہ چاہتی ہوں۔

(۳) میرے یہ بتاؤ خوند نے مبلغ گیارہ سو پچیس روپے جو مہر کا دیا تھا اس کا زیور بنا دیا تھا وہ زیور جناب منظور عالم صاحب کے مکان سے چوری چلا گیا اب میرے پاس ایک پیسہ تک نہیں ہے مجھ کو دو تین روز کا فاقہ گزارنا ہے اور میرا ایک چھ بتاؤ خوند کی طرف سے ہے ہم ماں بچے بھوکے مرتے ہیں کوئی پرسان حال نہیں ہے موجودہ خوند سے کھانے پینے کو مانگتی ہوں تو کوئی جواب نہیں ملتا وہ خوند مجھ کو لینے نہیں آتا نہ خرچ دیتا ہے ۱۳ ماہ گزارے خوند بی سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے ہیں ایسے خوند پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

(۴) اگر مائے دین نے اس معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا تو اب میں مائے دین کے سامنے قسم کھا کر قرآن شریف کی کتبی ہوں کہ میں اس بیٹ کے لئے چاہے عیسائی بن جاؤں یا آریہ پھر مجھ پر آپ لوگ کوئی بدنامی نہ دینا میں حرام کر کے بیٹ بھرتا نہیں چاہتی فاقہ میں دن نکل جائیں اگر اسلامی فیصلہ نہ ہو گا تو عیسائی بن جاؤں یا آریہ حرام نہیں کروں اس لئے اپنی درخواست مائے دین کے سامنے پیش کرتی ہوں جو سچا ختم خدا اور رسول کا وہوہ ختم پندرہ دن کے اندر دیا جائے ورنہ کوئی جواب نہ مننے پر اسلامی دعوے سے علیحدہ ہو جاؤں گی پھر مجھے کوئی بدنامی نہ دینا۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۰ رابعہ بی زوجہ منظور عالم بلا سپور (سی پی)

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۸) جب کہ خوند اس قدر خرد کار اور ظالم ہے کہ بیوی بچے کو فتنہ نہیں دیتا اور نہ حقوق

(جواب ۱۶۰) جب کہ خاوند ازراہ شرارت زوجہ کے خور و نوش کا کفیل نہیں ہوتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو بذریعہ برادری یا حکومت کے اس کو طلاق دینے پر مجبور کرنا چاہیے (اگر وہ طلاق نہ دے تو کما حقہ اختیار نکاح کے فیضان کا علم دے سکتا ہے ۔ اور بعد حکم فسخ عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

خالم شوہر جو بیوی کا جانی دشمن ہو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی ؟
(جمعیتہ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک شوہر اور زوجہ کے درمیان سخت نزاع اور عدالت پیدا ہو گئی ہے شوہر نے عورت پر مقدمہ فوجداری ۳۹۸ تقویرات بند پڑا کر کے اس کو اور اس کے آشنا کو قید بھی کر لیا ہے اور حفظ امن دفعہ ۱۰ ضابطہ فوجداری بھی لپچائی ہے اب وہ عورت بوجہ خوف جان محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتی ہے خاوند اس کو ضرر دینے کی خاطر طلاق بھی نہیں دیتا عورت جو ان ہے اور خاوند بوجہ عورت اس سے طلاق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے تبدیل مذہب کرنے کے لئے تیار ہے ہم نے اس کو روک رکھا ہے۔

(جواب ۱۶۱) اگر زوجہ جین میں اب باہم اتفاق اور نبہ کی صورت نہیں ہے بلکہ عورت کو اپنی جان کا خوف ہے تو وہ کسی مسلمان صمیہ یا مٹ کے ذریعہ سے اپنا نکاح کرا سکتی ہے اور بعد حصول حکم فسخ و نقض عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱. و یحب الطلاق لو فات الامساك - المعروف والذکر المحار مع ههمنش رد المحتار - کتاب الطلاق ۳ ۲۲۹ ط
سعد کرائشی

۲. هكذا في الحجة المأخوذة للحجة لعدوه - بحكم روحه معن في الفقه ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت
کراچی

(۳) اس سے کہ ہم فیضان اور ہم عورت کے لئے نکاح شرعاً درست نہیں ہوتا کما فی الہدیۃ لا یحوز
لہم حل ان یتزوج روحہ عدوہ و کدلت سعد کد فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب النکاح الباب الثالث
فی بیان المحرمات للقسم السادس محررات النبی سعدیہ حق العبر ۱ ۲۸۰ ط ماحدیہ کوئٹہ

(۴) ینت الحلیۃ لعدوه لمحسمه لعدوه - بحكم روحه معن في الفقه ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت
کراچی

فصل دہم

تعدا زواج

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار نہیں

(سوال) ایک لڑکی کی شادی محنت پہنچی اس کی ماں اور بھائی نے اور قریبی رشتہ داروں نے ایک بالغ لڑکے سے کردی اور دواعی تاہنوز نہ ہوئی اب لڑکی بالغ ہو چکی ہے شوہر نے بعد شادی ایک جیساٹی عورت کو داخل اسلام کر کے نکاح کر لیا اس عورت سے تین بچے بھی ہو چکے ہیں ان حالات کو سن کر لڑکی اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کر رہی ہے اور لڑکی کے وارثان بھی بچنے سے انکار کرتے ہیں اور خاوند طلاق دینے سے انکار کرتا ہے ایسی حالت میں لڑکی فسخ نکاح کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لئے شریعت اسلامیہ کیا طریقہ بتلاتی ہے؟

المستفتی عبد الرحمن محمد دوحیان - نصیب آباد (راجپوتانہ) ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء

(جواب ۱۶۲) دوسرا نکاح کر لینا تو طبق کی وجہ نہیں بن سکتا، اگر لڑکی معقول وجہ ہو تو اس کی ماں پر عدالت میں مقدمہ کر کے نکاح فسخ کر لیا جائے اور اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان پنچایت سے بھی فسخ کر لیا جائے (۱) مسلمان پنچایت بھی فسخ کر دے تو لڑکی آزاد ہوگی اور دوسرا نکاح کر سکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

فصل یازدہم

خرمت مصاہرت

بیوی شوہر کے بیٹے کے ساتھ زنا کا دعویٰ کرتی ہے اور لڑکا انکار کرتا ہے، مگر شرعی گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میری دوسری بیوی ایک بد معاش آدمی سے مل کر جھوٹا الزام خاوند کے اوپر لگا کر نکاح فسخ

(۱) اس لئے کہ نکاح ثانی جائز اور مستحب ہے اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ کون سا حدیث میں مذکور ہے کہ "من کوزا جہرم ردان قوی کو میب بانا حدیث کی بات ہوئی اور تحت مذکور ہے قال اللہ عز و جل فانکحوا من النساء منی وثلث وربع فان حکم

الاتعدلو الموحدة او ما ملکت امبانکم ذلك ادنی الا تعزلوا (النساء: ۳)

(۲) اس سے کہ تفسیر کا حکم میں اس میں پانچ نہیں ہوتے کہ فی رد المحتار و مقصود

ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - وللمحر وہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح ففساء علی المسلم

حال کفر (ہامش رد المحتار کتاب الفصاء ۳۵۴ ط سعید کراتی)

برائے کا دعویٰ کرتی ہے کتنی ہے کہ سوتیلے لڑکے نے میرے ساتھ زنا کیا ہے وہ اپنی ہی زبان سے ثابت کرتی ہے موقع کی کوئی شہادت نہیں نہ وہ نے اپنی زبان سے اس کو کوئی قسم نہیں دی نہ علامت ہوئی ہے اور نہ اس سوتیلے لڑکے کی زبان سے ثابت ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ میری ماں ہے اور زنا کوئی نہیں ہوا یہ صرف جعل بناتی ہے آپ انہیں کہ نکاح جائز ہے یا حرام ہے اور فتح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ نہ وہ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اپنے گھر آباد کرنا چاہتا ہے یہ فریب سے نکلنا چاہتی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۸۳ اچراغ دین بلا سپور (شملہ) ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۳) اگر عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اسکے شوہر کے لڑکے نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ لڑکا انکار کرتا ہے تو عورت کا قول معتبر نہیں اس کو لازم ہے کہ یا تو چار گواہ چشم دید پیش کرے جو زنا کی چشم دید گواہی دیں (۱) اور نہ یہ عورت خود قسم لگانے کی سزا پائے گی (۲) اگر چار گواہ زنا کی گواہی دیئے والے نہ ہوں اور شوہر زنا کو تسلیم نہ کرے تو نکاح فتح نہیں ہو سکتا (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ دہلی

فصل دوازدہم

ارتداد

نیوی مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) پہلے ایک عورت مسلمان تھی پھر وہ ایک مرد مسلمان کے ہمراہ بھاگ آئی اور بھاگ کر آریہ تاج میں دونوں مرد و زن داخل ہو گئے عرصہ دو یا تین سال کا ہوا کہ دو تین بچے پیدا ہوئے اس کے بعد وہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ ہم فیروزپور پنجاب میں دونوں شخص مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہو اور اس

(۱) "الشہادۃ علی مراتب مہا الشہادۃ فی الرما یعتبر فیہا اربعة من الرجال لقولہ تعالیٰ "واللاتی یأتین الفاحشۃ من یتاکم فاستشهدوا علیہن اربعة منکم" (الہدایۃ) کتاب الشہادۃ ۳ ۱۵۴ ط شرکہ علمیہ ملتان)

(۲) "واذا قذف الرجل رجلاً او امراة محصنة بصریح الرما وطالب المقذوف بالحد حدة الحاكم لمابین سوطاً او کان حراً لقولہ تعالیٰ "والذین یؤمنون المحصنات" ا لی ان قال " فاحللوہم لثمانین حدۃ" الآية المراد بالمرمی لزمانہ مالا حرام و فی النص اشارۃ الیہ و هو اشتراط اربعة من الشہداء اذ هو محتص بالزما (الہدایۃ) کتاب الحدود باب حد القذف ۲/۵۲۹ ط شرکہ علمیہ ملتان)

(۳) "وان ادعت الشہوة فی نفسیہ او نفسیہا امہ وانکرھا الرجل فہو مصدق لا ہی (درمختار) وقال فی الرد: قولہ ان ادعت الشہوة فی نفسیہ" ای ادعت الرجوع الیہ قبل احد اصولہا او فروعہا بشہوة او ان احد اصولہا او فروعہا قبلہ بشہوة - (قولہ فہو مصدق) لانہ یسکر ثبوت الحرمة والقول للمسکر (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار) کتاب النکاح: فصل فی المحرمات ۳/۳۶ ط سعید کراچی

عورت کا پہلا خاوند حیات ہے اور اب یہ چرچا ہوا کہ جتنے اشخاص اس نکاح کے اندر تھے ان سب کا نکاح وٹ گیا۔
المستفتی نمبر ۲۰۰۰ عبدالحزیز محرم نمر صوبہ دہلی

۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

جواب (۱۶۴) عورت کے آریہ ہونے کی وجہ سے پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا (۱) اور اب دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد عورت اور اس شخص کو جو پہنکا کر ایسا تھا سزا اسلامی حکومت دے سکتی تھی اور مجبور کر سکتی تھی کہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرے (۲) لیکن اب اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے عورت نے اس شخص سے جو نکاح کر لیا ہے یہ نکاح منعقد ہو گیا (۳) اور اس میں شریک ہونے والے بجرم نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے نکاح ٹوٹے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

- (۱) کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے
- (۲) خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی کہنے سے نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟
- (۳) دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں؟
- (۴) اب اگر شوہر بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دینا ضروری ہے یا انہیں کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو گیا؟

سوال (۱) ایک شخص نے دوران جنگلوں میں کہا کہ شریعت ظاہری تو یحییٰ کفر ہے زبان سے یہ جملہ لیکن داخل ارتداد ہے یا نہیں اگر داخل ارتداد ہے تو ارکان ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں؟

(۲) ایک عورت جس کا سن ۲۰ سال ہے اور اس سے پہلے دو شوہروں سے یعنی ایک کے بعد دوسرے سے طلاق خود حاصل کرنے کے بعد اب تیسرا نکاح کیا ہے اور تیسرے شوہر کے گھر سے اپنی ماں کے گھر خوشی گئی اور وہاں کچھ دن رہ کر اس شوہر کے پاس آنے سے ہند انکار کچھ دن تک کرتی رہی لیکن ماں بہن وغیرہ کے سمجھانے سے اس شرط پر شوہر کے پاس آنے کا اقرار کیا کہ چلی تو جاؤں گی مگر نعوذ باللہ

(۱) وارتداد احدهما ای الروح فسح ولا یبغض عدد اعاحل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) و تحری علی الاسلام و علی تجدید النکاح زحرا لہا بمہر سیر کدیار و علیہ الفتویٰ ولو الحیة (در مختار) وقال فی الرد (وقوله علی تجدید النکاح) فلکل قاص ان یحدده بمہر سیر ولو بحدار رصیت ام لا و تمنع من التزوج میرہ بعد اسلامها ولا یصحی ان محلها ما اذا طلب الروح ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تحر و تروح من غیرہ لا نہ ترک حقہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) و طاهرہ لہا النکاح بمن ینشاء (ہامش رد المحتار) کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳۰/۴ ط سعید کراتشی
اخر عرب میں شریعہ کی جس عورت پر عمل کیا جائے گا اس نے کہ دار عرب میں اجہا علی اسلام و تجدید نکاح ممکن نہیں ہو سکتا
یونکہ کسی کو اس پر قدرت نہیں ہے۔

خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی جب اس کے کلمات مذکور پر لعن کیا تو دوسرے دن توبہ کر کے شوہر سے ٹھہرائی شوہر سے نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ شوہر کو کلمات مذکورہ کا علم تھا اس لئے یکجائی بھی ہوئی اسکے بعد کلمات مذکورہ کا شوہر کو علم ہوا اور یافت طیب بات یہ ہے کہ شوہر بلا علم کلمات مذکورہ مرتکب فعل یکجائی ہو اس کی وجہ سے کسی سزا کا مستحق ہوا یا نہیں اگر ہوا تو کیا صورت اس سے برائت کی ہے۔

(۳) اب اس عورت پر تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں؟

(۴) اور اگر شوہر اس کو اپنی زوجیت میں اب نہ رکھنا چاہتا ہو تو تجدید طلاق کی ضرورت ہے یا صرف وہی کلمات ارتداد و علیحدگی کے لئے کافی ہیں

المستفتی نمبر ۲۰۱۰ شجاعت حسین صاحب (انکرہ) ۹ رمضان ۱۴۳۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۵) (۱) ہاں س کا م کے ظاہر ہی معنی ارتداد کے موجب ہیں اور ان کے کہنے سے کہنے والا

اسلام سے نکل جاتا ہے جس اس کو توبہ کرنا اور از سر نو تجدید نکاح کرنا لازم ہے (۱)

(۲) شوہر پر کوئی گناہ اور مواخذہ نہیں ہے (۲)

(۳) عورت کے ان کلمات کی بناء پر تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے (۳)

(۴) جدید طلاق کی ضرورت تو نہیں مگر طلاق دے دینا احتیاطاً بہتر ہے (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

(۱) ما يكون كفراً انتقاماً بطل العمل والكاح والولادة والاداء وما فيه خلاف يؤمر بالا ستعفار والوبة و
تحديد الكاح (در المختار) وقال في الرد قوله والولادة والاداء الرضا كذا في فصول العمادی لكن ذكر في رد المحتار
العين ويحدد بينهما الكاح ان رصيت روحه بالعود اليه ولا فلا تحيرو المولود بهما قبل تحديد الكاح بالوصي
بعد الردف بنت سبه منه لكن يكون وما قوله والوبة اي تحديد الاسلام (هامش رد المحتار مع الدر المختار
كتاب الجهاد باب الموند ۲۴۷ ط سعید كراتشي)

(۲) اس سے کہ شوہر کو بے حق متعذر نہیں ہوا تھا کہ اس نے توبہ کر کے یہ کلمات کہے ہیں لہذا مہم نہ ہونے کی وجہ سے مواخذہ نہیں۔

(۳) (قوله وتحديد الكاح) اي احتياطاً كما في الفصول العمادية - وقوله احتياطاً اي بأمره المفتي بالتحديد
ليكون وظوفه حلالاً بالاعتدال (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب الموند ۲۴۷ ط سعید
كراتشي)

(۴) اس سے کہ مرتد اسے نکاح فوراً نوٹ جاتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدہما ای الروحین فسخ عاجل بلا قضاء
والدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب النکاح الکافر ۱۹۳ ط سعید کراتشي) مگر احتیاطاً بطریق
ایہذا بہتر اس سے کہ کلمہ "نہ رسول کو نہیں مانوں گی" کہتے وقت اگر عورت کی نیت یہ نہیں تھی بعد اس میں کسی قسم کی کوئی
توبہ کی گنجائش نہ ہو تو قضاء اگرچہ اس کی تصدیق نہیں ہوگی لیکن دیانہ کی تصدیق کی جائے گی اور جب اس کی اس نیت کی تصدیق
نہ ملے گی تو قضاء اس نیت سے یہ تھا کہ اسے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوگا کسی لئے احتیاطاً طلاق دے دینا بہتر ہے۔

شوہر قادیانی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟
(انجمیہ مورخہ ۱۹ اگست ۲۹)

اسوال (نزد قادیانی ہو گیا ہے اس کی منکوحہ عورت و جب غیرت و اسلامی حیثیت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اور نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے)

(جواب ۱۶۶) مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے قہقین کے متعلق جمابہر علمائے اسلام کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے کفر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل میں جو اسلام کے قطعی اور یقینی مسائل ہیں انہوں نے انکار کیا ہے یا ایسی تاویلات باطلہ کی ہیں جو کفر کے ختم سے نہیں چلی سکتیں۔ مثلاً حضور ﷺ اور انبیاء و ائمہ مسلمین علیہم السلام کے ختم نبوت سے انکار کرنا، اہل کفر کے ختم نبوت کا منہ قطعی اجماعی ہے مرزا صاحب کا دعوائے نبوت و دعوائے رسالت و دعوائے معجزات وغیرہ تو بین انبیاء علیہم السلام کی تکفیر امت محمدیہ کے نزدیک تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں اس بناء پر کوئی مسلم عورت کسی قادیانی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی شوہر کے قادیانی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور باقی کورت بہرہ وراثت اس فسخ نکاح کے فیصلے بھی رچنے میں سوائے تعدی عدم محمد کفایت اللہ کان اللہ!

کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دینا کفر میں داخل ہے یا نہیں؟

(اسوال) بندہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ تو عیسائی ہو جاؤ گے کہہ کہ میں راضی ہوں یا کسی شخص نے کسی دوسرے سے یوں کہہ کہہ بندہ سے کہہ دو کہ وہ عیسائی ہو جائے اس طرح کسی عورت کو عیسائی بننے کی ترغیب دینا اس کو عیسائی بنانے کے لئے کسی سے مشورہ کرنا یہ تمام امور شرعاً کیسے ہیں؟ یہ لوگ مرتد ہیں یا نہیں؟ ان کے نکاح باقی رہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ گئے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟ (جواب ۱۲۷) مرتد ہونا تو انتہائی جرم ہے مگر مرتد ہونے کا کسی کو مشورہ دینا ارتداد میں سنی کرنا یہ بھی کفر ہے جن لوگوں نے کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دیا مرتد بنانے کی سعی کی وہ خود بھی کافر ہو گئے۔ ان کو اپنے ایمان کی تجدید اور توبہ کے ساتھ نکاح کی بھی تجدید کرنی چاہیے (۱) عدت کے اندر اور عدت کے بعد ہر صورت میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

(۱) قادیانیوں کے کفر پر حوا کا اتفاق ہے۔ عرب قادیانی کافر ہے تو شوہر کا قادیانی نہ ہو بھید کرنا مرتد ہونے اور مرتد کا نکاح ارتداد کے فوراً بعد فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احمد ہما ای الروحین فسخ - عاجل بلا قضا - (الدر المختار مع ہامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ومن امرا مرأة بان ترتد - کفر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ما یحکم کفرًا اتفاقًا یطعن العمل والنکاح واولادہ اولاد الرما و ما یحب خلاف یؤمر مالا استعفار والتوبة و التحدید النکاح (در مختار) و قال فی الرد (قوله واولادہ اولاد الرما) (کدافی فصول العمدی لکن ذکر فی (حاری ہے)

فصل سیزدہم ولی کا سوء اختیار

چچا زاد بھائی نے حیثیت ولی بناؤ کا نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا کیا طریقہ ہے ؟

(سوال) مولوی الہی بخش و شرف الدین باین رشتہ دار تھے کہ مولوی الہی بخش کا دادا حقیقی اور شریف الدین کا باپ و نونو حقیقی بھائی تھے اور شرف الدین و مولوی الہی بخش آپس میں مخالف بہت رشتہ تھے مولوی الہی بخش اور ان کے والد فوت ہو گئے اور مولوی الہی بخش کی لڑکیوں تین بناؤ رہ گئیں اور ان کا متولی صرف مردوں میں سے شرف الدین ہی رہا باب ان لڑکیوں کے نکاح اپنے لڑکوں سے کر دئے ہیں شرف الدین پہلے اس کے اور اب بھی مولوی الہی بخش ان کی زوجہ اور لودہ اور اس کے باپ وغیرہ سے بدسلوکی کرتا چلا آیا ہے تو اب شرف الدین موقع پائے نکاح کرتے ہیں اور ایک لڑکی کا نکاح تو اپنے لڑکے غلام محمد سے کیا ہے جو کہ پہلے سے شادی شدہ ہے جس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلی شادی اس کی ابھی ہوئی ہے اور وہ اپنے گھر میں خوش آباد ہے اور اس کی اولاد بھی ہو رہی ہے غرضیکہ اس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے شرف الدین صرف اپنے غیظ و غضب کو پورا کرنے کے لئے مولوی الہی بخش مرحوم کی عہدہ کو سو گن پر نکاح کیا ہے تاکہ مکالمہ رہے اور زندگی اس کی خراب گزرے جس سے اس کی والدہ وغیرہ جلیں غرضیکہ شرف الدین نے جو نکاح عہدہ ہائے مولوی الہی بخش کے اپنے لڑکوں سے کئے ہیں ان میں اس نے شفقت اور رحم ہرگز نہیں کیا بعد اپنے غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور سوء اختیار اختیار کیا ہے چنانچہ اب شرف الدین نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ بازو ہائے عہدہ مولوی الہی بخش کی بیٹی تھیں کیونکہ ان کی لڑکیوں کا میرے لڑکوں سے شہ عا نکاح ہے بعد ازاں ان لڑکیوں کی جو رشتہ دار عورتیں ہیں مثلاً والدہ وغیرہ وہ بہت معصیت میں ہیں اور ناراض ہیں کیونکہ شرف الدین جو کہ مولوی الہی بخش کا اور بہادر دشمن تھا وہ ہماری لڑکیوں کا قبضہ کثیر بہت تنگ کرے گا بیان ماسبق سے ظاہر ہوا کہ شرف الدین نے بہت نکاح کر کے عہدہ ہائے مولوی الہی بخش سے شفقت و رحم متولیان اختیار نہیں کیا بعد سوء اختیار اختیار کیا ہے کیونکہ اپنے نفسانی طمع غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور مال جو کہ شادی ہائے لڑکوں پر خرچ ہوتا وہ بھی پھت میں رہا ہے اور ان نکاحوں میں عہدہ ہائے مولوی الہی بخش کی کوئی بہتری نہیں سوچی جس سے سوء اختیار ظاہر معلوم ہوتا ہے سو فرمایا کہ

(حاشیہ صفحہ مگرشہ) نور لعن و یحذو بیہما الکاح ان وصیت روحہ بالعود الیہ والا فلا تحرر و المولود بیہما هل تحبید الکاح بالوطی بعد الردہ یبطل سہ ما لکن ینکح ربا (قولہ والنوۃ) ای تحبید الاسلام (قولہ و تحبید الکاح) ای احتیاطا کما فی الفصول العمادیۃ قولہ احتیاطا ای یامرہ بالمقتی بالتحبید لیکون وجود حلالا لا مانع (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الجہاد باب المرنہ ۴ ۲۴۷ طہ سعید کراچی

ایسے متولی سوء اختیار والے کا نکاح نافذ ہو کیا نہیں۔ وہ وہ از میں جو کہ لڑکی خدام محمد سے سوکن پر نکاح ردی ٹکی ہے وہ اب نافذ ہو چکی ہے باذہ ہوتے ہی بدلتا خیر اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے یعنی اولین قطعہ خون نہیں آتے ہی اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے اور اس پر گواہ بھی بنا دیئے ہیں اور عمر اس کی پتہ نہیں کہ تہی ہے صحیح پتہ نہیں چل سکتا کیونکہ تاریخ وادوت معلوم نہیں ہے لہذا ارشاد فرمائیے کہ سر سے سے نکاح ہوئے ہیں یا نہیں اگر ہوئے ہیں تو مرد کو رت نکاح فتح ہو جائے کیا نہیں اور فتح نکاح کس طرح پر ہوگا ہندو منصف یا حج جو کہ ریاست بھار پور کا مسلمان قواب حاکم ہے یہ نکاح بعد از درخواست فتح کر سکتے ہیں یا نہیں یا کہ مسلمان حاکم ہو نا شرط ہے تو مولد کتب تحریر فرمایا۔

المستفتی نمبر ۲۰۸۱/۱۰۱۸۱ صاحب ہند پور - ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) شرف الدین ن حدوات اور دشمنی امر ثابت ہو تو حکم جمع تحقیقات ان نکاحوں کے فساد کا حکم کر سکتا ہے اور اگر یہ بات نہ ہو تو پھر لڑکیوں کو اختیار بوجہ یقیناً حاصل ہے اور ایک لڑکی جس نے بالغ ہوتے ہی نکاح کو رد کر دیا ہے وہ نکاح حکم حاکم مسلمان فتح ہو جائے گا۔ (۱) مسلمان حاکم کی شرط لازم ہے کیونکہ قاضی کے لئے اسلام شرط ہے (۲)۔ محمد کفایت اللہ کا ان ابدالہ دہلی

فصل چہار دہم شوہر کا غنیمت ہونا

نامرد کی بیوی نکاح فتح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسہۃ دوری بہت غنور منش کی بیوی کی شادی احمد بخش عرف الہ کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی کو عرضہ دس سال کا ہو گیا ہے ابھی تک کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئے مسہۃ دوری کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا شوہر نامرد ہے اب اس کی شادی دوسری جگہ کی جارہی ہے ایک حالت میں شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱) نکاح الصغیر والصغیرہ حراً ولو نپ و لمم الکاح بعض فاحش او روحها غیر کفء ان کان الولی الروح بنفسه بعض اما او حدالم يعرف منها سوء الاحیاء محامۃ و فسفا وان عرف لا یصح الکاح من غیر کفء او بعض فاحش اصلاً وان کان المروح غیر هما ای غیر الاب و ابنہ ولو الام او القاصی او وکیل الاب لا یصح الکاح من غیر کفء او بعض فاحش اصلاً وان کد من کفء و بمعہ المثل صح ولكن لهما ای لصغیر و صغیرۃ و ملحق بها حیار الفصح بالبلوغ او العلم بالنکاح بعدہ لفسور الشفقة بشرط القضاء للمصح (درمختار) وقال فی الرد و حاصلہ انہ اذا کان الروح للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والحد فلهما الحیار بالبلوغ او العلم به فان احتار الفصح لا یصح الا بشرط القضاء (ہامش رد المحتار) مع اندر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳ ۶۵-۷۰

۲) وحده اهل الشہادۃ ای ادبایا علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط السہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ والحرۃ - و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی البحر و بہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء علی المسلم حال کفرہ - (ہامش رد المحتار) مع الدر المختار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراچی

المستفتی نمبر ۲۴۱۵ حافظ نظام الدین آگرہ۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۴۵۶ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء
(جواب ۱۶۹) مسماۃ نادری کی شادی بغیر طلاق کے دوسری جگہ نہیں ہو سکتی شوہر اول طلاق دے دیا
بوجہ نامرد ہونے کے حاکم نکاح فسخ کرے اور پھر عدت گزر جائے جب دوسرے شخص سے نکاح
ہو سکے گا نادری کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے وہ عدالت میں نکاح فسخ کرانے
کی درخواست کرے حاکم قعدہ شریعہ کے مطابق شوہر کو سال بھر کی مہلت بغرض عیقہ دے گا۔ اور
سال بھر میں اگر شوہر کی حالت درست نہ ہوئی تو مسماۃ نادری کی دوسری درخواست پر حکم بعد تحقیقات
نکاح فسخ کر دے گا۔) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

طلاق یا مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کے بعد
عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں

(سوال) ایک عورت مسماۃ بندہ نکاح شدہ ہے اور دو تین بار سسرال بھی ہو آئی ہے بعدہ مسکمی زید نے اسے
انگوا کر لیا اور مسکمی بجر کے ہاتھ بیٹھ چار سو روپے کے عوض فروخت کر دیا اب مسماۃ کو یہ مسکمی بجر کے
ساتھ تعلق زناشوی قائم کرنا نہیں چاہتی بجر کو کہتی ہے کہ طلاق حاصل کر کے میرے ساتھ شرعی طور
پر نکاح کر لو اصل واقعہ یہ ہے کہ مسماۃ کو یہ بجر مذکور کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی اور علی الاعیان کہتی
ہے کہ میں مسکمی بجر کے گھر آباد نہیں رہوں گی اس میں خواہ میری جان ضائع ہو جائے ڈر ہے کہ وہ کسی
دوسرے کے ساتھ انگوا پر جائے یا مسیحیت قبول کر لے اور اپنے ایمان کو ضائع کر دے مزید عرض یہ ہے
کہ جس شخص کے ساتھ منکوحہ ہے اس کے گھر آباد ہونا بھی اس کا مشکل ہے صورت حال پر غور فرمایا
تاکہ شرعی طور پر یہ عقدہ حل ہو سکے کہ کسی مسلمان کے ساتھ جائز طور پر نکاح بندہ مذکور کا ہو سکے۔

المستفتی نمبر ۲۳۱۶ چودھری غلام احمد ضلع لاکھ پور

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۴ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۷۰) شوہر سابق سے طلاق حاصل کرنے یا بذریعہ کسی مسلمان حاکم کے نکاح کو فسخ کرانے

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها محبوا - وفيه المحبوب كالعين فرق الحاكم بطلبها لو حرة بالعدة غير رتقاء و قرآن
و غير عالمة بحالة قلب النكاح وغير راضية بعده بهما في الحال (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب
الطلاق باب العين وغيره ۴۹۵/۳ طبع سعید کراتشی)

(۲) ولو وجدته عينا هوم لا يصل الى النساء لمرض او كبر او سحر - احل سنة لا شتماله على الفصول الاربعة ولا
عرة بنا حبل عبر قاضي البلدة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العين وغيره ۴۹۶ ط
سعید کراتشی)

(۳) من وطئ مرة فيها والا باب بالمعنى من الفاضل ان ابي ضلقتها بطشها (الدر المختار مع هامش رد المحتار
كتاب الطلاق باب العين وغيره ۴۹۸ طبع سعید کراتشی - وكذا في الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب
الثاني عشر في العين ۵۲۲/۱ طبع حیدر کونہ)

کے بعد کسی دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ فقہ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

فصل شانزدہم تقسیم ہند

میاں بیوی علیحدہ علیحدہ ملک میں ہیں شوہر بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھتا ہے تو تفریق کس صورت میں ہوگی

(سوال) ایک لڑکی کی شاہی ہندوستان میں گئی اور پھر ہم سب لوگ پاکستان آگئے اور وہ لوگ ابھی تک پاکستان نہیں آئے اور نہ ہی لڑکی کو لے جاتے ہیں اور ہم لوگ چنہی دیتے ہیں تو وہ لڑکی کو لے جانے کے متعلق کچھ جواب نہیں دیتے۔ المستفتی عبدالشکور

(جواب ۱۷۱) آپ عدالت میں مقدمہ کر کے اس لڑکی کا نکاح فسخ کرا لیں (۱) اگر مسلمان بیچ نکاح فسخ کر دے تو وہ کافی ہے اور غیر مسلم بیچ نکاح فسخ کرے تو پھر مسلمان بیچاؤ سے بھی فسخ کرایا جائے (۲) اس کے بعد لڑکی آزاد ہوگی اگر خاندان سے مل چکی ہو تو عدت گزارنی لازم ہوگی اور نہ ملے ہو تو عدت بھی لازم نہ ہوگی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) اس کے بعد سے بی بی منورہ سے نکاح برائے ثابہ نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم و ماکنکم و احوا نکم - و المحصنات من النساء لا ما ملکتم ایمانکم کتاب اللہ علیکم و احل لکم ما وراء ذلکم ان تتنوا بموا لکم محصن غیر مسافح (النساء ۲۳-۲۴) وقال فی الہدیۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذلك المعنۃ کذا فی السراج الوہاح (المصاوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات النبیہا حق العیر ۱ ۲۸۰ ط ماحذہ کوئٹہ) وقال فی الرد و اما نکاح مکتوحۃ لعیب و معتنہ - فلم یقل احد محاورۃ فلم یعد اصلا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶، ۳ ط سعید کراچی)

(۲) یت الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ العاقرۃ بحث حکم و وجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی (۳) و اهلہ اهل الشہادۃ اذ ینہا علی المسلمین (رد مختار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام و العقل و البلوغ - و مقصودہ ان تعقید الکافر لا یصح و ان اسلم - قال فی المحر و ہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح فقصہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۵ ط سعید کراچی) اور جب غیر مسلم بیچ نکاح کرے تو مجتہدین نے مجتہدین کو مجبوراً یہ کہہ دیا ہے کہ وہ فاسق و فاجر و منافق کی بیعتات میں معاملہ کر کے کی گنجائش ہے درجہ بیعت و اقلین تحقیق کر کے بیعت کے جو فیق حکم کرے تو یہ بھی قضاء قاضی کے قلم مقدم ہو جاتا ہے و اس سے نکاح بھی صحیح ہے کہ کما فی الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ العاقرۃ ۵۱۶ و ۵۱۷ فریقین الزوہیین حکم حکم مقدمہ و بیان حکم قضاء قاضی در ہندوستان و دیگر ملک غیر اسلامی ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

(۴) قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدۃ تعدولہا فتمتعوهن و سرحوہن سرا حاً حبلاً (الاحزاب : ۴۹)

شوبر تین سال سے دوسرے ملک میں ہے
خبر گیری نہیں کرتا تو اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) زید تقسیم سے پہلے دہلی میں رہتا تھا تقسیم کے بعد پاکستان چلا آیا زید کی بیوی اور چار بہن ہیں
۶ صد تین سال سے زید نے اپنے بیوی بچوں کی کسی قسم کی خبر گیری نہیں کی خرق تو خرق یہاں تک کہ
اس نے یہ اطلاع نہیں دی کہ میں وہاں ہوں زید کی بیوی نے بڑی جی کی شادی کر دی رمضان شریف
میں زید کو کسی طرح سے معصوم ہو گیا کہ لڑکی کی شادی کر دی ہے اس پر اس نے اپنی بیوی کو بہت سخت
مکس اور یہاں تک لکھا کہ کبھی پاکستان ہندوستان میں رابطہ ہو گیا تو تجھے قتل کر دوں گا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ
حق نہیں دے سکتا ہوں اس کے جواب میں زید کی بیوی نے لکھا کہ مجھے آکر لے جاؤ زید نے جواب دیا کہ
اگر آنا چاہو تو جائیداد ہر کیسپ میں آباد وہاں سے پاکستان فوت لے جائے گی اس حالت میں زید کی بیوی کیا
کرے اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے اس کا کوئی ذریعہ نہیں جس سے گزر بسر کر سکے نہ کوئی ذاتی مکان
ہے۔
المستفتی اللہ شمس شیر کوٹ ۲۲ محرم ۱۳۹۹ھ

(جواب ۱۷۲) زید کی بیوی عدالت سے بذریعہ مقدمہ کے نکاح فسخ کرالے اور عدالت کا غیر مسلم
حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان بچوں سے فسخ کرالے پھر عدالت گزراے تو آزاد ہو جائے گی اور دوسرا
نکاح کر سکے گی (۱۰)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہور دہلی

فصل ہفتم غیر مسلم حاکم کا فیصلہ

موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر مسلم کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟
(سوال) حکومت موجودہ میں حاکم وقت اگر کسی عورت کو آزادی کی درخواست دینے پر غیر رضامندی
شوبر حکم آزادی دیدے تو وہ مقدمہ لے کر سکتی ہے یا نہیں؟
(جواب ۱۷۳) اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو عورت آزاد نہ ہوگی اور دوسرا نکاح نہ

(۱) ۱۰۱۱ھ لیلۃ الاحد للحمیدۃ لعلہ حجة بحث حکم روحہ غائب عمر مفقود ص ۷۷ و بحث تقریق بین الزوجین
حکم حاکم مقدمہ ۱۰۱۱ھ بیان علم تصدق فی رندہ ستان دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت لراچی۔
(۲) ۱۰۱۱ھ لیلۃ الاحد للحمیدۃ لعلہ حجة بحث حکم روحہ غائب عمر مفقود ص ۷۷ و بحث تقریق بین الزوجین
معدنہ فلم یقل احد محاورہ فلم یفقد اصلا (دہشت زدہ) لمحدود کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح
القاسد والباطل ۱۶/۳ ط سعید کراچی

رہ سکتی گی (۱)

محمد کفایت ایند کان اللہ لہ ولی میرا باب خلع

خلع خاوند اور بیوی کی رضا مندی کے بغیر نہیں ہو سکتا

(سوال ۱) ایک عورت نکاح ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک شوہر کے پاس رہی اس کے بعد خاوند بیمار ہو گیا اور بدلے میں باسور پڑ گیا اب ۱۰ تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور پھر بچنے لگتا ہے خاوند نامرد نہیں ہے لیکن بیماری کی وجہ سے بھانج نہیں کر سکتا اگر کرتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں کھانا پینا اچھی طرح دیتا ہے مگر وہ نکاح ختم کرنا چاہتی ہے مگر کا عوض بھی عورت کے قبضہ میں ہے مرد دینے سے انکار کرتی ہے عورت کی خوشی سے نکاح ختم ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۴) جب کہ یہ عورت اپنے خاوند کے پاس رہ چکی ہے اور جماع دو ٹولی بھی ہو چکی اس کے بعد خاوند کو مرض لاحق ہوا تو اب عورت کو نکاح کا کوئی حق نہیں کیونکہ ایک مرتبہ جماع ہو جانے کے بعد نکاح کا حق نہیں رہتا، یہاں اگر خاوند اور بیوی دونوں رضامندی سے خلع کر لیں تو بوجہ سے اور جب کہ خاوند مجبور ہے تو مستحسن یہی ہے کہ عورت کو باحق روک کر تنگ نہ کرے (۲/۲۰۱)

۱۔ و منه اهل الشهادة اي اذنيها عني لم يسمعن (در مختار) وقال في الرد : وحاصله ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ - شروط لصحة بوليته ولصحة حكمه بعدها ومقصده ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم - فان في المختار - وقد علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصب قضاء على المسلم حال كفره (هاشمي رد المختار مع بشر لمختار كتاب القضاء ۳۵۱ ص سعيد كراتشي) ان عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ قیلمہ کنندہ عام یہ ہے کہ وہ اس شخص کے لیے حجت ہے اور اس سے فیصلہ ہو سکتا ہے، نیز وہاں نہیں ہو سکتا اور جہاں قاضی شرعی نہیں وہاں پر وہ حکامین شریعت نہیں ہیں، نہ عورت کی طرف سے نہ قسم کے معاملات میں فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اگر وہ مسلمان ہوں اور شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو یہ کام بھی قضاہ قاضی کے قلم مقام ہوتا ہے اور جہاں وہ بھی نہ ہوں تو وہاں مسلمانوں کی بیعتات کو بھی حکم ہے اور جہاں ان کا اختیار ہے انھیں کے ہے، لیکن الحيلة الباحزة للحليلة العاجزة جزو دوم تعریق الزوجین بحکم حکمہ متقدمہ و بیعتات قاضی شرعی اور ان کے فیصلے غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۲) وسقط حقها بسرة و يجب ذممة احيانا (در مختار) وقال في الرد : صرح اصحابنا بان جماعها احيانا واجب دونه لکن لا بدخل تحت الفسخ ولا لواء لا لوطاة لاولی ولم یقرر وافیہ مدد (هاشمي رد المختار كتاب النکاح باب القسم ۲۰۲، ۳ ص سعيد كراتشي)

۳۔ قال الله تعالى وان حجتكم الا بعد حدود الله فلا جناح عليهما فيما افدت به تلك حدود الله ولا تعذروا ومن بعد حدود الله فاولئك هم الظالمون (الشورى ۲۲۹) عني ان عباس ان امرأة ذات من قيس اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ذات من قيس ما عجب عني في حق ولا ذن ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله ﷺ ان ذن عني حديثه ذن بعقول رسول الله ﷺ في الحديثه و صنفه تطلقه (رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب مجمع و كتب مطبوعه ۲۷۹ ط قدسي كراتشي) وقال في الرد : لا بأس به عند الحاجة للشقاق بعد التوقيف (در مختار) وقال في الرد : قوله للفسق اي لوجود الشقاق وهو للاختلاف والتخاصم وفي تفسير سي عي شرح الطحاوي لفسد وقوع من الزوجين اختلاف ان مجتمع اهلهما يصلحوا بينهما فان لم يصلحوا جاز الطلاق والجمع وهذا هو حكمه المذكور في لانه (هاشمي رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الجمع ۳ ۴۴۱ ط سعيد كراتشي)

معاوضہ اور مہر تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں جو کچھ ملے کر لیں وہ لازم ہوگا اور بہتر یہی ہے کہ مہر واپس نہ لیا جائے کیونکہ آخر نہ وہ اس سے انتفاع بھی حاصل کر چکا ہے۔ واللہ اعلم

خلع سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس میں شوہر رجعت نہیں کر سکتا (سوال) اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے طلع کرے تو اس صورت میں شوہر مذکور کو عدت کے اندر رجعت کا حق ہیں یا نہیں کیا طلع سے طلاق بائن ہوتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۳۶۲ تم احمد بن یحییٰ فصل فی نیکاح (کمال) ۲۷ شعبان ۱۳۵۸ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء (جواب ۱۷۵) طلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس میں رجعت کرنے کا حق نہیں ہوتا البتہ زوجین راضی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا

(سوال) عرو نے زینب کو اس مضمون کا ایک پرچہ لکھ دیا کہ ”میری بیوی فلا نہ بنت فلاں اگر تم اپنا مہر معاف کرو گی تو ہوض مہر میری طرف سے تجھ کو ملے گا“ ہے اگر ہوض مہر طلاق لینا چاہتی ہو تو اس پرچہ پر دستخط کر لینا“

اس کے جواب میں زینب کے ایک رشتہ دار نے زینب کی جانب سے اس مضمون کا ایک پرچہ لکھ کر ”میرے شوہر فلاں بن فلاں میں نے مہر معاف کیا۔“ پھر اس نے اس پرچہ کو زینب کے سامنے پیش کیا زینب نے پرچہ دیکھتے ہی کہا کہ میں ہرگز مہر معاف نہیں کروں گی نہ دستخط کروں گی اس کے چار گواہ بھی ہیں لیکن اس کے رشتہ دار نے کہا کہ معاف کرو یا نہ کرو مگر مہر و تم کو مہر عہد بھر نہیں دے سکتے لہذا ضرور تم کو دستخط کرنا پڑے گا زینب نے کہا کہ نہ میں طلاق لینا چاہتی ہوں نہ مہر معاف کرتی ہوں خالی تمہارے کہنے سے دستخط کرتی ہوں یہ کہہ کر زینب نے دستخط کر دیئے اب زینب کے حق میں

(۱) وادانتھا الروحان وحافان لا یغنی حدود اللہ فلا تأس بان یعدی مصیبا مہ ممال یحلہما للقولہ لعالی ۷۹ حاش علیہما فیما احدث بہ ۷۹ فعل ذلك وقع بالحلح تطلیقہ مائتہ ولزمها المال للقولہ علیہ السلام الحلح تطلیقہ مائتہ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الحلح ۴/۲ ۴۰۴ شرکۃ علمیہ ملتان)

(۲) وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال و بالطلاق الصریح علی مال طلاق تأس وقع بان فی الحلح و رجعی فی عہدہ درمختار و قال فی الرد (قولہ تأس فی الحلح) لایہ من الکتاب الدالہ علی قطع الوصلۃ فکان الواقع بہ باسا (ہمس رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الحلح ۴/۳ ۴۰۴ ط سعید کرانی)

(۳) اذا کان الطلاق مائتہ دون الثلاث فہ ان یترو حقا فی العدۃ و بعد انقضاء لان حلح المحلیۃ باقی لان روالہ معلی بالطلاق الثالث (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجوع فصل فیما یحل بہ المطلقۃ ۲/۳۹۹ ط مکہ شرکۃ علمیہ ملتان)

علم شرعی کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ ریاض العلوم - کانپور

۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷۶) اس صورت میں طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ عورت کا انکار ثابت ہو جائے۔ (۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ

ضلع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو جو ضلع خلع کس قدر رقم یعنی جائزہ ہے اور خلع کے بعد اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جمعہ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(سوال ۱) کتنی طلاق دینے کے بعد خلع درست و مکمل ہو جاتا ہے؟ (۲) خلع میں زوجہ سے مہر واپس لینا یا خوشو الینا درست ہے یا مہر کے سوا دوسرا مال یا نیا لینا درست ہے؟ (۳) خلع کے بعد وہ زوجہ اسی زوجہ سے بغیر طلاق نکاح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کتنی مدت کے اندر؟ (۴) خلع کے بعد کیا زوجہ اول کو حق ہے کہ وہ اس زوجہ کو بر سر ذریعہ برس کے بعد دوبارہ اپنی زوجیت میں لے لے؟ (۵) اگر لے سکتا ہے تو کتنی مدت تک؟ (۶) اگر خلع میں یہ حق دیا گیا ہے تو ضلع سے کیا فائدہ ہوا؟

(جواب ۱۷۷) (۱) جو طلاق کہ مال کے بدلے میں ضلع کے عنوان سے دی جائے وہ طلع ہے اس کا حکم طلاق بائن کا ہے۔ (۲) یعنی زوجین کی مرضی سے تجدید نکاح ہو سکتی ہے بغیر زوجہ کی رضامندی کے اس کو دوبارہ نکاح میں لے آنے کا اختیار زوجہ کو نہیں رہتا۔ (۳) ہاں مہر یا کوئی دوسرا مال جو مہر کے مساوی قیمت رکھتا ہو واپس لینا یا خوشو الینا درست ہے یہ سب کہ تعدی اور زیادتی زوجہ کی جانب سے ہو ورنہ اتنا بھی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ (۴) ہاں اگر زوجہ رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو اور خلع کی صورت طلاق مطلقہ کے ضمن میں واقع نہ ہو تو بدون عدلہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی

زمانے اور مدت کی قید نہیں ہے۔ (۵) خلع کے بعد زوجہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے لیکن زوجہ کی رضامندی

۱. الخلع هو رالة ملك لکاح المتوفقه على قولها (درمختار) وقل فی الرد (قوله على قولها) ای الموافقة فی لحر ولا بد من القول بها حيث كان على دل و كان سقط حاله انك او جعني (هاتم رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الخلع ۴۳۹/۳ - ۴۴۰ طبع سعید کرمانی

۲. وقع طلاق بائن في الخلع و رجعي في غيره (درمختار) وقل فی الرد (قوله بائن في الخلع) ای لا بد من الکلمات لدله على قطع الوصية فكان الواقع به دسا (هاتم رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۳ - ۴۴۴ طبع سعید کرمانی

۳. و كره بحريه احد شي و ملحق به الا نراه عمدا لها عليه ان بشر وان بشرت لا لو ميه بشور ايضا ولو ما كثر هسا عطاها على الاوجه (درمختار) وقل فی الرد (قوله و كره بحريه احد شي) ای قليلا كان او كثيرا والحق ان الواحد اذا كان بالشور مده حره قطعاً لقوله تعالى فلا تحدوا ميه شيه الا انه ان احد ملكه بسب حيث و تمامه في الفتح (هاتم رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۳ طبع سعید کرمانی (۴) اذا كان طلاق بائن دون الاول فلا بد من رجوع في التعدد و بعد بقصدتها لان حق لسلحه بان لا رواه معني بالقطعة بان ميه بعد فلهذا كتاب في باب رجعة فصل فصل بائن به المظنة ۴۹۹ طبع شركة غنم ملان

ہے کہ اپنے خاوند کے نکاح سے الگ ہو جاؤں اور پھر اسلام ترک کر کے دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لوں تو پہلے نکاح جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد کسی دیگر غیر خاوند سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد عبد المجید خان ہوشیار پوری: آکھانہ بذلہ بارہ

(جواب ۱۷۹) مرتد ہو جانے سے پہلے نکاح جاتا رہا لیکن مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ قاضی مجاہد: اپنے خاوند کے ساتھ اس کا نکاح کر دے گا۔ وارتداد احدهما ففسخ عاجل فللمو طوءة کل مہر ہ ولعیر ہا نصفہ لو ارتد - ولا شئی لو ارتدت و تجوز علی الاسلام و علی تجدید الکاح رجرا لہا بمہر یسر کدیسار و علیہ الفتویٰ و لو الجبۃ ۱

(در مختار منقحہ ۱)

کافر کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنا باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے

(سوال) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح میں چھوڑے ہوئے کہیں چلے گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور انہیں میں رہ رہ کر ہر قسم کے مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی پھر طویل زمانے کے بعد شوہر اس مسلمان واپس گیا تو یہ عورت پھر مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس مسلمان زوج کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور استبراء رحم کی بناء پر عدت گزارنا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر عدت گزارنا ہو تو مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دے کر عدت گزارنا ہو گا یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ سمجھ کر اب سے عدت گزارے ہر صورت کو تفصیل سے بیان فرمائیں؟ بیوا تو جروا

(جواب ۱۸۰) کافر کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنے اور اعمال کفریہ انجام دینے سے وہ کافرہ مرتدہ ہو گئی اور زوج مسلم کا نکاح اس کے ساتھ فسخ ہو گیا پھر جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئی تو زوج اول کے تجدید نکاح کر کے اسے رکھنا جائز ہے اور مسلمان ہوتے ہی نکاح کر لینا جائز ہے البتہ اگر حاملہ ہو تو وضع تک مل تک مقاربت جائز نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں جس کافر کے ساتھ وہ رہی ہے یا تو اس نے اس مرتدہ سے نکاح کیا ہو گا یا نہیں زنہ کاری کرتا ہو گا اور دونوں صورتوں میں اس پر عدت یا استبراء واجب نہیں نکاح کرنے کی صورت میں اس لئے کہ حالت ارتداد کا نکاح صحیح نہیں اور جب نکاح صحیح نہیں ہوا تو

۱. الدر المختار مع الشامی رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ طبع سعید کرشنی

۲. روضہ نکاح حصی میں بیوا حصی میں عورت کی زوجہ سمجھ کر و لو من حیویۃ بدر المختار مع الشامی رد المحتار کتاب النکاح فصل فی لمحو مات ۳ ۴۸ طبع سعید کرشنی

یہ ۱۰۰ روپے اور محض زمانہ کی صورت نہ لے ہو گئی اور زمانہ کی شریعت میں کوئی عدت نہیں اسی سے حامد من الزنا سے نکاح کر کے نکڑے پس زوج اور اس عورت سے مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتا ہے ان تمام امور کے لئے اس میں روایات قبیحہ ہیں۔ قال فی الدر المختار فی بیان حکم تصرفات المرتد و یبطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملة وهي خمس الکاح والذبیحة الخ انتہی - و فی رد المحتار قوله ما یعتمد الملة ای ما یکون الا اعتماد فی صحة علی کون فاعله معتقد امله من الملل ای والمرتد لا ملة له اصلاً لا به لا یقر علی ما انتقل الیه ۱۱ انتہی مختصراً - ثم قال قوله الکاح ای ولو لمرتدة مثله انتہی - و فیہ فی موضع اخر وان لحقت بدار الحرب کان لزوجه ان یتزوج اختها قبل ان تقصی عدتها الی قوله وان عادت مسلمة کان لہا ان تتزوج من ساعتها - ۱۵ ۱۰ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (الجواب صحیح - محمد انور عفا اللہ عنہ - محمد امین علی غفرلہ - شبیر احمد عفا اللہ عنہ - اصغر حسین عفی عنہ - عبد السمیع عفی عنہ - سران احمد رشیدی عفی عنہ - اشرف علی - ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ)

نو مسلمہ سے نکاح کیا پھر وہ مرتدہ ہو گئی دوبارہ مسلمان

ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے ایک غیر مسلمہ سے جسے روہروے حاضرین مجلس عقد میں مسلمان برضا و رغبت کر کے بذریعہ وکیل و شہدو قد نکاح و چند شہادہ خدہ خدہ میں نکاح پر حاضر کی تصدیق وکیل و ہر دو شہدہ ماقدم بھی کرتے ہیں اور تحمین ۳ سال ہمراہ بھی رہی اور دو اور دہلی ہوئی کچھ دنوں سے اس عورت کو اس کی بمشیرہ غیر مسلمہ بھکا پھسل کر لے بھی گئی اب وہ اس کے سمجھانے سے انکار کرتی ہے کہ میں نہ ہی مسلمان ہوئی تھی اور نہ ہی نکاح کیا تھا کچھ دن نہیں گزرے کہ اس نے ایک مسلمان سے نکاح کر لیا اور وہی ہمارا قدیمی نام رکھی ہوا بھی حال رکھ شرعاً اس عورت کا نکاح ثانی صحیح ہے یا زید کا؟ یہ تو توجروا

(الجواب) وهو الموفق للصدق والصواب - الحمد لله وحده والصلوة علی من لانی بعدہ (از مودی عبد الجلیل سامرو دہلی) اما بعد - عورت مذکورہ چونکہ مسلمان کر لی گئی تھی بالخصوص مجمع میں اس لئے اس کے وقت عقد نکاح اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں جب اسلامی ہونا اس کا تحقیق ہو گیا تو اب زید سے شرعی نکاح ہونے میں کسی قسم کی بندش نہیں جب زید کا نکاح حضور وکیل عورت و شہدو نکاح خوان مجمع میں پر حایا گیا شرعاً نکاح زید کا صحیح و درست ہوا اصول نظر شرعی محمدی کے باب نمبر ۷ دفعہ نمبر ۲ میں ہے کہ جس کو یمکن ان نے لکھا ہے کہ عقد نکاح کے لئے ایجاب و قبول کا من ضروری ہے دفعہ نمبر ۱ میں لکھا ہے کہ نکاح سے وہ عقد مراو ہے جو واسطے توالد و تاسل

(۱) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴۹ ط سعید کراچی -

(۲) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراچی -

کے عمل میں آئے۔ دفعہ ۳ میں ہے کہ عقد کے واسطے گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور ایجاب و قبول ایک وقت میں ہونا چاہیئے دفعہ نمبر ۴ میں ہے کہ جو گواہ عقد نکاح کی نسبت ہوں ان میں چار صحت کا ہونا ضروری ہے یعنی آزادی، عقل، بلوغ، اور دین محمدی سے ہونا اس نکاح میں یہ سب باتیں موجود ہیں جو دفعات مذکورہ میں مسطور ہیں ہذا زید کا نکاح شہ عاصم سے مسماہ نو مسلمہ کا بلا طلاق شرعی زید کسی دوسرے سے نکاح درست نہیں منکوحہ غیر سے نکاح کرنا کرنا شرعاً حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ قلمہ و قالہ محمد العاجز ابو عبد اللہ محمد الشیخ عبد الجلیل السامرووی کان اللہ لہ۔ محرم ۱۳۸۸ھ (جواب ۱۸۹) از مفتی اعظم۔ صوفی و فقہ۔ اُن نو مسلمہ مذکورہ مسلمان ہونے کے وقت کسی منکوحہ نہ تھی تو مسلمان کرنے کے بعد اسی مجلس میں اس کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا تھا لیکن اُوروہ کسی کی منکوحہ تھی تو یہ نکاح ہی بدون ائمتہ عدت کے درست نہیں ہو آیا تو نہ جس کے نکاح میں تھی اس پر اسلام پیش کرنا یا اس کو عورت کے اسلام لانے کی خبر پہنچنا اور اس کا اسلام نہ لانا زوجین کے نکاح کو صحیح کرنے کے لئے ضروری تھا، اور جب زوج کافر کے اسلام نہ لانے پر فسخ نکاح کا حکم کیا جاتا تو اس وقت عورت مسلمان ہو چکی ہوتی اور اس پر حق اسلام عدت گزارنی واجب ہوتی (۱) جب عدت گزر جاتی جب کسی مسلمان سے نکاح درست ہوتا یہ تو پس نکاح کا حکم ہوا جو زید کے ساتھ ہوا تھا۔

اس کے بعد جب وہ عورت ایک ۲ سے تک مسلمان رہنے کے بعد اپنی بہن کافرہ کے بھکانے پھسلانے سے اپنے اسلام لانے اور نکاح کرنے سے منکر ہو گئی تو اگر یہ انکار مطلقاً اسلام لانے سے تھا تو اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وہ انکار کے وقت اپنے نفرتی مدعی تھی یعنی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوتی ہوں اور اس وقت بھی کافرہ ہوں تو اس کے اس قول سے وہ کافرہ مدتہو ہو گئی اور زید کا نکاح جو اس سے اس کے اسلام لانے کے بعد ہوا (بر تقدیر صحت بھی) جاتا رہا اور فسخ ہو گیا (۲) اور جب اس کے بعد پھر تجدید اسلام کرنے کے بعد اس نے کسی شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ نکاح درست ہو گیا، یہاں اُوروہ اسلام لانے سے

(۱) وإذا أسلم أحد الزوجين المحمدين أو غيره، فكأن عرس الإسلام عني الآخر فإن أسلم فيها والا فإن أنى أو سكت فرق بينهما - والا صل أن كل من صح منه الإسلام، أن أنى به صح منه إلا ما أدا عرس عليه (المر المحار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۱۸۸/۳ طبع سعید کرمانی)

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين في دار الحرب ولم يكوبا من قبل النكاح أو كان والمرأه هي التي أسلمت فله يؤولف انقطاع النكاح بينهما عني مضي ثلاث حبس سواء دخل بها أو لم يدخل بها كذا في الكافي (الفاوی المہدیة) كتاب النكاح، باب العشر في نكاح الكافر ۳۳۸ طبع حادیہ كوسہ

(۳) وأوردنا أحد أحدهما أي الزوجين فصح عاقل فلا قضاء، (در محار) وقال في الرد (قوله فلا قضاء) أي لا يؤولف علي قضاء الفاسي وكذا لا يؤولف علي مضي عدة في المدخول بها كما في المحار (قوله ولو حكما) (رد المحتار) الصفحة ۱۸۸ مع الدر المحتار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۱۹۲ طبع سعید کرمانی

(۴) یہ وقت نہ جب عورت نہ نکاح کی تھی نہ اسلام نہ کیا تھا نہ نکاح کی تھی نہ اسلام نہ کیا تھا (پارہ ۱۲)

انکار کرتی تھی کہ ساتھ ساتھ جان کرنے سے انکار کرتی تو مرید وہ نہ ہوتی اور اس کا دوسرا انکار درست نہ ہوتا تھا اس لئے اسے انکار کرنے کی صورت میں جواب نہ دیا اور درست نہیں ہے۔ والدہ تعالیٰ اعظم محمد کفایت اللہ خفر لہ ہر سہ امینہ ولی

تین طلاق کے بعد اگر عورت مرتد ہو جائے تو حلالہ ساقط نہیں ہوتا

(سوال) زید نے اپنی بیوی حمیدہ کو مطلقہ دی حمیدہ مطلقہ کو بیعت مال ہو اور مرتد ہو مرتد وہ نہ ہو قبول کر لیا جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے سمجھا یا تھا یا اور حمیدہ کو بے کر کے چھ مہینے ہو گئی اور اپنے تمام مذکور زید کو راضی کر کے عدت گزارنے عدت حلاق دفعہ طلاق اٹھا زید نہ عورت مرید یہ نکاح جائز ہوا نہیں ؟ محمد عیسیٰ کوٹری ضلع موٹھیر

(جواب ۱۸۲) مرتد ہو جانے سے حالہ ساقیہ نہیں ہو اس کو زہم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے ناولد سے جس نے اس کو تین طلاقیں دیں تھیں بغیر حالہ کے نکاح چاہا نہیں تھا۔ محمد کفایت اللہ کان امداد

• طاقہ شولہ اگر مرتدہ ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے

توپلا شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال) زن مطلقہ اگر بعد حلق مرد ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو بغیر تحصیل شومہ اول سے تہ درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۸۳) زید مطلقہ ثلاثہ ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو زوج اول غیر تعمیل نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ ارتداد سے تعم طلاق طس نہیں ہوتا۔ فلا یحلہا وطی المولی ولا ملک امۃ بعد

[illegible]

(١) وهو ردت المصطفة بلان ولحق بدار الحرب ثم استرقها أو علق روحه الامة نسي ثم ملكها فلي هاتين لا يحل له الوطء الا بعد روح آخر كذا في السهر الثاني الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما يحل به المطلقة وما ينصب به ١٧٣ ط م جده كونه

طلقتين او حرة بعد ثلاث و ردة و سى (درمختار) لو طلقها ثلاثا و هى حرة فارتدت
ولحقت بدار الحرب نه سبت و ملكها لا يحل له و طيبها بملك اليمين حتى يزوحها
فدخل بها الزوج ثم يطلقها كما فى الفتح (ردالمحتار) بطيره من فرق بينهما بظهار او
لعان ثم ارتدت و سبت تم ملكها لم تحل له ابدا (درمختار) وجه الشبه بين المسنلين ان
الردة واللحاق والسي لم تطل حكم الطهار واللعان كما لم تبطل حكم الطلاق انتهى
(ردالمحتار) قلت ولما لم تحل المطلقة الثلاث بعد الردة واللحاق بملك الرقبة فلان لا
تحل بملك النكاح اولى ۱۰ والله تعالى اعلم كتبه ابراهيم رحمة موم محمد كفايت الله خفر له مدرس
مدرس امينہ دہلی۔ مہر دار الافتاء مدرسہ امينہ اسلاميہ دہلی

کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) اگر مسلمان کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو گیا تو چند منٹ یا چند گھنٹے کے بعد تائب ہو گیا اس کا نکاح
وٹ گیا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۶-۷۷، ۲۷ جنوری ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء
(جواب ۱۸۴) اگر مسلمان کسی کلمہ کفر یا کسی فعل کی وجہ سے مرتد ہو جائے تو خواہ جتنی ہی بلدی
توبہ کر کے اسلام میں واپس آجائے اس پر تجدید نکاح لازم ہوگی کیونکہ مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ
ہو جاتا ہے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا

(سوال) ایک شخص نے نکاح کیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا اس وقت سے نہ اپنی بیوی کی طرف
رجوع ہے نہ ان نفقہ دیتا ہے جہمی سے بیوی اپنے والدین کے گھر قیامی ہوئی ہے اور وہ قادیانی مذہب بھی
اختیار کر چکا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۹ فتنی محمد حسین ضلع وردا سپور

۷ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۵) اس صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر عدم
وصولی غنقہ اور فتنہ کے تبدیل مذہب کی بناء پر نکاح فسخ کرالے اور حاکم ارتداد زوج کی وجہ سے نکاح فسخ
کر سکتا ہے بعد حصول عدم عدت زائر (اگر عورت ہو چکی ہو) یا بغیر عدت (اگر اب تک بچپائی کی

۱، هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳۱۲ طبع سعید کراتشی

۲، وارتداد احدهما ای الروحین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقل فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف
على قضاء القاضي وکذا بلا توقف على مضي عدة فی المدحول بها كما فی البحر (هامش رد المحتار مع
الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳۱۳ طبع سعید کراتشی

کوئی صورت نہیں ورنہ اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان میاں بیوی مرزائی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے

تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص پہلے اہل سنت و انجاعت تھے پھر مرزائی عقد کا پابند ہو گیا تھا اب وہ پھر اہل سنت و انجاعت میں شامل ہونا چاہتا ہے اس کی بیوی اس کے عقد کا پابند رہی اب اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۱۲ علی حسین امروہوی (دہلی)

۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۷) اگر وہ شخص سچے دل سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ مرزائی عقیدہ خطہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے جموئے تھے اور ان دونوں فریق لاہوری اور قادیانی گمراہ ہیں میں دونوں سے ریزا رہوں تو وہ اہل سنت و انجاعت میں شامل ہو سکتا ہے اگر شوہر اور بیوی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ قادیانی یا احمدی ہوئے تھے اور پھر ایک ہی وقت میں دونوں نے توبہ کی ہو جب تو ان کے نکاح کی تجدید لازم نہیں ہے اور وہ اپنے ساتھ نکاح پر رہ سکتے ہیں (۱) لیکن اگر قادیانی یا احمدی ہونے میں تقدیم و تاخیر ہو ا ہے یا توبہ کرنے اور واپس آنے میں آگے پیچھے ہو گئے ہیں تو نکاح کی تجدید بھی لازم ہوگی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئی

تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی مسلمہ عورت اپنے شوہر کے یہاں نہیں رہنا چاہتی اور دوسرے مسلمان شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس غرض سے مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب نصرانیت کو قبول کر لے اور شوہر کو

(۱) ولو ارتدت لمحی العرفۃ مہا قبل ناکدہ - وصرحوا بتعزیر ہا حمسۃ و سبعین و تحری علی الاسلام و علی حدید النکاح و حرأ لہا بمہر یسیر کدیار و علیہ الفتوی ولو اللحبۃ (در مختار) وقال فی الرد (قوله و علی تحدید النکاح) فلعل قاض ان یحدده بمہر یسیر ولو بدیار و صبت ام لا و تمنع من التزوج بعیرہ بعد اسلامہا ولا یحیی ان محله لہا ادا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فایہا لا تحر و تزوج من غیرہ لایہ ترک حقہ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۲) و بقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السق فیجعل کالغری ثم اسلما کذلک استحسانا (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۶ ط سعید کراتشی)

(۳) و فسدان اسلم احدهما قبل الآخر (در مختار) وقال فی الرد (قوله و فسد الحج) لان ردة احدهما ما فیہ للنکاح ابتداء فکذا بقاء بہر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۶ ط سعید کراتشی)

اطلاع دیدے کہ میں اب تمہارے نکاح میں نہیں رہی تو اس صورت میں نکاح باقی رہا یا نہیں اور یہی عورت کچھ عرصہ کے بعد یہ اعلان کر دے کہ میں پھر مسلمان ہو گئی اور اس شخص سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو یہ دوسرا نکاح درست ہو گا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۴۰۰ احمد حسین صاحب سہارنپور - ۶ ابتدائی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء (جواب ۱۸۸) مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) اور تجدید اسلام کے بعد اگر وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو نکاح صحیح ہو جائے گا (۲) اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت سدا للباب پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کی جاسکتی تھی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب ۴۶۸ دیگر ۱۸۹) ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۴) بعض فقہاء نے زجر اوسدا للباب یہ حکم دیا تھا کہ مرتد کو مجبور کیا جائے کہ وہ پہلے خاوند سے ہی نکاح کرے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی جائے (۵) لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ قوت اسلامی حکومت کے ہاتھ میں ہو سکتی ہے اور وہ مفقود ہے اس لئے یہ زجر عمل میں نہیں آسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۴ء

شوہر یا بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) زید مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ عیسائی مجوسی مذہب اختیار کر لیتا ہے تو کیا زید مرتد ہو جاتا ہے؟ اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو بنو مذہب اسلام کی پابند ہے مرتد کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی اور وہ اپنی مسلمہ عورت سے تعلقات زوجیت قائم رکھ

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفروقة بغير طلاق في الحائض قبل الدخول و بعده (الصاوی الہدہ کتاب النکاح الباب العاشر فی مکاح الکفار ۱/۳۳۹ ط ماحدیہ کوئٹہ)

(۲) ظاہرہ ان لها التزوج بغير طلاق (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراتشی)

(۳) وليس للمرتدة التزوج بغير روحها به یعنی (درمختار) وقال في الرد: ولكن حکموا بحیرھا علی تحدید النکاح مع الزوج و بضرب خمسة و سبعين سوطاً و احتاره فاصی خان الفتوی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراتشی)

(۴) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (قوله و لو حکما) اراد به الخلوۃ الصحیحة (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۵) لو ارتدت لمحنی الفروقة - و صرحوا بتعیرھا خمسة و سبعين و تجر علی الاسلام و علی تحدید النکاح و حرا لها بمهر يسير كديار و عليه الفتوی و لو الحیفة درمختار) وقال في الرد (قوله و علی تحدید النکاح) فلنکاح فاصی ان یحدده بمهر يسير ولو بديار و صحت ام لا و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح نکاح الکافر ۳/۱۹۴ ط سعید کراتشی)

سکتا ہے اسی طرح اگر عورت مرتد ہو جائے تو وہ بھی مسلمان شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی اور شوہر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھنے میں زنا کا مرتکب نہ ہوگا کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۶۸۶ حکیم تاج محمد (ٹاگپور) ۱۹ رمضان ۱۳۵۴ھ ۶ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۹۰) زید دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے مرتد ہو گیا مرتد ہوتے ہی اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی (۱) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو مسلمان ہے مرتد کے نکاح میں ہے اور خاوند اس سے حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے وہ جاہل اور احکام شریعت سے ناواقف ہیں مرتد اپنی اولاد پر اور زوجہ مسلمہ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ عورت اگر مرتد ہو جائے تو وہ بھی شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے (۲) مگر شوہر اتنا حق رکھتا ہے کہ اگر حکومت اسلام ہو تو عورت کو اسلام لانے اور اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۳) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان شوہر اپنی مرتدہ بیوی سے تعلقات زنا شوئی رکھ سکتا ہے ان کے قول کی صحت کے لئے یہی محل ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی، پھر مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی نوسالہ لڑکی کا نکاح عمر دے کے ساتھ کر دیا نکاح کے بعد لڑکی صرف دو روز اپنے شوہر کے پاس رہی پھر آپس کی رنجشوں کی وجہ سے دو برس تک اپنے والدین کے گھر رہی اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو مجبور کیا کہ اس کا فیصلہ کر دیں کیونکہ وہ خاوند کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی مقدمہ عدالت تک پہنچا خاوند نے مراد کر دیا مگر طلاق دینے سے انکاری ہے نہ اس کو بلا کر اپنے پاس رکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی ایک دوسرے شخص کے ساتھ فرار ہوئی اور دو برس تک مفقود رہی پھر لڑکی کے والدین نے اس کا پتہ لگایا اور اپنے گھر لے آئے مگر پھر بھی اس کا کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا نہ خاوند اس کو اپنے گھر لے گیا موقع پا کر لڑکی دوبارہ فرار ہو گئی اور تین سال غائب رہنے کے بعد عیسائی مذہب اختیار کر لیا اب لڑکی مسلمان ہونا چاہتی ہے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا یہ نکاح ہو سکتا ہے؟ کیا پہلا

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام وفقت الفرقة بغير طلاق - (الهدایة) کتاب النکاح باب نکاح اهل الشرك ۳۴۸/۲ ط مکبہ شریعت علیہ ملتان

(۲) وارتداد احدهما الى الزوجین فسخ عاقل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط معبد کراچی

(۳) وليس للمرتدة النکاح بغير زوجها يعني (در مختار) وقال في الرد (وقوله وليس للمرتدة النکاح بغير زوجها) ونحوه على الاسلام وان عادت مسلمة كان لها ان تنكح من ساعته - لكن حکموها بحرها على تجديد النکاح مع الروح و يضرب خمسة وسعين سوطا و احتاره قاضي خان للمنفى (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الجهاد باب المرتدة ۲۵۳/۴ ط معبد کراچی

خاوند اب بھی اس کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اگر لڑکی عیسائی ہی رہے اور کوئی مسلمان اس سے نکاح کر لیں تو درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۰۸ حبیب الرحمن (دہلی) ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۹۹۱) اسلام لانے کے بعد جس مسلمان سے یہ نکاح کر لے گی نکاح درست ہو جائے گا۔
کیونکہ ارتداد سے پہلا نکاح فسخ ہو چکا ہے (۱) اگر یہ عیسائی رہے تو اس کا نکاح کسی مسلمان سے درست نہیں ہو گا کیونکہ مرتدہ کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

خود کو کافر اور مرتد کہنا باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت کافرہ کو مجمع عام میں مسلمان بنایا گیا بعد ازیں زید مسلم کے ہمراہ اسی مسجد میں نکاح پڑھا دیا گیا یہ عورت نکاح کفر کسی کے نکاح میں تھی مگر اسلام سے چھ ماہ قبل اس عورت کی باقاعدہ ان کی جماعت میں حلاق ہو گئی تھی عین وقت اسلام وہ کسی کے بھی نکاح میں نہ تھی بعد اسلام باقاعدہ شرعی نکاح زید سے پڑھایا گیا اس وقت اس کی عمر تخمیناً بیس سال کی تھی عورت تخمیناً ۴ سال اسلامی شوہر کے ہمراہ رہی سہی اور ولاد بھی ہوئیں اسلامی نام اس عورت کا سیکرہ رکھا گیا تھا گردش زمین سے ایک دوسرے مسلمان نے اس سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بہن کافرہ کو ورغایا اس نو مسلمہ کو اس کی بہن کافرہ کی وساطت سے بھگاور غلام زید کے یہاں سے نکلوالے گیا زید نے اس بھگالے جانے والے پر مقدمہ دائر کیا بھگالے اور ناجائز تعلق پیدا کرنے پر عورت کو صرف صغیر بچوں کی خاطر مدعا علیہ نہیں بنایا گیا بلکہ اسے شہادت کے لئے چالایا گیا مگر عورت نے عدالت میں موجودہ مصلحت وقت دیکھ کر زبان سے کہہ دیا کہ یہ مجھے بھگائے لے گیا تھا اور نہ ہی اس نے مجھ سے بد فعلی کی زید کے نکاح میں، میں نہیں ہوں اور نہ ہی میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے اسلام کے ثبوت عدالت کو کافی سے زیادہ پوچھایا گیا بلکہ خود اس نے فوجدار شہاب الدین صاحب کے روبرو اپنے اسلام کی شہادت دی ہے کورٹ نے شخص مذکور کو صرف اس کے اس زبانی بیان کی بناء پر کہ وہ بھگاکر نہیں لے گیا ہے اور نہ ہی بد فعلی کی ہے رہا کر دیا تھا شخص مذکور چند اشخاص کے ہمراہ اس عورت کو نائب قاضی کے مکان پر لے گیا اور کہا اس کو مسلمان کر کے نکاح پڑھا دیجئے نائب قاضی نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ میرا نام سیکرہ ہے نائب قاضی کو شبہ ہوا یہ لوگ مسلمان کر کے نکاح

(۱) ارتداد احد الزوجین عن الاسلام ولغت العرقہ بعیر طلاق فی الحال قبل الدحول و بعده (الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ)

(۲) ولا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احد من الناس مطلقاً (درمختار) وقال فی الرد (قرئہ سلفاً) ای مسلماً او کافراً او مرتداً وهو نا کید کما فہم من البکرة فی النبی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۲۰۰ ط سعید کراچی

پڑھانے کو کہتے ہیں اور یہ تو مسلمان معلوم ہوتی ہے نائب قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا شخص مذکور مع ہمراہیوں کے شرعی قاضی کے پاس پہنچا اور ان سے نکاح کی درخواست کی قاضی صاحب برسر سفر تیار تھے قاضی صاحب نے نائب قاضی کو رقعہ لکھ دیا کہ اس کا سر دست نکاح پڑھا دو نائب قاضی نے حکم قاضی نکاح پڑھا دیا نکاح کا ثبوت بھی شخص مذکور کے روپر وعدہ الٹ میں کامل طور پر ہوا تھا اور اسے خبر تھی کہ یہ منکوحہ زید ہے تاہم قاضی و نائب قاضی کو اندھیرے میں رکھ کر دھوکا دیکر اپنا نکاح پڑھا لیا اب سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا شخص مذکور کا؟

المستفتی نمبر ۱۰۴۰ صاحبزادہ نواب ابراہیم خاں صاحب - سورت

۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۹۲) یہ دوسرا شخص شرعاً کئی جرائم کا مرتکب اور مجرم ہے (۱) منکوحہ الغیر کو اغوا کرنا اور بھگتا کر لے جانا (۲) اسے جھوٹ لے کر آمادہ کرنا اور جھوٹا اظہار دلوانا (۳) اسلام کا انکار کر کے از سر نو مرتد ہونا (۴) پھر جھوٹ بول کر دھوکا دیکر اس سے خود نکاح کرنا ان تمام جرائم کی سزا اور تعزیر کا مستحق ہے زید کا نکاح صحیح تھا مگر جب عورت نے اسلام سے انکار کر کے ارتداد اختیار کر لیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا (۱) عورت اسلام کا انکار کر کے اور دوسرا شخص اس ارتداد پر عورت کو آمادہ کر کے دونوں مرتد ہو گئے (۲) اگر اس کے بعد دونوں اسلام لائیں اور توبہ کریں اور پھر باہم نکاح کریں تو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن وہ شخص اور یہ عورت جرائم مذکورہ کی تعزیر سے نہیں بچیں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

عورت عیسائی ہو گئی، تو نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) آج کل مسم عورتیں بغرض فسخ نکاح حیلہ کرتی ہیں اور مذہب عیسائیت قبول کر لیتی ہیں آیا نکاح واقع میں شرعاً بھی فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۲۴ محمود صاحب (ملتان)

۱۳ صفر ۱۳۵۶ھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۳) ارتداد سے نکاح کا فسخ ہو جانا ظاہر روایت کے بموجب صحیح ہے (۲) البتہ بعض مشائخ

(۱) ارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير ضلاق (المہذبۃ کتاب النکاح) باب نکاح اهل الشرك ۲۔

(۳۴۸ ملتان)

(۲) من امر امرأۃ بان ترتد - کثیر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ارتداد احدہما ای الزوجین فسخ عین بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف عین قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مصی عدۃ فی المدحول بها کما فی الحر (ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی

بلج نے زجر اور سد الباب یہ کہا تھا کہ مرتدہ کو اسلام لانے اور زوج اول سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے (۱) اور بعض نے یہ بھی کہا تھا کہ نکاح فسخ نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے لیکن یہ دونوں حکم زجر و توبہ اور سد باب کے لئے تھے (۲) اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسلامی حکومت ہو اور جبر علی الاسلام یا جبر علی النکاح بازوج السابق کا امکان ہو یا زوج اول عورت پر خود پایہ راجع حکومت قبضہ کرنے پر قادر ہو اور یہ سب باتیں انگریزی حکومت اور انگریزی قانون کی رو سے غیر ممکن ہیں لہذا اصل مذہب کے موافق انفساخ نکاح کا حکم ہی صحیح نافذ رہا اور اس کے لحاظ سے عورت مرتدہ بعد اسلام کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح نافذ ہوگا (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) مطبوعہ فتویٰ ارسل ہے آپ سے فیصلہ یہ کرنا ہے کہ کونسا غلط ہے اور کونسا صحیح ہے امیر عالم کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایوب خاں کافر ہے اور اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والے بھی کافر ہیں ایوب خاں کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ امیر عالم کافر ہے اس کے ساتھ میل جول کرنے والے بھی کافر ہیں عجب معاملہ ہے۔ ایک عورت کو ایوب خاں نے اغوا کیا اور اس کو پہلے چھپائے رکھا طلاق کے لئے کوشش

۱، "لورڈ تلمیح العرفہ - وصرحوا بمعزیر ہا حمصہ و سبعین و تحر علی الاسلام و علی تحدید النکاح و حر لہا بمعزیر ہا بصر کبیر و علیہ القوی" لاجۃ (در مختار) وقال فی الرد قولہ و علی تحدید النکاح (فلکل قاص ل محدثہ بمعزیر ہا بصر و لو بدینا و رصبت ام لا و تمنع من التزوج بعیرہ بعد اسلامہا (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب النکاح: باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کرائشی) وقال فی الہدیۃ و لو احوت کیمۃ الکفر علی لہا بما معایطۃ لزوجہا او احرأا لفسہا عنہا لہ او لا متیجاب المہر علیہ بکاح مستأنس تحرم علی زوجہا فحصر علی الاسلام و لکل قاص ان یحدد النکاح بادی شئی و لو بدینا و رصبت و لیس لہا ان تنزع الا و زوجہا قل الہدیۃ و امی تحدیدہا وقال ابو اللیث و ہ ماخذ کذا فی النمر تاشی (الہدیۃ کتاب النکاح: الباب العاشر فی نکاح الکافر ۱/۳۳۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

۲، "والفتی مشانہ بلع بعدہ العرفہ بردتہا وحرأا و لیسر لا مبہما التی نفع فی المکفر ثم لیکر قال فی المہر والافاء بہذا اولی من الافاء بما فی الشہادۃ الدر المختار مع ہامش رد المختار: کتاب النکاح: باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کرائشی) وقال قاضی حاکم مکوۃ اوردت والعیاد ماللہ حکمی عن ابی بصرو امی القاسمہ الصغار امہما قال لا تقع الفرقة بیہما حتی لاتصل إلی مقصودہا ان کان مقصودہا الفرقة (العناوی الحامیۃ) علی ہامش الہدیۃ: کتاب الطلاق: فصل فی الفرقة بین الزوجین بملک احدہما صاحبه و بالکفر ۱ ۵۶۶ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) "صل مذہب اور ظاہر الروایۃ تو یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً بوجہ کانین پھر اس کو جس وقید کرے تجدید اسلام اور پہلے خانہ سے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا جیسا کہ قاضی خان غامیہ نے درمیان اور شامیہ وغیرہ میں کی تھی اس سے چونکہ حکم مسلم اور قاضی شریعی نہ ہونے کی وجہ سے تجدید اسلام تجدید نکاح پر عورت کو مجبور نہیں کیا جاسکتا لہذا ظاہر الروایۃ سے بے فسخ نکاح کا حکم کیا جائے گا اور پھر عارضی کی آپ عبارت " و طہرہ ان لہا التزوج بمن شاءت (ہامش رد المختار: کتاب لہجاء باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کرائشی) پر عمل کیا جائے گا کہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

بھی کی ایسی بہ ذات خاندان کی ناک کاٹنے والی عورتوں کو طلاق کون دیتا ہے آخر یہ چال چلی گئی کہ مل ملا کر مشن سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے کہ عورت عیسائی ہو گئی ہے پھر عورت کو گھر رکھ لیا اور کہا کہ چونکہ عورت مرتد ہو گئی ہے اس لئے اس کا پسلا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے امیر عالم نے جب سنا تو علماء سے فتویٰ پوچھا تقریباً ساٹھ سے زیادہ علماء کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ اس طرح عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوتا عورت نہ تو اسلام سے ہزار ہوئی نہ اس کے دل میں عیسائیت کی رغبت ہوئی اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے بدوت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ یہاں شرط مفقود ہے۔ اذا فأت الشرط فأت المشروط بصیحا کہ ہدایہ کی جلد سوئم میں ہے۔ لان الردۃ تتعلق بالا اعتقاد الا یری انه لو كان قلبه مطمئنا بالايمان لا یکفر۔ عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لائے پر مجبور کی جائے یعنی اس کو قید رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مرنے کا حکم دیا جائے عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے پاس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا اس کا مر بھی وصول کرے گی تو قاضی کو اختیار ہے کہ کم از کم مر پر اسی شخص کے ساتھ نکاح کرے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کرے عالمگیری بیمار شریعت حصہ ہفتم مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم الحاج امجد علی صاحب۔ عورت مرتد ہو گئی اس واسطے اپنے زوج کو چھوڑ دے۔ بقول ابو یوسف اور نکاح نہ کرے غیر زوج سے۔ اسی کا فتویٰ غایۃ الاوطار ص ۴۴۳ وغیرہ وغیرہ بہت حوالیات ہیں۔ خوف طوالت چند پر اکتفا کیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۱۳۰ شہسوار (رولپنڈی) ۱۹ شوال ۱۳۵۶، ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۴) اگر یہ بیانات صحیح ہیں اور واقعات یہی ہیں تو اغوا کنندہ اور عورت کو ارتداد کی ترغیب دینے والا مرتد کرنے والا سخت مجرم ہے اور خود بھی مرتد ہو گیا (۱) اس کی اپنی عورت بھی نکاح سے باہر ہو گئی (۲) اس کو تجدید اسلام توبہ اور اپنے نکاح کی تجدید کرنی لازم ہے (۳) اور قوم کو حق ہے کہ اس کا مقاطعہ کر دے جب تک کہ وہ اپنے افعال شیعہ سے توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامی منقطع کر دیں (۴) اور

(۱) ومن امر امرأة بان توتد۔ کفر الآخر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) وارتداد احدهما ای الروحین فصح عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای ملا توقف علی قضاء الفاقصی وکذا بلا توقف علی مصی عدة فی المدحول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) ما یکون کفرا اتفاق بطل العمل والنکاح والولادہ اولاد وما فیہ خلاف یؤمر بالا استعفار والتوبة و تحدید النکاح (الرد المحتار) مع هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرد ۲۴۶/۴ ط سعید کراتشی

(۴) مرتد کا اصل حکم یہ ہے کہ اگر وہ اسلام نہ لے تو کھمست اسے قتل کر دے مگر ہندوستان میں اس وقت اسماعی حکومت نہیں تھی اس لئے اس سے قتل تعلق کا حکم دیا گیا قال فی فتح الباری فیئہ ہذا السبب المسموع للہجر و هو لمن صدرت مہ معصیہ فیسوع لمن اطلع علیہا مہ ححرہ عنہا لیکف عیہا۔ قال المہلب عرض النحاری فی ہذا الباب ان بین صنف النہجوان الحائر و انہ یسوع بقدر الحرم فمن کاد من اهل المعصیاء یمسحق الہجوان شریک (حاری ہے)

اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت کو شوہر سابق سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا اور دوسرے شخص سے ہرگز نکاح کی اجازت نہ دی جاتی۔ وہ فتویٰ جو ایوب خاں کے اشتہار میں درج ہے بالکل جداگانہ صورت سے متعلق ہے اس کو اس واقعہ سے اصل سر و کار نہیں اور اس فتوے سے جو نتائج کہ ایوب خاں نے اخذ کر کے امیر عالم پر چسپاں کئے ہیں وہ ان واقعات کی روشنی میں ہرگز امیر عالم پر چسپاں نہیں ہوتے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسافہ بندہ شادی کے بعد چھ سال تک اپنے خاوند کے پاس رہی خاوند نے اپنے سالے بندہ کے حقیقی بھائی کو قتل کر دیا اور مقدمہ میں پچانسی کی سزا سے چھ گیا قتل کے بعد وہی کو اس کے دلوا کے پاس چھوڑ گیا پھر اس کو لینے نہیں آیا جس کو ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا طلاق دینے کے لئے اس سے کہا گیا تو طلاق سے بھی انکار کیا اب بندہ بھی بچہ اس صدمے کے کہ اس کے حقیقی بھائی کو اس نے ہاک کیا ہے خاوند کے گھر بسا نہیں چاہتی تھی بالآخر بندہ نے عیسائی مذہب قبول کر لیا ہے تاحل وہ عیسائی ہی ہے کیا مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا نکاح دوسرے مسلمان خاوند کے ساتھ جائز ہے یا نہیں عدالت نے بندہ کے نکاح کو لا جاہ عیسائی ہو جانے کے فتح کر دیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۶۲ محمد طاہر صاحب (لاکل پور) ۱۰ ابتدائی الاول ۱۳۵۷ھ ۹ مئی ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹۵) اگر بندہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لے گی تو وہ نکاح صحیح اور درست ہو جائے گا پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا حکم زجر لوسد للہاب تھا اور انگریزی حکومت میں ممکن العمل نہیں ہے اور اصل مذہب یہی ہے کہ مرتد ادا احد الزو مجتہد موجب انفساخ نکاح

رحشہ صفحہ گھڑتہ) والمکالمہ کما فی قصۃ کعب وصاحبہ (فتح الباری شرح الصحیح للبخاری: باب ما یحور من النہجرات لمس عصبی ۱۰ ۱۵ ط مصر) وقیل فی الذکر المختار ومن اولد عرص الحاکم علیہ الاسلام استحسانا علی المذهب لیلوۃ الدعوة و تکشف شہنہ بان ثمرۃ العرص و یحس و حونا وقیل بدنا ثلاثۃ ایام۔ من اسلم فیہ والا قتل لحدیث " من بدل دینہ فقلوبہ الذکر المختار مع هامش، رد المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۲۶/۴ ط سعید کرائشی)

(۱) و صرحوا بتعزیر ہا حمصہ و سبعین و تحر علی الاسلام و عنی تحدید البکاح و حرالہا بمہر یسیر کندیار و علیہ الفتوی ولو اوجبہ الذکر المختار مع هامش رد المختار کتاب البکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کرائشی)

(۲) ولو احررت کلمۃ الکفر علی لسانہا معا بطلۃ لروحہا او احرارھا لفسھا عن حالہ او لا متیحبات المہر علیہ سکاح مستأنف تحر علی زوجها فتحبر علی الاسلام و لكل قاص ان یحدد البکاح بأدنی شئی و لو بدینار مسحتہ او رصیت و لیس لہا ان تنروح! لا مروحھا قال الہد وانی احد یہذا قال ابو الیث و بہ ماخذ کذا فی التمرت شی (الفتاوی الہدیۃ کتاب البکاح باب العاشر فی سکاح الکفار ۱ ۳۳۹ ط محدثہ کوئٹہ)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہے (۱) افقی هذه الصورة هو المعول

شوہر کے بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی، مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی عورت مسلمان خاوند کی بد سلوکی سے تنگ آکر اس سے جان چھڑانے کے لئے العیاذ باللہ عیسائی مذہب قبول کر لے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو پھر خاوند کے سوا کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۲۳ مولوی عبد الرحیم صاحب راولپنڈی۔

۲۳ رمضان ۱۳۵۷ھ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۶) مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۱) مگر یہ حیلہ اختیار کرنا بدترین اور سخت ترین گناہ ہے اس پر وہ سزا کی مستحق ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند زید سے بد دل ہو کر رانی (مرتدہ) ہوئی تاکہ اس کے نکاح سے خلاصی کا حیلہ حاصل کروں چنانچہ ختم انگریزی میں اس کو دیا گیا کہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے لیکن ماہ دین متین نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ ان بے دین لوگوں سے ہر جہاں تعلقات چھوڑ دو پھر وہ عورت تائب ہوئی اور کوشش کی کہ کسی طرح علماء سے اجازت یوں اور کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لوں لیکن علماء نے حکم دیا کہ نکاح اول باقی ہے اور تمام ہندوستان کے علماء کا اجماعی فتویٰ ہے لیکن آخر کار ایک ناواقف اندیش مولوی کو کچھ رقم دیکر فتویٰ حاصل کیا کہ دوسرے شخص وید سے نکاح کر لے چنانچہ وید سے نکاح کر لیا تو اس پر علمائے مقامی نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح بیجا ہے ان سے ہر جہاں اجازت کرو اس کے کچھ مدت بعد وید نے (زید) زوج اول سے طلاق کا بدلہ حاصل کر لی اور استیفاء و تجدید نکاح کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ زوج ثانی فوت ہو گیا اور اسی مرتدہ عورت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا

(۱) ورنہ ادا احدثهما ای الروح فسخ عاجل بلا قضاء (المر المختار) مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کرشنی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) و صرحوا بتعزیر ہا حمسة و سبع و تحر علی الاسلاہ در مختار (وقال فی الرد) قوله و صرحوا بتعزیر ہا حمسة و سبع هو احتیاط لئلا یبوسف فان نہایہ تعزیر الحر عہد حمسة و سبعون و عہد ہما تسعة و ثلاثون قال فی العاوی القدسی و یقول ای بوسف ماحد (وقوله تحر) ای بالنسب ای ال تسلیم او تموت - (ہامش رد المحتار مع المر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴ ط سعید کرشنی)

جو اس نکاح خانی سے ۷-۸ ماہ بعد پیدا ہوا اب اس وید کی وراثت میں جگہ ہے یہ عورت (جو مرتدہ ہوئی تھی) اور اس کا رتہ وراثت کے مدعی میں لیکن اس زوج خانی (ولید) کے دوسرے لڑکے اور رتہ و مدعی میں کہ ان کا کوئی حق نہیں کیونکہ ابھی تک نکاح نہیں ہوا طلاق اب حاصل کی گئی ہے اب آپ شرعی حکم دیں یہاں کے علماء کا خیال ہے کہ چونکہ متفقہ اجماعی فتویٰ ہے کہ عورت کا نکاح اول فتح نہیں ہوتا لہذا یہ عورت وراثت نہیں اور سیاست اسلامی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن اس کا لڑکا وارث ہے کیونکہ زوج خانی (ولید) متوفی نسب کا مدعی تھا اور شرعاً حقیقی فراش (اگرچہ نکاح فاسد و باطل سے ہو) کا اعتبار نسب میں ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم

المستفتی نمبر ۲۵۰۲ مولوی محمد جان خاں صاحب (جناب)

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۵ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۹۷) مرتدہ کا نکاح اصل مذہب کے لحاظ سے فتح ہو جاتا ہے (۱) علماء و مشائخ نے زجراً عدم فتح نکاح کا حکم دیا تھا (۲) جو اسلامی سنت میں قابل نفوذ تھا غیر اسلامی حکومت میں اس کے خدائی کوئی صورت نہیں پس وید کا نکاح اس عورت کے ساتھ جس نے ارتداد کے بعد اسلام لے کر ولید سے نکاح کیا تھا صحیح اور اس کی ولید صحیح النسب ہے اور اس کو یعنی عورت اور اس کے لڑکے کو میراث ملے گی (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ دہ دہلی

عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مرتدہ ہوئی تو نکاح فتح ہو یا نہیں؟

(سوال) زید نے ہندو سے نکاح کیا شوہر نے مہر بھی لیا اور ہندو چودہ سال تک اس کی زوجیت میں رہی اب وہ اپنے شوہر سے الگ ہوئی اور قطع تعلق کرنا چاہتی ہے مگر زید الگ کرنا نہیں چاہتا اب عورت فتح نکاح کی غرض سے مرتدہ ہو جاتی ہے اور اپنے ارتداد کو اخبار میں شائع کر دیتی ہے کہ میں

۱، وارتداد احدثهما ای الزوجین فصح محل ملاقصاء - (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳:۳ ط سعید کراچی

۲، واقعی مشایخ بلع بعدہ العرفہ مرد نہا وحرّاً و نيسيرا لاسما انی تقع فی المکفر لم نکو قال فی البہر والاہاء، جلد اولی من الافاء، معافی البواد، الدر المختار مع رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳:۳ سعد کراچی، وقال فی قصی حان - مکتوحۃ اوردت و العبد بالذہ حکمی عن امی و بصری امی القاسمہ الصغار ابھما فلا لا یقع العرفہ بہما حتی لا یصل الی مقصودھا ان کان مقصودھا العرفۃ و فی الروایات الطھرہ تقع العرفۃ و تحس العرفۃ حتی یسمی و یحدد النکاح مداً لہذا الباب علیہا (العدوی الحایہ عنی هامش الفتاویٰ لہدہ) کتاب النکاح فصل فی العرفۃ بین الزوجین بملت احدثهما صاحبه و مانکفر ۱۵۶:۱ ط ماحدہ کوئٹہ

(۳) پانچویں نمبر کا دست در پائے میں ہے کہ یہ نکاح عورت کے مرتد ہونے سے ختم ہو گیا تھا اور پھر از سر نو عورت کے مرتد ہونے سے جدا ہوئے۔ 'ہن میں است ان کا نکاح درست ہو اور یہ عورت میں مرد کی ذاتی بنی اور اس حالت میں جو کہ وہی ہو وہی اس شخص کی ہوتی لہذا اس شخص کے مرتد ہونے سے حدیثی مردہ و سب ترکہ میں اپنے بعض شرعیہ کے مقدار ہوں۔' مرد و ان کے شرعیہ کے مرتد ہونے سے حدیثی مردہ و سب ترکہ میں اپنے بعض شرعیہ کے مقدار ہوں۔

(نحوذ باللہ) اسلام سے مرتد ہو گئی اس لئے اب تم میرے شوہر کسی طرح سے نہیں ہو سکتے پس سوال یہ ہے کہ کیا صرف اس جلد اور مکر کے لئے اسلام ترک کرنے سے حقیقی معنوں میں خارج از اسلام ہو گئی؟ اور زید سے اس کا نکاح صحیح ہو گیا؟

المستفتی نمبر ۲۶۰۶ یوسف سلیمان احمد صاحب - رنگون (برما)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۱ مئی ۱۹۳۰ء

(جواب ۱۹۸) حنفیہ کا اصل مذہب جو ظاہر روایت پر مبنی ہے یہی ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے پس صورت مسکونہ میں نکاح ٹوٹ گیا، مگر ایک نمبر ۸۔ ۳۹ء میں المرتد کو زوجہ صحیح قرار نہیں دیا گیا اگر یہ ایک برہان میں نافذ نہ ہو تو وہاں اصل مذہب کے موافق فیصلہ ہو گا ہاں اسلامی حکومت میں ایسی عورت کو شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا (بشرطیکہ زوج اول بھی تجدید نکاح پر راضی ہو)۔ محمد کفایت اللہ کان امد لہ دہلی

مرزائی بھائی نے اپنی مسلمان نابالغ بہن کا نکاح ایک نابالغ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک لڑکی نابالغ مسماۃ بندہ کے والدین فوت ہو چکے تھے اور بھائی زید نے بندہ مذکورہ کا نکاح ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا تھا نیز واضح رہے کہ زوجین کے متولی مرزائی تھے جب لڑکی باغ ہوئی تو بھائی مرزائی نے لڑکے نابالغ مرزائی کی ساتھ شادی کر دی ایک ہفتہ لڑکی تباہ رہی، عدہ انکار کر دیا کہ میں مرزائی نہیں ہوں اگرچہ میرے والدین و باقی رشتہ داران مرزائی ہیں مرزائی مرد کے ساتھ آباد ہونے سے انکاری ہوں اب لڑکی بھائی مرزائی کے گھر ہے وہ چاہتی ہے کہ میرا ساتھ نکاح صحیح کیا جائے تاکہ دوسری جگہ نکاح کروں لڑکا مذکور ابھی تک نابالغ ہے اور وہ بھی اور اس کے والدین سب مرزائی ہیں اب شرعی فیصلہ کرنا ہے اور لڑکا حکم شرعی کے سامنے پیش بھی نہیں ہوتا فقط لڑکی پیش ہوتی ہے فیصلہ کی کیا صورت ہے مفصلاً مرقوم فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر یہ صورت جو تو پہلے بوجہ مطاعت والدین دونوں کا فرحت تھے اب لڑکی بعد بلوغت کے مسلمان ہو گئی تو کیا لڑکے کے باغ ہونے تک انتظار کرنا ضروری

(۱) وارثہما احدہما ای الروحین فصح عاقل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) لوارتدت لمحنی الفرقة مہا۔ و صرحوا بتعزیر ہا جسمہ و سبعین و تحر علی الاسلام و علی محمد بن لکاح رجرا لہا بمعہ یسیر کدیار و علیہ الفتوی ولو الحبة (رد المحتار، وقال فی الرد (قوله علی محمد بن لکاح) فیکفی قاض ان یحدده بمعہ یسیر لو تدبر رخصتہ لا و لمع من الروح بعیرہ بعد اسلامہا ولا یحقی ان یحدہ ما ادا طلب الروح دلت اما لو سکت و ترکہ صریحا فیہا لا تحر و بروج من عہدہ لانه ترکہ حقہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)

یو: ۱) قبل از باغ فیصلہ: دو سہائے فیصلہ کی تمام صورتوں کو بیان فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۲) یہیہ جزو میں ارتدائی بعض صورتوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر خلافت مرتد ہو گئی تو دارالحرب میں تفریق کی ضرورت نہیں تین جہتوں کے بعد جدا ہو جائے گی اور دارالاسلام میں تفریق شرط ہے کیا ہموافق فتویٰ دارالحرب عمل کیا جائے یا احتیاطاً تفریق کی جائے۔

المستفتی: نمبر ۲۶۶۱ محمد اسحاق ملتان (دہلی)

۴۴۴ حضرت ۱۳۶۰ هـ ۳ مارچ ۱۹۴۱ء

حجۃ ۱۹۹۹ء تکبیرہ توفیقین کی رضا مندی سے ہوتی ہے جب ایک فریق (شوہر) کی طرف سے ناشی منظور نہیں ہوتی تو ناشی کا فیصلہ بھی منظور نہیں رہا، نکاح کا قصہ تو صورت مسئلہ میں قابل تحقیق ہے کہ اگر لڑکی کا باپ جس وقت مرزائی ہوا اس وقت یہ لڑکی پیدا ہو چکی تھی یا نہیں؟ اگر پیدا ہو چکی تھی اور بعد میں اس کا باپ مرزائی ہو تو یہ لڑکی مسلمہ قرار دی جائے گی کیونکہ باپ کے ارتداد سے لڑکی جو پست مسلمہ قرار دی جا چکی تھی ارتداد تو ہو گا اور اس صورت میں اس کے مرتد بھائی نے اس کا جو نکاح کیا وہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوا کیونکہ کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں (۱) لیکن اگر لڑکی حال ارتداد پر رہی ہو تو اس میں بھی مرزائیہ تھی تو لڑکی بھی کافر ہے ہی قرار پائے گی (۲) مگر اس حال میں اس نے مرتد بھائی کا کیا جو نکاح موقوف رہے گا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائے (۳) لیکن جب کہ وہ مسلمان نہ ہو اور لڑکی مسلمان ہو سکی اور اس نے نکاح موقوف کو رد کر دیا تو نکاح رد ہو گیا کیونکہ نکاح موقوف قبل

١٠. رواية الحسن بن حاكم بحكم سبعة ورثة لفظه الدال عليه مع قول الآخر (درمحار) وقال في الرد (قوله
: يقول الآخر) في الحكمه : منح فهو يثقل لا يجوز حكمه إلا بتحديد الحكيم (هاتش رد المحتار مع
رد المحتار كتاب القضاء باب التحكيم ٥/٢٢٨ ط سعيد كرائسي)

٢. شرط حرية و مكنت و سلامه في حق مسلمة تريد الخروج و ولد مسلم لعدم الولاية (درمختار) ، وقال في رد ، قوله لعدم الولاية ، يعني ان تكافرا لا يبنى على المسلمة وولده المسلم لقوله تعالى ولى يجعل الله لكافرين من المؤمنين مسلمة (الشيخ) ، مع العلم ان هذا من غير المختار كتاب الكافي باب الاولى ٣٧٧ ط سجد كر الشئ)

٣٠ وروحي ريدا وتحققا فولدت المبردة ولد اوله له اى لادلت المولود ولد فطهر عليهم جميعا قالوا لدان في
 سميت وانو لدان بحر بالقرب في لاسلام وان حلفت به ثمة تعبت لا يوبه (درمختار) وقال في الرد (قوله
 من رايه اى في لاسلام وانده ريد بحران هكذا هو وان احتفلت كيفية البحر (هامش رد المحتار مع
 رد المحتار) كتاب الجهاد باب الموت ٤ ٢٥٦ طبع سعيد كراتشي)

[illegible]

اجازت مجبّرہ یا نہ حکم عدم میں ہوتا ہے فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم

(سوال) بندہ اور زید کے باہمی حقائق ایک عرصہ سے ناخوشگوار ہیں زید اپنی بی بی مسماۃ بندہ پر طعن طرح کے قلم کرتا ہے چند آدمیوں کے سامنے ان دونوں میں سخت کاڑی ہوئی بندہ نے طیش میں آکر کہا کہ ”جس خدا نے تم جیسے ظالم انسان پیدا کئے میں ایسے خدا کو خدا نہیں مانتی میں ایسے خدا سے بیزار ہوں“ ان الفاظ کے کہنے کے بعد (۱) بندہ کا ایمان باقی رہا یا نہیں؟ (۲) اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ (۳) کیا مسماۃ بندہ پر عدت لازم ہے جب کہ وہ تجدید ایمان کرے؟ (۴) کیا تجدید ایمان کے بعد عدت گزارا کر وہ زید کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح کرے تو درست ہوگا؟

المستفتی نمبر ۲۸۰۳ والدہ عبد الغفار دہلی ۳ شوال ۱۳۶۵ھ

(جواب ۲۰۰) (۱) مسماۃ بندہ اس قول کی بناء پر ایمان سے باہر ہو گئی اور مرتد ہو گئی (۲) نکاح بھی باطل ہو گیا (۳) ہاں تجدید ایمان کے بعد عدت لازم ہے (۴) تجدید ایمان کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکے گی، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) و نکاح عبد و امۃ بمعبر اذن السيد موقوف علی الاحارۃ ککاح الفصولی سحی فی السیوع توفف عفودہ کلیہ ان لہا مخیر حالۃ العقد ولا نسل (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الکماء ۳ ۹۶ ط سعید کراچی)

(۲) ینکح اذا وصف الله تعالیٰ بما لا یبقی بہ او سحر باسم من اسمائہ او ما عمن او امره او ابوک و عہدہ او جعل لہ شریک و ولدہ او روحہ - و قد نذر فی رثایہ - فہذا کتہ کثر (الماضی الہدیۃ کتاب السیر الناب التامع فی احکام المرتدین مطلب موخبات الکفر ۲/ ۲۵۸ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) و رتداد احدہما ای الروحین فصح عاقل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای لا توقف عمن قضاء الفاسی وکذا لا توقف عمن مضي عده فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح نکفر ۳ ۱۹۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی)

(۴) وہی فی حق حرۃ ولو کاتبۃ بحسب تہبیس لطلاق ولو رجعا او فصح بجمع اسماء بعد الدخول حقیقۃ او حکما (در مختار) وقال فی الرد (قوله بجمع اسماء) مثل الانساج بحار النیوع والعق او عدم الکفاءۃ و ملک احد الروحین الاخر والردۃ فی بعض تصور ولا فراق عن النکاح الفاسد والوطی بشبہۃ فصح (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰۴ ط سعید کراچی)

(۵) نہ کہ یہ مسماۃ صرف سحی کی غیر موجودگی کی بناء پر مرتد ہو گئی بلکہ یہ تجدید ایمان پر مجبور نہیں کیا جاسکتا لہذا عدت گزارنے کے بعد عدت کو سن بات کی اجازت ہوگی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے کما ذکر فی الشامیہ و ظاہرہ ان لہا الفروج من شأنتہ (هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراچی) لیکن یہ حکم نہایت بے شبہ ہے کہ اگر وہ نکاح پر خاموش رہے یا صاف صاف اس کو چھوڑ دیا ہو تو پھر یہ عدت گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کما فی الرد (ولا یصحی ان محلہ ما اذا طلب الروح دلت ما لو سکت او ترکہ صریح فانیہ لا یحرم و تروح من غیرہ لانه ترک حقہ) (هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی)

یعنی مرتد ہو گئی اور حالت ارتداد میں چپہ پیدا ہوا

(سوال) ایک عورت مرتدہ جس کو سال ڈیڑھ سال ارتداد میں گزر گیا اور اسی حالت میں اس کے چپہ پیدا ہو گیا اور اس کے پٹے خاندان نے اس کی کوئی خبر نہ لی ایک سال گزرنے پر وہ اس کو لینے آیا تھا مگر یہ اس کے ساتھ نہ گئی اور باوجود سمجھنے کے اس کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کو رکھنا بھی نہیں چاہتا بلکہ دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ المستفتی ظہیر الدین گوزگانی

(جواب ۲۰۱) عورت اگر مرتدہ ہو گئی تھی تو اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا (۱) اگر اب پہلے خاندان سے وراثتی نہیں اور نہ پہلے خاندان کی پروا کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے (۲) پہلے اس کو مسلمان کیا جائے پھر جس سے وراثتی ہو اس سے نکاح پڑھا دیا جائے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ له دلی

عورت مذہب تبدیل کر لے تو نکاح سے خارج ہو گئی
مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مساجد مجید بانو کا نمبر ۱۳۱۳ م مکی محمد اکرم سے نکاح ہوا محمد اکرم کا اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ ناجائز حلقہ پسنے سے تھا اور آن تب چلا آتا ہے اس دوران میں مجید بانو نے پنجایت اور علمائے دین کے رد و ہر چند کوشش کی کہ یہ تو مجھ کو آباد کرے یا طلاق دے اس نے کسی بات کو تسلیم نہ کیا آخر مجبور ہو کر مجید بانو نے عدالت میں تبدیل مذہب کر کے ختم نکاح کی درخواست دی عدالت نے تحقیق کرنے کے بعد نکاح فتح کر دیا آیا نکاح فتح ہوا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۹۸۵ مولوی عبد المجید خطیب جامع مسجد پشمان کوٹ

یکم رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۰۲) ماں عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فتح ہو گیا (۱) اور عورت کو مسلمان ہونے کے بعد اختیار ہو گا کہ کسی شخص سے شادی کر لے یا نہ کرے (۲)
محمد کفایت اللہ کان اللہ له دلی

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فصح عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ولا یحلی ان یحلہ ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فایہا لا تحر و تروح من غیرہ لا نہ ترک حقہ (هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فصح عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الہدایۃ ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقبعت الفرقة بغير طلاق فی الحال قبل الدحول بہا وبعده (العناوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماہدیہ کوئٹہ) (۴) وظاہرہ ان لہا التروح من شاء ت (هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراتشی)

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟
(الجمعیہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) بندہ معمرہ ۳۵ سالہ زید کی بیہوشی تھی جو بائیس سال تک اپنے شوہر زید کے طرح طرح کے آزاد دستی و لسانی سستی رہی آخر مظالم سے تنگ آکر اپنی خالہ کے گھر جا کر رہ گئی مگر اس کے خاوند زید نے قاضی کی عدالت میں طلب زوجہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے بلا سماعت عذرات مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر زید سے نیک چلتی کی ضمانت لیکر بندہ کو زید کے حوالے کر دینا چاہا بالآخر تنگ آکر ہندہ مرتد ہو گئی تاکہ نکاح فسخ ہو جائے ہندہ نے قاضی کو اپنے ارتداد کی اطلاع بھی دیدی اور قاضی نے اپنے ایک معتد طلبہ کو ہندہ کی قیام گاہ پر پہنچ کر تصدیق بھی کرائی اور ہندہ نے کئی آدمیوں کے سامنے اقرار لسانی کیا کہ وہ مرتد ہو گئی ہے مگر قاضی اب بھی ہندہ کو زید کی زوجہ شرعی تصور کرتا ہے اور اسے زید کے گھر بھیجنا چاہتا ہے۔

(جواب ۲۰۳) عورت یہ مرد دونوں میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) بعض فقہاء نے مرتدہ کو زوج سابق کی طرف جبر الوتائے کافتویٰ بے شک دیا ہے لیکن وہ ارتداد کے سد باب کی غرض سے دیا ہے تاہم اس کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے (۲) نیز اس قول پر عمل کرنے والے قاضی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ خاوند کی تعدی اور موجب ارتداد کی بھی تحقیقات کرے اور زوج کو بھی اس کی زیادتیوں اور مظالم کی سزا دے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟
(الجمعیہ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۵ء)

(جواب ۲۰۴) موجودہ حالات میں عورت مرتدہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ اس کو دوسرے نکاح سے باز رکھنے اور شوہر اول سے جبراً اس کا نکاح کرانے کی

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء بالدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) مشکوٰۃ اوردت والعباد باللہ حکمی عن امی بصروابی القاسم الصغار انهما قال لا نفع العرقۃ بیهما حتی لا تصل الی مقصودھا ان کان مقصودھا العرقۃ وفي الروایات الطاهرۃ بقع العرقۃ وتحسن المرأة حتی تسلم و یحدد النکاح سدا لهذا الباب علیہا (الغناوی الحادیۃ علی هامش الہدیۃ کتاب الطلاق) فصل فی العرقۃ بین الروحین سئل احدهما صاحبه وبالنکح ۵۶۶ ط ماجدہ کوئٹہ) وقد فی الہدیۃ ولو احترت کلمۃ الکفر علی لسانہا معبطۃ لروحہا او غرا حال لفسا عن حیالہ او لا متیحات المہر علیہ بکاح و مستأنف تحرم علی روحہا فحصر علی الاسلام ولکل قاض ان یحدد النکاح بأدنی شئی ولو بدیار سحطت او وصیت و لیس لہا ان تروح لا لا بروحہا قال الہد وامی احدہما قال ان الیث وہ بأخذ فی الثمر ناشی - الغناوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماجدہ کوئٹہ)

طاقت ملتی ہے (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر کے آریہ مذہب اختیار کرنے کی غلط خبر مشہور ہونے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی تو کیا حکم ہے؟
(تمغیہ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۷ء)

(سوال) زید بن حرم موجودی میں اس کے متعلق یہ مشہور ہو گیا کہ زید آریہ ہو گیا ہے زید کی زوجہ نے نکاح ثانی کر لیا چند مدت کے عورت کو پتہ چلا کہ زید نے مذہب تبدیل نہیں کیا ایسی صورت میں کیا کیا ہے؟

(جواب ۲۰۵) اس صورت میں کہ زوجہ نے محض ایک غلط خبر کی وجہ سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا اور زون اول کا نکاح باقی ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱۔ یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کی وجہ سے عورت کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح پر مجبور نہیں کیا یا سکا بیزا
۲۔ اس سے نکاح برائے نکاح ہے کہما فی الشامیۃ و ظاہرہ ان لها التزوج بمن شاءت (ہامش رد المحتار
مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

۳۔ احبب ما رزقہا روحہا فیما سیرجہا بعد العدة استحسانا کما فی الاحبار من لغة معونہ او تطلیقہ ثلاثا کما
لو لم یکن لغة فانہا بکتاب طلاق و کبر رابعہا منہ لا ماس بان تعذر ترویح مسوط (در مختار) و قول فی الرد قولہ
لا ماس بان تعذر ای من حیث الطلاق و الموت لامن حیث الاحبار فیما یطہر تعامل لہ لا یحیی انہ اذا طہر حب نہ
او اکثر الطلاق او الرد و لم یفہ علیہ بہہ شرعۃ یفسخ الکاح الثانی و تعود الیہ (ہامش رد المحتار مع
الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۲/۱ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

بیان حضرت مفتی اعظمؒ

مقدمہ فتح نکاح بوجہ ارشاد

ہند سوالات بنام گواہ نمبر ۳ مفتی کفایت اللہ صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مقدمہ حسین علی بنام خان محمد از ڈیرہ غازی خان

(سوال ۱) آپ کتنے عرصہ سے حدیث تفسیر وغیرہ علوم عربیہ کا درس دیتے ہیں؟

(جواب) تقریباً اڑتیس برس سے۔

(سوال ۲) ان کا کام کتنے عرصہ سے کرتے ہیں؟

(جواب) اسی قدر عرصہ سے۔

(سوال ۳) سلسلہ ذیل امور کی بابت بتلائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی فرقہ احمدیہ کے عقائد وہی ہیں؟ جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ مشورہ سے ثابت ہیں اور جو معتمد مشائیر علماء متنبیان اسلام کا عقیدہ اب تک رہا ہے۔ اگر وہ نہیں تو مرزا صاحب موصوف کا کیا عقیدہ تھا؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اپنے بیان میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ و کتب عقائد و کتب جماعت احمدیہ کا جن پر آپ کے بیان کا انحصار ہو حوالہ دیں۔

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے عقیدے قرآن مجید و احادیث صحیحہ و جمہور امت محمدیہ کے عقائد کے خلاف ہیں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسی باتیں کہیں جن سے انبیائے سابقین بلکہ آنحضرت ﷺ پر مرزا صاحب کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب کے کلام سے بعض پیغمبروں کی توہین بھی ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کے پیغمبروں اور آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ایمان لانا بھی مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں رہا جب تک مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لایا جائے یہ اور اسی قسم کی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مرزا غلام احمد کو جمہور علمائے اسلام خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

(الف) وجود ذات و صفات باری تعالیٰ

(جواب) مرزا غلام احمد گو خدا کے وجود کے قائل ہیں لیکن خدا کی صفات میں ان کی بہت سی تصریحات شریعت کی تعلیم سے باہر ہیں۔

(ب) وجود ملائکہ

(جواب) ملائکہ کے وجود کے وہ اس طرح قائل نہیں جس طرح کہ سلف صالحین اور جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔

(ج) کتب سہایہ سائیدہ و قرآن مجید
(جواب) اس کے متعلق میری نظر میں کوئی قصہ صحیح نہیں ہے۔

(۱) قیمت

(جواب) قیامت کا ظاہر اقرار ہے۔

(۲) انبیائے کرامؑ خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ۔

(جواب) انبیائے کرام کے متعلق ان کے عقائد اور قصہ یحیات جمہور امت محمدیہ کے خلاف موجود ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کی قصہ یحیات بہت کم اور کتب اور موجب تو ہیں۔

(۳) حیات عیسیٰ علیہ السلام

(جواب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات کے قائل نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے بلکہ ان کی قبر بھی کشمیر میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(۴) نبوت و رسالت کی تشریف

(جواب) نبی اور رسول کی تعریفیں بھی وہ ایسی کرتے ہیں جس میں ان کی نبوت کی گنجائش نکل سکے۔

(ج) ختم نبوت

(جواب) ختم نبوت کے وہ اس معنی میں قائل نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

(نوٹ) تمام سوالات میں الفاظ مرزا صاحب سے مراد مرزا غلام احمد صاحب باقی فرقہ احمدیہ ہے۔

(سوال ۴) کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت مطلقہ و تشریعیہ کیا؟ اور حضور ختم النبیین علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا کیا قلم ہے؟ اور حاد و ازیں اور بھی مرزا صاحب نے ایسا دعویٰ کیا؟ جن سے کفر، زہم آنے لگا؟ دعویٰ الوہیت و دعویٰ وحی جس کو قرآن شریف کے برابر قرار دیا و دعویٰ فضیلت از انبیاء۔ اور ایت مدعی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔

(اس موقع پر گواہ نے کہا کہ بہت سے سوالات کے جوابات بہت طول طویل ہوں گے اور کئی روز خرچ ہوں گے اس لئے سو روپے ان کی فیس ہونی چاہیے میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ لکھ کر بھیج دیں)

بیان مولوی کفایت اللہ باقر صاحب - مرزا صاحب کے دعویٰ میں نبوت مطلقہ اور تشریعیہ دونوں کا دعویٰ موجود ہے اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے مرزا صاحب کے کام میں ایسی باتیں موجود ہیں جن کی بناء پر ان کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے مثلاً وحی کا دعویٰ جو قرآن کے برابر درجہ رکھتی ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام کی توہین آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعویٰ اور جو شخص کہ کسی نبی کی توہین کرے یا قرآن کے برابر وحی کا دعویٰ کرے یا آنحضرت ﷺ سے برابری کا مدعی ہو وہ کافر ہے

(سوال ۵) نیز مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی؟

(جواب) ہاں توہین کی ہے۔

(سوال ۶) کیا مرزا صاحب نے آنحضور محمد ﷺ کی توہین کی؟

(جواب) مرزا صاحب کے کاہم سے آنحضرت ﷺ کی توہین لازم آتی ہے اور حضور ﷺ کی برابر ہی بلکہ حضور ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔

(سوال ۷) جو شخص انبیائے کرام کی توہین کرے حقیقتاً الزام یا استزاء مسلمان ہے یا کافر؟ اس لحاظ سے مرزا صاحب مسلمان تھے یا کافر؟

(جواب) جو شخص انبیائے کرام کی توہین کرے یا استزاء کرے وہ کافر ہے۔ اس لحاظ سے مرزا صاحب کافر تھے۔

(سوال ۸) کیا مرزا صاحب اپنے منکر کو کافر کہتے تھے؟ یعنی ساری امت کو بجز اپنے متبعین کے کافر کہتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب کے کاہم میں اس طرح کی تصدیقات موجود ہیں کہ وہ اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر کہتے تھے۔

(سوال ۹) جو شخص مسلمان کو کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب) جو شخص مسلمانوں کو اس کا کافر کہے کہ وہ اس کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتے حالانکہ اس کا دعویٰ ہی غلط و باطل ہے تو یہ شخص کافر ہے۔

(سوال ۱۰) کیا مرزا صاحب کے الہامات اس قسم کے ہیں جس سے مرزا صاحب پر کفر مانکا جاتا ہے؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے نبوت سے الہامات اس قسم کے ہیں کہ ان پر کفر مانکا جاتا ہے جو ان کی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ نبوت پر حوالے پیش کروں گا۔

(سوال ۱۱) کیا انبیائے کرام صادق اور معصوم ہوتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب صادق اور معصوم تھے؟ اگر نہیں تو ان کے غیر معصوم ہونے کے وجوہ بیان فرمائیے۔

(جواب) انبیائے کرام یقیناً صادق اور معصوم ہوتے ہیں مرزا صاحب نہ صادق تھے اور نہ معصوم۔ اور ان کے کذب کے ثبوت کے لئے بہت سے شواہد ان کی کتابوں میں موجود ہیں جو آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۲) کیا مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق تمام مشاہیر علمائے اسلام نے بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیا ہے یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق عام طور پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(سوال ۱۳) کیا مرزا صاحب دعوئے نبوت سے پیشتر ختم نبوت مطلق یا تشریحی کے قائل تھے؟ اور منکر ختم نبوت کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

(جواب) مرزا صاحب دعوئے نبوت سے پہلے ختم نبوت کے قائل تھے اور منکر ختم نبوت بالاتفاق علماء کافر کہتے ہیں۔

(سوال ۱۴) مرزا صاحب اور ان کی جماعت معجزات انبیائے کرام کے قائل ہیں یا انکاری ہیں؟ اگر انکاری ہیں تو شرع میں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟

(جواب) مرزا صاحب نے بہت سے معجزات کا انکار کیا ہے اور ان کی صورتیں بدل دی ہیں حالانکہ قرآن حدیث کی تصریحات ان کی تادیبوں کی صراحت تردید کرتی ہیں بلکہ بعض معجزات کا انکار اس پیرایہ میں ہے جس سے اصل معجزہ کی تردید اور اس کا استہزاء لازم آتا ہے جو شخص کہ معجزات انبیاء کرام کا اس طرح کرے کہ اس سے استہزاء پیدا ہو تو وہ اس بناء پر کافر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اس کا عقیدہ ثبوت کا مقتضی ہے یا قصد انبیاء کا استہزاء کرتا ہے۔

(سوال ۱۵) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو تسلیم کرتے تھے؟ یا انکار کرتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو عملاً تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(سوال ۱۶) اجماع امت کے منکر کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے؟

(جواب) اجماع امت اگر حقیقی ہو تو اس کا منکر کافر ہوتا ہے۔

(سوال ۱۷) اگر سوالات مذکورہ کا حکم ثابت میں ہو تو علمائے کرام کے فتوے اگر آپ کے پاس موجود ہو پیش کریں۔

(جواب) اس امر پر فتوے مہمندوستان میں شائع ہو چکے ہیں میرے پاس کوئی نقل اس وقت موجود ہے آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۸) اخبار الموعود دہلی مورخہ نیم جنوری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳۴ کالم نمبر ۱ پر آپ کے نام سے جو نسبت نکاح اہل سنت والجماعت و مرزائی درج ہے دیکھ کر بتلائیں کہ یہ فتویٰ آپ نے دیا تھا؟

(جواب) اخبار الموعود مورخہ ۳۹-۱-۱ کے صفحہ ۳۴ کالم نمبر ۱ پر جو فتویٰ تحریر ہے اور جس پر نشان CI مندرجہ ذیل ہے صحیح ہے اور میرا ہی دیا ہوا ہے۔

فتویٰ مولوی محمد یوسف مدرسہ امینیہ دہلی منسلک ہند حوالات آپ نے پڑھا اور اس پر الجواب صحیح آپ کے تحریر کردہ ہیں اور مردوار الافاء مدرسہ اسلامیہ دہلی کی ہے؟

(نوٹ) ایسا کوئی فتویٰ جو مولوی محمد یوسف کا لکھا ہوا ہو اور جس پر "الجواب صحیح" مولوی مفتی کفایت صاحب نے لکھا ہو اور دارالافتاء کی مرہوش مل ہند سوالات نہیں ہے۔

(سوال ۱۹) احمدیہ یعنی مرزائی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کے بائیں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) احمدی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔

سوالات جرح

(۱) سوال نمبر تین مندرجہ ہند سوالات منجانب مدعیہ (الف) تا (ح) کے جوابات میں آپ نے اگر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے تو آپ بتلائیں کہ آپ نے وہ ساری کتابیں پڑھی ہوئی ہیں جس کا آراء نے حوالہ دیا ہے اور کیا ان کتاب میں اور حضرت مرزا صاحب کی دیگر کتابوں میں جو قصہ یحیٰی ان (مندرجہ الف تا ح) کے متعلق ہیں ان کو اپنے جوابات میں ملحوظ رکھا ہے؟

اب) سوال نمبر تین کے جواب میں ہمیں نے کسی مخصوص کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے باقی حصہ کا سوال نہیں ہوتا جو جواب دیا جائے۔ حوالیات آئندہ پیش کروں گا۔

ال) (۲) کیا آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصانیف کو پڑھا ہے؟ اور آپ بتا سکتے ہیں جو مطبوعہ فہرست کتب سوالات جرح و ذمہ کے ساتھ منسلک کی گئی ہے اس میں حضرت مرزا صاحب کی لغات کے نام درست طور پر درج ہوئے ہیں؟ اگر آپ نے مرزا صاحب کی تمام تصنیفات کو نہیں پڑھا تو تصنیفات حضرت مرزا صاحب کی آپ نے اول سے لیکر آخر تک پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ کو دیکھ کر ان لغات پر نشان مع دستخط خود لگا دیں۔

اب) مرزا صاحب کی جو تصنیفات میں نے پوری پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ میں (جس پر نشان ڈالا گیا) ان کے ناموں پر میں نے دستخط کر دیئے ہیں ان کے علاوہ ان کی بہت سی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔

ال) (۳) آپ نے جو عقائد حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی طرف منسوب کئے ہیں کیا ان عقائد مسائل کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے؟ یا ان عقائد اور مسائل کو وہ اپنی بیرونی اور تحریروں میں رد کرتے ہیں؟

اب) جو مسائل و عقائد میں نے مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کو مرزا صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے۔

ال) (۴) کیا حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ذات اور اس کی صفات پر اور اللہ کے وجود اور صفات پر قرآن مجید اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں پر اور قیامت پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی نبوت پر اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا گیا؟

واب) مرزا صاحب کی تصنیفات میں ان چیزوں کا جن کا سوال میں ذکر ہے بیان ضرور آیا ہے مگر ان کی یقیناً شرعی بہت سے مقامات میں بدل دی گئی ہے۔

ال) (۵) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے کہ اس عقیدہ کو نہ ماننے والا مسلمان بن رہ سکتا؟

واب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک مسلمہ عقیدہ ہے اور جو اس کی حیات کا عقیدہ نہ رکھے وہ جمہور کے نزدیک اسلام سے خارج ہے۔

ال) (۶) الف) کیا آپ کو معلوم ہے کہ سر سید احمد خاں بانی حیدرآباد کانٹن اور ان کے معتقدین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں؟

واب) سر سید احمد خاں یا ان کے پیروں کی وہ تصانیف میں جہاں انہوں نے وفات عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح کی ہو تو جواب دیا جاسکتا ہے۔

ب) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ محمد عبیدہ مصری مرحوم جو ملک مصر کے مفتی اعظم تھے ان کا اور ان کے پیروں کا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(جواب) ایضاً

(ن) کیا آپ کو حکم ہے کہ حضرت امام مالک اور امام ابن حزم بھی وفات عیسیٰ کے قتل تھے؟

(جواب) ان دونوں محترم اماموں کی تصریح پیش کرنی چاہیے۔

(د) کیا آپ نے سر سید احمد خاں کی تفسیر القرآن اور شیخ محمد عبده مصری مفتی اعظم کی تفسیر جسے محمد رشید

رضا ایڈیٹر المنار مصر نے شائع کیا ہے پڑھی ہے؟

(جواب) میں نے یہ دونوں تفسیریں پڑھی ہیں مگر ان کا ایک ایک حرف نہیں پڑھا۔

(د) کیا آپ نے مجمع بحار الانوار، مستند شیخ محمد طاہر سبزواری میں حضرت امام مالک کا یہ مذہب پڑھا ہے کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔

(جواب) مجمع البحار میں امام مالک کا یہ قول مذکور ہونا مجھ کو یاد نہیں "مالک" کا قول مذکور ہے مگر مالک سے خدا

جائے کون مراد ہے۔

(و) کیا آپ نے امام ابن حزم کی کتاب المحلی پڑھی ہے؟ جو مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے کیا اس میں یہ مسند

درج ہے یا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟

(جواب) میں نے المحلی پوری نہیں پڑھی اور اس میں یہ قول میرے مطالعہ میں نہیں آیا بعد المحلی جلد اول کی

ابتداء میں یہ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے

نبی ہیں۔

(ج) آپ کے نزدیک سر سید احمد خاں، حضرت امام مالک، حضرت امام ابن حزم اور مفتی محمد عبده اور ان کے

معتقدین مسلمان ہیں یا نہیں؟

(جواب) سر سید احمد خاں کے بہت سے عقائد جمہور علمائے اسلام کے خلاف ضرور ہیں مگر ان پر تکفیر کا

حکم کرنے میں احتیاط کی جاتی ہے اور حضرت امام مالک اہل سنت و الجماعت کے مسلم امام ہیں اور ابن حزم اور

مفتی محمد عبده مصری کے متعلق بھی میرے علم میں کوئی وجہ تکفیر نہیں ہے۔

(سوال ۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شریعت کا آئینا آنحضرت ﷺ کی شریعت

کا منسوخ کیا جانا اس کے بعض حصوں کا منسوخ کیا جانا کسی ایسے نبی کا آجانا جو آپ کی امت سے باہر ہو اور جس

نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے تمام فیض حاصل نہ کیا ہو اپنی کسی کتاب میں جائز لکھا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا جائز رکھا ہے اور خود تشریفی نبوت کا دعویٰ کر کے

جنت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی شریعت آسکتی ہے اور حکم جہاد کے خلاف اپنا حکم دیکر یہ ثابت کر دیا کہ

مرزا صاحب شریعت محمدیہ کے احکام کو منسوخ کر سکتے تھے۔

(سوال ۸) (الف) اگر کسی کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں

ہیں یا آپ پر نبوت ختم نہیں ہے تو اس کو حوالہ دیں؟

(جواب) خاتم النبیین کے معنی مرزا صاحب نے ایسے بیان کر دیئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین حتیٰ

کہتے رہیں اور اپنی نبوت بھی منوالیں حوالہ جات آئندہ دوں گا۔

(ب) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین پر اپنا ایمان ظاہر فرمایا ہے یا نہیں؟

(جواب) اس طرح کا ایمان خاتم نبوت جو لوہ پر لکھا ہوا ہے۔

(ن) حضرت مرزا صاحب ہر اس شخص کو جو حضرت نبی کریم ﷺ سے عیدہ ہو کر اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کو چھوڑ کر حوالے نبوت کریم ﷺ سے معون سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ فہم کافی نہیں۔ تفسیر نبوت سے ہر ہو کر جو شخص منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہی معون ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملعون ہے اور یہ بات مرزا صاحب نے تسلیم کی ہے۔

(سوال ۹) نبوت مطلقہ اور نبوت تشریفی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت مطلقہ سے یہ مراد ہے کہ کسی شخص کو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا جائے خواہ اس کو جدید شریعت دی جائے یا نہ دی جائے اور تشریفی نبوت سے یہ مراد ہے کہ منصب نبوت کے ساتھ اس کو جدید شریعت بھی عطا کی جائے۔

(ن) کیا کہیں نبی کا نام آپ بتا سکتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں آنحضرت ﷺ کا پیروں اور آپ کی شریعت کے تابع ہوں اور پھر اس کی نسبت یہ فتویٰ دیا گیا ہو جو آپ نے بیان کیا ہے؟

(جواب) یہ نہیں ہے۔ جس نے جنہوں نے حضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا مگر آپ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کافر قرار دیئے گئے جن میں سے ایک شخص انحرس کا واقعہ مشہور ہے۔

(ن) کیا آپ قرآن مجید کی آیت سے دیکھتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی پیروی کرتے ہوئے اور آپ کی شریعت کے تابع رہتے ہوئے آپ کی امت میں سے کوئی شخص درجہ نبوت تک نہ پہنچے؟

(جواب) قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین ہی اس معنی کے ہے کہ اس میں تمام انبیاء کا خاتمہ مندرجہ اولیٰ اور نبوت اور تشریفی غیر تشریفی نبوت کا فرق نہیں کیا گیا۔

(ن) کیا آپ معلم ہے کہ شیخ ابوالحسن محمد بن احمد بن علی نے کتاب فتوحات مکیہ میں یہ تحریر کیا ہے کہ "تفسیر نبوت کے تحت ہوئے اور آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی نبوت اور ایسا نبی نہ ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت و منسوخ کرے یا آپ کی شریعت کے خلاف کوئی شریعت لائے اور نہ ہو موصوف نے یہ اپنی کتاب مذکورہ میں یہ تحریر نہیں کیا کہ غیر تشریفی نبوت ہند نہیں ہے؟

(جواب) شیخ ابوالحسن کوئی مہارت اس مطلب میں نہ رکھتے ہیں۔

(ن) کیا آپ معلم ہے کہ علی بن محمد سلطان قادری جو مولیٰ قادری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب موصوفت میں یہ لکھا ہے کہ آیت خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا

نبی نہیں آئے گا جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

(جواب) ملاحظہ فرمائیے کہ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھتے ہوں۔

(ایضاً) کیا مولوی محمد قاسم مرحوم، نو تو بیانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ لکھا ہے کہ ابراہیمؑ بعد ازمنہ نبی ﷺ کو نبی پیدا ہوا تو پھر خیمت نبوت محمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(جواب) مولانا محمد قاسم صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آپ کی امت میں سے آسکتا ہے۔

(بی) کیا آپ کو علم ہے کہ مولانا ابوالحسن محمد عبداللہی لکھنؤی مرحوم نے اپنے رسالہ موسومہ دافع الوسواس فی اثر اللہ عباس میں لکھا ہے کہ بعد از آنحضرت ﷺ کے یا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ مقنع ہے۔

(جواب) مولانا عبداللہی صاحب کا بھی یہ منصب ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہو سکتا ہے۔

(ایضاً) کیا آپ نے کھلم کھلا مجمع من راۃ نور مصنف شیخ محمد طاہر نجفاتی پر حاشا؟ جس میں حضرت مائتہ کا یہ قول درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مولوی نہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(جواب) حضرت مائتہ کا یہ قول میں نے پڑھا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو کہ پہلے کا نبی ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا محال نہیں۔

(آئی) قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین کس سن میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی اور کیا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ کے فرزند ابراہیمؑ نے وفات پائی تھی؟ اس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ ابراہیمؑ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

(جواب) اگر آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی اور اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ لو انا شکان نبیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو یہ بتلانا تھا کہ چونکہ میرے بعد نبوت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے تقدیر الہی یہی تھی کہ میرا زندہ نہ رہے۔

(سوال ۱۰) حرلی جلد دوم خاتم النبیین خاتم النبیین خاتم النبیین کیا معنی ہوتے ہیں؟

(جواب) اس غلطی کے تو قیاس معنی ہوتے ہیں کہ جس کو خاتم النبیین کہا جائے وہ گویا آخری فقیر ہو جس کو خاتم النبیین کہا جائے وہ آخری مفسر ہو مگر اس کا اطلاق مباہلۃ یا عجزا کسی بڑے فقیر یا مفسر پر کر دیا جاتا ہے جو اس کے بعد اور فقیر و مفسر پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن خاتم النبیین کا اطلاق آنحضرت ﷺ پر مباہلۃ یا عجزا نہیں کیا گیا ہے آپ حقیقی اور واقعی طور پر خاتم ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(سوال ۱۱) کیا آپ نے کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلق مصنف امام مہدویؒ پڑھی ہے؟ اور اس میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ ابو جعفر افضل حذو الامۃ الی ان یکون نبی ان الفاظ کا رد و ترجمہ کرو دیجئے۔

(جواب) اس کتاب کو میں نے دیکھا ہے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر یہ کہ نبی نہیں یہ جب کہ لفظ انبیاء ہو اگر نبی ہو تو پھر حدیث کی صحیح عبارت وہ ہے جو جامع صغیری میں ہے یعنی ابو بکر افضل الناس الا ان یكون نبی یعنی نبیوں کے سوا ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

(سوال ۱۲) آپ کے نزدیک شیخ محمد بن عثمان عریٰ علی بن محمد سلطان القاریؒ مولوی محمد قاسم دیوبندیؒ مولوی عبداللہ تگنویؒ شیخ محمد طبر بکراتیؒ کس درجہ کے مسلمان تھے؟

(جواب) یہ سب عالم اور بزرگ مسلمان تھے۔

(سوال ۱۳) کیا حضرت مرزا صاحب نے کسی جگہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب نے اس قسم کے الفاظ کچھ ہیں جن سے یہ مطلب سمجھ جاتا ہے مثلاً ان کا اپنا شعر ہے۔

آنچه داد است بر نبی راجع
و او آن جام را مرا بہ تمام
(در ضمن)

اور ان کا دوسرا شعر ہے۔

لہ حصف القصر المنیر وان لی
عسا القصران المشرقان انکو
(الجزا احمدی ص ۷۱)
یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے تو صرف چاند گرہن ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں پر گرہن پڑا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کی نشانی کے طور پر تو صرف چاند گرہن کا ظہور ہوا اور میری (نبوت کی) نشانی کے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا۔

اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجتماعی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا اہتمام تھا سمجھ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھ ہزار برس کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی“

(خطبہ الہامیہ ص ۷۷)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمانہ انبکات ہے لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ ان التائیدات اور دفع لافات تھا۔“

(اشتمار مرزا صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۴۴)

نیز مرزا صاحب فرماتے ہیں ”اسلام ہمارے کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدرجہ خود اتقائی کے قسم سے اس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدرجہ کی عقل اختیار کرے جو شمار یہ سے بدرجہ کی طرح مشابہ ہو پس انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں

کہ لقد نصرکم اللہ بیلدر (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴)

ان عبارتوں کا اور ان کے حامیوں کی بیسیوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ بھی

۱۰۔ فی ترقبات کا تعلق رہنہ تھا۔ ابتدائی تھا اور مرزا صاحب کے ذریعہ سے وہ معراج کمال پر پہنچ چکی مرزا صاحب آنحضرتؐ سے پہنچتے تھے اسی اور انسل واکسل میں اور جب حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل ہوتے تو ان کا زری نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انبیاء سے افضل واکسل ہوئے۔

(سوال ۱۲) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ میں آنحضرت ﷺ کا نہ مہر اور آپ کا متی اور آپ کی شریعت کا قبیح ہوں؟

(جواب) مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے اور اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے جو نمبر ۱۳ کے جواب میں میں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ روحانی ترقی کے پہلے قدم پر تھے اور مرزا صاحب معراج کمال پر۔

جب مسلمان مرزا صاحب پر اعتراض کرتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تم نبی کیسے ہو گئے تو ان سے جانچنے کے لئے وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ میں تو آنحضرت ﷺ کا غلام اور امتی ہوں اور حضور ﷺ کے تابعی بنی ہوں نہ نبی کو نبوت ملی ہے نہ وہ آپ کی امتی میں آتے تو پھر صاحب وحی اور صاحب شریعت نبی ہونے کے لئے مصلحتین کا طوفان برپا رہتا۔

(سوال ۱۵) قرآن شریف کی رو سے نبی نبی ۱۰۰۰۔۔۔ نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب) قرآن شریف میں ہے۔ فَلَکَ الْمُرْسَلِ فَضْلًا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

(سوال ۱۶) کیا آپ کے نزدیک مہدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ عام انبیاء کے برابر ہے؟

(جواب) مہدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ بہت بڑا ہے کیونکہ مسلمان تو حضرت مسیح موعود کو نبی بھی من مریح مانتے ہیں جو سب انبیاء میں بہت بڑے ہوتے تھے اور ان کی نبوت کا دور ختم ہو گیا اب وہ اس امت میں نہ ایک خلیفہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ہوں گے یہ بعثت بعثت نبوت نہ ہوگی اور نہ وہ نبوت ساقیہ سے معزول ہوں گے بلکہ ان کی نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ حیثیت نبی مبعوث نہ ہوں گے بلکہ اس امت میں خلیفہ خاتم المرسلین ہوں گے جو پہلے اپنی امت میں نبی تھے اور مہدی موعود بھی آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور ولی کامل ہوں گے اور یہ دونوں خلیفہ علیحدہ شخص ہوں گے۔

(سوال ۱۷) کیا آپ کو علم ہے کہ شیعوں کے نزدیک شیعہ مذہب کے بارہ امام آنحضرت ﷺ کے سوا تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) ان میں سے مالی فرقوں کا یہ عقیدہ ہو تو ان کی کمرانی اور مغلالت کا نتیجہ ہوگا۔

(سوال ۱۸) کیا آپ کے پاس کتاب میرزا غلام احمد کے متنفذہ مہر قرمچلی مطبوعہ ایران موجود ہے تو اس کے صفحہ ۳۴۵ ”باب تفضیلہ علی الانبیاء و علی تبعہ خلق“ دو کتب مختلف ہیں کہ اس میں یہ عبارت موجود ہے اعلم ما ذکرہ رحمہ اللہ من فضل سیدنا و امتنا صلوات اللہ علیہم علی جمیع المحلوقات و

کون استأمنہم علیہم السلام الفصل من سائر الانبیاء هو الذی لا یرتاب فیہ من نزع اخبارہم (جواب) یہ کتاب میرزا غلام احمد کے پاس موجود نہیں۔

(سوال ۱۹) کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے اور شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب) شیعوں میں سے جو فرقہ خالی ہیں اور ان پر کفر کا حکم کیا گیا ہے ان میں سے کسی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے جائز نہیں البتہ سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے۔

(سوال ۱۹) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانے یا نہیں اور اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے یا نہیں کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں اور ان کی وہ عزت کرتا ہوں جیسی نبیوں کی عزت کرنی چاہیے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب نے کتابوں میں یہ مضمون بھی ہے اور ابتداء میں وہ اسی قسم کے مضامین لکھتے تھے مگر ان کی کتابوں میں ایسے مضامین بھی بکثرت موجود ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے مثلاً ان کا قول ہے:

”تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیحؑ کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ رابرہو میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے تھے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳)

اور لکھتے ہیں: ”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیحؑ ان مریمؑ میرے زہن میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہیں کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۸)

اور مرزا کا شعر ہے۔

ایک منم کہ حسب بشارات آدم عیسیٰ کجاست تا مہند پامصرم

(ازالۃ الایہام ص ۶۷-۱۵۸)

اور ضمیر انجام آختم ص ۷ میں مرزا صاحب نے حضرت مسیحؑ علیہ السلام کی تین دایوں اور تینوں کو زنا کار اور کبھی عورتیں بنا کر یہ فقرہ لکھا ”جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا“ اور کچھ یوں سے میل ملاپ ہونا اور انکی وجہ جدی من سبت در میان میں ہونا قرار دی ہے یہ بھی لکھا ہے۔ آپ کو (یعنی مسیحؑ کو) کسی قدر جھوٹ دینے کی بھی عادت تھی۔

(سوال ۲۰) حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے یا نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شیل بنا کر بھیجا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب کا یہی دعویٰ نہیں۔ وہ شیل مسیحؑ ہو کر آئے ہیں بلکہ وہ شیل آدمؑ شیل نوحؑ شیل ابراہیمؑ شیل موسیٰؑ شیل عیسیٰؑ محمدؑ رسول اللہ ﷺ ہندو عین محمدؑ رسول اللہ ﷺ ہو کر آئے ہیں یہ سب باتیں ان کی کتابوں میں بکثرت موجود ہیں مثلاً ان کا بیان ہے ”خدا نے مجھ کو آدمؑ بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو حق تعالیٰ اور سید المرسلین کا زونہ دیا۔“ (خطبہ اسامیہ ص ۱۶)

اور ان کا قول ہے ”وہ دنیا میں کوئی نبی نہیں مگر اس کا نام مجھے نہیں دیا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں (یعنی مرزا صاحب) آدموں میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں میں اسحاقؑ ہوں میں یعقوبؑ

ہوں، میری کتابیں ہوں، میں مومن ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی : وزنی طور پر۔“ (تمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

(سوال ۲۱) اگر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب سے یا کسی عبارت سے آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلتی ہے تو کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق بار بار یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہرگز نہیں کی گئی، بعد ان حملوں کے جواب میں جو عیسائیوں نے حضرت محمد ﷺ پر کئے ہیں عیسائیوں کو ازراہی رنگ میں جواب دیئے گئے ہیں۔

(جواب) مرزا صاحب نے یہ مذہب کیا ہے مگر یہ مذہب غلط ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں اس طرح توہین موجود ہے کہ وہاں --- عیسائیوں کو ازراہی رنگ میں جواب دینے کا مذہب چل ہی نہیں سکتا۔

(سوال ۲۲) کیا آپ مولانا رحمت اللہ کیہ انوی مہاجر کی مرحوم کو جنہوں نے کتاب ازالۃ الابدہام فارسی میں غلطی تھی جانتے ہیں؟

(جواب) ہاں مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر کی کا نام اور کچھ حالات سنے ہوئے ہیں۔

(سوال ۲۳) کیا آپ مولوی آل حسن صاحب مرحوم کو جانتے ہیں؟ جو مولوی رحمت اللہ کے ہم عصر تھے اور عیسائیوں کے جواب میں انہوں نے کتاب استفسار لکھی تھی؟

(جواب) مولانا آل حسن صاحب مرحوم کے نام سے واقف ہوں۔

(سوال ۲۴) کیا آپ کو علم ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی آل حسن مرحوم نے اپنی کتابوں میں عیسائیوں کی تردید کرتے ہوئے ازراہی رنگ میں اس قسم کی عبارت کا استعمال کیا ہے جیسے حضرت مرزا صاحب نے عیسائیوں کی تردید میں بعض عبارات لکھی ہیں مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر کی اور مولوی آل حسن صاحب مرحوم کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟

(جواب) ان کی عبارتیں پیش نہ کرتا کہ مرزا صاحب کی عبارتوں سے ان کا مقابلہ ہو سکے مولانا رحمت اللہ صاحب ایک بزرگ عالم تھے مولوی آل حسن صاحب سے میں زیادہ واقف نہیں ہوں۔

(سوال ۲۵) جس شخص نے مندرجہ ذیل عبارت اپنی کتاب میں لکھی ہیں اس کی نسبت آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ (اے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بپ ہونا تو عقیدہ مشتبہ ہے اس لئے کہ حضرت مریم یوسف کے نکاح میں نہیں تھیں چنانچہ اس زمانہ کے معاصرین لوگ جی یسود جو کہتے ہیں وہ ظاہر ہے۔

(بی) تردید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ازراہی صحت بہت ناقص ٹھہری۔

(سی) اگر توشن و نیاں انبیائے ہنسی اس میں اور ان کے حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑا امر نہیں ہوں کا نام پیش ہوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور یہ دیوانہ کی بات کو ہم قوشن گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔

(ڈی) عیسیٰ بن مریم آخر در ماندہ ہو کر دنیا سے انہوں نے وفات پائی۔

(ای) سب متناظر جانتے ہیں کہ بہت سے قسم سحر کے مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزات موسویہ و

(ایف) اشعیاء اور ارمیاہ اور عیسیٰ کی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے غلطی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔
 (جی) حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیاء میت کا ہے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے دھڑ ماکر کہا اٹھ کھڑا ہو! وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
 (ایچ) معجزات موسویہ و عیسویہ کے سبب مشہور کارخانہ سحر اور نجوم وغیرہ کے کسی کی نظر میں ان کا اعجاز ثابت نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ معجزات موسویہ اور عیسویہ کی سی حرکات یرماں بیتوں نے کر دکھائیں۔
 (آئی) یسوع نے کہا میرے لئے نہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا قبیح ترین ہے۔

(بے) جو ان ہو کر اپنے بندے کیجی کامرید ہو اور آخر کار معون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا۔
 (کے) جس طرح اشعیاء اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعض بلکہ اکثر توشن گوئیاں ہیں جو صرف بطور معصی اور خواب کے ہیں جس پر چاہو منطبق کر لو باعتبار خبری معنوں کے محض جھوٹ ہیں یا مانند کلام یوحنا کے محض مجذوہوں کی سی ہیں۔ ویسی توشن گوئیاں البتہ قرآن میں نہیں ہیں۔
 (ایل) حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو جو حد سے زیادہ گالیاں دیں تو ظلم کیا۔
 (ایم) کافروں نے معجزہ مانگا حضرت عیسیٰ نے ان کافروں کو جھڑک دیا اور تمہید و عید الہی کی یا کچھ نہیں بولے۔
 (این) جناب مسیح اقرار می فرماید کہ کیجی دریا بان می مانند و ہمراہ جناب مسیح سیار زماں ہمراہ می تختہ و مال خود را می خورانید ندوزمان فاحش پاهمائے آنجناب را می بسید ندو آنجناب مزنا و مریم را دوست می داشتند و خود شراب برائے نوشیدن و دیگر کسالت عظامی فرمودند۔

(او) کو فتنہ یسود و فرزند سعادت مند شاں از زوہ پسر خود زنا کرد و حاملہ گشت و قارض را کہ از آبہ اجداد سلیمان و عیسی علیہ السلام و دزانیہ۔ یعقوب علیہ اسلام پیچ کس را زہنہا سزائے ندانند۔
 (جواب) یہ تمام اقتباسات اصل کتابوں اور ان کے سیاق و سباق سے مل کر پڑھے جائیں جب کچھ خیال قائم کیا جاسکتا ہے۔

(سوال ۲۶) کیا آپ مولانا عبدالرحمن جامی مرحوم کو جانتے ہیں؟ اور کیا آپ کو علم ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سلسلۃ الذہب میں فارسی میں مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے؟ اگر آپ کو علم نہ ہو کہ یہ نظم کس نے لکھی ہے تو یہ فرمادیجئے کہ جس شخص نے یہ نظم لکھی ازای رنگ میں حضرت علیؑ کی شان میں لکھی ہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہو گیا؟

شیعہ پیش سلیے فاضل
 باز گو رزمے از علی ولی
 گفت کالے درد لائے من وای
 زان علی کش توئی ظمیر و معین
 گفت کالے در علوم دیں کامل
 کہ ترا یا قسم ولی علی
 از کد میں علی سخن خواہی
 یا زان کش منم ری درین

کشت من سرچہ اند کے دامن
شرح ایں کشت را تمام جو
کشت آں نوید ازیدہ تو

در دو عالم علی کیے دامن
آں کدامت و ایں کدم بجو
نیمت جز نقش تو کشیدہ تو

پیرے آفریدہ بنیں
پتلوانے بدوت ماییدہ
نرنگ پر تہیز و بیاب
بندہ کس خویش چوں من و تو
در خیم بدور خود کندہ
منافست دیش سے مائل
جد و جزا خواست ویر ہار
چوں ازین ورطہ رخت است مر
در شب و نپے یہ ایں مطلوب
ہاچین و ہم و نحن زنہ انی
ایں علی و مر شاہ و مر
اں علی کس منم یہاں بندہ
بر صفت ایں ریح ہال صاف
بودہ از حایت فقت خویش
ایں علی و مال خلق بندہ
نیمت و ریح معنی و نعت
و موبوم خویش و اوراد
حے بہر خود تراشیدہ

گزرانیدہ برو احوال
بہر کیس دروغا سگاییدہ
کینہ خوی و معین و سفاک
فارغ از دین و کیش چوں من و تو
برودہ تادوش دورش افکندہ
شد بویگر در میاں حائل
لیکن آں بر عمر گرفت قرار
شد خلافت نصیب یار و گر
بہم غالب شد ندو لو مغلوب
اسد اللہ غالبش خوئی
خود نمود است ورنہ باشد
سیت نفس شوم را کندہ
بہر اعدائے دیں کشید مصاف
خالی از حول خویش و قوت خویش
عین یو بحر و بود عین عمر
رافضی ربا و مشابہت
زانکہ موبوم لوست در خور لو
خاطر از مر لو خراشیدہ

(جواب) مجھے معلوم نہیں کہ یہ نظم کس کی ہے اور شیعہ سنی سے اس میں کون اشخاص مراویں نیز اس کا مضمون صاف ہے ایک موبوم "حی" و "مہا" بابت جو کچھ کہا گیا ہے اور دونوں پہلو آئے سائے موجود ہیں اس میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔

(سوال ۲۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی چند تعریفیں نہیں کیں؟
(جواب) آنحضرت ﷺ کی تعریف بہ شب کی ہے لیکن جب کہ خود بھی آنحضرت ﷺ کے بروہا بعد میں محمد ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا کیابعد آنحضرت ﷺ سے بھی اپنے آپ کو بڑھا دیا تو حضور ﷺ کی تعریف کو اپنے آپ کو انتہائی معراج ترقی پر پہنچانے کی تمہید تھی (دیکھو جواب نمبر ۱۳)

(سوال ۲۸) کیا حضرت مرزا صاحب نے انبیاء کی تحقیق کرنا اپنی کتابوں میں ناجائز قرار نہیں دیا؟

(جواب) یہی تو لطف ہے کہ ایک جگہ جس چیز کو ناجائز قرار دیتے ہیں دوسری جگہ اس ناجائز کار کا کتاب اس جرأت و دلیری سے کرتے ہیں کہ محفل و نگ رہ جاتی ہے۔

(سوال ۲۹) یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے مخالفوں نے انبیاء کی توجین کرنے کا الزام آپ پر لگایا تھا اور آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار اس کی تردید کی ہے؟

(جواب) انہوں نے اس الزام کی تردید کی ہے مگر تردید ناقابل قبول اور ناقابل اعتماد ہے جیسا کہ نمبر ۲۱ کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔

(سوال ۳۰) حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے پہلے جو لوگ اس امت کے گزرے ہیں ان کے متعلق حضرت مرزا صاحب کا کوئی فتویٰ آیا ہے؟ حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب میں پڑھا ہے تو اس کا حوالہ دیجئے۔

(جواب) اس سوال کا مفہوم صاف نہیں۔

(سوال ۳۱) اگر کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کو مفتزی قرار نہیں دیتا اور آپ کی تکفیر و تکذیب نہیں کرتا اور جو لوگ آپ پر کفر کا فتویٰ دینے والے ہیں ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور وہ اہل قبلہ میں سے ہے تو ایسے شخص کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے وہی فتویٰ دیا ہے جو آپ کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں اور آپ کو مفتزی قرار دینے والوں کے متعلق ہے تو اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی عبادتوں میں مرزا صاحب کے لو پر ایمان نہ لانے والوں کو خدا و رسول پر ایمان نہ رکھنے والا قرار دیا گیا ہے دیکھئے مرزا صاحب کا قول ہے۔

”وہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

اور ان کا الہام ہے ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرے مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے“

(اشہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۷۲ مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب)

مرزا صاحب کے خلیفہ مرزا محمود احمد کا فتویٰ یہ ہے۔

”آپ (مرزا صاحب صبح موعود) نے اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہو مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر خیر یا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر خیر یا ہے (ارشاد مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ تہذیب اذیان جلد نمبر ۶ نمبر مارچ اپریل ۱۹۱۱ء) منقول از قادیانی مذہب ص ۶۳۹ طبع پنجم۔

مرزا صاحب کا قول ہے ”پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطاعت دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے کہ کسی منکر اور مکذّب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۳) (مرزا صاحب نے) سوال و آگاہہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف

نہیں تو انکے پیچھے نماز پڑھ لیں یہ نہ پڑھیں۔

حضرت مفتی محمود (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منہ بنے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۳۶) از قادیانی مذہب ص ۶۶۳ طبع پنجم

(سوال ۳۱) کیا یہ درست نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعض مخالف مولویوں نے بعض دوسرے مولویوں کے پاس پہنچ کر آپ نے خدیف فتویٰ حاصل کیا اور حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے فتویٰ دینے میں ابتداء نہیں کی۔

(جواب) علماء اسلام نے مرزا صاحب کے دعویٰ باطلہ اور توہین انبیاء و تاویلات مردودہ کی بناء پر ان کے خدیف فتوے دیئے مگر مرزا صاحب نے علماء کے خدیف زہر افشانی اور سب و شتم بہت پہلے سے شروع کر رکھا تھا۔

(سوال ۳۲) کیا آپ شیخ الاسلام العباس المعروف لن ستمہ کو جانتے ہیں؟ آپ کے نزدیک وہ کیسے عالم تھے؟ کیا آپ نے ان کی کتاب منہاج السنۃ جلد ۳ پڑھی ہے جس میں انہوں نے ص ۶۱ و ۶۲ میں بیان کیا ہے کہ خوارج حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ کے رسی جماعت کو کافر کہتے تھے مگر حضرت علیؑ اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے اس کا علم نہ ہو تو بتلاؤ کہجسے کہ بطور امر واقعہ یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت علیؑ اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے؟

(جواب) منہاج السنۃ میں نے پڑھی ہے مگر اس کا نسخہ اس وقت موجود نہیں ہے تاکہ حوالے کی صحت کی جانچ اور ان کی عبارت کا مطلب بیان کیا جاسکے۔

(سوال ۳۳) حضرت مرزا صاحب کے الہامات کے جو معنی اور تشریح آپ کرتے ہیں کیا حضرت مرزا صاحب بھی ان الہامات کے وہی معنی اور تشریح کرتے ہیں؟ یا ان معنوں اور تشریح کو جو آپ کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں رد کیا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب کے الہامات بہت ہیں اور ممکن ہے کہ بعض الہامات کے معنی اور مطلب بیان کرنے میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء متفق ہوں اور بعض الہامات ایسے بھی ہیں کہ خود مرزا صاحب بھی اس کے معنی سمجھنے سے قاصر رہے اور بعض الہامات کے معنی خود بدولت غلط سمجھے اور بعض الہامات کے معنی میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء آپس میں مختلف ہیں۔

(سوال ۳۴) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو ولیاء اللہ اس امت میں ہوئے ہیں کیا ان پر بھی اس وقت کے علماء کی طرف سے اعتراضات ہوتے رہے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض بزرگوں پر ان کے زمانے کے مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں۔

(سوال ۳۵) کیا آپ کوئی حوالہ پیش کر سکتے ہیں جس میں حضرت مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہو کہ انبیاء علیہم السلام صادق اور معصوم نہیں ہوتے۔

(جواب) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ان کو کسی قدر رجوت ہونے کی بھی عادت تھی (دیکھو جواب ۱/۱۹)

(سوال ۳۶) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو مقبولان الہی اس امت میں گزرے ہیں کیا ان میں سے اکثر پر مائتہ وقت کی طرف سے کفر کے فتوے نہیں لگائے جاتے رہے؟

(جواب) محض بزرگوں کے متعلق تو ایسا ہوا ہے مگر یہ کلیہ نہیں کہ ہر بزرگ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے نیز کیا یہ قاعدہ ان نہیں ہو سکتا کہ کاذب اور جھوٹے مدعیان نبوت اور دجالوں کی تصدیق کرنے والے بھی ہوتے رہتے ہیں اور آج بھی صریح کفر کے مرتکبین کی جماعتیں موجود ہیں۔

(سوال ۳۷) جن علماء نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف فتویٰ دیا ہے کیا وہ علماء آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے نہیں دیتے۔

(جواب) اگر ایسا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کفر پر مختلف عقائد علماء بھی متفق ہیں۔

(سوال ۳۸) حضرت مرزا صاحب کے مخالف علماء نے جو غلط عقائد مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کی تردید حضرت مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہے یا نہیں؟

(جواب) غلط عقائد کو نئے منسوب ہیں؟ ان کی تفصیل بیان کر کے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ ان کا رد مرزا صاحب کی کتابوں میں ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹) واضح کیجئے کہ نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعیہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت اور رسالت کے اندر اصطلاحی فرق کیا گیا ہے وہ یہ کہ نبی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت عطا فرمائے وحی والہام سے نوازے مگر کتاب عطا نہ ہو اور رسول وہ ہے کہ اس کو نبوت عطا ہو وحی والہام سے نوازا جائے اور اس کو کتاب بھی عطا کی جائے اور نبوت تشریعیہ سے مراد رسالت ہو تو اس کی تعریف یہ ہوگی جو لو پر مذکور ہوئی اور اس کے مقابل محض نبوت کو نبوت مطلقہ کہہ دیا جائے تو یہ ایک اصطلاحی بات ہوگی ورنہ نبوت حقیقیہ جو اللہ کی طرف سے ایک منصب عظیم ہے اس میں حقیقت نبوت تشریعیہ اور نبوت مطلقہ یا غیر تشریعیہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(سوال ۴۰) نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعی کا دعویٰ جس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ان کی کئی کتابوں میں صراحتاً موجود ہے ”تمہ حقیقۃ الوحی“ ”اربعین“ ”دافع البلاء وغیرہ۔“ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں“

(تمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

”سچ خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“ (دافع البلاء ص ۱۱)

مرزا صاحب کا الہام قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (ای مرسل من اللہ) (البشری جلد دوم ص ۵۶)

”بلاک ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں“ (کشتی نوح ص ۵۶)

مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضو او قالوا کذاب اشتر“ (اربعین نمبر ص ۴۰)

(سوال ۴۱) کوئی ایسا حوالہ دیجئے کہ جس میں حضرت مرزا صاحب نے ختم نبوت کے منکر پر اس فتوے کے خلاف فتویٰ دیا ہو جو آپ کے خیال میں دعویٰ سے پہلے دیتے تھے؟

(جواب) ختم نبوت کے منکرین کے بارے میں مرزا صاحب کی پہلی تحریریں یہ ہیں۔

”کیا ایسا بدعت مغتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم السبین کو خدا کا کام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں“ (انجام آختم ص ۴۷)

”میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص شق نبوت کا منکر ہو اس کو بدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں“

(اقرار مرزا صاحب تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴)

”ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“

(اشہار مرزا صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۴)

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو ماننے ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و موالانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہو میرا یقین ہے وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

(اشہار مرزا تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲۰)

اس کے بعد جب خود نبی نے تو ختم نبوت کے معنی بدلنے لگے اور اپنی نبوت کا اعلان ہونے لگا مثلاً ”سپ خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بنا کر بھیجا“ (دفع البلاء ص ۱۱) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید بھی نہیں“ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۸۳)

”اور آل حضرت ﷺ کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اسے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکات و مخاطبات الہیہ کا بند ہے اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ

سے خدا تعالیٰ سے دور و مجبور بنوتی۔ (ضمیمہ برائین احمد یہ جلد ۱ ص ۱۸۳)

یعنی منکرین ختم نبوت کو یا تو پہلے کافر اور کاذب اور ملعون اور دائرہ اسلام سے خارج کئے تھے یا اب خود ہی نبی اور رسول بن گئے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو لعنتی قرار دے دیا۔

(سوال ۳۲) کوئی ایسا حوالہ دیجئے جس میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ میں معجزات انبیاء کا قائل نہیں ہوں۔؟

(جواب) مرزا صاحب نے حضرت مسیحؑ نے معجزات کا انکار ان اغلاظ میں کیا ہے ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار و حرام کی اوادِ خیر لیا اسی روز سے شیعوں نے آپ سے منارہ کیا“ (ضمیمہ انجام آختم ص ۶)

”اور یہ اعتقاد کل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مصلیٰ کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عملِ اتراب (یعنی مسریم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا“ (ازالہ لوہام ص ۳۲۲)

اسی طرح معجزہ شق القمر وغیرہ کا انکار بھی مرزا صاحب نے انہوں میں موجود ہے۔

(سوال ۳۳) کیا یہ درست ہے یا نہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب پر الزام لگایا کہ آپ انبیاء سے معجزات کا انکار کرتے ہیں آپ نے اپنی کتابوں میں ان کی تردید کی؟

(جواب) ہاں تردید بھی کرتے ہیں اور خود انکار بھی کرتے رہے۔

(سوال ۳۴) باوجود اس اقرار کے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں کسی شخص کا ایک خاص امر کی نسبت یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ نہیں اور دوسرے کا اس خاص امر کے متعلق یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ ہے کیا ایسا بیان کفر ہے؟

(جواب) اگر کوئی معجزہ متفق میا ہو تو اس کو معجزہ تسلیم نہ کرنا انکار ہی قرار دیا جائے گا۔

(سوال ۳۵) کیا یہ درست ہے کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کی قضا آیت میں قضا معجزے کا ذکر ہے اور دوسرے علماء نے بیان کیا ہے کہ ان آیات میں معجزے کا ذکر نہیں تو اس بات میں ان کا اختلاف نہیں ہے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں؟

(جواب) خاص حوالہ دیکر اتفاق یا اختلاف کا سوال کرنا چاہیے۔

(سوال ۳۶) کیا یہ درست ہے کہ سر سید احمد خان بانی مصلحی گزہ کا ج معجزات کے قائل نہ تھے؟

(جواب) سر سید احمد خان بہت سے معجزات کا انکار کرتے تھے۔

(سوال ۳۷) کیا یہ صحیح ہے کہ اہل ان کی تعریف میں خود علمائے اسلام کا سخت اختلاف ہے؟

(جواب) اجماع کی تعریف میں اس کے شرائط میں اس کے احکام میں گو کچھ اختلاف ہے مگر وہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اجماع فیہ معتبر ہو جائے قول صحیح اور راجح کی تعین دلائل سے ہو سکتی ہے اور جو قول صحیح اور راجح ہے اس کے موافق اجماع کو حجت اور دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔

(سوال ۴۸) کیا حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے یہ فرمایا ہے کہ ومن ادعی الاجماع هو کادب جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے؟

(جواب) امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول کا حوالہ دیا جائے تو اس کے متعلق کچھ کہا جاسکتا ہے۔

(سوال ۴۹) اجماع امت کے حجتہ شریعہ ہونے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے یا نہیں؟

(جواب) اجماع کی کئی قسمیں ہیں بعض قسموں کے حجت ہونے میں بیکھ اختلاف ہے مگر اجماعی قطعی کے حجت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سوال ۵۰) کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر اجماع ہے؟ اگر یہ درست ہے تو فرمائیے وہ دُوب جو شیعہ مذہب رکھتے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے منکر ہیں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟

(جواب) ہاں خلافت صدیق پر اجماع ہے اور جو لوگ کہ خلافت صدیق کے منکر ہیں یعنی یہ بھی تسلیم نہیں کرتے کہ ابو بکر صدیق پہلے خلیفہ ہوئے وہ نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج بلکہ جاہل اور قطعیت کے منکر ہیں۔

(سوال ۵۱) جو حکم اجماع امت کے منکر کا آپ بیان کرتے ہیں کیا اس حکم پر سب علمائے امت کا اتفاق ہے؟ (جواب) اجماع قطعی کے منکر کا حکم متفق ملیہ ہے۔

(سوال ۵۲) آپ حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ میں اجماع امت کا کلی منکر ہوں؟

(جواب) بعینہ اس عبارت کا کوئی حوالہ تو مجھے یاد نہیں مگر مرزا صاحب نے اجماعیات کا انکار کیا ہے۔

(سوال ۵۳) ایک فرقہ کے علماء جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر کہتے ہیں کیا وجود ان کے دعویٰ اسلام کے ان کی عورتوں اور مردوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) تکفیر کی مختلف وجوہ ہیں بعض صورتوں میں ارتداد کا حکم یقینی ہوتا ہے اور بعض میں ظنی اس لئے اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(سوال ۵۴) حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ پر فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور نبیوں پر اور قیامت پر اور تقدیر پر اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر اور قآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور کلمہ شریفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے ہیں یا نہیں؟ اور اسی طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ اور شریعت اسلامیہ کی پابندی کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی اور آپ کے متبعین کی کتابوں میں ہدایات اور تاکیدات درج ہیں یا نہیں؟

(جواب) ان چیزوں پر ایمان کا دعویٰ ان کی کتابوں میں ہے مگر بعض ایمانیات کی صورتیں انہوں نے بدل دی ہیں اور بعض میں تحریف کر کے ان کو مسح کر دیا ہے۔

(سوال ۵۵) بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ لوگ اپنے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

(سوال ۵۶) آپ نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند تحصیل موم عربی کی حاصل کی ہے؟ اگر صلی ہے تو کونسی؟ اور اس کی سند پیش کیجئے؟

(جواب) میں نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند صلی نہیں کی۔

(سوال ۵۷) آپ کس فرقہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

(جواب) میں اہل سنت والجماعت حنفی مسلمان ہوں۔

(سوال ۵۸) جس مدرسہ میں آپ مدرس ہیں وہ سرکاری ہے یا انویسٹ؟

(جواب) یہ مدرسہ سرکاری نہیں قومی ہے۔

(سوال ۵۹) آپ ماہوار تنخواہ کیا لیتے ہیں؟

(جواب) میں (پنشن روپے) ماہوار پاتا ہوں۔

(سوال ۶۰) کیا آپ کا تعلق دیوبندی جماعت سے نہیں ہے؟

(جواب) ہاں میری تعلیم دارالعلوم دیوبند کی ہے۔

(سوال ۶۱) کیا دیوبندی خیالات کے موافق علماء کی کسی جماعت نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا؟

(جواب) اس جماعت کے بعض افراد کے خلاف بعض لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے مگر جن عقائد کی ان کی طرف نسبت کر کے کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ درحقیقت ان کے عقائد نہیں ہیں غلط طور پر ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

(سوال ۶۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال علماء دیوبندی خیالات کے علماء اور لوگوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض علماء نے ایسا کیا ہے۔

(سوال ۶۳) کیا دیوبندی خیال کے علماء نے مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو یا نہیں؟

(جواب) تمام دیوبندی علماء مولوی احمد رضا خان اور ان کی جماعت کی تکفیر نہیں کرتے۔

(سوال ۶۴) کیا یہ درست نہیں ہے کہ مومنے مومنے فرقہ بائے اسلام مثلاً سنی، شیعہ، اہل حدیث وغیرہ کے علماء نے ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو یا نہیں؟

(جواب) کسی فرقہ کے بعض افراد نے دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر مخصوص عقیدہ کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

مکرر سوالات متعلقہ جرح

(سوال ۱) متعلقہ جرح نمبر ۳۔ اگر سوال نمبر ۴ کا جواب اثبات میں ہو تو یہ بتلائیں کہ

الف۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اللہ تعالیٰ اور مائیکہ اور آسمانی کتابوں اور انبیاء کے کرام کے وجود کے قائل تھے یا

نہیں؟ اور آخر قائل تھے تو آپس میں بدوہ از روئے قرآن مجید مسلمان ہیں یا کافر؟ اور اگر کافر ہیں تو کیوں؟
(جواب) یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سب پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت
ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور انہوں نے حق کو خدا یا خدا کا پناہ یا حضرت عزیر کو خدا کا پناہ قرار دیا۔ یا غیر اللہ کی
عبادت کی۔

(ب) مرزا صاحب کی کتب ہائے ذیل دیکھ کر بتلائیں کہ ان میں عقیدہ ہائے ذیل درج ہیں یا نہیں؟
(۱) توفیق المرام ص ۵۷ میں ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک وجود اعظم ہے جس کے پیش
ہاتھ اور پیٹھ ہر اور ہر ایک منہ اس سخت سے ہیں کہ خدا سے خارج اور انتہا عرض اور طول رکھتے ہیں
اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔
(جواب) یہ مضمون توفیق المرام میں موجود ہے۔

(۲) حقیقۃ الوحی باب ۴ ص ۱۰۳ میں (خدا تعالیٰ) خدا بھی نروں گا اور صواب بھی یعنی جو میں چاہوں گا کبھی
کردں گا اور کبھی نہیں۔ میرا ارادہ پورا ہو گا اور کبھی نہیں۔

(جواب) مرزا صاحب کا یہ الہام ان کی کتاب "استفسار" ص ۸۶ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔
ای مع الرسول اجیب اخطی واصیب یعنی خدا فرماتا ہے میں رسول کے ساتھ ہوں قبول کرتا ہوں
خدا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔ در حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ میں ہے۔ ای مع الرسول اجیب اخطی
واصیب اور اس کا ترجمہ تین السطور میں اس طرح لکھا ہوا ہے "میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے
ارادے کو بھی پسوز بھی دوں گا اور کبھی پورا کروں گا۔"

(۳) حقیقۃ الوحی ص ۷۴ انت می واما منک "تو مجھ سے ظاہر ہو اور میں تجھ سے"

(جواب) یہ الہام "استفسار" ص ۹۰ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی
واما منک نیز دافع ابلا کے صفحہ ۶ میں یہ بھی امام موجود ہے مگر یا قمر یا شمس کے الفاظ نہیں ہیں اور حقیقۃ
الوحی کے صفحہ ۴ میں الاستفتاء کی عبارت کے موافق موجود ہے۔

(۴) دافع ابلا ص ۴ انت می بمنزلۃ اولادی ترجمہ اے مرزا تو میری اولاد کے معزز ہے۔

(جواب) دافع ابلا ص ۶ میں یہ الہام موجود ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی اور یہ بھی ہے انت منی واما
منک۔

(۵) توفیق المرام ص ۲ طبع اول فرشتہ روح کی گرمی کا نام ہے۔

(جواب) توفیق مرام کے ص ۲۴ میں یہ عبارت ہے "جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے
جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سعینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر
کرتے ہیں"

(۶) توفیق مرام ص ۸ جبرائیل فرشتہ خدا کا منسوب ہے۔

(جواب) توفیق مرام کے ص ۸ میں یہ عبارت ہے "سو وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں

جبرئیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے“

(۷) حقیقتہً الوحی ص ۸۴ ”قرآن مجید خدائی کا نام اور میرے منہ کی باتیں ہیں“

(جواب) استفادہ ص ۸۲ پر موجود ہے۔ ان القرآن کتاب اللہ و کلمات خرجت من فوہی اور حقیقتہً الوحی کے ۸۴ میں یہ عبارت ہے ”اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(۸) ازالہ اوہام طبع قدیم ص ۲۶ طبع جدید ص ۱۱ ”قرآن شریف سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے“ (جواب) ازالہ اوہام میں یہ عبارت اس طرح ہے۔ ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک نمانت درجہ کا نغنیہ و سخت درجہ کا نادران بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا“ نیز اسی میں ”ایسا ہی وید وغیرہ کی نسبت (قرآن نے) نہایت درجہ کے سخت اغاظ جو صورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں“

(۹) ازالہ اوہام طبع سوم ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ ”حضرت مسیح علیہ السلام عمل اتر ب میں کمال رکھتے تھے یعنی مسمریٰ کی طریق سے بطور لہو و لعب کے“

(جواب) باب یہ مضمون ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۶ و ۱۲۷ میں موجود ہے اس کے آخر میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ”اگر یہ سب جز اس عمل کو کمرہ اور قبل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان انجویہ نمایوں میں حضرت مسیح اکبر مریم سے کم نہ رہتا“

(۱۰) ازالہ اوہام ص ۱۲ ”معجزات مسیح مکررہ اور قابل نفرت ہیں“

(جواب) یہ اسی حوالہ کا خلاصہ ہے جو لوپر نمبر ۹ میں بیان ہوا۔

(۱۱) دافع البلاء ص ۱۵ ”جس (مسیح) کے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا“

(جواب) باب دافع البلاء کے ص ۱۵ میں یہ عبارت موجود ہے ”لیکن ایسے شخص (یعنی مسیح) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے“

(۱۲) دافع البلاء صفحہ آخر ”عین حیاہ اسلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی“

(جواب) دافع البلاء میں یہ مضمون موجود ہے ”اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یہ جانتے ہیں جو چھپے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی“

(۱۳) دافع البلاء ص ۲۰ ”میں اس (عیسیٰ) سے بڑھ کر ہوں“

(جواب) دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ مضمون موجود ہے عبارت یہ ہے ”اب خدا ابتلا تا ہے کہ دیکھو میں اس کا (یعنی مسیح) ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام“

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۳ ”مسیح کی قدش گویاں لوروں سے زیادہ غلط نکلیں“

(جواب) ازالہ اوہام ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے ”حضرت مسیح کی قدش گویاں لوروں سے زیادہ غلط نکلیں اور ص ۳ میں ہے ”اس سے زیادہ قدش افسوس امر یہ ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی قدش گویاں غلط نکلیں“

اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(۱۵) حقیقۃ الوحی ص ۸۹ ”تو ایہی مرزا اندام احمد کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا“

(جواب) یہ الہام عربی عبارت میں الاستیثاء کے ص ۸۳ پر موجود ہے۔ عبارت یہ ہے ”ولکن سریرک وضع فوق کل سریر“ ترجمہ ”لیکن تیرا تخت ہر تخت سے اوپر رکھا گیا“ اور حقیقۃ الوحی کے ص ۸۹ میں بھی یہ لفظ ہیں ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرے تخت سب سے اوپر بچھایا گیا“

(۱۶) حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲ ”خدا نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ذلیل جگہ تجویز کی جو متعفن اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“

(جواب) ہاں یہ عبارت تحفہ گولڑویہ ساز کاواں طبع ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر موجود ہے ”اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور ننگ، تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی“

(۱۷) ازالہ ابہام طبع سوم صفحہ ۵۸ خدا کے تائید یافتہ بندے قیامت کا روپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کاہ جود قیامت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے“

(جواب) ازالہ ابہام ص ۵۸ میں یہ عبارت موجود ہے۔ اگر عقیدہ ہائے مذکورہ بالا کتب ہائے مذکورہ بالا میں درج ہیں تو ایسے عقیدے رکھنے والا شخص مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کہلا سکتا تو کیوں؟ حالانکہ وہ خدا کے وجود اور فرشتوں کے اور قیامت کے وجود کا بھی قائل ہے سب قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ کے حوالہ سے دیوئیں۔ مرزا صاحب ان عبارتوں اور عقیدوں اور ان کے علاوہ اور بھی ایسے عقائد ہیں جن کی وجہ سے خارج از اسلام ہیں اور کوئی شخص جو ان جیسے عقائد رکھتا ہو مسلمان نہیں رہ سکتا۔

(۲) متعلقہ جرح نمبر ۵۶

(الف) مرزا صاحب نے ازالہ ابہام ص ۵۵۶ پر تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اور کیا رسالہ عقائد احمدیت ص ۱۲ پر مرزا صاحب کا یہ عقیدہ درج ہے کہ ”سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جو آنحضرت نے جاری کیا اور یقینی مآتب میں قرآن شریف سے دوسرے درج پر ہے۔“

(جواب) ہاں ازالہ ابہام ص ۲۳۰ طبع سوم پر مرزا صاحب نے تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے رسالہ عقائد احمدیت اس وقت موجود نہیں ہے۔

(ب) حضرات عیسائی کی حیات کا عقیدہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک مروج ہے اور معمول خاص و عام چلا آتا ہے یا نہیں؟ اور کتب عقائد مذکور تواتر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں؟

(جواب) حیات و نزول حسنہ عقیدہ امت میں آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک چلا آتا ہے کتب عقائد میں بھی اس کو بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔

(ج) عیسائی علیہ السلام کی حیات کے تواتر کے منکر کئے نے مرعا کیا حکم ہے؟

(جواب) ایسا شخص جاہل اور معاند ہے اور اس کے لئے وہی فتویٰ ہو سکتا ہے جو مرزا صاحب نے خود ازالہ اوہام کے ص ۲۳۱ میں دیا ہے وہ یہ ہے

”اب اس قدر ثبوت پر پائی پھیرنا اور یہ کہہ کر کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دی اور حق شناسی سے کچھ بھی غرہ اور حصہ نہیں دیا“

(۹) کیا وفات عیسٰی کا عقیدہ بھی کتب عقائد میں درج ہو کر اس کی تعلیم دی جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب) وفات عیسٰی علیہ السلام کا عقیدہ کتب عقائد میں مذکور نہیں اور نہ اس کی تعلیم دی جاتی ہے کہ حضرت عیسٰی وفات پا گئے۔

(۱۰) مرید اور ابن حزم و سید رضا اور محمد حاکم جرجانی کے ذاتی خیالات و عقائد اجماع امت کے مقابلہ میں اسلام کے لئے حجت ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مفسرین مذکورین مسلمانوں کے پیشوا معتد علیہ ہیں یا نہیں؟

(جواب) مرید احمد خان اور ابن حزم اور سید (رشید) رضا اور محمد حاکم جرجانی کے ذاتی خیالات حجت شریعہ نہیں۔

(۱۱) شیخ محمد عبیدہ کی تفسیر اور کتب محلی مسلمانوں میں مروج اور مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم ہے یا نہیں؟

(جواب) شیخ محمد عبیدہ کی تفسیر اور کتب محلی یہاں مسلمانوں میں مروج نہیں نہ مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔

(۱۲) مجمع البحار عقائد کی کتاب ہے یا لغت کی؟ کتاب ہذا میں امام مالک کے قول (ما تیسرے) کے کیا معنی کئے گئے ہیں۔

(جواب) مجمع البحار لغات کی کتاب ہے عقائد یا حدیث کی کتاب نہیں اس حدیث کا ذکر لغات کے ضمن میں مرید آجائے امام مالک سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ مالک سے امام مالک مراد ہیں یا اور کوئی۔

(۱۳) کتاب مذکور ص ۲۸۶ میں تحریر ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حد تو اتر کو پہنچتا ہے“

(جواب) ہاں مجمع البحار ص ۲۸۶ میں یہ عبارت موجود ہے لناتوا حور النزول یعنی عیسٰی علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر متواتر ہونے کی جہت سے نیز اسی کتاب کے حکمہ کے صفحہ ۸۵ میں ہے بان ینزوج

ویولد له وکان لم ینزوج قبل دفعه الی السماء (آتی مختصراً) یعنی حضرت عیسیٰ نازل ہو کر نکاح کریں گے اور والد بھی ہوگا کیونکہ آسمان پر جانتے پہلے انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔

(۱۴) قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور اقوال کے مقابلہ میں چند اشخاص کے خیالات درست عقیدہ تو نہ مرنے کے لئے حجت ہو سکتے ہیں؟

(جواب) نہیں ہو سکتے۔

(۳) متعلقہ جرح نمبر ۷

(الف) مرزا صاحب کا فتویٰ مذکور ص ۸۱ ج ۲ میں تحریر ہے ”(جگ) جہاد کا فتویٰ فضائل ہے اب

آپان سے نو حدیث نزلوں ہے "نیز اسے نور شمس انگریزی اور جماد میں مرزا صاحب نے جہاد کو فیہ شہرہ وری
قرآن ہے یہاں یہ عقیدہ قرآن شریف سے عقیدے کے موافق ہے یا بخلاف؟

(جواب) جہاد کے فضول ہونے کا حقیقہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں کھاتے قرآن وحدیث اور ایمان
امت کے خلاف ہے اس سے زم آتا ہے کہ مرزا صاحب نے شریعت محمدیہ کے ایک قطعی حکم کو منسوخ
کر دیا جو صریحاً کفر ہے۔

(۴) متعلقہ جرح نمبر ۸ اے - بی

(الف) ازالہ لبام ص ۳۲۲ ۷۶ اور سمات البشری ص ۹۶ عبارت پڑھ کر یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا
صاحب نے ختم نبوت کو تصحیم کیا یا نہیں؟ اور اپنی نبوت کی نفی کیا نہیں؟

(جواب) ازالہ لبام ص ۳۱۰ طبع سہ ماہی میں ہے "قرآن کریم حدیث تمام انبیائیں کسی رسول کا تا جا نہیں رہتا نہ وہ
و نہ رسول ہو یا نہ کیونکہ رسول و علم دین ہمہ جہاں ملتا ہے اور ہر نزل جبریل پہ چڑھتا ہے یہی
رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود معتقدین کہ دنیا میں رسول تو کونے کونے کھڑے ہیں رسالت نہ ہو"

اور سمات البشری ص ۶۸ پر لکھتے ہیں "و کیف یحییٰ صی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وفد
انقطع الوحی بعد وفاته و ختم اللہ بہ النبین۔" یعنی ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی کس طرح آئے گا
تے جائے حضور ﷺ کی وفات کے بعد وہی منقطع ہوئی اور حضور اکرم ﷺ پر اللہ نے انبیاء کا سلسلہ بند
کر دیا۔"

(ب) نزول مسیح ص ۲۰۲ و ترجمہ حقیقہ وقی ص ۶۵ دیکھ کر بتائیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں؟
اور یہ دعویٰ کیا ہے دعویٰ ختم نبوت کا منہ؟ اللہ انکار ہے یا نہیں؟

(جواب) نمبر ۲۱ کے جواب میں مرزا صاحب کی وہ عبارتیں نقل کر دیں جن سے ان کا دعویٰ نبوت
جہاد و کتاب اور یہ بات یقینی ہے کہ پس وہ آں حضرت ﷺ کو خاتم انبیائین کہتے تھے و بعد میں انہوں نے
قرابت کا انکار کر دیا یہ دعویٰ ختم نبوت کے عقیدے پر اعتراض جڑے اور اس کی نفی راہی۔

(۵) متعلقہ جرح نمبر ۹

(الف) تہذیب دین سائن جنوں نے جو قطع شریعت محمدیہ ہونے کے - وہ مرزا صاحب کا مرید تھے تو
دعویٰ نبوت کا مرزا صاحب کے دائرہ وارادت میں کیا مرزا صاحب نے اس کے متعلق واقع ابواب ص ۳۱ پر لکھا
اللہ علی الکافریں کا قصہ حدیث کرے مگر کافی دیکھ نہیں اس کے عا وہ مجتہد شیعہ اور اہل طریقت مسی و غیرہ
نے دعویٰ نبوت عہد اسلام میں آں ختم دین پیروی کرتے ہوئے کیا ان کی بات شریعت نے یہ تمام دین و دین
کا پاش ہوا۔"

(جواب) باب واقع ابواب میں چرخ دین و دین رسالت ہونے کی بناء پر لعنہ اللہ علی الکافریں کا ذکر ہے۔

ہے اور اس کی رسالت کو تپاک رسالت قرار دیا ہے اسلام نے حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب اور ملعون قرار دیا اور مدعیان نبوت میں سے اکثر ذلت اور خواری سے قتل کئے گئے۔

(ب) کیا قرآن مجید کے الفاظ خاتم النبین (جس کا معنی مرزا صاحب نے ازالہ ابہام ص ۶۱۵ صفحہ اوّل میں ختم کرنے والا نبیوں کا کیا ہے) کے متعلق قرآن مجید میں یہ بتایا گیا ہے کہ بعض قسم کے نبیوں کی تعداد ختم ہوئی ہے اور بعض قسم کی ختم نہیں ہوئی اگر یہ نہیں بتائی گئی تو پھر وہی کہنے والے اور غیر پیر وہی کہنے والے ہر قسم کے نبیوں کی تعداد ختم مانی جائے گی یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب نے ازالہ ابہام ص ۶۱۴ میں خاتم النبین کے معنی خودیوں کے ہیں "ختم کرنے والے نبیوں کا" اس کی تشریح خودیوں میں کی ہے "یہ آیت بھی صاف درست کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی اکرم ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا"

اس کے علاوہ ہم جواب ۴۱ کے تحت مرزا صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں جس میں انہوں نے خود حضور اکرم ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب اور کافر قرار دیا ہے اور قرآن مجید کی آیت "خاتم النبیین" کا یہ مفہوم کہ آل حضور رہتے کے بعد وہی نبی اور رسول نہیں آئے گا مرزا صاحب نے اہل سنت و اہماعت کا مسلم الثبوت عقیدہ تسلیم کیا ہے اور فی الحقیقت تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ہرگز ختم ہو چکی ہے۔

(ن) یہ شیخ ابن عربی اور ملا علی قاری اور مولانا محمد اجماعی اور شیخ محمد صاحب یاسکی اور معتزلہ نے اپنے کسی کتاب میں یہ اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ آنحضور ﷺ کے بعد دنیا میں پیدا ہو گا یا نہ ہو مگر یہ شر طیلہ امتدادی بات تھی ہو نہ کہ فرضی بشرعی نیز نبی سے ساتھ جدیدین صفت بھی ایسا ہونی چاہیے کہ پھر ان (جواب) ان بزرگوں نے اور کسی معتزلہ علمائے یہ نہیں کہا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی و منصب نبوت میں ہو گا اور کوئی نبی بن کر مبعوث ہو سکے گا۔

(د) مجمع البحار ص ۸۵ پر درج ہے یہ نہیں کہ آنحضور ﷺ کے بعد نبی کے آنے سے مراد جنی کا نزول ہے۔ (جواب) عمدة مجمع البحرین ص ۸۵ میں ہے وهذا ما ظہر الی نزول عیسیٰ جنی منہر کے بعد ہونی کے لئے ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو نازل ہوں گے اور وہ حضور اکرم ﷺ کی امت سے پہلے نہیں آئیں گے۔ حضور ﷺ کی امت کے بعد ان و منصب نبوت دہا نہیں ہوگا۔

(ه) کیا رسالہ عقائد احمدیہ ص ۱۴ میں مرزا صاحب کا اصول درج ہے کہ "جو حدیث قرآن مجید اور صحیح بخاری کے مخالف ہو، قبول کے لائق نہیں" کیا اصول مذکورہ کے مطابق حدیث مندرجہ سوال وچہ مخالفت آیت قرآن (ن تم انبیین) اور حدیث صحیح بخاری ص ۵۸ جلد ۴ مطبوعہ مصر اور ابن ماجہ (لو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابنہ) ولكن لا نبی بعدہ کے قابل رد ہے یا نہیں؟ نیز حدیث مندرجہ سوال کے متعلق رشید ابن ماجہ میں مرقوم ہے کہ حدیث مندرجہ سوال جرح کارہی متروک ہے (قابل قبول نہیں) اور کیا جس طرح آیت ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین

تو یہ بارئ تعالیٰ والفاظ ساروا خاص مرید کے منافی نہیں اسی طرح حدیث مندرجہ سوال بمرض صحت نہت رسالت کے منافی نہیں یا ہے؟

(جواب) کتاب عقائد احمدیت کو موجود نہیں مگر یہ اصول مرزا صاحب نے کئی کتابوں میں کھنڈت نہت البشری مترجم ص ۳۰ میں لکھتے ہیں "ولا اظن احدا من العالمین العاملين المتقین ان یقدّمه عبر القرن علی القرآن او یضع القرآن تحت حدیث مع وجود التعارض بینهما و یرسی له ان یتبع احاد الا ثار و یتروک بینات القرآن"

یعنی میں تو کسی عالم یا عامل پر ہمدانی نہیں کر سکتا کہ وہ غیر قرآن کو قرآن پر مقدم کرے اور باوجود تعارض کے قرآن وحدیث کے قدموں کے نیچے ڈال دے اور اپنے لئے پسند کرے کہ ان آثار کا قیام ہو کر جو آثار ہیں قرآن کے بینات کو ترک کرے "پس اس مقدمہ کے ماتحت حدیث لو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابہ صحیح اور درست ہے اور لو عاش کان نبیا ولی روایت ناقابل اعتماد ہے۔

کتاب تمیز الطیب من الخریث میں حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا کے متعلق لکھا ہے قال الووی فی تہذیبہ هذا الحدیث ماطل یعنی امام نووی نے اپنی کتاب "تہذیب" میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔

مرض حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقا صبا اول تو صحیح نہیں اور بمرض صحت اس سے یہ ثابت نہ ہو سکتا۔ حضور آرم صحت کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے آیت خاتم النبیین قطعی ہے اور ختم نبوت کا مسئلہ ایمانی مسئلہ ہے مرزا صاحب نے خود اسی مضمون کو اپنی پہلی کتابوں میں تسلیم کیا ہے کہ "تمام اہل سنت و اجماعت کا مسلم اثبات عقیدہ یہی ہے" وہ حماۃ البشری مترجم ص ۲۸ میں لکھتے ہیں۔

و حیف یجی نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطعت الوحی بعد وفاته و ختم اللہ بہ السین یعنی اور آنحضرت کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

ا۔۔۔ پانچ لکھ پتے ہیں (ص ۶۶ تمام البشری مترجم) الا تعلم ان الرب الرحیم المفضل صبی صبا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسرہ نبینا فی قوله لا نبی بعدی بیان واضح للنضالیں ولو حوزنا ظہور نبی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لحوزنا الفتح باب وحی السوف بعد تغلیقہا وهذا حلف کما لا یخفی علی المسلمین۔

یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام ختم کیا، انبیاء و کتاب اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور پانز نہیں تو زہم آتا ہے کہ وہ نبوت کے دروازے کا اختتام بھی نہ ہونے کے بعد پانز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں۔

ان عبارتوں سے مرزا صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جس میں مرید

بھی نہیں آسکتے کیونکہ یہ خاتم النبیین اور انبی بعدی کے خلاف ہے۔ اور اس میں صاف اقرار ہے کہ حضور کی وفات کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی اور اب اس کا دروازہ کھلنے محال اور باطل ہے۔

(۵) متعلقہ جرح نمبر ۱۰

اگر کوئی شخص کسی عالم یا محدث کو دنیا کا آخری۔ لم یا آخری محدث بتائے اس کا یہ سنا پٹی دانست کے مطابق اور اپنی معلومات کی بناء پر ہو گا، خدا کے علم کے مطابق کہا ہو گا اور کیا قرآن مجید میں مباہلہ سے کام لیا گیا ہے اور لوگوں کے ایسے الفاظ و لے سے قرآن مجید اور احادیث صحیح کے قانون مقرر کردہ میں کچھ فرق آجائے گا یا نہیں؟

(جواب) میں جواب ۱۰ میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمارا کسی کو خاتم الحدیثین یا خاتم النبیین کہنا مباہلہ کی ہمت سے ہوتا ہے نہ کہ حقیقت کے لحاظ سے۔ مگر حضور ﷺ کا لقب خاتم النبیین حقیقت پر مبنی ہے اس کو مباہلہ پر حمل نہیں کر سکتے۔

(۶) متعلقہ جرح نمبر ۱۳

حقیقۃ الودع ص ۸۹ دیکھ کر بتلائیں کہ مرزا صاحب نے اس میں لکھا ہے یا نہیں کہ ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت (یعنی مرزا صاحب کا) سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔“
نیز تتمۃ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶ میں لکھا ہے یا نہیں کہ ”میرے معجزات اس قدر ہیں کہ بہت کم نبی ایسے آئے جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“
اور نزول مسیح ص ۹۹ میں لکھا ہے یا نہیں :-

آوم نیز احمد محمد

در برم جامہ ہمہ لبرار

کم نہ ام زال ہمہ بروے بکین

ہر کہ گوید دروغ بہت لعین

اور تحفہ گولڑویہ خورد ص ۶۳ پر مرزا صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ ”آنحضور کے تین ہزار معجزات تھے“
اور براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۵۶ پر یہ تحریر ہے کہ ”مرزا صاحب کی نشانیاں اور معجزات دس لاکھ سے زائد ہیں۔“

کیا عبارات مندرجہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے یہ اقوال میں اوپر بھی بتا چکا ہوں اور مزید حوالے بھی اب بتا رہا ہوں۔

”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر چھایا گیا“ (حقیقۃ الودع ص ۸۹) غزلت سرد من السماء ولكن سربك وضع فوق كل سرب (استغاثہ نمبر ۸۳) یعنی آسمان سے کئی تخت اترے لیکن تیرا

تحت سب سے اوپر بکھایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ غرت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بوقت ہی کم ہی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“ (تحریر حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶)

نزول السح ص ۹۹ میں یہ شعر موجود ہیں اور تحفہ کوثر ویہ ساز کاہل کے ص ۴۰ میں یہ مضمون ہے۔ آنحضرت ﷺ سے تین ہزار معجزات منظر میں آئے۔ ”لورڈز امین احمد یہ بیچم ص ۵۶ پر یہ مضمون ہے۔“ ان چند سطروں میں جو حقائق گویا ہیں وہ اس قدر نشانیوں پر مشتمل ہیں جو دوسرا کھ سے زیادہ نزول کے اور نشان بھی ایسے ایسے کھٹے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔ ”لور حقیقۃ الوحی ص ۶ پر لکھتے ہیں کہ۔“ میری تائید میں اس نے (خدا نے) وہ نشان خیر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء بآمر میں ان کو فردا فردا شہر کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھ کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔“ ان عبارات سے اور نیز ان عبارات سے جو ہم نے سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں لکھوائی ہیں یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب تمام انبیاء اور آنحضرت ﷺ سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے حضور ﷺ کی روحانیت کو بلا اپنی روحانیت کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتے تھے۔

(۷) متعلقہ جرح نمبر ۱۸۱

یہ جرح متعلق مقدمہ ہذا نہیں ہے اور نہ حوالہ سے تعلق رکھتا ہے

(۸) متعلقہ جرح نمبر ۱۹

یہ جرح بھی غیر متعلق ہے فریق مقدمہ میں سے کوئی شیعہ نہیں ہے

(۹) متعلقہ جرح نمبر ۱۹/۱

یہ ایک شخص بہبود کسی کے دعویٰ محبت کرنے کے اس کی توہین کر سکتا ہے نہیں؟ مرزا صاحب نے آپ سے ہم میں جیسی حدیث اسلامیہ کی توہین کی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے دافع البلاء ص ۳۰ میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔ ”لن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ اور کیا منفق و گمراہ دعویٰ ایمان کے باوجود آپ حضور ﷺ کی شان میں توہین کے الفاظ استعمال کرتے تھے یا نہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے کشتی نوں کے ص ۳۶ و ۳۷ پر حضرت عیسیٰ کی عزت کا دم بھرنے کے ان کے والد ماجد پر ناپاک اہتمام لگایا ہے کہ انہوں نے عمل کی حالت میں نکاح کیا تھا اس کی مخصوصیت کے متعلق قرآن میں کیا ذکر ہے۔

(جواب) بہت سے دعویٰ محبت کرنے والے بھی توہین کرتے ہیں خصوصاً صاحب کہ یہ دعویٰ صدق و اخلاق پر مبنی نہ ہو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ حدیث اسلام کی توہین کی ہے جیسا کہ ہم سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں ”مواچھے ہیں دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ شعر موجود ہے لن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے نیز ای دافع البلاء ص ۲۰ پر ہے۔“ اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مستحق مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔“

اور ازالہ الاوہام ص ۱۵۸ پر ہے۔

ایک منہم کہ حسب بھارات آدم
عیسی کجاست چاند پاپہ منبرم

(۱۰) متعلقہ جرح نمبر ۲۰

اُمّ زید یہ دعویٰ کرے کہ میں افغانستان کے بادشاہ کا شیل ہوں یا در حقیقت شاہ افغانستان ہوں کیا یہ شاہ افغانستان کی توہین نہیں کیا مرزا صاحب شیل مسیح کا دعویٰ ترک کر کے خود مسیح موعود بنے یا نہیں؟ اس کے متعلق ازالہ اوہام ص ۱۹۰ طبع اور نور نزول مسیح ص ۴۸ اور دافع البلاء ص ۳۰ کا مطالعہ کر کے جواب دیں شیخ مسیح موعود اور خود مسیح موعود میں فرق بتلاویں۔

(جواب) ہم سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں لکھواچکے ہیں کہ مرزا صاحب نہ صرف شیل مسیح بلکہ وہ تمام انبیاء کے شیل بنے پھر آنحضرت ﷺ کے بروزن گئے یہاں تک کہ پکار اٹھے من فرق بینی و من المصطفیٰ فلما عرفنی و عارسی (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا اور ایک جگہ لکھتے ہیں ”میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر“ (تحفہ حقیقتہ اوقی ص ۸۵) غرض کہ شیل مسیح موعود سے ترقی کر کے مسیح موعود بلکہ آنحضرت ﷺ کے بروزن گئے بلکہ حضور ﷺ سے افضلیت کا دعویٰ کر دیا اور اس سے بڑھ کر انبیاء اور آنحضرت ﷺ کی توہین اور کیا ہوں

(۱۱) متعلقہ جرح نمبر ۲۱

کیا کسی مخالفت کی وجہ سے کسی معزز کی توہین کرنا درست ہے یا نہیں؟ کیا قرآن مجید کی سورہ مائدہ میں ہے کہ ”کسی قوم کی دشمنی تمہیں مجرم نہ بنادے“ کیا مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں لکھا ہے کہ ”آپ یعنی عیسیٰ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے تین دلیاں نائیاں زنا کار کسبیاں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا“ نیز صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ ”آپ کو جتنی عیسیٰ کو جھوٹ و لٹنے کی بھی کسی قدر عادت تھی اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔“

(جواب) الزامی رنگ میں بھی ایسا جواب نہیں دیا جاسکتا جس سے کسی معزز نبی یا ولی کی توہین ہوتی ہو خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”ایسا رنہ سخاوت اور جہالت ہے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہ نہ بات کے جواب میں سفیہ نہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بد زبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں (تبلیغ رسالت

جلد دوم ص ۱۰۲)

(۱۲) متعلق جرح نمبر ۲۶ تا ۲۲

کیا موسوی رحمت اللہ یا موسوی آل حسن اور مولوی جہی معصوم تھے؟ ان کے اقوال کسی مذہب کے لئے نبوت ہو سکتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا؟ اور نزول مسیح ص ۴ میں لکھا ہے کہ جو میر سے مخالف تھے ان کا نام جہاں سے سودی مشرک رکھا گیا ہے اور اگر مولوی رحمت اللہ یا مولوی آل حسن یا مولوی موسوی کسی نبی کی توہین کرے تو مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) مولوی رحمت اللہ مولوی آل حسن اور مولوی جہی معصوم نہیں تھے اور نہ ان کے اقوال نبوت ہوتے ہیں مرزا صاحب نے یقیناً دعویٰ نبوت کیا اور نزول مسیح ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔
”اگر خدا نخواستہ یہ لوگ بھی کسی نبی کی توہین کرتے تو یہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتے تھے۔“

(۱۳) متعلق جرح نمبر ۳۰ تا ۲۷

کیا مرزا صاحب نے دیباچہ برائین احمدی ص ۱۵ میں تحریر کیا ہے جس ہ مفہوم یہ ہے کہ جو شخص آل حضور و کثیف کے وہ بہ کار ہے اور پھر ازالہ اوہام ص ۷ ص ۴ ص ۵ ص ۶ میں تحریر کیا ہے کہ ”معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں ہوا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۹ ص ۷ ص ۸ میں لکھا ہے کہ ”آنحضور ﷺ کو حقیقت و جلال و فیہ و ک پوری معلوم نہ ہوئی تھی“ نیز اسی صفحہ ۳۴۶ میں لکھا ہے کہ ”لن مسعود ایک معمولی آدمی تھا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر لکھا ہے کہ ”چار سو نبی کی تشن کوئی غلط فہمی“ کیا یہ اندراجات نبی کریم اور دیگر انبیائے کرام کی توہین کے مشتمل ہیں؟

(جواب) ہاں دیباچہ برائین احمدی کے صفحہ ۱۵ میں یہ شعر ہے۔

حل تاباں را اگر کوئی کثیف زیر چہ کاہد قدر روشن جوہرے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں خود کئی ثبوت کہ ہستی فاجرے

اور ازالہ اوہام ص ۷ ص ۴ کے حاشیہ میں یہ عبارت موجود ہے ”سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۹ میں یہ عبارت موجود ہے ”اگر آل حضرت ﷺ پر لن مریم اور و جلال کی حقیقت کاملہ نہ چہ نہ موجود ہونے کسی نمونے کے موصو مشکشف نہ ہوئی ہو (الی قولہ) تو کچھ تعجب کی بات نہیں“ اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی“ یہ عبارتیں یقیناً توہین معنی یا توہین صریح میں داخل ہیں۔“

(۱۴) متعلق جرح نمبر ۳۰

کیا مرزا صاحب نے آئینہ کمال ص ۵۴ میں لکھا ہے کہ ”ہر مسلم مجھے قبول کرتا ہے مگر کھجریوں کی اولاد نہیں قبول کرتی“ انجام آختم ص ۲۶۸ میں لکھا ہے کہ ”منکر کتے اور کتے کے بچے ہیں“ اور کیا حقیقتہً الوحی ص

۱۶۳ میں لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(جواب) ہاں آئینہ کمالات اسلام کے ص ۴۳۵ میں یہ عبارت ہے ”فلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينفع من معارفها و يقبلنى و يصدق دعوتى الا ذرية البغايا الدين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون“ ترجمہ یہ کہ میں ہیں جن کو ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بفریوں کی لوار جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے وہ قبول نہیں کرتے۔

نیز اثبات کے ص ۹۰ میں ہے۔ من انكر الحق المبين فانه كلب و عقب الكلب سرب صراء۔
یعنی جو کھٹے ہوئے حق کا انکار کرے وہ کتا اور کتے کی لوار ہے۔ ”الح“ نیز اسی قصیدہ میں ص ۷۰ پر ہے۔

اذ ينسى حبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخرى يا ابن بغاء

یعنی اپنے ایک منکر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ تو نے مجھے ستایا ہے اپنی خباثت سے تو میں سچانہ ہوں گا اور تو ذات سے نہ مرالے کجی کے پنے یا لے حرام زلوے نیز حقیقۃ الوحی کے ص ۱۶۳ میں مرزا صاحب کا یہ قول موجود ہے ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(۱۵) متعلقہ جرح نمبر ۳۲، ۳۱

(سوال ۳۱ و ۳۲) غیر متعلق مقدمہ ہے۔

(۱۶) متعلقہ جرح نمبر ۳۳

یہ مرزا صاحب کے الہامات بھی ہیں جن کی تشریح مرزا صاحب نے خود کی اور بعد میں اس تشریح سے منحرف ہو گئے کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ طبع اول میں احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ ہونے کی بہت پیش گوئی کی اور الہام مفصل و مشرح درج کیا اور پھر اس تشریح کے پابند رہے کیا مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں صاف الفاظ لکھے ہیں کہ ”پہلے میرا نام مریم رکھا گیا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا۔“ اور ص ۷۶ پر یہ الہام درج ہے کہ ”یا مریم اسکن است وزوجك الجنة“ اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں داخل ہوں۔“ اور کشتی نوح طبع جدید ص ۹۵ میں لکھا ہے کہ ”وضع حمل روحانی ہوا۔“

کیا مرزا صاحب بعد میں ایسے الہامات پر قائم رہے اور کیا حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام درج ہے کہ ”انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون“ ”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتا ہے۔“ اور ص ۲۵۵ پر لکھا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے سرخی سے دستخط کر دیئے اور ہمیں بھی پڑیں۔“ اور کتاب الریہ وآئینہ کمالات میں مفصل لکھا ہے کہ میں خود خدا ہوں۔ ”کیا ایسے الہامات کے متعلق مرزا صاحب

کا اعتقاد پختہ ہے؟

(جواب) ہاں ایسے الہام ہیں ازالہ ابامص ۳۹۶ میں یہ الہام درج ہے۔

”خدا تعالیٰ نے قشطن گوئی کے طور پر اس ماجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ شیار پوری کی دختر کا انہام کار تہمدارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عدوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اسکو تہمداری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں بیہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھ دے گا اور اس کام کو نہ روکے گا اور کرنے کا کوئی ضعیف جو اس کو روک سکے۔“

پھر دوسرا الہام تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵ پر یہ ہے ویسئلونک احق ہو قل ای و ربی انه لحق وما انتم بمعجزین زوجنا کھا لا مبدل لکلماتہ۔ ترجمہ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے (محمدی تنگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔“

پھر جب محمدی تنگم کا نکاح دوسری جگہ ہو گیا تو مرزا صاحب کو دوسری طرح الہام ہونے لگے انجام آتھم ص ۲۱۶ میں ان کا یہ الہام ہے۔ فسکیفیکھم اللہ و یردھا الیک لا تبدل لکلمات اللہ ترجمہ میں اسطورہ و برائے تو ایں ہمہ را کفایت خواہم شد و آن زن را کہ زن احمد بیگ را و خراست باز سوائے تو خواہم آورد۔“

اسی طرح ایک اور الہام انجام آتھم ص ۲۲۳ میں درج ہے۔ بل الامر قائم علی حالہ ولا یرد احدہا حیالہ والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم ترجمہ میں اسطورہ۔ بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و بیج کس با حیلہ خود اور ارد نتواند کرد و ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است۔“

ان الماموں کے باوجود مرزا صاحب مر گئے اور محمدی تنگم اپنے شوہر کے پاس رہی یہ سارے الہام غلط اور جھوٹے نکلے۔

حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں یہ درج ہے کہ (خدا نے) ”پہلے میرا نام مریم رکھا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک بھی رہا“ اور ص ۶ پر یہ الہام بھی درج ہے ”یا مریم اسکن انت و زوجک الحہ“ اور پھر مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۴۹ میں وضع حمل روحانی کا ذکر کیا ہے اور ص ۷۴ پر یہ عبارت درج ہے ”مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں تلخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذرچہ اس الہام کے جو سب سے آخر ہر ابن احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا یا گیا پس اس طور سے میں لن مریم ٹھہرا۔“

حقیقۃ الوحی کے ص ۱۰۵ اور ۱۱۱ تثنائے ص ۸۶ پر یہ الہام درج ہے

”انما امرک اذا اردت شینا ان تقول له کن فیکون“ اور حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ پر درج ہے ”ورائہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاہل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اس طرح پر جھڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیتے اور میرے پاس وقت

نہایت رقت کا عالم تھا (اولی قولہ) سرفی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔
مرزا صاحب اپنی وحی اور الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتے تھے جیسا کہ قرآن پر۔ ان کا قول ہے ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

دوسری جگہ کہتے ہیں ”میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں“

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۶۳)

ایک اور جگہ لکھا ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین چہارم ص ۲۵)

ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہاموں کو یقینی اور قطعی سمجھتے تھے اور قرآن کی طرح ان پر ایمان رکھتے تھے۔

(۱۷) متعلق جرح نمبر ۳۵

یہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۰۰ پر لکھا ہے کہ آنحضور نے بھی دشمن گویوں کے سمجھنے میں غلطی کھائی ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ چار مونیوں نے دشمن گویاں کیں اور جموں نے ننگے اور ص ۸ میں تحریر ہے کہ مسیح کی دشمن گویاں اوروں سے بھی زیادہ غلط نکلیں۔

کیا مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ چیز موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی کیا مرزا صاحب نے یہ حوالہ نہیں دیا ہے؟
کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۷۷ میں یہ خواب درج کیا ہے کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں احراز کے ساتھ درج ہے۔ مکہ مدینہ قدیان کیا یہ حوالہ و خواب سچا ہے یا جھوٹا؟

کیا مرزا صاحب نے البشری وغیرہ میں یہ الہام درج کیا ہے کہ ہم مکہ میں مریم گے یا مدینہ میں۔ کیا یہ الہام سچا ہے؟

کیا مرزا صاحب نے برائین احمدیہ ص ۵۷۵ میں لکھا ہے کہ ”یحییٰ حالت زندگی آسمان سے نازل ہوں گے“ اور پھر ازالہ اوہام ص ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ ”یحییٰ علیہ السلام فوت ہو کر وطن گھٹیل میں دفن ہوئے“ اور ست چن ص ۲ میں لکھا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کی قبر ملک شام میں ہے ”اور کشتی نوح ص ۳۵ میں تحریر کیا ہے کہ ”ان کی قبر ملک کشمیر میں ہے“ ان میں سے کون سی بات سچی ہے؟

(جواب) ہاں ازالہ اوہام ص ۱۶۵ میں لکھا ہے ”بعض دشمن گویوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا

ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے“ (ازالہ اوہام ص: ۲۵۷)

اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں لوگوں سے زیادہ غلط نکلیں“ (ازالہ اوہام ص ۴) یہ تمام مرزا صاحب کا افتراء اور اتہام ہے جو نبیوں پر باندھا گیا ہے۔

مرزا صاحب نے مسیحی نوحؑ کے ص ۵ پر لکھا ہے ”قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا“ حالانکہ یہ قرآن پر بہتان ہے اور تراجموت ہے۔

مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ پر اپنا یہ کشف لکھا ہے کہ ”اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام احراز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان“ اور ظاہر ہے کہ یہ کشف جھوٹا ہے قرآن شریف میں حقیقہ قادیان کا نام نہیں کتاب البشری ص ۱۰۵ میں مرزا صاحب کا یہ الہام درج ہے ”ہم مکہ میں مریم کے یادینہ میں“ حالانکہ یہ الہام بالکل جھوٹ ثابت ہوا مرزا صاحب! ہور میں مرے اور قادیان میں دفن ہوئے۔

مرزا صاحب نے حقیقہ الوحی ص ۱۴۹ پر خود لکھا ہے۔

اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آئے کی خبر خدا اور رسول ﷺ نے دی تھی مگر چونکہ ایک سروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے“ پھر ازالہ اوہام ص ۱۹ میں ہے ”یہ تو ج ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہر گز ج نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا“

پھر تھہ گولڈویہ سائز نکالاں ص ۱۰۲ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

”یہ ثبوت بھی نہایت روشن دلیل سے مل گیا کہ آپ کی قبر سرینگر علاقہ کشمیر خان یار کے محلہ میں ہے“ اور ششی نوح ص ۱۵ میں ہے ”اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں اسکی قبر ہے“

ان مختلف تحریرات اور بیانات کا قاض ظاہر ہے اور پہلے اعتقاد کے سوا وہ تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق ہے پچھلے بیان غلط اور باطل ہیں۔

(۱۸) متعلقہ جرح نمبر ۳۶۳۸

سیانجی اور بزرگ اور ولی کا درجہ ایک ہے؟ مرزا صاحب پر یہ فتویٰ کفر جو علمائے اسلام نے دیئے ہیں وہ ضد کی بناء پر ہیں یا ان کے عقائد فاسدہ کی بناء پر؟ کیا فتوے مذکور جرح میں یا غلط؟ کیا مرزا صاحب نے مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کی اور اپنی جماعت الگ بنائی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب اور ان کی جماعت باقی مسلمانوں کے برخلاف اجراء نبوت اور وفات مسیح اور نبوت مرزا صاحب کے علی الاعلان قائل ہیں یا نہیں؟ اور کیا مرزا

صاحب پر فتویٰ کفرِ عامیٰ اسلام نے بالافتقار دیا ہے یہاں اختلاف؟

(جواب) نبی اور ولی کا درجہ ایک نہیں ہو سکتا نہ کوئی ولی کسی نبی سے افضل ہو سکتا ہے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے علماء نے ان کے عقائد و مسدہ کی وجہ سے دیئے ہیں اور وہ فتوے صحیح ہیں مرزا صاحب خود اپنے اقرار کے بموجب کاذب اور جھوٹے ٹھہرے کہ محمدی تنگم کا نکاح ان کے ساتھ نہیں ہوا اور وہ وفات پا گئے اقرار یہ ہے کہ ”وامی احعل هذا السامعيار الصدقي او كذبي“ (انجام آتھم ص ۲۲۳) یعنی اس خبر کو کہ محمدی تنگم ضرور میرے نکاح میں آئے یہ خدا کا طے کردہ فیصلہ ہے نقد یہ مہرم ہے کوئی اس کو بدل نہیں سکتا میں اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں“

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کی جماعت اس دعویٰ کی تصدیق کرتی ہے اور مرزا صاحب کو نبی اور رسول کہتی ہے تمام مسلمانوں سے عیسٰیہ رہتی اور ان کو کافر سمجھتی ہے اور علمائے اسلام نے بالافتقار مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو خارج از اسلام قرار دیا ہے میں ایک مطبوعہ فتویٰ جس میں بہت سے علماء کے دستخط منقول ہیں پیش کرتا ہوں۔

(۱۹) متعلق جرح نمبر ۳۹ تا ۴۰

کیا مرزا صاحب نے حقیقتہً الٰہی ص ۱۰۵ میں یہ الہام لکھا ہے کہ ”تیرا حکم چاہے ہو جاتا ہے“ اس الہام سے مرزا صاحب کا درجہ نبوت تشریفی وغیر تشریفی سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوتا ہے یہ نہیں کیا مرزا صاحب نے ان انبیاء سے جو نئی شریعت لائے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب بوگوں کے اعتراضات سے چپنے کے لئے قسم قسم کی تاویلات کی کرتے تھے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے نزولِ حق ص ۹۹ میں اپنی وحی کو قرآن کی طرح منزه لکھا ہے یا نہیں؟ اور ارجمین نمبر ۴ ص ۶۷ میں دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کہ میں صاحب شریعت ہوں اور حقیقتہً الٰہی ص ۳۱۱ میں لکھا ہے یا نہیں کہ اپنے الہامات پر اسی طرف ایمان لاتا ہوں جس طرح قرآن پر؟ کیا مرزا صاحب کے نزدیک اصول دین ویسی رہے جو اس وقت تک تمام مسلمانوں کے رہے؟

(جواب) حقیقتہً الٰہی ص ۱۰۵ پر یہ الہام درج ہے۔ انما امرک اذا اردت شیناً ان تقول له کن فیکون ترجمہ بین السطور۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے“ اس الہام سے تو مرزا صاحب کا درجہ نبوت کیا درجہ الوہیت کا اعلان ثابت ہوتا ہے مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام باجمہ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱۳ اور سوال ۱۹ کے جواب میں بیان ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کے اقوال کے حوالے دیئے جا چکے ہیں مرزا صاحب نے اعتراضات سے چپنے کے لئے ایسی دودرا زکار جاپولیس کی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے کام میں تافنس اور اختلاف ہے انہوں نے بیشک دعویٰ کیا کہ ان کی وحی اور الہام قرآن کی طرح یقینی ہے ان کا قول

انچہ من بشوم زوجی خدا
بچہ قرآن منزہش دانم
خدا پاک و انمش ز خطا
از خطا با ہمیں است ایمانم
(نزل السج ص ۹۹)

اور ان کا قول ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر“ (اربعین چہارم ص ۲۵) مرزا صاحب اس اصول کی رو سے جماعت مسلمین سے خارج ہو گئے۔

(۲۰) متعلق جرح نمبر ۵۳ تا ۵۴

نور الانوار قمر الاقدار وغیرہ کتب اصول دین دیکھ کر بتلا دیں کہ ائمہ اربعہ جن میں امام احمد بھی شامل ہیں اجماع امت کے قائل ہیں یا نہیں؟ کیا کتب اصول میں منکر اجماع کو کفر کا حکم دیا گیا ہے؟ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے یا نہیں؟

عقائد احمدیت ص ۲۳ دیکھ کر بتلا دیں کہ مرزا صاحب نے ائمہ اربعہ کی شان کو تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ (جواب) اجماع حجت شرعیہ ہے اس کے حجت ہونے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف نہیں ہے نامی شرح حسامی میں ہے فاتفق جمهور المسلمين على حجيته خلافا للنظام والشعبة وبعض الخوارج نامی ص ۲۲ یعنی اجماع کے حجت ہونے پر جمهور مسلمین کا اتفاق ہے البتہ نظام اور شیعہ اور محض خوارج کا اختلاف ہے اور منکر اجماع قطعی کے کافر ہونے میں بھی اختلاف نہیں ہے۔

(۲۱) متعلق جرح نمبر ۵۳ تا آخر

کیا ایک شخص کلمہ گوئی اور دعویٰ اسلام کے باوجود قرآن مجید اور احادیث صحیحہ متواترہ کے برخلاف اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا جو شخص اپنا اعتقاد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق رکھے کافر ہے۔ اور کیا فریق اول کے مرد کا فریق ثانی کی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور جماعت احمدیہ مرزا صاحب نجفی غیر احمدی مرد مسلمان سے احمدیہ عورت کا نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) جو شخص کلمہ گوئی کے باوجود نماز کی فرضیت کا انکار کر دے، زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر دے، روزے کی فرضیت کا انکار کر دے یا نبوت کا دعویٰ کر دے یا کسی نبی کی توہین کرے یعنی کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا دین میں سے ہونا یاقین ثابت ہو وہ یقیناً کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ دیکھو! خود مرزا صاحب نے اور ان کی جماعت نے تمام دنیا کے کلمہ گویوں کو اسلام سے اس بنا پر خارج کر دیا کہ وہ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں کلمہ گو ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض و واجبات کو مانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو رسولؐ نبی اور خاتم الانبیاء والمرسلین اعتقاد کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اور ان کی جماعت ان تمام مسلمانوں کو کافر مانتے ہیں۔

مرزا صاحب کا قول یہ ہے۔ ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا“

مسلمان نہیں ہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ ”کفر دو قسم پر ہے۔ اول ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کفر کہ مشاۃً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

اس کا مطلب صاف ہے کہ دوسری قسم کا کفر مرزا صاحب نے ان تمام مسلمانوں اور کلمہ گو یوں کے لئے ثابت کیا ہے جو اسلام پر اور آل حضرت ﷺ پر ایمان رکھنے کے باوجود مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) پر ایمان نہ لائیں۔

اسی عبارت سے آگے یہ بھی کہا ہے کہ ”اگر غور سے دیکھ جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب کا انکار یا تکذیب خدا اور رسول کے انکار و تکذیب کی طرح کفر ہے۔

اور مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرے مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“ (تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷)

اور ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے الہام کو قطعی اور یقینی اور قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھتے تھے۔ پس ان کے اس الہام کے بموجب ہر وہ مسلمان جو تمام ایمانیات پر ایمان رکھتا ہو حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ پر بھی ایمان رکھتا ہو ان کے نزدیک بلاشبہ قطعی جہنمی ہے پس مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک تمام غیر قادیانی مسلمان کافر اور جہنمی ہیں اور اسی بنا پر مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں باہم رشتہ نامائے شادی منکحت جائز نہیں ہے۔

”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زیر دست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرتا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے“ (برکات خلافت ص ۷۵ منقول از قادیانی مہرب)

بہر اثنیٰ مسلمانوں کا مختلفہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان کافر ہو جائے وہ مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر غیر قادیانی ہونے کی حالت میں نکاح ہوا تھا بعد میں قادیانی بن گیا تو فی الفور نکاح ٹوٹ جاتا ہے خوند کے ارتداد پر نکاح فسخ ہو جانا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ وارتداد احد ہما فسخ عامل (در مختار ص ۱۰۸)

پانچواں باب مفقود الخبر

شوہر تین سال سے لاپتہ ہو تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کا زوج بلا اطلاع اپنی منکوحہ کے کہیں چلا گیا اور دو تین برس سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا ہندہ نے دوسرے سے اپنا نکاح پر حالیہ تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب ۲۰۶) اگر ہندہ نے جب کہ اس کا شوہر دو تین برس سے مفقود ہے کسی اور سے نکاح کر لیا تو اس کا یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ احناف کے نزدیک تو نوے سال تک زوجہ مفقود کو انتہا کرنا چاہیے۔ اور یہ وقت ضرورت امام مالک کے قول پر جو فتویٰ ہے اس میں بھی چار برس تک خلوند مفقود ہے اور پھر عدت و فوات چار ماہ دس یوم پوری کرنے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۳) ۱۰ اور ایک روایت میں قضائے قاضی بھی شرط ہے۔ پس یہ نکاح کسی طرح بھی درست نہیں ہوا۔ (۱)

گمشدہ شوہر کی بیوی کو دوسری شادی کرنے
کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقودہ اگر مذہب امام مالک چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق کی ضرورت ہے یا نہیں اگر تفریق کی ضرورت ہے تو اس کی دلیل کیا ہے اور اگر تفریق کی ضرورت نہیں ہے تو عبارات ذیل کا کیا مطلب ہے؟ جن سے تفریق ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ولا یفرق بینہ و بین امرأته (ہدایہ) ۵۔ ولا یفرق بینہا و بنیہا ولو مضی اربع سنین (درمختار) ۱۰ قال مالک اذا مضی اربع

(۱) (قوله علی المذهب) و قبل یقصر بسعی سنة بقدیم الناء من حی ولادته واحتارہ فی الکفر وهو الاوفیٰ ہدایہ و علی الضوی دحیرہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراچی)

(۲) فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراچی)

(۳) ولا یفرق بینہ و بین امرأته وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینہ و بین امرأته و تعدد عدة الوفاة تم تروح من ثلث ائ (الہدایہ کتاب المفقود ۶۲۲/۲ ط شرکہ علمیہ ملتان) و کذا فی الحیة الناحرة للحملة العاخرة بحسب حکم زوجہ مفقودہ ص ۶۲ ص ۶۴ ط دار الاشاعت کراچی "زوجہ مفقودہ کی صورت میں اس کے بعد سے تین سو تیس ہفتہ نہیں گذرے جس میں قضائے قاضی ہے" کما هو موضح فی الرواۃ العشرین من الامام مالک

(۴) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ فلم یقل احد بحوارہ فلم یعقد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لعدة مطلب فی الکاح الفاسد والناطل ۵۱۶/۳ ط سعید کراچی)

(۵) (الہدایہ کتاب المفقود ۶۲۱/۲ ط مکتبہ شرکۃ علمیہ ملتان)

(۶) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراچی)

سنین بفرق القاضی بینہ و بین امرأته و تعدد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت لان عمرہا ھکذا قضی الخ (ھدایہ) ۱، لا یفرق بینہ و بین امرأته و حکم بموته ممضی تسعین سنة و علیہ الفتوی (عالمگیری) ۲، انہ انما یحکم بموته بقضاء لانہ امر محتمل فما لم یقم الیہ القضاء لا یکون حجة (درمختار) ۳، ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الی رای القاضی نص علی انہ انما یحکم بموته بقضاء (شامی) ۴،

اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں ہے اور مسلمانوں کی تراضی اور اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضا نہیں ملتا ہے۔ پھر تفریق کی کیا صورت ہے؟

نص علماء حدیثہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ کی عبارت وادخلنا الزمان من سلطان دی کفایۃ فالامور مؤکلة الی العلماء و یجب علی الامة الرجوع الیہم و یصرون ولادة فاذا عسر جمعہم علی واحد استقل کل قطر باتباع علمائہ فان کثرا فالمتع اعلمہم فان استوا افرع بینہم سے بہ عالم وقاضی تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ذی علم اس وقت اس ملک میں تفریق کر سکتا ہے۔ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے جو بھی یا مجسٹریٹ یا سسر اسٹنٹ جی آر یہ ذی علم عوام شہید ہوں اور مسلمان ہوں تو قاضی شرعی کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ یہ تو جروا؟

(جواب ۲۰۷) حنیفہ کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جب تک مفقود کی موت کا گمان غالب نہ ہو جائے اس کی زوجہ انتظار کرے اور اس مدت کی مقدار جس میں موت کا گمان غالب حاصل ہو موت اقران یا رائے قاضی یا نوے برس کے ساتھ علی اختلاف اقول مقدر ہے۔ لیکن متاخرین حنیفہ نے ضرورت شدیدہ کے وقت حضرت امام ہانک کے مذہب کے موافق فتویٰ دیدیا ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت امام ہانک کا قول اور مذہب کیا ہے؟ تو ظاہر کتب فقہیہ اور شرح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام مالک کے نزدیک چار

(۱) الھدایۃ کتاب المفقود ۲/۲۲۲ ط مکبہ شرکتہ علمیہ ملتان

(۲) الفتاویٰ الھدیۃ کتاب المفقود ۲/۳۰۰ ط مکبہ ماجدیہ کوئٹہ

(۳) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۴/۲۹۷ ط سعید کراچی

(۴) ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۴/۲۹۷ ط سعید کراچی

(۵) لا یفرق بیہ و بین امرأته و حکم بموته ممضی تسعین سنة و علیہ الفتوی ولی طاهر الروایۃ بقدر موت اقرانہ فاذا لم یبق احد من اقرانہ حیا حکم بموته و یعتبر موت اقرانہ فی اہل مدینہ کدالی الکافی والمختار انہ یفوض الی رای الامام کدالی الصین (الفتاویٰ الھدیۃ کتاب المفقود ۲/۳۰۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۶) کما فی الحیلة المأجورۃ: "زوج مفقود کسی صورت میں اس کے کالج سے خارج ہونے میں خود مختار نہیں بلکہ ہر حال میں تشاہد قاضی شرط ہے" کہ ہو مصرح فی الروایۃ العشرین من الامام مالک رحمۃ حکم روحہ مفقود ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعب کراچی، ولی الروایۃ العشرین قلب اربعہ امراء المفقود عند الاربع سبب فی قول مالک عبر امر سلطان فان مالک لا ینس مہ صرب لہا من ثمن الساعہ ربع سبب فلیل لمالک هل تعد بعد (حدادی ج ۱)

مال کے بعد زوجہ مفقود نکاح ہوئی کر سکتی ہے لیکن جواز نکاح کے لئے حکم موت زوج بول حاکم سے حاصل کرنا اور پھر مدت وفات پوری کرے شرط ہے۔ ہدایہ میں ہے - وقال مالک اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امراته وتعتد عدة الوفاة ثم تنزوج من شاءت لان عمره هكذا قضى في الذی استهواه الجن بالمدينة وكفى به اماما ولا نه منع حقها بالغيبه يفرق القاضي بينهما بعد مضى مدة اعتبار اياما او ايلة ۱۰ انھي - زرقانی شرح مؤطا مالک میں ہے - وضعف الاول بقول مالک لو اقامت عشرين سنة ثم رفعت يستأنف لها الاجل ۱۰ نیز اسی زرقانی میں ہے - قال مالک وان تروجت بعد انقضاء عدتها ودخل بها زوجها اولم يدخل بها فلا سبيل لنزوحها الاول اليها اذا حاء او ثبت انه حي لان الحاكم اباح للمرأة الزواج مع امكان حياته فلم يكشف الغيب اكثر مما كان يظن ۱۰ ۱۰ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے - اخراج سعيد بن منصور بسند صحيح عن ابن عمر و ابن عباس قال لا يستظر امرأة المفقود اربع سنين و ثبت ايضا عن عثمان و ابن مسعود في رواية و عن جمع من التابعين كالخعي و عطاء و الزهري و مكحول و الشعبي و اتفق اكثرهم على ان التاجيل من يوم ترفع امرها للحاكم و على انها تعتد عدة الوفاة بعد مضى الاربع سنين ۱۰ الخ ۱۰ ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقدار مدت میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن اکثر علماء اور امام مالک کے نزدیک بھی حکم حاکم شرط ہے جیسے کہ اس قول سے ثابت ہے -

لو اقامت عشرين سنة الح پس خفیہ کافوقی جواز جو امام مالک کے مذہب پر دیا گیا ہو وہ بھی بالقضاء ہوگا۔ ۵

باب ضرورة التمریز بعد التول کے مسمیٰ بنج یا منصف قائم مقام قاضی شرعی کے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو حیثیت کی طرف سے معاہدتہ مخصوصہ اہل اسلام مثل حلاق، نکاح، میراث وغیرہ میں احکام شرعیہ کے موافق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ۶

حدیثہ ندیہ کی جو عبارت سوال میں مذکور ہے وہ یہ تو دیہات پر محمول ہے کہ دیہات میں آن کل ضرورت نہ، قائم مقام قاضی کے سمجھے جاسکتے ہیں لیکن فصل خصومات میں چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے

۱) (بعد صفحہ گزشتہ) - الاربع سنين عدة الوفاة اربعة اشهر و عشران غيران يا عمرها السلطان بذلك قال نعم مالها و ما بسطان في اربعة اشهر و عشر التي هي عدة (مجموعۃ لقاوی المالکیۃ الملحقۃ بالحلیۃ الناحرۃ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

- (۱) الہدایۃ کتاب المفقود ۲-۶۲۲ ط شریکۃ علمیہ ملتان
- (۲) شرح الزرقانی علی مؤطا الامام مالک کتاب الطلاق بحث عدة التي تعتقد زوجها ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت
- (۳) شرح الزرقانی علی مؤطا الامام مالک کتاب الطلاق بحث عدة التي تعتقد زوجها ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت
- (۴) فتح الباری بشرح صحیح الامام البخاری کتاب الطلاق باب حکم المفقود فی اہله و مالہ ۳۸۰/۹ ط مصر
- (۵) الحلیۃ الناحرۃ للحلیۃ المعاصرۃ بحث حکم روحہ مفقود حواب سوال سوم ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
- (۶) الحلیۃ الناحرۃ للحلیۃ المعاصرۃ بحث حکم روحہ مفقود حواب سوال پنجم ص ۶۴ مقدمہ ۱۰ بیان قضاے قاضی ۱۰ بند ۱۰ ۱۰ مجرمات فیہ ۱۰ ص ۳۳ بند ۱۰ ۱۰ شریعت کریمہ -

ماء کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے اس لئے خصوصیات میں ان کا کوئی فیصلہ معتبر نہیں۔ یا اس عبارت کا مفہوم یہ ہوگا کہ جہاں مسلمان حکام نہ ہوں وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے ماء کو اپنے فضل خصوصیات کے لئے والی بنالیں، اور اگر مسلمان ایسا کریں تو یہ تک ان ماء کا فیصلہ معتبر ہوگا لیکن جب تک مسلمان ایسا نہ کریں اس وقت تک ماء قائم مدت مدوا کا حکم نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

(۱) جس کا شوہر عرصہ چھ سال تک بیوی کو نان و نفقہ نہ دے

اور اس کی خبر گیری بھی نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(۲) گمشدہ شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے گی؟

(سوال) (۱) ایک مرد اپنی منکوحہ بیوی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا اور چھ سال تک اس کے نان و نفقہ وغیرہ نہ

خبر نہیں لیتا یہی عورت نے کوشش کی کہ خود اس کو اپنے کھر لے جائے لیکن نہ کھر لے جاتا ہے نہ طلاق

دیتا ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر اپنا بیویاں اب منکوحہ مذکورہ اپنا نکاح ثانی کتنی مدت میں کر سکتی

ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ میں اللہ عز و جل (شائع مبین سنہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(جواب ۲۰۸) (۱) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور گزرنے نہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی

مدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکتی نہاء پر فتح نکاح کا حکم حاصل کرے اور پھر بعد مدت دوسرا نکاح کرے۔

خاوند خواہ اسی شہر میں ہو یا باہر ہو۔ (۲)

(۲) مفقود ہونے کی بنا پر اگر تفریق مطلوب ہے تو مفقود ہونے کے وقت سے چار سال گزرنے کے بعد

فتح نکاح کا حکم دیا جاسکتا ہے کیونکہ امام مالک کے نزدیک مدت انتظار مفقود چار سال ہے اور حنیفہ نے

۱، م ملاد علیہا ولاہ کذا فیحور للمسلم اقامة الجمع والا عباد و بصر القاصی فاصبا مراضی المسلمین وحب

علیہ ان یتصور اولاً مستماہم (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء ۳۶۹/۵ ط سعید، وقال ایضا و فی الفتح وادالہ

بکی سلطان ولا من یحور القلید مہ کما ہو فی بعض بلاد المسلمین علی علیہم الکفار کفر طہ الان بحب علی

المسلمین ان یفقروا علی واحد علیہم یحرمونہ والیا فیولی قاصیا و بکون ہو الذی یقضی بیہم و کذا یصور اماما یصلی

بہم الجمعة (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء مطلب فی حکم تولیة القضاء فی ملاد نعل علیہ الکفار ۳۶۹/۵ ط

سعید کرانی) ۲، قال فی عز الادکار ثم اعلم ان مناصبہ استحسنوا ان یصب القاصی الحنفی دانا من مذہبہ التفریق سہمہ اذا کان

الروح حاصرا وانی عن الطلاق لان دفع لِحاجة الدائمة لا یفسر دلا سنداً وقال بعد صفحہ و علیہ یحمل ما فی فتاوی

فتاوی الہدایہ، حیث سأل عن عاب روحہا و لم یرک لها مقلد فاجاب اذا اقامت بیۃ علی ذلك و طلقت فصح الکاح من

فمن یراہ فصح بعد و هو قص، علی العاد و فی مد القضاء علی العاد و روا ان عدداً فعلى القول بعدہ بسوغ للمنفی

ن یروحہا مع الفتر بعد العده (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب البعۃ مطلب فی فسخ الکاح بالبحر عن المقلد و

بالعبۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کرانی)

مدت سے ہارے میں امام مالک کے مذہب کو اختیار کر کے فتویٰ دیا ہے۔ محمد کا خلیفہ امام کاہن امداد

جوانِ اعمر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے لاپتہ ہے کیا کرے؟

(سوال) اگر کسی جوان عورت کا شوہر باپ سے چلا جاوے اور اس کی چھ خبر نہ ملے۔ آیہ ۱۰۵ بت یزیدہ و عورت مثنی مدت تک اس شوہر کے نام سے تعلق رہے۔ اس شوہر کی پہنچ اور ابھی موجود ہو اور عورت نے حزنہ بھی کھالت نہ کریں تو وہ عورت عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۸ کفایت حسین محمد صدیق۔ رستم انیسٹ ۶ صفر ۱۳۵۳ھ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۰۹) مفتوی کی بیوی امام مالک کے مذہب کے موافق چار سال کے بعد تخریق کا عملی عمل برحق ہے، اور اگر اس سے پہلے وہ تان عقد سے نکلتے ہو اور کوئی صورت گزارش دے تو نہ ہوتے تو امام مالک کے مذہب کے موافق عدم تیسرے عقد کی بنا پر حکم طلاق برحق ہے۔ حنفیہ بوقت ضرورت شدیدہ امام مالک یا امام احمد کے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ محمد کا خلیفہ امام کاہن امداد۔ زلی

(۱) گمشدہ شوہر کی بیوی کو کتنے دن کی مہلت دی جائے گی اور اس کی ابتدا کب ہوگی؟

(۲) پہلے شوہر کے آنے کے بعد وہی اسی کوٹ لٹی یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقودہ اخیر مثنی مدت گزارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے اور وہ مدت روز عقد ان سے شمار ہوگی یا مرنے والے عقد مثنی کے وقت سے؟ صورت مسؤلہ میں تان ثانی ہو جائے۔ جد اگر شوہر مفقودہ اخیر کا نہیں

۱، قولہ خلاف لمالك، فان عدہ بعد روحہ المفقود عدہ الوقۃ بعد مضي اربع سنين، وھمش رد المحتار مع الدر المختار: كذب المفقود، مضطرب في الآراء، مذهب مالك في روحہ المفقود ۴-۲۹۵، وقال في الھدایۃ ولا يعرف سہ و س امرأۃ و قال مالك ان مضي اربع سنين غرق لدعي سہ و س امرأۃ و بعد عدۃ الوقۃ ثم تروح من شاء بان غير حكما قضی فی ہدی اسبقوہ الحی باندسہ و كمي بہ اما الھدایۃ كذب المفقود ۲-۶۲۲ ط شركة عبسہ ملتان)

۲، قولہ خلاف لمالك، فان عدہ بعد روحہ المفقود عدہ الوقۃ بعد مضي اربع سنين، وقد قال في لبرۃ الشوق في زمان علی قول مالك و قال الرضوی كان بعض اصحابنا يشون بہ للضرورة، وھمش رد المحتار مع الدر المختار: كذب المفقود ۴-۲۹۶ ط معبد كراتشي)

۳، قال في عرر الاذکار: ثم اعلم ان مشيخنا استحسوا ان يثبت الدعي الحق ناسا من مذهبنا بقرب سہمۃ ان كان الروح حاضرا و اما عن الطلاق و غلبہ بحمل ما في قاری قاری ابيدہ حبیب سہ عن عبد روحہ و ثم سرت لہ عقبہ و احباب ادا اذنت سہ عنی ذلك و حسب فسخ النكاح من قاضي يراه ففسخ بعد و هو قض، عنی الداع و فی بناء القضاء عنی الغالب و اما عن عدات یعنی شوق بحدہ بسوچ الحق ان بروحہ مع العیز بعد العدۃ فقوہ من قاض يراه لا یصح ان يراه نہ ان یبھی فشیخا عن الحق بل يرد نہ الحلی فیجہ و ھمش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق باب البقرة ۳-۵۹۱ ۵۹۰ ط معبد

۴، وہی حاشیہ لمالك و ذکر عقبہ بوندی فی سبب القضاء نہ ذلہ بوحہ فی مذهب لایمام قول فی مسابہ برجع الی مذهب مالك لانه عرب المذهب اسہ، وھمش رد المحتار: كتاب الطلاق باب الرجعة مضطرب مال اصحابنا الی بعض القوال مالك ضرورة ۳-۴۹۱ ط معبد كراتشي)

جو نو سال سے گمشدہ ہے اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح حالت باغی میں کر دیا تھا اور اب اس کے شوہر کو گئے ہوئے ۹ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ پتہ نہیں چلتا۔ بہت و شش اور جستجو کی باپ غریب ہے لڑکی جوان ہو گئی ہے اسکا نکاح ثانی کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۳۰ محمد عمر چڑای (میرٹھ) یکم محرم ۱۳۵۵ھ ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء (جواب ۲۱۱) اس صورت میں متاخرین حنفیہ کے فتوے کے بموجب عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے شوہر کے مفقود ہونے یا تان نفقہ وصول نہ ہو سکنے کی بنا پر اپنا نکاح فسخ کر لے۔ فسخ نکاح کا حکم حاصل ہونے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی گی، اور اگر وہی غلطی کی نوبت نہ آئی تھی تو عدت بھی لازم نہ ہوگی، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ!

جس عورت کا شوہر پانچ سال سے لاپتہ ہو وہ امام مالک کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال) مسماۃ ہندہ کا خونہ بنت دیوانی عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے جس کا کچھ پتہ نہیں اور حالات مضرہ کی بناء پر آئندہ بھی اس کی خبر ملنے کی توقع نہیں اور ہندہ کے واسطے تان نفقہ وغیرہ مشکلات کا سامنا ہے لہذا ہندہ اپنا نکاح امام احمد کے قول پر عمل کر کے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نکاح فسخ کرانے کے واسطے قاضی کی ضرورت ہے تو کیا کرے۔ شرعی قاضی تو بت نہیں یا جماعت مسلمین سے فسخ کر سکتی ہے؟ چوتھا تو جروا

المستفتی نمبر ۹۳۶ شہابی (افریقہ) ۲۷ صفر ۱۳۵۵ھ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) مسماۃ ہندہ جو مفقود النثر ہونے زوج کے موافق قول حضرت امام مالک کے نکاح فسخ کر سکتی ہے کیونکہ فقہائے متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالک کے فتویٰ دیدیا ہے، کہ بعد انتظار چار سال کے مفقود النثر کی زوجہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کر دینے کا حکم و فیصلہ حاصل کر لے اس کے بعد وفات کی عدت پوری گزار کر نکاح ثانی کر سکتی گی۔ غیر مسلم حکومت کی عدالت کے حاکم کا بھی یہ فیصلہ کافی ہوگا بشرطیکہ حاکم مسلمان ہو۔ فقط حبیب الرحمن عفی اللہ عنہ، نائب مفتی۔

۱۔ الحیلۃ الباحرۃ للحیلۃ العارضة بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۲۔ (حلافاً ثالثاً) فان عدتہ بعد روحہ المفقود عدة الوفاة بعد مصی أربع سنين وقد قل فی البراہین القوی فی ردنا علی قول ثالث وقول الراشدی کذا بعض اصحابنا یفتون به للضرورة واما رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراتشی

۳۔ وقال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا بكمحتة الموعات ثم ظنقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها (الاحزاب ۴۹)

(۴۔) بکے قول عائشہ خیر

۵۔ کذا فی الحیلۃ الباحرۃ للحیلۃ العارضة بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۶۔ بکے الحیلۃ الباحرۃ بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵ و مقدمہ رد المحتار بکے قاضی و ہندہ بنت دیکر ممالک اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(جواب ۲۱۲) (از حضرت مفتی اعظم) ہاں امام مالک کے مسلک کے موافق جماعت مسلمین جس کے افراد مسئلہ شرعیہ سے واقف اور متدین ہوں ایسے معاملے میں فتح نکاح کا حکم کر سکتی ہے، اور با قانونی نفاذ تو اس کی کوئی کسبیل کر لینی قانون و اس اصحاب کا کام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس عورت کا شوہر سات سال سے گم ہے تو وہ نان و نفقہ نہ پانے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ فیدلہ کا شوہر تقریباً سات سال ہوئے فرار ہو گیا ہے آج تک اپنی بی بی نہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے متعدد جگہ تلاش کیا مگر پتہ نہیں چلا مسماۃ مذکور کے لئے اندیشہ ہے کہ چال چلن خراب نہ ہو جائے مسماۃ مذکور کی عمر ۲۰ سال ہے سائل تشدد سے ہے صورت مذکور عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۰۱ اشقی ولدہ گلاب (آئروہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۳) اس صورت میں مسماۃ کو بی بی نہ ملنے اور عصمت خراب ہونے کے خوف کے یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے، اور پھر عدت گزار کے دوسرا نکاح کر لے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جس کا شوہر پانچ سال سے گم ہو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح کیا اور اس کا شوہر کچھ مدت اس کے پاس رہا اور پھر کہیں چلا گیا اور کسی نے ذکر نہ کیا جس کو عرصہ پورا پانچ برس کا گزر گیا خواتین نے نہ خط لکھا اور نہ کہیں اس کا پتہ ہے بہت تلاش بھی کیا مگر کچھ پتہ و نشان نہیں معلوم ہوا دختر مذکور جوان ہے اب اس کے واسطے علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس کا نکاح دوسرے سے کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۵ قاضی عبدالحق صاحب (میسور) ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

۱) صرح بذلك العلامة الصالح النوبسي ممي المالكية في المسجد النبوي الشريف بالمدينة المنورة في فتاواه الذي عيه الجمهور وبه العمل وهو المشهور ان ذلك التزويج ووسامه وما يتعلق به للمحاكم فان عدم حيا او اعتناء الجماعة المسلمين الثلاثة فما فوقه تقوم مقدمه ولا يكتفي الواحد في مثل هذا مجموعة الفتاوى المالكية المدخلة بالحجة الحرة الرواية السابعة عشر ص ۱۲۸ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

۲) وقال في عرر الاذكار ثم اعدم ان مشابهما استحسنوا ان يصيب القاضي الحنفى ثانيا من مذهب التزويج بينهما اذا كان الروح حاضرا او اى عن الطلاق ثم قل بعد صفحه و عليه بحمل ممي فتوى قارى الهداية حيث سأل عن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب اذا امت بنية عن ذلك وطبت فسخ النكاح من قص براد فسخ بعد وهو قضاء عني العيب وفي تعدد القضاء على العالين وروايت عبدنا فعلى القول بعباده يسوع لمحمى لدر بابا من الغير بعد العدة (دمش و دلسبحار) كتاب الطلاق باب الفقه ۳ ۵۹۱ ۵۹۰ مضى في ۱ - نكاح بالبحر عن الفقه والعبادة طبعه كراتشي) وكذا في الحيلة الناجزة بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۳

(جواب ۶۱۴) کسی مسلمان نہ سمجھتے اس عورت کا نکاح فسخ کر لیا جائے، اس کے بعد یہ عورت عدت پوری کرے اس کے بعد دوسرا نکاح ہو سکے گا۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ ولی

جوان العمر عورت جس کا شوہر دس سال سے لاپتہ ہے اس کی خبر گیری نہ کرے اور نان و نفقہ کا بندوبست نہیں تو کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت کا شوہر دس سال تین ماہ سے مفقود واپس ہے اس کی کچھ خبر نہیں ہے اس عورت میں اس نے نہ کبھی خط لکھا ہے اور نہ ہی فریق بچھا ہے خدا جانتا ہے کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے کسرت روائی کے وقت کہہ کیا تھا کہ میں کھلتے جا رہا ہوں۔ اس دن سے آج تک اس کی کچھ خبر نہیں ہے بہتری تلاش کی اور نکلتے سے آئے جانے والوں سے پوچھا۔ عورت خفیہ مذہب ہے عورت مذکورہ دوسرا عقد کرنا چاہتی ہے چونکہ جوان عمر ہے۔ عورت کا ذریعہ معاش کچھ نہیں ہے اور نہ کوئی امداد کرنے والا ہے اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۹ (۱۱ ہجری) ۲۱ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۱۵) یہ عورت کسی مسلمان نہ سمجھتے اس عورت سے اپنا نکاح برائے عدم وصول نفقہ و خطہ سمجھتے فسخ کر سکتی ہے اور فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے محمد کنیت اللہ کان اللہ ولی

گمشدہ شوہر کی بیوی کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ اور خفیہ کا اس پر عمل

(سوال) ایک شخص عرصہ تین سال سے مفقود واپس ہے اس کی زوجہ نو عمر ہے جذبات انسانی و خواہشات نفسانی کے باعث انتظار و صبر کی تحمل نہیں ہو سکتی موجب مذہب اہل سنت و انجما سے نکاح غائی کی مجاز ہے؟ یہ نہیں المستفتی نمبر ۱۹۸۰ شریف امد صاحب نئی چٹاؤٹی دہلی ۲۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

(۱) اس مسئلہ کو دو مفقود کی صورت میں اس کے ان سے خبر نہ ملنے سے نو عقد نہیں بعد میں حال میں قضاء کا نسخہ طے کیا ہو مصرح فی الروایۃ العشرین من الامداد مالک (۱) جلد ۱۸۰۰ بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال سوم ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) اس مسئلہ کی عدت میں مقدمہ عورت سے نکاح زوجہ نہیں کیا فی الشامیہ اما نکاح مکتوحۃ العبر و معتدہ فلم یقل احد حوازیہ فیہ معقد اصلاً (۱) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی الکاح القاسد والاطل ۵۱۶ ط سعید کرائی ہوئی الہندیہ لا یجوز للرجل ان یتزوج و زوجہ غیرہ و کذا المعتدۃ کما فی السراج الوہاج فی صوی الہندیہ کتاب الکاح باب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي یعتل من العبر ۲۸/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ

(۳) وعلیہ یحمل ما فی فتاویٰ قازی الہدایۃ بحث سال عن عات زوجہا ولم یتربک لها بقعة فاحاب اذا اقامت بیۃ علی ذلك و طلب فسخ الکاح من فاص برہ فصیح بعد وهو قضاء علی العات و فی نداد القضاء علی العات و وہاں عدا فعلی القول بقضاء یسوع للحمی الی یزوجہا من العبر بعد العدة (۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی فسخ الکاح بالعجز عن الطقة و بالعبۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کرائی ہوئی

(جواب ۲۱۶) خلیفہ نے امامان سے یہ باب کے موافق چار سال انتظار کرنے کے بعد اس امر کی ہدایت دیدی ہے کہ عورت کسی مسلمان خا منی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے اور پھر عدالت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ محمد کفایت اللہ کا نام نہ لے لیں

مفت و اشہر کی بیوی موجود زمانہ میں کتنے دنوں کے بعد نکاح کرے گی؟

(سوال ۱) کسی عورت کا شوہر تم ہو یا نہ ہو اس کا کوئی پتہ نہ چلے تو وہ عورت تقبی مدت کے بعد ۱۰۰۰ فائدہ برستی ہے۔ المستطی نمبر ۲۱۰۰ عبد المجید خاں صاحب (روہت) ۷ شوال ۱۳۵۶ھ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

(جواب ۲۱۷) چار سال انتظار کر کے کسی مسلمان حاکم سے اپنا نکاح فسخ کرانے اور پھر عدالت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ محمد کفایت اللہ کا نام نہ لے لیں

شوہر کے تقریباً پانچ سال کشدن کے بعد بیوی نے دوسری شادی غیر قضائے قاضی کے کر لی تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱) ایک عورت کا نام نہ اپنے سرال کے رشتہ داروں سے کسی بات پر ترازہ ہونے سے لڑ بھڑ کر اور ناراضگی خبر کر کے کسی دور دراز جگہ چلا گیا اور ۸ مہ تک اس عورت کے والدین نے یہ چند اس و تلاش کیا مین میں سراغ نہ ملا اس کے بعد چار سال چار ماہ دس دن کی مدت سے زائد عرصہ قریباً پانچ سال گزار جانے پر عورت مذکور کا نکاح غائی کسی دیگر شخص سے کر دیا گیا جس کو اب تقریباً تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور عورت کا نام نہ ازلہ تا بنوز مفت و اشہر ہے کیا اس عورت کا نکاح غائی درست ہے اور عقد پڑھانے والے پر کوئی ذمہ رہی تو فائدہ نہیں ہوئی اگر ہوئی ہے تو اس کے لئے اب کیا حکم ہے جب کہ وہ ایک قریہ کی مسجد کا امام ہے۔

المستطی نمبر ۲۱۷۳ جناب مفتی حفیظہ احمد صاحب (حصار) کے ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۲۱۸) جب کہ فائدہ آخر سال سے مفت و اشہر ہے تو اس کی زوجہ کو یہ حق ہے کہ کسی مسلمان خا منی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے اور پھر عدالت گزار کر دوسرا نکاح کر لے۔ پہلا نکاح فسخ کرانے سے پہلے

۱. (قولہ خلافاً لمثلث) فان عدہ بعد روحہ المفقود عدۃ لوفۃ بعد مصی أربع سنین وقد قال فی البرایۃ النوی فی رد المحتار عن قول مالک وقال الزہدی کان بعض اصحابنا یقولون بہ لمصرورة (۱) ہمش و رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود مطلب فی الاقواء بسندہ مات فی روحۃ المفقود ۴ ۲۹۵ ط سعد کرانی

۲. ولا یفرق بیہ و بین امرائہ وقال مالک اذا مصی أربع سنین یفرق القاضی بیہ و بین امرائہ و تعدد عدۃ الوفاۃ ثم تروح من ساءت لان عمرہ ھکذا فی فی الذی استہواہ الحن بالمدیہ و کفی بہ اماما (الہدایۃ کتاب المفقود ۲ ۶۲۲ ط سرکۃ علیہ ملتان) ۳۱. ولا یفرق سہ و بین امرائہ وقال مالک اذا مصی أربع سنین یفرق القاضی بیہ و بین امرائہ و بعد عدۃ الوفاۃ ثم تروح من شاء ساء لان عمرہ ھکذا فی فی الذی استہواہ الحن بالمدیہ و کفی بہ اماما (الہدایۃ کتاب المفقود ۲ ۶۲۲ ط سرکۃ علیہ ملتان)

جو نکاح کر دیا گیا وہ جائز نہیں ہوا، نکاح پر جانے والے نے اگر یہ جانتے ہوئے کہ عورت منکوحہ ہے اور اگر نکاح منع نہیں کر لیا گیا نکاح پر نہایا تو وہ گناہ گار ہوا اس کو تو بہ کرنی لازم ہے تو بہ کے بعد وہ لامت پر قائم رہ جائے تو جائز ہے۔ (۶)

مسلمان حاکم میسر نہ ہو تو جماعت مسلمین جس میں علماء و علماء شریک ہوں فتح کی کارروائی کر سکتے ہیں ان کی کارروائی شرعی جواز کے لئے کافی ہوگی، قانونی مواخذہ قائم رہے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

گمشدہ شوہر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی نہ ہو تو جماعت مسلمین یہ کام کر سکتی ہے

(سوال) میری لڑکی جوان ہے اور شوہر اسکا پانچ سال سے مفقود ہے بہت تلاش کیا گیا مگر یہ نہیں چلاؤنی ذریعہ اس کے گزراہ کا نہیں اور ہندوستان میں قاضی شرعی بھی موجود نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت مسلمین کے سامنے یہ قضیہ پیش کر کے مذہب مانگی پر فتویٰ لیا جائے جس میں چار رسوں کے بعد حکم موت مفقودہ کا کر دیا ہے۔ میں غریب آدمی ہوں کسی اسلامی ریاست تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے کوئی آسان تدبیر لڑکی کی رہائی کی اور شاد فرمانی جائے اور جماعت مسلمین کے فیصلے کے لئے کیا شرائط ہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۹ شیخ سلیم الدین صاحب میرٹھ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۱۹) جماعت مسلمین بھی یہ کام کر سکتی ہے جب کہ شرعی قاضی نہ ہو اور کوئی دوسری صورت ممکن نہ ہو، موجودہ حالت میں مسلمان حج بھی شرعی قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور مذہب عبد اللہ کا شریعت بل جو پاس ہو رائیت بن چکا ہے اس کے ماتحت مقدمہ چل سکتا ہے اور رہائی ہو سکتی ہے جماعت مسلمین کی کارروائی قانوناً قابل اعتبار نہ ہوگی اور جب اس کے ہاتھ میں قوت تنزیہ یہ نہیں تو وہ غیر مفید ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

(۱) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتنہ فلم یقل احد بحوار فلم یعتقد اصلا ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة مظلل فی الکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ط معبد کراتشی) وکذا فی الہدایۃ لا یحوز للرجل ان یرجع ورجع عمرہ وکذا المعدۃ کذا فی السراج: الوہاح (الفاوی الہدایۃ: کتاب الکاح: الباب الثالث فی بیان المعمرات بنفسہ السادس المعمرات التي تتعلق بها حق العیر ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) حدیث شریف میں ہے: عن ابی عبد بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ الثالث من الدب کمن لا دب له (ردہ ماجہ فی سنہ باب ذکر النوبۃ ص ۳۲۳ ط میر محمد کراتشی)

(۳) الحیلۃ الباحرۃ: بحث حکمہ ورجعہ مفقود: حواصی سوال پنجم ص ۶۵ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۴) الحیلۃ الباحرۃ للحیلۃ العاقرۃ: بحث مقدمہ در بیان حکم قضاے قاضی در ہندوستان: دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳۳ شہرہ الاشاعت کراچی

(۵) الحیلۃ الباحرۃ للحیلۃ العاقرۃ: بحث مقدمہ در بیان حکم قضاے قاضی در ہندوستان: دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳۳ شہرہ الاشاعت کراچی

جس عورت کا شوہر وفات پا چکا ہے وہ عدت وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے
(سوال) بندہ کا شوہر بکرتھ جو حصہ پانچ سال سے مفقود الخیر ہے زائد حصہ تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ
بیک سرۃ^۱ ایسا اب بندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے جب کہ زید کا ناجائز تعلق بندہ کے ساتھ بکرتھ زندگی
میں بھی تھا۔ فقط المستفتی نمبر ۲۳۶۵ قاضی منظور احمد صاحب (ہردوئی) ۱۱ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ
۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۲۰) جب کہ بندہ کا شوہر بکرتھ بیک ہو چکا ہے تو بندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے اگرچہ اس کا
زید سے ناجائز تعلق تھا۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ لہ دلی

دس سال بعد جماعت مسلمین نے گمشدہ کی بیوی کی دوسری
شادی کر دی بعد میں پہلا شوہر آگیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسأۃ کا شوہر جو اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ دس برس سے مفقود الخیر تھا اس مسأۃ نے اپنے
کادوں کے پٹوں کی اجازت اور مشورے سے زید کے ساتھ عقد پر حالیا عقد کے چند روز بعد اس کا اصلی شوہر
جو مفقود الخیر تھا آگیا تو اب وہ عورت کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور اصلی شوہر کے آجانے سے دوسرے شوہر
کا عقد باقی رہا نوٹ گیا؟ المستفتی نمبر ۲۳۷۳ شہادت صاحب برہانپور (سی پی) ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ
۳ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۲۱) اگر عورت نے اپنے شوہر کا مفقود الخیر ہونا جماعت مسلمین پر واضح کر دیا تھا اور جماعت
نے تحقیق کر کے عدم نفقہ یا خوف زانی وجہ سے عورت کا پہلا نکاح فتح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت
دیدی تھی تو اب شوہر اول عورت کو واپس نہیں لے سکتا نکاح ثانی قائم ہے اور قائم رہے گا بشرطیکہ عورت
نے عدت گزار کر باقاعدہ دوسرا نکاح کیا ہو۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ لہ دلی

(جواب دیگر ۲۲۲) مفقود کی زوجہ کے لئے ۹۰ سال انتظار کرنے کے بارے میں فقہائے متاخرین
نے سخت دشواری محسوس کی اس لئے انہوں نے اس قول پر فتویٰ دینا ترک کر دیا اور چار سال انتظار کرنے کے
بعد نکاح فتح مردینے کا حکم دے دیا اور آج کل اسی پر عمل ہے۔ حاکم سے نکاح فتح کرایا جائے اور عورت عدت

(۱) وضح الموطوءة بملک او الموطوءة برمی ای حار نکاح من رآها نری وله وظن ها بلا استمرار واما قوله تعالى
"والرأية لا یکنها الاذان" فمسوحة بأية فانکحو اما طاب لکم من النساء" (الدر المختار) مع هامش رد المختار کتاب
النکاح الفصل فی المحرمات ۵۰/۳ ط سعید گرائشی

(۲) فان عاد روحها بعد مضي المدة فهو احق بها وان تروحت فلا سبل له عليها (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب المفقود
۳۰۰ ط محدثہ کوئٹہ) بشرط مفتی اعظم کے ایسے ہی ایک جواب کی پوری تفصیل جواب نمبر ۲۱۰ کے حاشیہ نمبر ۳ میں ملاحظہ
ہو جائے گی۔

(۳) (قرہ حلاق لمالک) فان عده تعدد روحه المفقود عدة الزفاة بعد مضي اربع سنن - وقد قال فی البرایۃ الفتویٰ فی
رمایا عنی قول مالک وقال الزاهدی کان بعض اصحابنا یقولون بہ للضرورة (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب
المفقود مطلب فی الافتاء بذهب مالک فی روحۃ المفقود ۲۹۵، ۴ ط سعید گرائشی

۱۰۔ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت الخدکات الخدایہ ذیل

نابالغ کی بیوی کو زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو، تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نالغ یک ٹرک سے جس میں مہینہ نو سو روپے کے کر دیا گیا۔ چونکہ قتلہ کا سخت طور ہے کیا کوئی صورت ترمیم ہو سکتی ہے؟ المستفتی: ۲۶۹۲

مولوی نصیر بخش بیہاولپور موری ۲۳ عفر ۱۳۶۰ھ ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۲۳) اگر لڑکی کے چہرے سے معصیت ہوئے تو قوی خطہ ہو تو کوئی مسلمان اس کا سامنا نہیں کر سکتا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہوری

نواز شریف کے حضرات خادمہ مولانا محمد صاحب شجاعی نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے۔ یہ
آزم حوالہ تحریر فرمائیں۔

(جواب) خاص اس صورت میں کہ لڑکا تاباغ ہو اور لڑکی بالغ ہو جائے اور اس کے زمانہ میں جنتہ ہو جائے کہ قوی خط ہو جو مخصوص جڑنی نظر سے نہیں ٹوڑی مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ لڑکا، لڑکی یا خطہ اور جس شہوت کا ضرر نہ رہد مگر فقہ سے قوی ہے اور مفقود میں لہذا رجہ عدم اطلاق و تفسیر و تحقیق اشہوۃ و دونوں کو عذر قرار دیا گیا اور فقہ و تحقیق اشہوۃ کو قوی قرار دیکر اس کے لئے چاروں کی مدت اتنی نہ دہری نہیں سمجھی بلکہ فوراً نیکان اجازت دے دیے اور صورت مسئولہ میں فقہ و تحقیق اشہوۃ میں اس وجہ بالقی و عدم صلاحیت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ فقہاء میں اس خاص صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زہدہ و اشہوۃ میں خوف زنا کی صورت میں تاہیں نہ دہری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ۔ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۰ میں موجود ہے مگر امرامہ مفقودہ ہمارے میں یہ روایت ہے۔ نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق تاباغ عینہ سے عذر نہ دیا اور اس کے فقہ کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے۔ محمد لطیف اللہ کان اللہ لہ دلی

١٩. فل مائل إذا مضى أربع سنين عرف القاعى به وبس امرائه وبعد عدة الزفاف تودع من شاء ب (لا عمر حكاه)
قضى في لى اسبوع الحى بالمسرة (لهه) كتاب المفقود ٢ ٦٢٢ ط شركة علميه لبنان، وكذا في نسخة البحر
حج حكاه روجه مفقود ص ٥٩ مطبوعه دار الاشاعت كراچي)

٢. النجدة الحرة للتحليلة العجوة: حب حكيم، روحه معصن ص ٧٣ مطبوعه دار الاشاعت كير اجي

٣. الحمد للهاجرة للحليلة العاجزة: بحث حكمه روجه مفقود، أي مفقود، كما في بدو السالكين، وهو الذي لا يشك في أن

۱۱: قوله وجوزوا الإمام أحمد في كتاب مسير المغتله بالعلماء الروحية تبيينه كما هو مقرر في عهد مدينته في العهد
 دهمش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۲۴۳: ط سعيد كراتشي

جس عورت کے شوہر کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء)

سوال (۱) بین مسہ کا بے فوائد نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تیس سال تک نہ حل ہوگا طلع فیروز پورہ قریب راجستھان ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء بین کیا کہ میرے نکاح ہم دونوں ایک ولد شیعہ خاں، اتالیق سکنہ چٹا شیعہ میانوالی حل تھا، کا بھائی شیعہ میانوالی عہدہ فوس سال کا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور حق مر مجمل وغیرہ مجمل بھندہ روپیہ ۱۰۰۰ روپے اس سے آخر تقریباً پچاس سال تک یہی اس کے نفقہ اور میرے بھائی سے ایک لڑکی عمر تین سال ہو رہی ہے تین سال کا عہدہ ہوا کہ اس نے مجھے کہہ دیا کہ لڑکی اور آن تک میرے نان نفقہ کا کوئی حق نہیں کیا میں محنت کر کے اپنا گزارہ کرتی ہوں معلوم نہیں وہ مر گیا یا زندہ ہے مجھے آنکھوں سے تم نظر آتا ہے میں چاہتی ہوں کہ اس پر شہادت دے تو کسی دیگر شخص سے نکاح کر لوں اس وقت اسپتال کو بغرض مانتی ہوں مگر حرج درست نہیں ہوا ہے ان لئے محنت کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(جواب ۲۲۴) اگر شوہر کی زندگی نہ ہو تو اس سے طلاق لینے اور فیصلہ کرنے کے بغیر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اس کا مر جانا یقینی ہو تو عدت و فاق گزار کر دوسرا نکاح کیا جاسکتا ہے۔ اور موت اور حیات دونوں میں سے کسی کا یقین نہ ہو تو اس صورت میں وہ مفقود الجہر کہلائے گا اور اس کی زوجہ کو نہ وہ مفقود الجہر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ خضر لہ۔

من آخرین حنفیہ نے گمشدہ شوہر کی بیوی کے بارے میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے (الجمعیۃ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

سوال (۱) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ زوجہ کو خاوند کے مفقود الجہر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال کا انتظار کرنا پڑے گا اس مسئلہ کے متعلق یہاں کے بعض علماء اہل حق نے جواب دیے کہ جب تک کہ یہ مسئلہ ہمارے مذہب میں نہیں ہے امام مالک کا مذہب ہے۔

(جواب ۲۲۵) ہاں ان پر کون کا یہ سنا ہے کہ زوجہ مفقود کے لئے چار سال انتظار کرنے کے بعد نکاح کی اجازت دینا آخر امام مالک کا مذہب ہے۔ یہ کہ حنفیہ کا اصل مذہب اس کے خلاف ہے، مگر اس کے

۱۔ قال اللہ تعالیٰ حرم علیکم انکم لا تمکن انکم کب اللہ علیکم واجل لکم ما وراء ذلکم ان تموتوا یا موالکم ۲۳-۲۴

۲۔ انہی منقولہ مشکوٰۃ و مدرؤن روحہ میں۔ نفسہا بعد سیر و عشر (البقرة ۲۳۴)

۳۔ قولہ حرم علیکم انکم لا تمکن انکم کب اللہ علیکم واجل لکم ما وراء ذلکم ان تموتوا یا موالکم وقد قال فی الزاویۃ الفتویٰ فی رد علی قولہ منہ و منہ کہ بعض اصحابا یقولون بہ للضرورة (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المفقود مطلب فی الاولیاء سمعت مالک فی روحہ المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراچی (۵) ولا یفرق بینه و بینہ و نہ و حکم بینه نفسی نفسی و غیہ غیری و فی ظاہر الرواۃ بقدر موت اقر بہ فاذا لم یبق احد من اقرانہ حیا حکم بینه و بقیہ موت اقر بہ فی من بعد کہ فی النکاحی و لہ حیا انہ یفوض الی زانی الامام کذا فی النیس (الزاوی لہدہ) کتاب المفقود ۲۷۰ ط ماحدہ کراچی

ساتھ ان بزرگوں نے یہ بھی معصوم ہونا چاہیے کہ متاخرین حنفیہ نے زمانہ موجودہ کی ضرورت پر نظر کرتے ہوئے حضرت امام مالک کے قول پر فتویٰ دیدیا ہے شامی میں اس کی تصریح موجود ہے، اسی بنا پر میں نے پہلا فتویٰ لکھا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لاہ دلی

سوال متعلقہ استفتاءے سابق

(المجمیعہ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(جواب ۲۲۶) جب کہ خاوند چھ سال سے مفقود النھر ہے تو اس کی عورت حاکم مجاز سے اجازت حاصل کر کے عدت و فوات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لاہ دلی

کیا عورت پانچ چھ سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے؟

(المجمیعہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) بندہ کے پچھلے بندہ کی شادی زید سے حالت بٹائی کر دی تھی آج عرصہ پانچ چھ سال کا ہوتا ہے کہ زید مفقود النھر ہے اور بندہ چار سال سے بالغ ہے کیا ایسی صورت میں بندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے؟

(جواب ۲۲۷) اس صورت میں بندہ حاکم مجاز سے اپنا نکاح فسخ کر کے اور عدت گزار کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ بغیر حکم فسخ دوسرا نکاح جائز نہیں ہے، فقط محمد کفایت اللہ خفر لاہ

عورت کو اگر شوہر کی موت کا یقین یا ظن غالب ہو تو وہ عدت و فوات پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے

(المجمیعہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) زید مزدوری کی غرض سے دوسرے شہر (مثلاً لاہور) گیا ہوا تھا وہاں بیمار ہو گیا۔ دوستوں کے شور سے وطن روانہ ہونے کے ارادے سے کیا؛ موٹر میں بیٹھ کر لاہور کے اسٹیشن پہنچا اور اسٹیشن پر ہی نکاح کر گیا اقارب و اعزاء کو اس کی موت کی خبر نہ تھی جب اس کے رفقاء گھر آئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر نہیں

- (۱) (قوله خلافًا لمالك) فان عدته تعد و حة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين وقد قال في الوفاة المفقود في زمانة على قول مالك وقول الترمذی كان بعض اصحابنا يقولون به للضرورة (هامش والمختار مع المختار المختار كتاب المفقود) مطلب في الافناء مذهب مالك في راحة المفقود ۲۹۵ ط سعید كراتشي
- (۲) وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي به و بين امراته و تعدد عدة الوفاة ثم تروح من شاءت (الهداية كتاب المفقود ۲/۶۲۲) و كذا في الحيلة السحرة بحث حكم راحة مفقود ص ۶۳/۶۴ مطبوعة دار الاشاعت
- (۳) الحيلة الناحرة للحليلة العاخرة بحث حكم راحة مفقود ص ۶۳/۶۴ مطبوعة دار الاشاعت كراتشي
- (۴) اما لنكاح مسكوة الغير و معتدته فلم يقل احاد، بحواره فلم يعقد اصلا (هامش والمختار كتاب الطلاق باب العدة) مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۱۶۳ ط سعید كراتشي

صدق شوبہ مجتہد۔

اجواب (۲۳۰) اور شوبہ کسی طرح راہ راست پر نہیں آتا اور اپنی بیوی سے حقوق نہیں رہتا تو وہ
مذہب کے مخالف کو فتح کر سکتا ہے۔ حضرت امام احمد اور امام مالک کے مذہب کے موافق فضائل
سہرت ہو سکتی ہے، محمد کا خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) و عندہ یحمل ما فی فتاویٰ فارسی البدایہ حیث سأل عن غاب زوحیا ولم یبرک لہا بقلۃ فاجاب: اذا اقامت مسۃ غمی
دنت و صنت فصبح النکاح من قحس برہ فصبح بعد و هو قصہ، علی العبد و فی مفاد القصہ، غمی العبد و برہان حدیث
یعنی القول متعدد یسوغ المحقق زوحیا من العبر بعد العبد۔ فقوله من قحس برہ لا یصح ان یترجمہ بعدہ یعنی قصہ
عن الحق علی برادہ الحبلی و فیہ ہمیش رد المختار مع لہر المختار کتاب الطلاق باب العدد ۳ ۵۹۶ م
سعد کرانی

چشمہ باب

عنین

نام کی یہی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے

سوال (۱) ایک شخص نے کہا کہ وہ عین عینی نام ہے اس سے کیا کیا قوی ہو سکتی ہے؟
 جواب (۱) یہ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔

حوالہ ۲۳۱، باب ۱۰، نمبر ۱۰، قوت عین عینی نام ہے۔ ۱۰۰۰ مہینوں کے بعد تفریق کر سکتی ہے۔
 سوال (۲) ایک شخص نے کہا کہ وہ عین عینی نام ہے اس سے کیا کیا قوی ہو سکتی ہے؟
 جواب (۲) یہ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔

ادھر حضرت امیر المؤمنین علی (ع) نے فرمایا کہ عین عینی نام ہے اس سے کیا کیا قوی ہو سکتی ہے؟
 جواب (۳) یہ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔

سوال (۴) ایک شخص نے کہا کہ وہ عین عینی نام ہے اس سے کیا کیا قوی ہو سکتی ہے؟
 جواب (۴) یہ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔ قوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی پتہ ہو۔

حوالہ ۲۳۲، باب ۱۰، نمبر ۱۰، قوت عین عینی نام ہے۔ ۱۰۰۰ مہینوں کے بعد تفریق کر سکتی ہے۔

نہیں ہو تا۔ حق سنی سے شادی کے بعد کئی سال تک نہ موشی اختیار کی تو اس کا حق ساقط نہ ہوگا، اگر شوہر خود مذاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عورت کسی مسلمان مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے کہ میرا خوند نامزد ہے اس لئے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے۔ کم شوہر کو ایک سال کی مہلت دینا کہ وہ علاج کر لے ایک سال میں اگر وہ درست ہو گیا تو فسخ نہ ہوگا۔ عورت اگر درخواست کرے کہ خاوند کی حالت درست نہیں ہوئی ہذا میرا نکاح توڑ دیا جائے البتہ کم خوند نہ دریافت کرے اگر وہ اس کا اقرار کرے کہ وہ عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہیں ہوا تو حاکم نکاح فسخ کر دے گا اور اگر خوند نہ لے کہ میں صحبت کر چکا ہوں اور عورت سے کہ نہیں کی تو قاضی عورت کا کسی معتبر اور ہر عورت سے معاف نہ کرے اگر عورت کا کہہ ہونا اس کی شہادت سے ثابت ہو جائے تو قاضی عورت کی خواہش پر تفریق نہ کرے گا، اگر عورت کی عدالت کے مسلمان حاکم کا فیصلہ بھی شرعاً کافی ہے۔ ۲۔ واند احم - محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم علی

نابالغی میں نامزد سے نکاح ہو کیا البتہ بالغ ہونے کے بعد کیا کرے؟

(سوال) کسی سنی کی شادی سفید سنی میں ہوئی جب وہ لڑکی کن بدعت کو پہنچی تو شوہر اس کا نامزدیت ہوا پھر اس کے شوہر کو علاج کرانے کا موقع یہ کیا ضرور درست نہیں ہوا ایسی حالت میں بھی جب کہ وہ ناقص بنے طبق نہیں دتا اور اب وہ لڑکی بالغ بنے یہ لڑکی مند عانی کر سکتی ہے اس کا شوہر غرض ۵۔ حق پانچ سال تک مختلف مقامات پر یہ لڑکی ۵۔ حق کر یا ضرور درست نہیں ہو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔ المستفتی نمبر ۵۳۲۱۵ شیر احمد صاحب مدرّس مدرسہ اسلامیہ (ضلع جھامسی) ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۴ جون ۱۹۳۷ء

(جواب) (از مولوی عبدالاول صاحب) اگر شوہر واقعی تا قبل علاج ہے تو ایسی صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کے ہاں درخواست دیکر نکاح کا ختم حاصل کر سکتی ہے اور پھر عدت گزار کر عقد ثانی کر سکتی ہے۔ واند اعلم بہ نواب - خواجہ اعلماء محمد عبدالاول راجح و فخر معویہ علماء ہند دہلی ۱۸-۵-۵۲

(جواب ۲۳۳) (از حضرت مفتی اعظم) فسخ کا دعویٰ شوہر کے عین ہونے کی بنا پر ہوگا تو قاضی یا حاکم ایک سال کی مہلت غرض ۵۔ حق دے گا اور ایک سال کے بعد عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کر دے گا۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم علی

۱۔ وهو ای هذا الحزب علی الرضی لا القور فلو وجدته عب او محبوا ولم يحصم ومانا لم یبطل حقیقا وکذا لو حصمه به ترک مدد قلب المطالعة المبر السحر مع همس رد المحتدر کتاب الطلاق باب العی وعر ۳۰ ۹۹ ط سعید

(۲) - تمام نہیں کے لئے لعل السحر مع همس رد المحتدر کتاب الطلاق باب العی وعر ۳۰ ۹۹ ط سعید کراتشی

(۳) الحيلة الناحرة للحيلة الفاحرة ۴۰ مقدمہ در بیان حکم فسخ - قاضی ہندوستان ۱۸۰۳ بکر مرکب غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار

(۴) نہیں کے لئے لعل السحر مع همس رد المحتدر کتاب الطلاق باب العی وعر ۳۰ ۹۹ ط سعید کراتشی

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے، تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر نامرد ہے جب یہ بات ظاہر ہوئی تو علاج متواتر تین سال کر لیا گیا مگر وہ کامیاب نہیں ہوا اور دین لڑکی کا طلاق چاہتے ہیں وہ نہیں دیتا اور وہ اپنی مرضی سے لڑکی کو دوسری جگہ بھجوانا چاہتا ہے جس کو وہ لڑکی اور وارثان پسند نہیں کرتے ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۸۹۱ ارجمان بخش صاحب (گورگانوہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۴) اگر شوہر نامرد ہے تو زوجہ کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح منقطع کر دینے کی استدعا کرے نامرد شوہر کو بقاعدہ شرعیہ ایک سال کی مہلت دے گا اور ایک سال میں بھی شوہر تندرست نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح منقطع کر دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے؟

(سوال) زید اور زیدہ کی شادی صفائی میں اس نے والدین نے کی زید اور زیدہ بالغ ہوئے باہم جماعت نہیں ہوئی زیدہ عرصہ دراز تک شرم و نجابت میں خاموش رہی اب مجبور ہو کر اظہار کیا ہے کہ میرا شوہر قحطی نامرد ہے مجھ سے کبھی قصد بھی نہیں کیا میرا نکاح منقطع کر اگر شادی دوسرے مرد سے کی جائے زید کی ظاہر احسان نامیہ ہے زیدہ عرصہ آٹھ ماہ سے ناامید ہو کر اپنے بیچ غنمی ہے لڑکے کے وارثوں نے لڑکے سے یہ دعویٰ کا دعویٰ عدالت میں کر لیا عدالت نے زید کو گورنری مل گئی ہے جس سے اس کا فتنہ زیدہ کو روک کر تکلیف پہنچا ہے زید پیدا نہیں ہوا اور اس کے وارث چھکارا نہیں کرتے دیتے۔ ایسی حالت میں زیدہ کیا کرے اپنی جان پر سب تک غلام برداشت کرے۔ المستفتی نمبر ۱۹۲۳ کریم بخش صاحب ضلع پیوڑہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۵) زیدہ کو حق ہے کہ وہ عدالت میں اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی بنا پر منقطع نکاح کا دعویٰ کرے اور عدالت اس کے شوہر کو باآمر ایک سال کی مہلت دے گی اور اگر اس عرصہ میں بھی وہ تندرست نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر عدالت نکاح منقطع کر دے گی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

موجودہ زمانہ میں نامرد کی بیوی کی تفریق کس طرح کرائی جائے؟ جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں

(سوال) زیدہ کے ساتھ ہندو کا نکاح ہوا جس کو آج پندرہ سال کا زمانہ گزر چکا لیکن زیدہ شوہر کے مخصوص تعلقات نہ قائم ہو سکے ہوا جس کے کہ زید نامرد ہے جس کی شہادت ہندو دیتی ہے اب ہندو صدق چاہتی ہے لیکن زید

(حواص ۲۳۸) بغیر طلاق یا حکم کی فصل کے جانے یا منع کے وہ سرانجام نہیں ہو سکتا، نامہ ۱۰ بیان کیا کہ ہر قاعدہ صحیح کیا جاسکتا ہے اور وہ طلاق یا طلع پر راضی نہ ہو تو عورت کسی مسلمان کا حق حد استیصال کا ہے، درخواست کرے عام شوہر کو ایک سال کی محنت بغرض ۱۰۰ روپے کا اس کے جدا کر دینا عورت نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر اس کا حق کو بیعت مردے گا۔ ۱۰ محمد کنیت اندکان احمد بن ابراہیم

ساتواں باب تحریری طلاق

”معافی مر کے بعد طلاق دیتا ہوں“ کی تحریر لکھو اور دستخط کرنے سے کون سی طایق واقع ہوگی؟

(سوال) زید کے عقد میں بندہ تھی۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔ عورت (بندہ) نے مرد (زید) سے کہا کہ مجھ کو طلاق دیدو زید نے موش رہا چروہ سے وقت لیا کہ طلاق دے دو اس پر زید نے کہا کہ تم میرا نام لکھ دو میں باقی دے دوں گا زید وہ پھر کو باہر چلا کیا رات کو زید بازار سے کھانا لایا اور دونوں نے کھایا پھر دوسرے روز بندہ نے کہا کہ ہمارا فیصلہ نہ ہو گا زید نے جواب دیا نہیں ہو گا غرضیکہ لڑائی میں چار روز گزر گئے نہ کھانا پکا نہ کھانا پیا پانچویں روز بہت اصرار پر زید کا تب لکھ لیا کہ صاحب کو باہر لایا جیذا صاحب نے بندہ کو بہت سمجھایا لیکن بندہ مافی تب کا تب نے بندہ سے دریافت کیا کہ تم میرے دست بردار ہوئی بندہ نے جواب دیا میں ایسے تو دست بردار نہیں ہوں کی مجھ کو تمس روپ وار حرق کر سکتی ہیں تو دست بردار ہو سکتی ہوں زید نے جواب دیا میں نہیں، سنا چہ معاملہ متوی ہو گیا وہ دن جب پھر بندہ نے کہا خدا کے واسطے میرا فیصلہ کر دو۔ چاہے مجھ کو بکھر جائے وہ اس پر زید پھر کا تب سے پاس لایا اور کا تب سے کہا کہ بندہ فیصلہ کرانے پر توفیق ہے جو چاہے لکھ سکے نہ ہو بندہ (کا تب بندہ لکھنے کو پسند نہ کیا) کا خدا سے مپ کی خریداری کے، اتنے اور نشین و نحوہ زید و زبندہ کے تھی سے سہ مپ تیر کا تب و جان چلا آیا پھر سنا و آپ اور عورت نے پوچھا کہ کا خدا سے بندہ نے جواب دیا کہ میں پھر زید سے پوچھا اس نے کہا کہ اگر ان کی مرضی ہے تو تم لو کا تب کے دوسرے کمرے میں پھر مسودہ لکھا

۱۔ عن وطی مرفوعہ و لا یاب بالمعروف من لدنی ان می طلاقہ بطنہا، ذر محمد۔ و فی فی لود، قولہ من لدنی
۲۔ عن طلاق، فی ان می لود، لا یاب عنہ شرح لا یاب عنہ عن لا یاب عنہ المعروف ۵۵۸ مع کتب
۳۔ عن کتب عنہ و صنف لعلہ، فی رد المحتار مع رد المحتار، کتب الطلاق، باب لغس وغیرہ ۵۹۸ ۵۹۹
سعد کرینی،

(۴) ان تہتمس کے لئے دیکھئے الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی الغیص ۵۲۲، ۵۲۳ ط
محدثہ کوہ و کذا فی الرد المحتار مع رد المحتار، کتب الطلاق، باب لغس وغیرہ ۵۹۹ ۶۰۰
سعد کرینی)

وہاں زیدہ بندہ کوئی نہ تھا پھر زید وہاں آیا کاتب نے اس کو مسودہ سنایا جس کی نقل پر انگوٹھا اور دستخط زید کا لیا گیا (جس کی نقل ہم شیعہ تحریر بذات) یعنی طاق نامہ۔ اس کو سن کر زید خاموش چلا گیا اس نے بعد دونوں کا خدا سامپ پر کھینچے اور پھر کسی کو کوئی مضمون نہیں سنایا یہ بعد دونوں کے دستخط اور نشان انگوٹھی بھی۔ اس کے بعد بندہ نے زید سے چند چیزیں مانگیں وہ زید نے خوشی دیدیں بندہ وہ سامان لیکر دوسرے مکان میں چلی گئی اور وہاں ایک دن اور ایک رات رہی اس کے بعد زید کو بل کر بندہ نے کہا کہ اب مجھ کو تم نے چو میں کسی سے پاس نہیں رہ سکتی جس طرح ہو مجھ کو اور وہاں دویہ کل سرگزشت ہے لہذا جو آپ مرحمت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۸۴ (۱۵۸۴ھ) ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء ۱۵۸۴ھ ۲۵ مئی ۱۹۰۲ء

نقل معنی نامہ مر۔ کا مذمتی ایک روپیہ۔ مہم مسماۃ شہمت شہمہ ختم کالے خاں قوم مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اندھہ کی ہوں واضح ہو کہ حسب غرض، مقرر بعد معنی زر مر عوض مبلغ پانچ سو روپے بروے تحریر سابق نامہ مورخہ امرہ نو شہد تیار محمد خاں ولد وایت خاں مسلمان ساکن قصبہ اوریا پورہ کنڈ اوریا ضلع اندھہ نے مجھ کو طاق دیدی ہے لہذا فریاد تحریر بذات قرار کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں اور اعلان کرتی ہوں کہ اب من مقررہ ہے اور امتیاز محمد خاں سے کوئی واسطہ اور تعلق کسی قسم کا نہ رہا اور نہ آئندہ ہو گا اگر آئندہ بھی مقررہ میرے ورثہ و جائیداد میں مشارالہ سے طالب جان و نقد بعد وایت مشارالہ خواستگاری حق زہدیت کا دعویٰ کریں تو زر۔ تحریر بذات علی باطل اور کاذب مشہور ہو کر روز بروز عاقلان وقت قابل پذیرائی تصور نہ فرمایا جوں لہذا یہ چند کلمے بطریق و ستاویز اظہار انفساخ زہدوان لکھ دیئے کہ مندرجے اور وقت ضرورت کام آوے مورخہ ۲۰ جو کی ۱۹۰۳ء قلمبراق بہار و شیعہ نویس اوریا نشتی انگوٹھ و دستخط مسماۃ شہمت شہمہ گواہ شد

محمد عظیم بخش قلم خود گواہ شد محمد عبدالمنان قلم خود۔

نقل طاق نامہ۔ مہم امتیاز محمد خاں ولد وایت خاں قوم مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اندھہ کا ہوں جو کہ مسماۃ شہمت شہمہ ختم کالے خاں مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اندھہ عوض مبلغ پانچ سو روپے زر مر مؤجل مر صد روزہ سات سے میری زوجیت میں تھی لیکن وجہ اختلاف مزاج و اختلاف طبیعت باہم مقرر روزہ مذکورہ تحریر رہا کرتی ہے اور آئے دن طرح طرح سے قلعے پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ جس کی وجہ سے خازنات پیدا ہوتے ہیں اور مسماۃ مذکورہ بہا وجود فہمائش اہل برادری طلب زر مر پر زور دیتی ہے یوں تو میں بھی طاق دینے پر آمادہ تھی لیکن اب مسماۃ مذکورہ خوش خاطر خود معافی زر مر مبلغ پانچ سو روپے مجھ سے طالب طاق ہوئی چنانچہ آج میں بعد معاف کر لینے زر مر مذکور کے معاوضہ زر مر بطریق جائز معاوضہ گواہان حاشیہ و دیگر اشخاص مسماۃ شہمت مذکورہ کو طلاق دی اور جسے مہم میں کچھ غصہ غصہ کر تین طلاقیں حسب احکام شریعت محمدی دیدیں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا اب میری اور زوجہ میری کی قطعی جدائی ہو گئی اب آئندہ نہ مجھ کو مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ زوجیت کا رہا اور نہ مسماۃ کا مر مجھ پر رہا اب مسماۃ کو اختیار ہے کہ چاہے اپنا نکاح دوسرے سے کرے یا نہ کرے اگر آئندہ میں مسماۃ پر دعویٰ زوجیت کا کروں یا مسماۃ مجھ سے مہر کی خواستگار ہو یا نان نفقہ کی عدالت میں عاقل کرے تو قطعی ناجائز اور باطل ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق طاق نامہ لکھ دیئے کہ مندرجے

اور وقت ضرورت کام آوے۔

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء۔ قلم راج بہادر وشیکہ نویس۔ العبد نشان انگوٹھاؤد ستھیا ایشیا محمد خاں گواہ شد محمد عظیم عیش قلم خود۔ گواہ شد عبدالمنان قلم خود۔

(جوب ۲۳۹) اس روداد پر جو کاغذ نمبر ایک میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ اور زید نے صرف کاغذوں پر دستخط کئے ہیں زبان سے کچھ نہیں کہا یعنی طلاق زبان سے نہیں دی ہے جواب یہ ہے کہ یہ طلاق بائن بوض معنی مکر کے ہوئی ہے، بائ بوض معنی نہیں ہوئی ہے آری زید اور بندہ ہم راضی ہوں تو بدین طلاق کان جدید کر سکتے ہیں، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۱۰

غصہ کی حالت میں یکدم قین طلاق نکلنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید اور اس کی زوجہ بندہ کان کی امور میں زنا رہتا تھا فوت یہاں تک پہنچی کہ زید غصہ آیا، غصہ اور بے بسی کی حالت میں عورت کے روز و غلط تحریر کر کے بندہ کو دیدیا کہ بندہ، دست بھر کو تینوں طلاق ساتھ دیتا ہوں اور اپنے دستخط کر کے بندہ کو دے دیا اور خویش واقرب سے مذاکرہ کیا کہ میں نے بندہ ۲ طلاق دے دی تو دریافت طبع یہ امر ہے کہ صورت مسودہ میں غصہ اور بے بسی کی حالت میں جو بندہ کو طلاق دی گئی ہے اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر واقع ہوگی تو کتنی واقع ہوگی رجعی یا مطلق؟ یا تینوں طلاق کے ساتھ دینے میں اور عیدہ عیدہ دینے میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور عورت کے روز و فوت ہوئے تحریر طلاق معتبر یا نہیں؟ جواب التوجروا المستفتی نمبر ۸۷۳ محمد اسماعیل عیدات

(جواب نمبر ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۴۰) تینوں طلاقیں یکدم دینا ناجائز اور مکروہ ہے لیکن اگر کوئی اس مکروہ فعل کو عمل میں لے آئے تو تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور شخص مذکور خلاف ہدایت عمل کرتے کا مواخذہ دار ہوتا ہے (۲) تینوں طلاقیں جائز ہوں اور خالق معظوب بنامہ ۱، نہینہ امام مابک امام شافعی و امام احمد بن حنبل یعنی چاروں اماموں اور ہمسور

۱، وحکمہ اب اواقعہ و ثوہا من و الطلاق الصریح علی ما خلاقی دان، تلویح الاصر و شرحہ مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق، باب الرابع ۳ ۴۴ ط سعید کراتشی، و فی رد المحتار ان الصریح یوجب صریح رجعی و صریح من فلاول نہ یكون بحروف الطلاق بعد التلویح حلیۃ غیر مفردہ و بعض ولا بعد التلاوت و ما لانی و خلاصہ ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرابع مقصد الصریح مقصد رجعی و ما ۳ ۲۵۰ ط سعید کراتشی، ۲، اداکاب الطلاق بابا دون اثبات فله ان مروجه فی العده و بعد بضمائہ، الفسوی ہدیۃ کتاب الطلاق کتاب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۱/۷۲ ط ماجدہ کوئٹہ

۳، اما البدعی ان یطہقها ثلاثا فی ظہر واحد مکمۃ واحدہ او مکلمات مفرقة او یجمع بین الطلیفین فی ظہر و احد مکمۃ واحدہ او یکلمین مفرقین فاد، فعل ثالث وقع لطلاق و کان عاص، الفسوی ہدیۃ کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیرہ ۱/۳۴۸ ط ماجدہ کوئٹہ

یہ فیصلہ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان لفظوں سے

شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسلمان کی شادی بلا نیت کی حالت میں ایک نابالغ مسلمان لڑکی سے ہوئی اب لڑکی باغ ہو گئی ہے مگر اب تک رخصتی نہ ہوئی ہے بہت سی تہنیتی کہ محرم کے ماہ میں رخصتی ہوگی اسکا شوہر ہلکتے میں ملازمت کرتا ہے اس نے کسی کی شہادت یاہ نفی کی بنا پر حلق نامہ لکھ کر ڈاک کے ذریعہ سے لڑکی کے وارث کے پاس بھیج دیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔

علی جان سبحان و علی بخش کو معلوم ہو کہ ہماری شادی جو تمہاری بہن زینب سے ہوا تھا ہم اس کو آج مجبوری سے طلاق دیتے ہیں خدا رسول اور سب فرشتوں کو گواہ رکھ کر تین طلاق۔ تمہارے خاندان کا حال پہلے سے ایسا معصوم نہ تھا سب لوگ کہتے تھے یہ تو تمہاری بہن تھانہ کے داروغہ سے بچنی ہے۔ روشن میں سے بھی بچنی ہے وغیرہ ہم نے آنکھ سے دیکھا جو مولوی صاحب کو بھی ہم بولے تھے علی خان اپنی ماں اور خالہ سے بھی کہہ دیں کہ ہم تمہاری بیٹی زینب النساء کو تین طلاق دیا طلاق دیا ہم نے محبوب میں تبدیل میں کو بھی لکھ کر بھیج دیا ہے تم سب کو بھڑواہو لو اب گھر میں رکھ کر مائی کھاؤ خدا تم کو سوں کو عمارت کرے گا ہم کو بہت لڑکی ہیں مگر تمہارے جیسے رنڈی نہیں۔ شیخ محمد الدین علی پور ہلکتے

مندرجہ بالا طلاق نامہ آنے کے بعد محمد الدین کہتا ہے کہ رخصتی کرو وہم نے طلاق نہیں دی ہے بالکل جھوٹ بات ہے یہ طلاق نامہ ہم نے نہیں لکھا ہے خدا کی قسم اور بھاری بھاری قسم کھاتا ہے کہ ہم کو طلاق تک کی خبر نہیں ہے کسی دشمن یا دوسرے شخص نے میری طرف سے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا ہوگا، ہم نے نہ تو طلاق دیا ہے نہ برا بھلا کہا ہے ہم کو لڑکی رخصت کر دو۔ یہ طلاق نامہ جعلی ہے طلاق نامہ بڑی کے یہاں موجود ہے اور وہ انکار کرتا ہے کہ ہم نے نہیں لکھا ہے اور ڈاکخانہ کا مہر بھی صاف ہلکتا ہے کہ یہ جہاں وہ لازم ہے اس کے علاوہ ایک خط اور بھی ہے جو شوہر کی ماں نے لڑکی کے پاس آئی تھی یہ طلاق نامہ کے پہلے اس میں لکھا ہے۔ جی انمول نے اپنی ماں کو لکھا ہے کہ تم براہیہ یہ خط لیکر کر پور رخصتی کے لئے چور بھرتی، غلو اور کہہ دو کہ یہاں کا چال چن اچھا نہیں ہے بڑی ابھی نہیں ہے اور کہہ دو کہ اگر رخصتی نہ کرو گے تو ہم پھر طلاق دیدیں گے تو پھر پچھتو گے لڑکی والے نے رخصتی نہ کی اور خط بھی لڑکی والے نے رکھ لیا شوہر کہتا ہے کہ یہ خط بھی ہم نے نہیں لکھا ہے سب جعلی ہے ماں کو کوئی بھیجے ہو گا اب بتائیے کہ لڑکی کو حلاق پڑی یا نہیں کیا اس

(۱) واصل نظامی طبع روحہ ثلاثی فی مجلس القاصی وهو معط مدھوش، قحاح بطما ایضاً فان الدھش من المدھش الحدوث ولا یقع الا ان یتعاده فان عرف مدھش مرة یصدق بلا برھان وھش ردالمحار کتاب الطلاق، مطلب فی طلاق المدھوش ۳ ۲۴۴ ط سعید کرائسی، وقال اس عابدین فی العنود الذریہ یعنی ہذا حیث وصل للرجل دھش وان مدھش لا شعور له لا یقع طلاقہ واللون قولہ یسیہ ان عرف مدھش وان لم یعرف مدھش لا یقبل قولہ قضاء الا سیہ کما صرح بذلك علماء الحمیة العنود الذریہ فی سقیح الصاوی الحامدیة کتاب الطلاق ۱ ۳۸ ط حاجی عبد العزیز قندھار، العاصمستان

کیا اس کے انکار ہی ہونے سے طلاق صحیح نہ ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۰۳۷ محمد رمضان خاں (ضلع موٹگیر)
(حواب ۲۴۳) تحریری طلاق نامہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یا تو شوہر خود اقرار کرے کہ
اس نے طلاق نامہ لکھا ہے، یا اس امر کے شاہد موجود ہوں جو شہادت دیں کہ یہ طلاق نامہ ان کے سامنے
شوہر نے لکھا ہے یا کھولیا ہے، یا یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر شوہر کا یہ حلفیہ بیان کہ اس نے یہ طلاق
نامہ نہیں لکھا نہ کھولیا نہ لکھا نہ کھولا ہو کافور طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (۲۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال) تحریری طلاق دیکر انظارِ مرتہ تحریر کا پائی ہونے کا اقرار لیکن طلاق دینے سے انکار ہے اور واقعی
زبان سے طلاق نہیں دی ہے و لو کی کہتے ہیں کہ زبان سے طلاق نہیں دی صرف دیا ہے طلاق واقع ہوئی
یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۴۱ حافظ محمد اسماعیل صاحب (آکرہ) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون
۱۹۳۸ء

(حواب ۲۴۴) تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے جب کہ شوہر اپنے ہاتھ سے طلاق تحریر کرے یا
دوسرے کی طرف کو پڑھ کر یا سکر خوشی سے دستخط کر دے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا گیا مگر اس نے زبان سے نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی
(سوال) ہندو بنت ابو بکر زوجہ عمر کاج کے دو سال بعد اپنی والدہ کے ہاں تھی جب عمر لینے کے واسطے گیا
تو ابو بکر وغیرہ نے اپنے چند مسایلوں کو جمع کر کے عمر کو دھکی کر لے لیا اور مار پیٹنے کی دیکر طلاق نامہ مندرجہ ذیل
لکھوایا۔

مکہ محمد ولد عبد اللہ ساکن قلاں جہد کا ہوں جو کہ عقد نکاح میرے ساتھ مسماۃ ہندو بنت ابو بکر کے

۱. لو اسکت من آخر کتاب طلاقہا وفراء علی الروح فاحده الروح و حتمه وعوبه وبعث الیہا فاناھا وقع ان اقرا
لروحہ

کتابہ وان لم یقرہا کتابہ ولم یقرہ یملکہ وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولادینہ وکذا کل کتاب لم یکتبه
محطہ او لم یملہ نہ لا یقع الطلاق مالم یقرہا کتابہ (ہامش ردالمحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق بالکتابۃ
۳/۴۶۷ ط سعید کراتشی)

(۲) و مصاہبا لمرہا من الحقوی سواء کان الحق مالا او غیرہ کسکاح و طلاق و رجلاں او رجل وامرأتان
(الدر المختار مع ہامش ردالمحتار: کتاب الشہادات ۵/۴۶۵ ط سعید کراتشی)

(۳) و سائر الذمعی المدعی علیہ عن الدعوی بقولہ انہ ادعی علیہ کذا فاما دایقول فان اقر فیہا او انکر فیہا المدعی
قضی علیہ بلا طلب المدعی والا یرہا حلفہ الحاکم بعد ظنہ (الدر المختار مع ہامش ردالمحتار: کتاب الدعوی
۵/۵۴۷ ط سعید کراتشی)

(۴) لو اسکت من آخر کتاب طلاقہا وفراء علی الروح فاحده الروح و حتمه وعوبه وبعث الیہا فاناھا وقع ان اقرا الروح
انہ کتابہ وان لم یقرہ کتابہ ولم یقرہ یملہ لکنہ وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولادینہ وکذا کل کتاب لم یکتبه
محطہ ولم یملہ یملہ لا یقع الطلاق مالم یقرہا کتابہ (ہامش ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: مطلب فی
الطلاق بالکتابۃ ۳/۴۶۶ ط سعید کراتشی)

ہوا تھا اب وہ مجھ سے ناراض ہے اور میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اور خواہش مند طلاق کی ہے لہذا میں نے اس کو عند اللہ طلاق دیکر آزاد کر دیا اب میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔

بعد تحریر مآکہ یہ تحریر میں نے تم لوگوں کے کہنے سے کھنڈی ہے آرمیں ہزار سال بھی زندہ رہوں گا تو بھی طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ المسئلی نمبر ۸۱۲۱ نواب زادہ محمد مرشد خاں مراد آباد ۵ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۵) اگر یہ تحریر و امراد سے کھنڈی گئی ہے اور زبان سے طلاق کا تلفظ نہیں ہوا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کذا فی کتب الفقہ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوائے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی
(المجمعیت مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی زبان سے اپنی منکوحہ عورت کو طلاق کا کوئی لفظ صراحتاً اور کنایتاً نہیں کہا ہے ایک فرضی طلاق نامہ لکھ کر تین چار آدمیوں نے زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر اس جعلی اور فرضی طلاق نامہ پر اس کا انگوٹھی ضرور لگوا لیا ہے اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

سائل مذکور ان کے مجبور کرنے پر طلاق کا کاغذ خریدنے سے توان کے ساتھ گیا مگر ہر چند انکار کرتے رہا کہ میں اپنی بیوی کو حاق نہیں دوں گا اور کتاب و ہر چند طلاق نامہ لکھنے سے روکا گیا مگر کہیں نے اپنے طور پر ایک فرضی طلاق نامہ تیار کر لیا اور سائل نے زبردستی صرف انگوٹھی لگوائی یا اور سائل نے طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا۔ چند آدمی ایک پاس کے شہ میں سائل کو دھوکے سے لے گئے انہوں نے اپنی مردہ دماغ دیکر طلاق کا کاغذ خرید لیا اور وہ شیعہ نوٹس سے حاق کا کاغذ لکھوانا شروع کیا میں نے وہ شیعہ نوٹس و ہر چند لکھنے سے روکا اور جس روپ دینے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ نہ پایا جعلی کاغذ لکھوا کر تین چار آدمیوں نے پکڑ کر میرا انگوٹھا لگوا لیا۔

(جواب ۲۴۶) اس طرح زبردستی انگوٹھا لگوائینے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) وفي البحر ان المراد لا كراه على لفظ الطلاق، فلو كره على ان يكتب طلاق امراته فكتب لا يطلق لان الكناية اقيمت مقام العارة باعتبار الوحدة ولا حاجة هنا كذا في الحائض، ومنه والمحرار مع الدر المنجز: كتب الطلاق ۲۳۶/۳ ط سعيده كراتشي

(۲) رجل اكره بالصرح والنحو على ان يكتب طلاق امراته فلا بد له من فلا فكتب امراته فلا بد من فلا فكتب لا يطلق امراته لان الكناية اقيمت مقام العارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا (الفاوى الحائض على هامش الفاوى الجسد) كتاب الطلاق: فصل في الطلاق بالكناية ۷۲/۱ ط ماحديه كونه

شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا
انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(المجمعیہ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) سلیمان صاحب کا بیان ہے کہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں میرا لڑکا اپنی بہن خدیجہ بی بی کو مولین سے
رہنوں لینے کو آیا اور اپنی بہن کو لیکر رہنوں اسٹیشن پر پہنچا اسٹیشن پر خدیجہ بی بی کا شوہر احمد آیا اور خدیجہ بی بی کو
قرآن شریف دیا اور کہا کہ تم اپنا قرآن شریف بھی لیتی جاؤ مولین پہنچ کر تقریباً ایک ماہ بعد خدیجہ بی بی کو قرآن
شریف پڑھتے پڑھتے ایک خط اس میں رکھا ہوا ملا جس کا مضمون یہ تھا کہ قومیہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء میں نے اپنی
بی بی خدیجہ بہت سیمان کو اپنی خوشی سے تین طلاقیں دیں۔ بھگت احمد

احمد شوہر خدیجہ بی بی کا حلیہ بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی اس قسم کا نہ خط لکھا اور نہ دوسرے سے لکھوایا نہ
میں نے قرآن شریف میں رکھانہ رکھوایا اسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۴۷) اگر خدیجہ بی بی اس امر کا ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر نے لکھا یا لکھوایا
بے توبہ و وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے صرف قرآن مجید میں
یہ پڑچھاننا بیان کرتی ہے تو شوہر کا حلیہ بیان قبول کیا جائے گا اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ وہی

اسناپ پیپر خرید کر طلاق نامہ ادا کیا مگر دستخط نہیں کیے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(المجمعیہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء)

(سوال) میری ہمشیرہ عرصہ سے میرے مکان پر رہتی تھی اسی ایام میں میرے بھائی بھارت علی نے
بہوش بھڑا افسار کیا اور نوبت تفریق تک پہنچی اسناپ کاغذ خود بھارت علی لایا اور لکھا جس وقت کاغذ لکھا جا رہا
تھا اس وقت میں چپیس آدمی وہاں موجود تھے کاغذ لکھتے لکھتے گود کی لڑکی کا ذکر آیا جس پر بھارت علی نے بھڑا کیا
اور اسناپ کاغذ ادا ہو کر رہ گیا وہ نامکمل کاغذ لیکر اپنے گھر چلا گیا کچھ روز کے بعد دو چار آدمی اور بھارت کے والد
اور احباب میرے گھر جمع ہوئے اور مصالحت ہوئی ہم نے ہمشیرہ کو بھارت کے والد کے ساتھ مع گود کی چچی
کے بچے دیا ایک ماہ بعد پھر بھڑا افسار دیا بی بی نے اب ہمشیرہ مع چچی کے میرے گھر آگئی ہے اور وہ اسناپ کاغذ
بھی میرے پاس ہے جس پر نہ بھارت کے دستخط ہیں نہ کسی کو لہ کے۔

(۱) ثابت ہے کہ دوسرا عدل ایک مرد اور عورتوں کی ضروری ہے لکھا فی الدر المختار و مصابہا لغیرہا من الحقوق
سواء کان الحق مالا او غیرہ سکاھ و طلاق رجالات و امراتان الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب
الشہادات ۴۶۵ طبع سعید کراتشی

(۲) و یسأل القاضي المدعی علیہ عن الدعوی فیقول انه ادعی علیک کذا فمادتقول فان اقربها او ابکر فرہم
المدعی لقصی علیہ مالا طلب المدعی ولا یرہم خلفہ الحاکم بعد ظلمہ الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب
الدعوی ۴۷۵ طبع سعید کراتشی

(جواب ۲۴۸) اگر بھرت نے زبانی طلاق دے دی ہو تو طلاق ہوئی زبانی طلاق کی شہادت پیش کرے عورت کے ذمہ ہے (۱) اور زبانی طلاق نہیں دی تھی صرف اسٹامپ لکھا تھا تو یہ اسٹامپ جس پر دستخط نہیں ہیں بیکار ہے اس سے طلاق کا ختم نہیں دیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان امدادہ دہلی

آٹھواں باب طلاق بالا کراہ

جب طلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بی بی بندہ واپس باپ کے جب وائراوت مجبور ہو کر طلاق دی زید طلاق دینے پر راضی نہ تھا اور نہ اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ تین طلاق دینے کے بعد حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے صرف یہ معلوم تھا کہ عدت کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی لہذا زید اپنے اس فعل پر سخت متفعل ہے عورت بھی کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا نہیں چاہتی بلکہ زید کے پاس واپس آنا چاہتی ہے حلالہ کرنا بھی نہیں چاہتی وہ اپنی صحت کو دوسرے مرد کے ہاتھ پہنا نہیں چاہتی ہے قوی احتمال ہے کہ بلا حلالہ وہ نکاح کرے اور حدوں شرع سے تجدید نکاح عورت حلفت باپ ہے دونوں کی محبت درجہ حشمت تک پہنچی ہوئی ہے۔ المستعنی نمبر ۶۳۶ مولوی عبد الوہاب (ضلع بارہ بٹی) ۳۱ جولائی ۱۳۵۴ھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۴۹) اگر معاملہ فی الحقیقت اس حد تک پہنچ گیا ہو تو زوج کسی ایسے عالم سے جو طلاق مکروہ کے وقت کا قائل نہ ہو فتویٰ حاصل کر کے احتیاجاً تجدید نکاح کر کے عمل کر لے۔ حنفیہ کے مذہب میں تو طلاق

۱۔ ورنہ لفظ مخصوص (درمختار) وقال فی الرد (قوله لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق و من صریح ابو کتابہ (وارد اللفظ ولو حکما) و نہ ظہر ان من تشا حر مع روحہ فاعطا حالۃ الاحراز سوی الطلاق و نہ مذکر لفظ لا صریحا ولا کذبہ لا یقع علیہ (ہمش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۳۰۳ ۲۳۰ ۳۰۴ سعید کرانی

(۲) اس لئے کہ عورت نے طلاق دے دی ہے نہ کہ طلاق نہیں دے دی ہے (۳) شریف میں مذکور ہے عن عمرو بن شعب عن امیہ عن جده ان السی قال فی خطبۃ البیۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ وقال الترمذی بعد اسطر : لیس علی هذا عند اهل العلم من صحابہ لیس فی غیر ہم ان البیۃ علی المدعی والیس علی المدعی عنہ (۴) برمدی ابواب الاحکام باب ما جاز فی ان ینکح علی المدعی والیس علی المدعی عنہ ۲۵۹ ۱ سعید کرانی

۳۔ نو اسکب من احراز کتاب الطلاق: وفرد علی الروح فاحذر الروح و حتمہ و عوبہ و بعد نہ لہذا دہل و فہد "الروح" کہ کتابہ کہ کتاب لہ مکسہ بخطہ ولم یمسہ نفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر بہ کذبہ (ہمش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق بالکذبہ ۲۶۹ ۳ سعید کرانی

۴۔ فی المحشی عن محمد فی المصنف لا یقع "و نہ فی امیہ حواضرہ البیۃ" وهو قول السافعی و لمحشی بقصدہ یصح فاض بل محکمہ بل اثناء عدل (۱) الدر المختار مع ہمش رد المحتار کتاب الطلاق باب لعلی ۳۴۶ ۳ سعید کرانی) وقال فی الدر المختار بقصد صحۃ المحکمہ فی کل المجہدات کحکمہ بکون (۱) جرنیل

مربع ہو جاتی ہے، نیز تین ط قوں کے بعد غیر حلالہ تجدید نکاح بھی نہیں ہو سکتی، اور بدو ن وطی حلالہ بھی معتبر نہیں ہوتا، فقط محمد کفایت اللہ کا ان لہ دلی

سورت مسنونہ میں نکاح صحیح ہے اور حاشیہ واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بیہ عورت سے جو نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن وہ بیہ اس سے نکاح کرنے پر آمادہ نہیں ہے پھر وظیفہ کے ذریعہ سے یا تعویذ کے ذریعہ اس کا رکن ہو جاتا ہے اور وہ نکاح کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے بعد ازاں نکاح ہو جاتا ہے پھر عرصہ کے بعد عمل کا اثر جاتا رہتا ہے یا کہنے والے کہتے ہیں کہ تو تو انکاری تھی اور نکاح یوں کیا ہوا جو اب دیتی ہے کہ خود میں حیران ہوں کہ پہلے تو مجھ کو انکار تھا ایک دم میں نے دل سے اقرار کرتے ہوئے نکاح کر لیا اب اسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے اوپر کسی قسم کا عمل تعویذ وغیرہ کیا گیا اور اب بھی اقراری ہو جاتا ہے کہ ہاں میں نے ایسا کیا یہ عورت فوراً بدظن ہو جاتی ہے آیا یہ نکاح جائز رہا یا نہیں اسی طریقہ سے بالغہ بکرہ کے ساتھ مندرجہ بالا عمل ہوتا ہے پھر وہ بھی اس سے بدظن ہو جاتی ہے ایسے ہی دین کیا کہ خاوند طلاق دینے کو آمادہ نہیں ہے اور اس کو تعویذ وغیرہ کے ذریعہ آمادہ طلاق کیا گیا اور اس نے طلاق دیدی ایسے حالات میں طلاق صحیح پڑی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۱۱۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

۲۳ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۰) نکاح اور طلاق سب صحیح اور واقع ہو جاتی ہے جب کہ اختیار اور خوشی سے واقع ہوں، یہ وہ ہم کہ عمل یا تعویذ کے ذریعہ سے ایسا ہوا معتبر نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا ان لہ دلی

(۱) فی زینہ الکلیات رواج و فسخ البیعت المصافاة الی المیت و غیر ذلك لکن هذا مما یعلم و یکتم (در مختار) و قال فی الرد فی الفتح و فی الضاری الصغری حکم المحکم فی الطلاق المصاف بعد لکن لا یعنی نہ و فیہا روی عن اصحابنا ما هو اوسع من هذا و هو ان صاحب الحادثة لو استنسی ففیہا عدلا فافاء بطلاق البیعت و سعه اتاع فواف و ممانعت لمرأة المحلوف بطلاقها و روی عنہ ما هو اوسع و هو ان لروح اخرى و کان حلف بطلاق کل امرأة بنروحها فاستنسی ففیہا آخر فافاء بفسخ البیعت فافاء بطلاق الاخری و یسکت الاولی عملا بقولہما (ہم شرد الممتار مع نذر المختار کتاب القضاء باب النکح) مطلب حکم بفسخ قبل نکیہہ ثم احارہ حار ۳۰۵ ط سعید کراتشی (۲) و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل و لو عد او مکرها فان طلاقہ صحیح (الدر المختار) مع هامش رد المختار کتاب الطلاق ۲۳۵/۳ ط سعید کراتشی

(۳) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او نسی فی الامۃ لم یحل له حتی ینکح و حاشا غیرہ و کما صححنا یدخل بہا ثم یطلقها او یموت علیہا والا صل فیہ قولہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح روحا غیرہ و المراد الطلقۃ الثالثة (الہدایۃ) کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۳۹۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان (۴) لا ینکح مطلقۃ من نکاح ما قبلہ ای ثلاثا لو حرۃ حتی یطہا غیرہ و لو العبر مرافقا الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۴۰۹/۳ ط سعید کراتشی

(۵) و سعید ما یحتاج من اجماع و قیوں من الآخر (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب النکاح ۹۳ ط سعید کراتشی و فی النکاح و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل و لو تقدر ما منع لدخل السكران و لو عد او مکرها فان طلاقہ صحیح و ہذا لا یوسفہا سکران (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب الطلاق ۲۳۵/۳ ط سعید کراتشی

(۶) سے کہ حیض سے عمل اور اختیار سب نہیں ہو جاتا تجدید حیض کے بھی ہوں تو بھی نکاح طلاق ہو جاتا ہیں۔

جبر اطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص پر اس کا بھائی تملہ کرتا ہے اور جس پر وہ حمد آور ہے اس کو اپنی جان کا خطرہ ہے حمد آور کا مقابلہ ہے کہ اگر تجھ کو اپنی جان چھانی ہے تو اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے۔ وہ شخص ہر طرح انکار کرتا ہے مگر طلاق سے اس کا انکار مذروہ معذرت کوئی کارگر نہیں اپنے خوف سے جس میں جان کا خوف ہے وہ شخص قلم دوات پیر ایک کاغذ پر طلاق مکرر لکھ دیتا ہے اور جب طلاق کا غلط لکھنے لگتا ہے تو بار بار رو رو کر یہ کہتا ہے کہ تیرے ڈر سے میں یہ غلط لکھ رہا ہوں میرے دل سے طلاق کا انکار ہے میں طلاق ہرگز نہیں دیتا ویسے لکھ دیتا ہوں اور یہ شرط طلاق دینی نہیں سکتی صورت مذکورہ میں مکرر شخص کی بیوی کو کیا شرط طلاق دینی یا نہیں طلاق کا لفظ لکھتے وقت وہ طلاق سے صاف منکر ہے جو حکم شرعی ہو اس سے اطلاع بخشی جاوے تاکہ اس پر عمل ہو کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے عدم وقوع طلاق کا فتویٰ دیا ہے اگر ایسا ہی ہو تو زبہ قسمت ورنہ جو حکم شرعی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ المستفتی نمبر ۱۳۴۷ سیکریٹری انجمن رحمانیہ (جسٹینامندی ضلع ملتان) ۲۷/۱۲/۱۳۵۵ھ ۱۰/۱۰/۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۱) اگر اس شخص نے حالت انظرار صرف طلاق لکھ دی ہے زبان سے ایقاع طلاق کے الفاظ نہیں کہے تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی فلنو اکوہ علی ان یکتب طلاق امرانہ و کتب لا تطلق الخ (شامی) (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دلی

زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب

تک کہ زبان سے الفاظ طلاق نہ ادا کئے ہوں

(سوال) بحر کے رشتہ دار نے آبر بگڑتے تاکہ تم اپنی بیوی کا طلاق دے دینا ورنہ ہم تم سے تعلق قطع کر دیں گے اور تمہاری بدنامی و خواری کریں گے تو بگڑنے لگی اپنی عزت شخص کے خوف سے ان لوگوں کے سامنے اپنی عزت چھاننے کے لئے ایک پرچہ پر لکھ دیا کہ میری بیوی فلانہ بنت فداں میری طرف سے تجھ کو طلاق ہے صرف تحریر کر دیا مگر زبان سے کچھ نہیں کہا ورنہ دل میں ارادہ طلاق دینے کا تھا تو حکم شرعی کا ٹھوم کے حق میں کیا ہے یا نہیں چاروں قومات ایک ہی عورت کے ساتھ واقع ہو جائیں تو اس کے حق میں کیا حکم شرعی صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اول مدرسہ ریاض العلوم

(کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۲) اگر زید کو اس حالت پر مجبور کیا گیا ہو تو اس لکھ دینے سے طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ زبان سے

تلفظ نہ کیا گیا، مجبوری سے مراد یہ ہے کہ اس کو جان کا یا کسی عضو کے تلف ہونے یا ضرب شدید کا خوف اور ظن غالب ہو گیا ہو۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا لفظ اولیٰ

جبراً شوہر سے طلاق لکھوانے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی
(سوال) میری ساس صاحبہ چھبے آئیں اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چل میں نے کہا چلتا ہوں کیا کام ہے
بھی سو رانغا ہوں منہ ہاتھ دھو لوں اس کے بعد چلوں گا آپ ڈر لیتھ جائیں ابھی چلتا ہوں اس پر ساس صاحبہ
نے جواب دیا منہ ہاتھ بعد میں آکر دھو لیو میں یہاں نہیں بیٹھتی۔ ابھی میرے ساتھ چل میں مجبوراً
ساس صاحبہ کے کہنے پر چلا گیا اور وہ مجھے اپنے ناموں کے یہاں لے گئیں وہاں میں نے دیکھا کہ کئی مرد و
عورتیں جمع ہیں میں خاموش جا کر بیٹھ گئی ورنہ ان تھا کہ کیا جبراً ہے کچھ دیر کے بعد مجھ سے سب نے کہا
ہواری رُکن کو طلاق دے میں نے طلاق دینے سے انکار کیا اور سب نے مجھے حیرت میں نے مجبوراً یہ کہا
ابھی مجھے دو دن کی بہت دوا اس کے بعد طلاق دے دوں گا اس پر سب نے کہا ابھی طلاق دے بہت نہیں
دینے میں نے کہا اچھا ایک دن کی بی بہت دے دوں اس پر بھی انکار کیا گیا اس کے بعد پھر میں نے کہا کہ گھنٹہ
دو گھنٹہ کی بہت دے دوں بار بار بہت مانگی لیکن کسی صورت مجھے بہت نہ دی اور طلاق دینے پر مجبور
کیا اور چاروں طرف سے سب نے مجھے کھیر لیا اور ہاتھ پاؤں میں اور میرے بازوؤں کو کالیاں دیں میں
سب پتھر برداشت کرتا رہا کیوں کہ میں تنہا تھا اور میرا وہاں کوئی نہ تھا ورنہ مجھے دھوکے سے بلالیا تھا کہ ضروری
کام ہے اسی جبر کی صورت میں یہی اور تیسری حالت میں مجھ سے جو میرے سازحوں نے کہا وہ مجھ دیا
میرا سازحوں جو چچہ نکھو تارا ہاں بہت رہا خوف کی وجہ سے کہنے سے انکار نہیں کیا تھا کیونکہ میرا سازحوں مجھ
سے طاقتور اور قوی ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی مرد تھے میں اپنی ذات سے اکیلا تھا مجھ سے جو طلاق کے
صور پر کاغذ لکھو لیا تھا وہ میری ساس صاحبہ میرے ہاتھ سے چھین کر لے گئیں تب میں نے پڑوسیوں کی
طرف مخاطب ہو کر زور سے کہا کہ مجھ سے زبردستی طلاق لکھوائی ہے میں نے دل سے طلاق نہیں لکھی
اور نہ اپنی زبان سے طلاق دی اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا جب مجھے ہوش آیا تو میں غارتی کی حالت میں گھر آیا
اور کسی سے پتہ نہ کہا اس کے بعد اپنی ملازمت پر چلا گیا کیونکہ میری ملازمت کا وقت ہو چکا تھا اور دیر بھی
نہ تھی دوسرے روز میں نے وہاں کے پڑوسیوں سے پوچھا کہ تم کو کچھ پتہ ہے میں نے کیا لکھا تب اور مجھ

(۱) فی البحر فی المراد الاکثره غنی المصنف بالطلاق وهو اکثره علیٰ نکت طلاق امراته فک لا یطلق لان النکاح
انقضت مفاد العدة باعتبار الحجة ولا حجة هکذا فی الحدیث، هامش رد المحتار کتاب الطلاق 'مطلب فی الاکثره غنی
الترکیل بالطلاق والنکاح والعناق ۳۲۶ ط سعید کراتشی)

(۲) وبشروط اربعة امور فمرة المکروه غنی انما عده منه سقطاً ولعل وانما فی حوف المکروه انما عده فی الحدیث و لکن
کیون انشی المکروه من مطلقاً او مطلقاً او مطلقاً عده بعد الرضا والموافق کون المکروه من مطلقاً عدا اکثره غنی منه امر
لحقه . (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الاکراه ۱۲۹/۶ ط سعید کراتشی)

حد و ہزلہن جلد ہے (۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ

نواں باب لعان

شوہر دیوی پر ناجائز تحققات کا الزام لگاتا ہے اور دیوی انکار کرتی ہے
(سوال) ایک منکوحہ عورت پر اس کے شوہر ایک غیر مرد کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کرنے
کا الزام لگایا اور اس بناء پر اس سے قطع تعلق کر لیا نیز اس کے مان فقط سے بے نیاز ہو کر روپوش ہو گیا
عورت منکرہ الزام کو بے جہاد بخیر اتی ہے اور الزام دہندہ شوہر سے خدایسی حاصل کرنے کے لئے م
منع کی عدالت میں تفتیش نکاح کا دعویٰ کیا۔ عدالت نے تفتیش مذکور کے نام تین من جاری کئے تے لیکن اس
نے من کی تعمیل نہ کی اور نہ عدالت نے ہوا بعد اعدالت نے تفتیش نکاح کا حکم دے دیا عورت اپنے آپ کو
مظاہر تصور کرتے ہوئے عدالت نے عدالت ایک امام مسجد کی خدمت میں نہ ہو کر ایک ایسے شخص سے
نکاح کی طالب ہوئی جو کہ وہ نہیں ہے جس سے ناجائز تحققات قائم کرنے کا الزام اس کے شوہر نے لگایا تھا
امام مسجد نے عدالت کے حکم تفتیش نکاح کو کافی نہ جانا اور کسی عالم دین کے فتوے پر نکاح پڑھانے کی آمادگی
ظاہر کی طالب نکاح اور طالب نکاح نے انجمن اسلامیہ زور کے مقرر کردہ مفتی مقیم شاہی مسجد زور
سے ایک فتویٰ حاصل کیا جو کہ لف بذا ہے مفتی مذکور اس صورت کو لعان ٹھہراتے ہیں حالانکہ شوہر ان کے
رو برو حاضر نہیں ہوا امام مسجد نے اس فتویٰ کی بناء پر نکاح پڑھا دیا عورت اپنے جدید شوہر کے ساتھ آباد ہے
چند مسلمان ایسے ہیں جو مفتی صاحب کے فتویٰ کو غلط تصور کرتے ہیں و کہتے ہیں کہ معاملہ مذکور میں عدالت
کی صورت پیدا نہیں ہوئی اور امام مسجد نے اس فتویٰ کی بناء پر مذکور مرد اور عورت کا نکاح پڑھانے سے ایک
مرد فعل کار نکاح کیا ہے۔ ان چند مسلمان بھی یوں کا یہ خیال ایک دوسرے سے فتویٰ کی بناء پر ہے جو انہوں
نے ایک مولانا سے حاصل کیا ہے مولانا مدوحہ مفتی بھی غلط ہے۔ یہی صاحب نے فیصلے کی نسبت بھی
منسب ہے مسلمانوں میں دو فرق ہوتے ہیں فیہد ان امور کے متعلق مطلوب ہے -

الف مفتی صاحب مسطورہ فوق کا فتویٰ فقہ حنفی کی رو سے درست ہے یا غلط؟

ب اگر فتویٰ مفتی صاحب کا غلط ہے تو کیا اس کی بناء پر امام مسجد کا مذکورہ عورت مرد کا نکاح پڑھنا

۱ عن سی ہریرہ عن ابن رسول اللہ ﷺ قال حد و ہزلہن حد نکاح و الطلاق و الرجعة ہذا حدت حبس
عرب و العمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی ﷺ و غیر ہم (رواہ الترمذی فی الجامع) ابواب الطلاق
و بعد از حد و ہزلہن فی الحد و ہزلہن فی الطلاق ۱ ۲۲۵ ج ۱ بعد کمرسی و رواہ ابو داؤد فی مسند کتب الطلاق ج ۱
فی الطلاق علی الہرول ۱ ۳۰۵ ط ۱ (معدلہ منہ)

۱۔ یاہرہ منہ۔ کہ اس قول سے ثابت ہے کہ اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے کیونکہ مخالف فتویٰ گروہ کتاب کے امام مسجد نے "امہ فعل" کا کتاب یہ ہے اور مرکب حرام کا فر ہے۔

المستفتی صاحب حق ایم فضل الدین پنجاب کو آپریٹو مین: بور

نقل سوال و جواب از مجن اسلامیت: بور۔ یہ فرمات ہیں مائت دین و متینان شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے شوہر نے مجھے تہمید کر کے ہائون نفقہ چھوڑا ہوا تھا میں نے عدالت میں اس امر کی پیروی کی کہ وہاں سے مجھے نفیق نکاح کا حکم دیا۔ اب میں دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں آپ شہر میرا نکاح فتح ہو گیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں نکاح ان کے حکم و امتداد واقع ہوئی اور نکاح فتح ہو گیا۔ یہ مسئلہ اہل حق و عدل کے علم و فہم کے تحت واقع ہوتا ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ فتاویٰ حاشیہ فی میں ہے۔ مسند قدس الرجل امراته قد فأنوح الحد فی الاجاب فیجب بہ اللعان بین الزوجین کذا فی الہدایۃ اذا قل لہا یارأبہ او انت ریت او رایتک تزنی فانہ یجب اللعان کذا فی السراج الوہاج ، اذالتم افرق الحاکمہ بھما ولا تقع العرقۃ حتی یقضی بالفرقة علی الروح فیما رقیہا بالطلاقی فان امتنع فرق القاصی بینہما و قبل ان یفرق القاصی لا تقع العرقۃ الحج فتاویٰ عالمگیری ، جلد ثانی صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷ مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ عدالت میں حاکم و قاضی کے حکم و امتداد واقع ہوتی ہے اور نکاح فتح ہو جاتا ہے پھر ایام عدت نہ گزر جائے۔ بعد عورت جس شخص سے ساتھ رہنا چاہتی ہے اس لئے مذکورہ بالا صورت میں یہاں تک کہ نکاح حاکم و قاضی کے فتح ہو گیا اور اب استرہا اختیار ہے کہ جس شخص کے ساتھ رہنا چاہے عقد عائنی کرے۔ نکاح سابق فتح ہو گیا۔ لبتہ العبدۃ یفتی محمد عبداللہ راعفی عنہ مفتی شاہی مسجد بور

نقل سوال و جواب مفتی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ فوضیہ عالیہ: بور کیا عورت کے اتنا دعویٰ کرنے سے کہ شوہر نے مجھ پر زانیہ کی تہمت لگائی ہے اس الزام سے میں شوہر سے علیحدہ ہو جا چاہتی ہوں اس قسم کا دعویٰ عام وقت کے پاس دائر ہو اور ۱۰۰ مہینے تک نکاح کرنے کی اجازت حاصل کر لی اس اجازت کو مولوی عبدالستار صاحب نے لکھنا، مگر جو زانیہ نکاح پر زور دیا اس کے بعد ایک امام مسجد نے مطابق اجازت کے نکاح پڑھا دیا اب شرعاً نکاح اور نکاح خوال کا کیا حکم ہے؟ یہ ہوا تو جروا۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ طلاق نہ دے۔ نکاح الزام نکاح سے تفریق کسی وجہ سے نہیں ہو سکتی لہذا قاضی شرعی کے روبرو ہوا کرتا ہے یہاں وہ صورت اصلاً نہیں پائی جاتی ہذا نکاح کی اجازت بالاصل عدالت ہونی اسی وجہ سے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور

مسجد نے جو نکاح پڑھایا ہے یہ ان کا فعل حرام ہے لقولہ تعالیٰ والمحصنات من النساء، شوہر والی عورت کا نکاح پڑھنا حرام ہے اور حرام کا مستحق کافر ہے کافر کا اپنا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کے پیچھے نماز، نیہ، قبل از توبہ ناجائز ہے مجمع عام میں توبہ کرے اور تجدید نکاح، تجدید ایمان کرے وہ ابوں کا بھی یہی حکم ہے اور عورت شوہر ثانی سے نکاح کر شوہر اول کے حوالے کرے بذالما عندی۔ کتبہ مفتی عبدالقادر بدیس مدظلہ۔
غوثیہ عالیہ مسجد سادھوان لاہور خطیب شاہی ستمبر ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۵۵) (از حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صدر جمعیت علماء ہند) دونوں فتوے درست نہیں ہیں پہلا تو اس لئے کہ لعان جاری نہیں ہوا اور جب تک لعان جاری نہ ہو جائے لعان کا حکم یعنی تفریق بھی نہیں ہو سکتی اور لعان ہو جانے کے بعد بھی قاضی کے حکم تفریق سے تفریق واقع ہوتی ہے۔ نہ کہ خود بنو۔ اور قاضی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے غیر مسلم کا حکم کا فیصلہ کافی نہیں۔ ۱۲۱

دوسرا فتویٰ اس لئے کہ اگر کتاب حرام موجب کفر نہیں البتہ حرام قطعی کا احتمال موجب کفر ہوتا ہے اور کسی حرام کا اگر کتاب مستزاد احتمال نہیں، پس امام جس نے نکاح پڑھایا ہے اس کے کفر کا حکم کرتا اور اس کے نکاح ٹوٹ جاتا ہے حکم کر دینا درست نہیں ہے البتہ اس نے نکاح پڑھانے میں غلطی ضرور کی ہے لیکن یہ غلطی اسے کافر نہیں بناتی یہی طرح نکاح کے گواہ اور شرکاء بھی کافر نہیں ہوتے نیز نکاح خوال نے اس فتوے کی بناء پر نکاح پڑھایا جس میں نکاح کو جائز بتایا تھا تو اس نے منکوحہ الغیر کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ اپنے خیال میں ایسی عورت کا نکاح پڑھایا جس کو وہ ایک عالم کے فتوے کے بموجب نکاح پڑھانے کا محل سمجھتا تھا اور اس صورت میں وہ مستحق حرام قرار نہیں دیا جا سکتا اگرچہ فی الحقیقت اس کا یہ خیال مطبق واقع نہ ہو مگر اس کو تکفیر سے بچانے کے لئے کافی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ غفرلہ مدظلہ امینیہ دہلی

شوہر نے بیوی پر تہمت لگائی ہے اب بیوی تفریق کرے اور دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) اگر نہ خود اپنی زوجہ منکوحہ کا مکمل حرام قرار دے اور مشہور کرے تو نکاح قائم رہتا ہے یا

(۱) النساء ۲۴

(۲) وحصنہ ما یصل الیہ الشرعیہ من کتاب و منہ و ان العا و لو اکبرہ و یب سفیر الحکم فینا و ان قل بقرعہ الذی وقع للعاد عہ و یفرق (در مختار) و ان فی الرد و هو انہ لا ینفع الفرقة نفس المدان قبل تفریق الحاکم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳/ ۴۸۸ ط سعید)

(۳) و اقلہ ان الشہادۃ ای انہا علی المسلسل (در مختار) و ان فی الرد و حصنہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعق و السلوک الحریۃ و مقصود ان سبیلہ لکفر لا یصح و ان فی البحر و نہ علم ان سبیلہ لکفر صحیح و نہ لم یصح فتاویٰ علی المسلم حال کفر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح ۵/ ۳۵۹ ط سعید کراچی)

(۴) انہ اعقد الحرام حلالا فان کانت حرمة لعنہ و نہ ثبت مدلل قطعی بکفر و لا کفر بہ نہ یکن حرمة لعنہ او ثبت مدلل قطعی و یعضیہم لم یفرق من الحرام لعنہ و لعنہ و ان من اسحق حرما فکافر و فعل هذه الاشياء و ندون الاستحلال فسق (شرح العقد النسیفی ص ۱۸۵)

نہیں؟ (۲) بائع حمل حرام ثابت رہنے کے بعد اسے بطور زوجہ منکوحہ اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) جوہر سے سوال نمبر ۱۸۱۱ انصاف نکاح پر مسمومہ و مریہ بیکہ اپنا نکاح کرنے کی مستحق ہے یا نہیں؟ نانہ کا تحریر میں بیان ہے کہ میں ۹ ماہ سے لب تک اپنی منکوحہ کے پاس نہیں گیا اور نہ ہی اس سے ہم لمس ہو اور منکوحہ کا سات ماہ کا حمل اس وقت ہو چکا ہے مقدمہ منجانب منکوحہ واسطے متعین نکاح عدالت کے سپرد ہے۔ المستفی نمبر ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

(جواب ۲۵۶) اس قسم کے بیان سے جیسا کہ مانگنے والے نے بیان اور سوال میں مذکور ہے ثابت ہو گیا ہے کہ منکوحہ عدالت میں بھی جیسا کہ بیان دے اور اس پر قائم رہے تو مقدمہ شریعہ اس وجہ سے نہ چلے گا اور اگر عدالت میں جیسا کہ تو بیچہ حرمہ و جین میں تحریر کیا گئے ۱۵ ماہ تک کا یہ خیال کہ میں ۹ ماہ سے زوجہ سے ہمسر نہیں ہو اور اس کو مسترد کیا گیا ہے تو یہ حمل کسی بد فعلی کا ہی نتیجہ ہے، غلط ہے اس لئے کہ جس حمل کو عدالت ہکا سمجھا جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ زیادہ مدت کا ہو، کیونکہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال تک ہے۔ مری نہیں ہے کہ نوہ میں ہی پید ہو جائے تو اس کو اس خیال سے باز آنا چاہیے جب تک باقاعدہ لعان نہ ہو جسے اس وقت تک اس کی منکوحہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس کو مثل زوجہ رکھ سکتا ہے ہاں اگر وہ اس قسم کا اجماع لازم رکھے گا تو اس پر حد قذف لازم آئے گی یا لعان کرنا ہوگا۔ (د) محمد کفایت اللہ کان اندلہ دلی الجواب صحیح حبیب مرسلین غشی عنہ ناب متفق۔ الجواب صحیح محمد عظمت اللہ ناب متفق جمعیتہ امامیہ ہند۔ زوجہ کے لئے بیکہ ہے کہ شوہر سے خواہہ رتی سے تفسیر کرنے ورنہ لعان آخری شریعی فیصلہ ہے۔ کتبہ ہندہ محمد یوسف عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

بیوی کو شوہر نے زانیہ کی تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان لعان ہوگا
(سوال) اگر کسی شخص کی بیوی اپنے خاوند کے گھر سے کسی رشتہ دار کے گھر آوے اور وہاں آکر دو ماہ بعد

۱۔ وجہ اسے لا یمع لفرقة نفس لعان فی غرض الحاکم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۸ طبع سعید کراچی

۲۔ وسمہ قذف الرجل زوجته قذف زوج الحد فی الاحیاء فی حد قذف بصریح المرنا فی دوائر الاسلام ووجہ او من بنی بسب الزیادہ وطلہ لا یمع فی حد قذف حتی ہلا علی او یکذب بفسخ الحد فان لا علی لا علی ولاحیست فی حد قذف لعان ولا تحد و توبیر الاشارة و سرچہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۳ ۴۸۵ طبع سعید کراچی

۳۔ وسمہ حد القذف الشرعی بہ من کذب وسمہ فان لعنا ولو اکوہ دست بتعریق الحاکم الہدی بوجع اللعان عہدہ و غرض وان لم یصر لفرقة و توبیر الاشارة و سرچہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۸ طبع سعید کراچی

۴۔ کثر مدہ الحمل مستان (المر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) فصل فی ثبوت السب ۵۴۰ طبع سعید کراچی

۵۔ بحد النحر او الحد قذف المسلمہ لحد الزانیہ حرجہ البائع الدقی العقیق عن فعل الزانیہ بصریح الزیادہ (المر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الحدود) باب حد القذف ۵۰ طبع سعید کراچی

حمل قرار پاجائے اور خود اپنے تئیں اس رشتہ دار کے گھر آنا فرض الزام نہ کاری ظاہر نہ کرے اور اس رشتہ دار سے اپنی بیوی کا ناجائز تعلق بیان کرے ورنہ بیوی پر تمت نہ کاری لگائے اور حمل قرار دے تو بروئے لعن مندرجہ مملوکہ تنسیخ نکاح کی مستحق ہے یا نہیں اور عدلے دین تفریق زوجین بقاعدہ شرعیہ کس طرح فرماتے ہیں (۲) مسماۃ مذکورہ کا حمل اس وقت سات ماہ کا ہے جو مدت تنسیخ نکاح دو ماہ کی جہد اپنا نکاح کس وقت کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۳۴۲ نورانی شمسہ ۳۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ ۱۷ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۵۷) خود نہ کی طرف سے بیوی پر زنا کی تمت لگائی جائے تو لعن واجب ہوتا ہے۔ لعن ن صورت یہ ہے کہ مرد چنانچہ قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے عورت کی طرف جو زنا کاری کی نسبت کی ہے اس میں میں سچ ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو پھر عورت بھی چنانچہ قسمیں کھائے کہ میرا نہ اس الزام لگانے میں جھوٹا ہے اگر وہ سچا ہو تو میرے اوپر خدا کا غضب نازل ہو اگر فریقین یہ قسمیں کھالیں تو عدلے پورا ہوا اور اس کے بعد حاکم دونوں میں تفریق کر دیتا ہے اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۳) زوجہ کو مرد وادویہ جاتا ہے اور بعد انقضائے مدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

لعان کے لئے دارالاسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے

(سوال) زید تین سال کے بچہ پر ونیس سے واپس آیا اس کی زوجہ بندہ نے اس کی غیبت کے نہانے کا عقد طے کیا زید نے خرچہ دینے سے انکار کیا اور بہتان زنا کا دیا بندہ نے اپنا تعلق زن و شو قطع کر کے بہتان زنا کا دعویٰ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا کہ تم نے فریقین کے دعویٰ اور جواب اور شہادت سننے کے بعد فسخ نکاح کا حکم صادر فرمایا اس وجہ سے کہ زید نے خرچہ طے کر کے پر جھوٹا بہتان تمت زنا کی لگائی ہے اس لئے

(۱) قسم قداف بصریح الزامی دارالاسلام روحہ العقیقۃ عن فعل الزنا و تہمتہ و صلح لاداء الشہادۃ علی المسلم و من یسب لولد و طلقہ لا عن ذل ای حس حتی یلا عن او یکذب بقسم فیحدون لا عن لا عن (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۳/۴۸۴ ۴۸۵ ط سعید)

(۲) و شرعاً شہادت اربعۃ کثیرہ الزام و کذاباً یا بمان مقرباً وہ شہادۃ باللعن و شہادۃا بالعتب قائمہ شہادۃ مدعہ حد انصف فی حقہ و شہادۃا مقدم حد الزنا فی حدیث (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۳/۴۸۴ ط سعید) کرتشی و قول فی الہدایۃ و حقیقۃ اللعان ان مدعی القاضی بالروح فی شہادۃ اربع مرات یقول فی کل مرۃ شہد باللہ ای لمس الصادقین فیما وسمیہا و یقول فی الحاقبۃ لعنہ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین فیما وسمیہا و یقول فی کل مرۃ شہد باللہ ای لمس البیہا فی جمع ذلك ثم شہد المرۃ اربع مرات یقول فی کل مرۃ شہد باللہ ای لمس البیہا فیما وسمیہا و یقول فی الحاقبۃ لعنہ اللہ علیہا ان کان من الصادقین فیما وسمیہا و یقول فی الہدایۃ کتاب الطلاق باب اللعان ۲/۴۹۸ ط شرفۃ علمہ ملتان)

(۳) فان النعابت بتفریق الحاکم الذی وقع اللعان عدہ (در مختار) و قول فی الرد (قولہ بت تفریق لحدکم) ای بکون التفرقة تطبیقہ ناسۃ عدھما و قول ابو یوسف ہو بحریم موبد ہدایۃ و هو ایہ لا ینع تفرقة نفس اللعان قبل تفریق لحدکم و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳/۴۸۸ ط سعید کرتشی

(۴) اس کے بعد مدت میں نکاح نہیں ملتا مگر نکاح مکرر نہ ہوتا ہے۔ قسم میں احد بخاورہ قسم یعقلہ اصلاً و ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان مطلب فی نکاح لعمدہ و اساطیر ۳/۵۱۶ ط سعید کرتشی

قانون شری کی رو سے بندہ فسخ نکاح کی مستحق ہے زید نے عدالت عالیہ میں اپیل داخل کر کے پر ویس
۱۱ مئی ۱۹۳۱ء میں چھ ماہ تین سال کے بعد حاکم نے اپیل خارج کر کے پہلا فیصلہ جاری رکھا بروہہ وغیرہ
مسمو تھے فنان کی نسبت چند مہینوں سے دریافت کیا گیا تو یہی جواب ملا کہ فسخ نکاح کے لئے شرعی قاضی
شرط ہے یہاں کے حاکم کا فیصلہ کوئی چیز نہیں ہے ایک شخص نے یہ بھی رائے دی کہ اس ملک میں تبدیل
مذہب سے نکاح فسخ کیا جاتا ہے اور فیصلہ کو نو سو سال ہو گیا کہ چودہ سال سے زید نے جان و نفقہ نہیں دیا نہ اس کا
پارہ پتہ معلوم ہے نہ اس کے آئین کوئی امید پائی جاتی ہے اور بندہ نکاح کی خواہش رکھتی ہے اب دریافت
غیب یہ امر ہے کہ وہ تبدیل مذہب کوئی صورت کچھ نکاح اور اجازت عقد نکاح کی نکل سکتی ہو تو ارغام فرمائی
جاء۔ المسماعی نمبر ۲۲۱۲، ماری نیو (ہندسٹی) ۲۳، تاریخ اول جول ۱۳۵۰ھ ۲۵ مئی ۱۹۳۱ء

(جواب) (از مولانا سید سلیمان ندوی) یہ صورت ان کی ہے ان میں صرف ان سے تفریق واقع نہیں
ہوئی حنفیہ کے نزدیک قاضی کا فیصلہ شرط ہے نیز یہ کہ وہ قاضی مسلمان ہو اور اسلام میں ہوا بہت شائع
کے نزدیک نفس ان سے تفریق ہو جاتی ہے اور قضاء قاضی کی ضرورت نہیں (دیکھئے شامی) ص ۹۱۰
مصرعی) بندہ اتنا ہی جو صورت ہے اس میں اس وقت تک جب تک نظام شریعت قائم نہیں جائے وقت کا
فیصلہ مجبوراً مانا جاتا ہے اس سے صورت مسوالم میں اگر حاکم نے تفریق کا فیصلہ نہ دیا ہے تو عورت
نکاح کر سکتی ہے۔ (سید سلیمان ندوی)

(جواب ۲۵۸) (الفاضل متقی اقصم) عورت کو لازم ہے کہ کسی مسلمان مجسمہ بیٹ کے سامنے اپنا مقدمہ
پیش کرے خواہ جدید فیصلہ صل کرے یہ فیصلہ سابق کی اس سے حنفیہ کے رائے (۱۲۱) کے بعد نکاح شرعی
کر سکتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی۔

۱۱۔ فص دفع مخرج الزنا فی دار الاسلام روحہ الغیضہ عن فعل الزنا وبہتہ او نعی مسب الولد و طالعہ لا
عن و صمدہ ما یصل نفس لیسری بہ من کذب و سب و انباء ولو اکثرہ بائ بتفریق الحاکم الادی و قع لعان
عبدہ (در مختار) و قل فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرف (قوله بائ بتفریق الحاکم) .. و هو ان لا یقع
بفرقة نفس بعد ان یفرق الحاکم و قل بعد سطر و عبد لیسری مع الفرقة نفس البعاد (ہامش رد المحتار مع
الدر المختار کتاب الطلاق) باب اللعان ۳ ۸۸۰ ۸۵۰ ۸۴۰ ط سعید کرانی (۱۹۳۱ء)
(۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء)

(۳) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء)
صبریح کران فی دار الاسلام روحہ الغیضہ عن فعل الزنا وبہتہ (در مختار) و قل فی الرد (قوله فی دار الاسلام)
اخرج دار الحرف لا یقطع الولد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق) باب اللعان ۳ ۸۴۰ ط سعید
کرانی (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء) (۱۹۳۱ء)
و قوت زوجہ کا یہ نہ ہو بھی حکم تفسیر ہے کہ صرح بہ فی الدر المختار مع ہامش رد المحتار و اہل اہل الشہادۃ ہی
ادبہا عنی المسلمین (در مختار) و قل فی الرد قل فی الحرف و بہ علم ان تعبد الکافر صحیح وان لم یصح قضاء عی
تسلیم حال کفر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الفضاہ ۳۵۴ ط سعید کرانی) و قل ایضا و یجوز
عبد انقص من اسلطان العدول و الحار ولو کفر (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۶۸ ط
سعید کرانی) کد فی اعداد لیسری لیسری الاعظم محمد شعیب الدیوبدی کتاب الطلاق باب الطہار والاہل
واللعان ۲ ۵۷۴ ط ادارة المعارف دار العلوم کرانی

دسواں باب تعلیق

طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا، تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال) زید نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ مجھ کو کچھ روپیہ کاروبار کے واسطے دو بھائیوں نے اس خیال سے کہ زید روپیہ مفت میں براد کر دے گا کہا کہ ہم نہیں دیں گے زید نے اس غصہ میں کہا کہ اگر تم مجھ کو روپیہ نہیں دو گے تو میری زوجہ پر تین طلاق یعنی ایک دو تین۔ پس اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بالفعل واقع ہوئی یا نہیں؟ یا معلق رہی کیونکہ الفاظ تعلیق اس میں مصرع موجود ہیں۔

(جواب ۲۵۹) صورت مسئلہ میں طلاق معلق رہے گی اگر اس کے بھائیوں نے روپیہ نہیں دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر دیدیا تو کچھ نہیں واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری) (۱) لیکن اگر زید کے کام یا قرنیہ مقام سے روپیہ دینے کا کوئی وقت معین ہوتا ہو تو اس وقت تک نہ دینے سے طلاق پڑ جائے گی اور اگر وقت کا مطلق ذکر نہ ہو تو زید یا اس کے بھائیوں میں سے لول مرنے والے کے اخیر جزء حیات میں طلاق پڑے گی۔ (۱) واللہ اعلم

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا۔ (سوال) کسی زن و شوہر میں اتفاق ہو گئی اور زوجہ نے زید اپنے شوہر کو طلاق دینے کے لئے مجبور کیا مگر زید نے طلاق نہ دی ہندہ زوجہ نے اس کو بار بار تنگ کرنا شروع کیا تو زید نے کہا کہ اگر تم مہر بخش دو تو میں طلاق دے دوں ہندہ نے نا منظور کیا لیکن لوگوں کی فمائش سے اس نے کہا کہ اچھا ہم مہر بخش دیتے ہیں تم طلاق دیدو اور پھر تنگ کرنا شروع کیا زید نے مجبوراً غصہ کے وقت طلاق بائن کہہ کر ایک طلاق دی ہندہ نے دوسرے ہی دن یہ اعلان کیا کہ میں نے مہر نہیں بخشا زید طلاق دینے کے بعد سفر کو جا چکا تھا جب وہ واپس آیا تو اس کو بھی معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ اگر تم نے مہر لوگوں کے سمجھانے سے بخشا تھا اور اب کہتی ہو کہ نہیں بخشا ہے تو میں نے بھی تمہیں طلاق مہر بخشے پر دی تھی اور میرے طلاق دینے میں شرط تھی یعنی بشرط

(۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱/۲۰ ط ماحدبہ (کوئٹہ)

(۲) بخلاف ما اذا کان شرط الحث امر اعد میا مثل ان لم اکلم ریذا وان لم ادخل فانہا لا تنطل نفوت المحل بل یتحقق بہ الحث فلیأس من شرط البر وهذا اذا لم یکن شرط البر مستحیلا (ہاشم رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق مطلب فی مسئلۃ الکوز ۳/۳۹۹ ط سعید کراتشی)

بہرہ میں نے تجھ کو طلاق دی تھی اب بندہ رہے پر راضی ہے اور زید رکھنے پر راضی ہے ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ پوچھا تو جروا

(جواب ۲۶۰) اگر زید نے خالق کو معافی مہر پر معلق کر کے خالق دی تھی اور بندہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور اگر زید نے بندہ کے وعدہ پر اعتبار کر کے بلا تصدیق کے طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی ہے (۱) لیکن چونکہ ایک خالق بائن ہے اس لئے زید دوبارہ نکاح کر کے اس کو رکھ سکتا ہے حالانکہ ضرورت نہیں (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

شوہر نے کہا کہ ”اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب میرا تم سے تمام عمر کوئی تعلق نہیں رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۶۱) زید عرصہ دو سال بعد بموجب حکم حاکم بندہ یعنی اپنی زوجہ منکوحہ کو لینے کے واسطے آیا بندہ نے جانے سے انکار کیا بندہ کے انکار کی وجہ سے بات بڑھ گئی اور زید نے حالت غصہ بندہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم بیٹھ کے لئے مجھ سے چھوٹ نہیں لو اب میرا تم سے تمام عمر کے لئے کوئی تعلق نہیں رہا بندہ خاموش ہوئی اور زید کے ہمراہ نہیں گئی کیا مذہب حنفیہ میں زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے بندہ پر طلاق شرعی قائم ہو گئی یا نہیں؟ فقط

(جواب ۲۶۱) یہ الفاظ چونکہ غصہ و غضب کی حالت میں کہے گئے ہیں اور متخصّل لہجہ میں ہیں اس لئے اگر عورت اس وقت خاوند کے ساتھ نہیں آئی تو اس پر طلاق بائن واقع ہوئی (۱) نکاح جدید کے ساتھ اس خاوند کے پاس بھی رہ سکتی ہے (۲) واللہ اعلم

(۱) قوله لها انت بالف او على الف و قبلت في مجلسها لزم الالف لانه تعويض او تعليق (در المحتار) وقد في الفرد و قوله لانه تعويض) قال الربيعي و لاندس قولها لانه عقد معاوضة او تعليق بشرط فلا تعدد للمعاوضة بدون لنسب ولا يرث المعلق بدون الشرط ادلا ولاية لا حد هنا في الزام صاحبه بدون رضا ودهش رد المحتار مع الدر للمحار كتاب الطلاق باب الحلع ۱/۳ ۱۱۹ ط سعيدكراتشي

(۲) يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عدا او مكروا (الدر المحتار) مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/۳۳۵ ط سعيدكراتشي

(۳) اذا كان الطلاق بانا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة وبعدها نقصانها (الفناوى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۲۶ ط ماجدیه كونه)

(۴) في الفقه (اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم بیٹھ کے لئے مجھ سے چھوٹ نہیں) محض اور خاص جواب ہے جس میں (۵) اس لئے کہ یہ الفاظ الفاظ کلیات میں سے ہیں کما فی الہدیۃ او قال لہ یبقی بی و سبک نکاح يقع الطلاق ان یوی و فی الفناوی لہ یبقی بی و سبک عمل و یوی يقع (الفناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الذی فی ابقاع الطلاق الفصل الخاص فی الکلیات ۱/۳۷۵ ۳۷۶ ط ماجدیه كونه)

(۶) اذا كان الطلاق بانا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة وبعدها نقصانها (الفناوى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۲۶ ط ماجدیه كونه)

اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا! (سوال) ایک شخص نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ ماہ تک نان نفقہ لہاں نہ دوں تو چھ ماہ بعد تجھ کو طلاق ہے اور دوسرے مرد کے ساتھ تجھ کو نکاح کرنے کا اختیار ہے آٹھ آنے کے سرکاری دستاویزی کاغذ پر یہ تحریر لکھی تھی نکاح کے بعد زوج کے پاس یہ عورت دو سال برابر رہی بعد دوسرے کے یہ شخص نکاح کرنے والا اپنے وطن کو چلا گیا اور وطن گئے ہوئے اس کو چار سال ہو گئے اس مدت میں نہ اس شخص نے زوجہ کے لئے کچھ خرچ کیجئے نہ کوئی خط روانہ کیا عورت نے زوج کے پاس تھی خط روانہ کئے اس مضمون کے کہ یا تو مجھے نفقہ دے یا طلاق دے مگر وہ شخص اس کا کچھ جواب نہیں دیتا نہ وطن سے آتا ہے وہ شخص زندہ موجود ہے صورت مسئلہ میں اس دستاویز کے مطابق عورت کو طلاق ہو چکی یا الگ طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ بیو تو جروا

(جواب ۲۶۲) یہ تعلیق اگر قبل الزکاح واقع ہوئی جب تو اغو ہے کیونکہ اس وقت تک منکوحہ پر اسے حب استماع حاصل تھی اور اس تعلیق میں انفس الی الملک نہیں ہے (ہاں اگر اس طرح تعلیق کی گئی ہو کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں اور پھر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ پر طلاق ہے تو تعلیق صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر بعد الزکاح یہ تعلیق واقع کی گئی ہو تو بعد وجود شرط عورت پر طلاق پڑی اور بعد انقضائے عدت اسے دوسرے نکاح کا اختیار ہے۔ قال لا جبیۃ مادمت فی نکاحی فکل امرأۃ اتزوجھا فھی طالق ثم یروجھا فزوج علیھا امرأۃ لا یقع ولو قال ان تزوجت کما دمت فی نکاحی فکل امرأۃ اتزوجھا والمسنلۃ بحالھا یقع۔ کذا فی الوجیز للکوردی (عالمگیری) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(سوال) شخصے درکار بن نامہ زن خود نوشتہ دلو کہ تا حین حیات تو زن دیگر نکاح حکم اگر کتم ہر ان زن یک دوسرہ طبق واقع است۔ انکو شخص مذکور زوجہ اولی راضق دادرہ نکاح دیگر کردہ است بموجب شرط نہ کو رہا بزوجہ ثانیہ طلاق واقع شدیانہ؟ بیو تو جروا

(ترجمہ) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کے کاتبن نامہ میں یہ تحریر دی کہ تیری زندگی بھر کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو اس عورت پر ایک دو تین طلاق ہے۔ اب اس شخص نے پہلی بیوی کو طلاق دیکر نکاح ثانی کر لیا ہے تو شرط نہ کو رہا کے مطابق زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بیو تو جروا۔

(۱) واذا اصابہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکاً و یضیفہ الی ملک و العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا وغیرہما ۴۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا وغیرہما ۴۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

(جواب ۲۶۳) طلاق مصق بشرط وقت وقوع شرط واقع می شود، و در صورت سوال شرط طلاق زوج ثانیہ اس قرار دادہ کہ نکاحش حیات زوجہ اولی واقع شود پس تا وقتیکہ زوجہ اولی بتقید حیات است بہ بیخ زید میر نکاحش روا نباشد اگر کند زن ثانیہ مظہر گردد۔ زیرا کہ در الفاظ تعلیق حیات زوجہ اولی را مطلق ذکر کرده است تنقید زمانہ حیات منسوخہ و زن اولی نہ کردہ پس نظر بہ منطوق کلام زمانہ حیات بر اطلاق خود باشد خواہ منکوحہ باشد یا نہ باشد۔

و علی هذا قال كل امرأة تزوجها بغير اذنك فطالق - فطلق امرأته طلاقاً بانما او ثلاثاً ثم تروج بغير اذنها طلقت لانه لم يتقيد بيمينه ببقاء الكاح لا نها انما تنقيد به لو كانت المرأة تستفيد ولاية الاذن والمنع بعقد النكاح انتهى فتح (رد المحتار) (۱۰)

قلت یؤخذ من هذا ان التقيد بالنكاح انما يعتبر اذا كان للكاح مدخل في افادة الشرط ولذا الغوا تقيد اليمين المذكور بزمان الكاح لانه ليس لعقد الكاح مدخل في افادة ولاية الاذن بالتزوج للزوجة فان الزوج مستقل في تزوج الثانية بغير استیذان ولا استشارة من الزوجة الاولى. وظهر بهذا حکم السؤال الذي نحن بصدد جوابه انه لما علق طلاق الثانية بوجود الزوج في حياة الزوجة الاولى - و بان الزوج الاولی وتزوج الثانية في حياتها تطلق الثانية ولا تنقيد اليمين بزمان الكاح فان عقد النكاح لا يفيد المنع من الزوج بالثانية فلا دلالة على التقيد بزمان الكاح في كلامه فيجوز على اطلاقه

لیکن اگر زوج در کلام خود نیت کرده باشد کہ یمن متقید بزمان نکاح زوجہ اولی بہست و بریں تنقید عمل کرده بعد اطلاق و بابت زوجہ اولی نکاح دیگر کردہ پس اس نیت دیکہ معتبر باشد و اور انما یندوین اند میرسد کہ زوجہ ثانیہ معاشرۃ قائم دارد۔

نية تخصيص العام تصح ديانة اجماعاً - لا يصدق قضاء (در مختار) (۱۱)

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ سنہری مسجد دہلی

(ترجمہ) مشروط طلاق شرط کے پائے جانے پر واقع ہو جاتی ہے صورت مسئلہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑنے کی یہ شرط قرار دی گئی ہے کہ اس کا نکاح زوجہ اولی کی زندگی میں منعقد ہو تا وہ جب تک کہ زوجہ اولی زندہ ہے اس شخص کا کسی دوسری عورت سے نکاح صحیح نہیں ہوگا اگر کرے گا تو زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑ جائے گی

(۱) و اذا اصابه الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لا امرأته ان دخلت الدار فالت طالق (الغواي الهدية كتاب الطلاق) الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واداو غيرهما ۱ ۲۰ ط ۴۲۰ ط ۱ ما حذبہ کوئٹہ

(۲) هامش رد المحتار كتاب الايمان باب اليمين في الضرر والقتل وغير ذلك مطلب حلفه وان ليعلمه بكل داعر ۸۴۵/۳ ط معبد کراچی

(۳) الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الايمان باب اليمين في الأكل والشرب والنس والكلام ۷۸۴ ط معبد کراچی

کیونکہ تعلیق کے الفاظ میں زوجہ اولیٰ کی زندگی کو مطلقاً ذکر کیا ہے اور زندگی کے ساتھ اس کے نکاح میں رہنے نہ رہنے کی قید نہیں لگائی ہے پس ظاہر کلام کے لحاظ سے زمانہ حیات کو اپنے احلاق پر ہی رکھا جائے گا خواہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

حلی ہذا اگر کسی شخص نے کہا کہ بروہ عورت جس کے ساتھ تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں اس پر طلاق ہے اور پھر اس نے اس ہی کو طلاق بائن یا مغلطہ دیدی اور بغیر اسکی اجازت کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اس کی یحیٰن بتائے نکاح زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں ہے یہ تنقید اس وقت ہو سکتی تھی جب کہ عورت کو مرد کے عقد نکاح کے لئے منع و اجازت کا حق اور وایت حاصل ہوئی (رد المحتار)

میں (میب) کہتا ہوں کہ مذکورہ اقتباس سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ بتائے نکاح زوجہ اولیٰ کی قید اس وقت معتبر ہو سکتی تھی جب کہ بتائے نکاح شرط کے لئے مقید ہوتا اور اسی وجہ سے فقہاء نے زمانہ نکاح کی قید کو لغو قرار دیا ہے کیونکہ مرد کے نکاح ثانی کے لئے زوجہ اولیٰ کو ولایت اذن حاصل نہیں ہے مرد کو زوجہ اولیٰ کے مشورہ و اجازت کے بغیر نکاح ثانی کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اس سے مسئلہ مذکورہ سوال کا حکم معلوم ہو گیا کہ مرد نے جبکہ طلاق زوجہ ثانیہ کو حیات زوجہ اولیٰ کے اندر تزویج کے ساتھ مشروط کیا اور پہلی زوجہ کو طلاق دیکر اس کی زندگی میں دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو دوسری پر طلاق پڑ جائے گی اور اس یحیٰن کو زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں کیا جائے گا کیونکہ زوجہ اولیٰ کا زمانہ منکوحیت عقد ثانی کے لئے مانع نہ تھا لہذا یحیٰن کو اس کے ساتھ مقید کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں جس اس کا کام اپنے الطلاق پر ہی رکھا جائے گا لیکن اگر شوہر نے اپنے کلام میں یہ نیت کر لی ہو کہ یہ یحیٰن زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید ہے اور اس تنقید کو پیش نظر رکھتے ہوئے زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے اور علیحدہ کرنے کے بعد نکاح ثانی کیا تو یہ نیت دیکھتے ہوئے اس صورت میں اگر وہ زوجہ ثانیہ کے ساتھ تعلقات رکھے تو آخرت میں باز پرس نہ ہوگی کسی عامی شخصیت کی نیت دیکھنا معتبر ہوتی ہے یہ متفق علیہ مسئلہ ہے مگر قضاء قابل اعتبار نہیں ہے۔ (در مختار) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی۔

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج میں مغرب کی نماز نہ ادا کروں تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے مغرب کی نماز پڑھی لیکن قرأت میں غلطی کی کہ چائے عصی ادم ربہ کے میسر پڑا اور ربہ کی بارپوش پڑھ لی۔ اس کی زوجہ نے یہ غلطی سن لی تھی زوجہ نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا کہ میرے خاوند نے میری طلاق و مغرب کی نماز ادا نہ کرنے پر معلق کیا تھا اور اس نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ مذکورہ بالا غلطی اس نے کی جس سے اس کی نماز فاسد ہو گئی اس لئے وجود شرط کی وجہ سے میں مطلقہ ہو گئی ہوں قاضی نے زید سے دریافت کیا اس نے غلطی کرنے کا اقرار کیا مگر کہا کہ چونکہ یہ غلطی مجھ سے خطا ہوئی قصداً میں نے غلط نہیں پڑھا

اس لئے میری نماز صحیح ہوئی اور وجہ شرط نہیں ہوا قاضی نے زوج کے اقرار بالخط کو تسلیم کر کے اس کی صحت نماز کا حکم کر دیا اور زوجہ کا موی طبق خارج کر دیا اس کے بعد عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ چونکہ کلمہ مذکورہ ایک کلمہ کفریہ ہو گیا تھا زید نے کلمہ کفریہ کا حکم کیا ہے اس لئے وہ مرتد ہو گیا اور ارتداد کی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کا حق مجھے حاصل ہو گیا ہے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے یعنی فسخ نکاح کا حکم کر دیا جائے سوال یہ ہے کہ قاضی کا پاس حکم دربارہ صحت نماز صحیح واقع ہو یا نہیں اور کیا اب قاضی زید پر ارتداد کا حکم کر کے فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے؟ یہ تو جہرا

(حواص ۲۶۴) زید کا دعویٰ دربارہ صدور غلطی من الخط وعدم قصد واختیار مقبول ہے کیونکہ نماز اور اس کے ارکان و شرائط حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خاصہ میں دعویٰ خطا و یأثم وقضاء مقبول ہے والخطا وهو عذر صالح لسقوط حق اللہ تعالیٰ و یصیر شبهة فی دفع العقوبة حتی لا یأثم الحاطی ولا یؤاخذ بعد او قصاص (کذا فی نور الانوار) فان زفت الیہ غیر امرأته فطنها انہا امرأته فوطئها لا یحد ولا یصیر اثما (نور الانوار) جیسے کہ خطا غیر عورت سے وہی کر لی یا شمار سمجھ کر کسی انسان کو مار ڈالا تو ان صورتوں میں دعویٰ خطا قضاء بھی مقبول ہے اور حد و قصاص واجب نہیں ہوتا کیونکہ حدود حقوق اللہ خاصہ میں سے ہیں اور ان میں دعویٰ خطا مقبول ہے پس جب کہ دعویٰ خطا مقبول ہو تو اب یہ دیکھنا ہے کہ قرأت میں خطا اعراب خاطر پڑھنے کا کیا حکم ہے تو حنفیہ میں اگرچہ ایسی غلطی میں جس سے معنی میں تغیر فاحش ہو جائے فساد صلوٰۃ کے قائل ہیں لیکن متاخرین میں سے بہت سے جلیل القدر مفتی فرماتے ہیں کہ نماز صحیح ہو جائے تو فاسد نہ ہوئی اور یہی قول مفتی ہے۔ واما المتأخرون کاب مقاتل وابن سلام و اسمعیل الزاهد و ابی بکر اللہی والہدی و ابی الفضل والحلوانی فاتفقوا علی ان الخطا فی الاعراب لا یفسد مطلقا ولو اعتقاده کفر (رد المحتار) و کذا وعصی اذہ ربہ یصب الاول و رفع الثانی یفسد عبد العامة۔ و کذا فساء مطر المصدین یکسر الذال و ایاک نعد یکسر الکاف والمصور مفتوح الواو۔ و فی الواو لا یفسد فی الكل و بہ یفتی بزاریہ و حلاصہ (رد المحتار) وهو الانسہ کذا فی المحیط و بہ یفتی کذا فی العتابہ و ہکذا فی الطہیریہ (عالمگیری) پس اس قول مفتی کے موافق قضاء اول یعنی صحت

(۱) نور الانوار، شرح المسار، باب القیاس، فصل فی بیان الاہلیۃ، ص ۳۱۰ ط سعید کراچی۔

(۲) ایضا حوالہ سابقہ

۳۰، دہش، رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکفر فیہا، مطلب مسائل رلة القاری ۱ ۶۳۱ ط سعید کراچی

(۴) ایضا حوالہ سابقہ

(۵) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخمس فی الہ الفتاویٰ ۱ ۸۱ ط ماحدہ کوئٹہ

نماز کا حکم صحیح ہو گیا اور جب نماز صحیح ہو گئی تو وہ جو شرط نہ ہو اور طلاق معلق واقع نہ ہوئی، اس کے بعد عورت کا ارتداد زوج کی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کرنا غیر مسموع ہے کیونکہ قاضی اس صورت میں ارتداد زوج کا حکم نہیں کر سکتا جس کے وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) اب اگر حکم بانارتداد کیا جائے تو دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ قضاے لول حال باقی رہے اور قضا بانارتداد بھی ردی جائے اس میں تو صورت حور پر اجتماع ضدین بلکہ تینین ہے۔ کیونکہ قضاے لول کا مقتضی سخت نماز ہے اور قضاے ثانی کا بطلان نماز قضاے لول کا مقتضایا تکاح ہے اور قضاے ثانی کا بطلان نکاح قضاے لول کا مقتضی اسلام زید ہے (کیونکہ صحت مصلوۃ کے حکم سے لئے اسلام مفصلی شرط ہے) اور قضاے ثانی کا مقتضی سفر زید اور مبنی ان دونوں متناقض حکموں کا وہی کلام واحد ہے۔ دوم یہ کہ قضاے لول کو باطل کر دیا جائے اور قضاے ثانی کو صحیح واجب و نماز سمجھا جائے مگر یہ دونوں صورتیں باطل ہیں پہلی تو جو کہ تزوم اجتماع تینین کے اور دوسری اس وجہ سے کہ قضاے لول جب کہ مسئلہ مجتہد فیہ میں واقع ہو جائے تو پھر وہ واجب العمل والتبذیر ہو جاتی ہے اور خود اس قاضی کو یا کسی دوسرے قاضی کو اس کے ابطال کا اختیار نہیں رہتا۔ واذا رفع الیہ حکم قاص اخر - قید اتفاقی اذ حکم نفسه قبل ذلك (ای الرفع) كذلك نفذه۔ ای الرام الحکم بمقتضاء لو مجتہد ا فیہ (در مختار) قوله نفذه ای یجب علیہ تنفیذہ (رد المحتار) اعلم انہم قسموا الحکم ثلاثۃ اقسام قسم یرد بكل حال وهو ما خالف النص او الا جماع وقسم یمضی بكل حال وهو الحکم فی محل الاجتہاد الخ (رد المحتار) ۱۰۔

(۲) حکم باردة حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خاصہ میں دعوائے خطا قضاء مقبول ہے ورنہ دینی بالشرعہ میں دعوائے خطا مقبول نہ ہو گا اور حد زنا، زمر آتی رمی انسان بالخطا میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور قصاص قضاء زمر آتا انکہ زمر باطل ہے یعنی قضاء و جواب حد یا قصاص کا حکم نہیں دیا جاتا کیونکہ حدود و حقوق اللہ میں سے ہیں اور قصاص میں اگرچہ حق عہد بھی ہے لیکن اس کا بدل ویت کی صورت میں ادا کر دیا گیا اور اس کی ششگی خاطر کا جبر ہو گیا اور اخلائے عالم عن الشدا جو موجب قصاص تھا وہ چھوٹے خطا اس کا حکم مرتفع ہو گیا یہ بات کہ حکم باردة حقوق اللہ میں سے ہے اس عبارت سے ثابت ہے۔ بخلاف الارتداد لانہ معنی یتفرد بہ المرتد لاحق فیہ لغیرہ من الادمیین (منازیہ) ۳۰، پس جب کہ صورت مسئلہ میں زید حکم بانارتداد کی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس کا قول قضاء مقبول نہ ہو۔

۱. تحلی ای نطل الیہم سلطان العلیق ۱۵۰ حد الشرط مرة (در المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق

باب العلیق ۳۵۲/۳ ط سعید کراتشی

۲. هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء فصل فی الحس مطلب ما بعد من القضاء وما لا بعد ۳۹۳

۳۹۴ ط سعید کراتشی

۳. الفتاویٰ البرزویۃ علی هامش الفتاویٰ الہندیۃ کتاب المعاطئ لکون اسلاما او کفرا او خطا الفصل الثانی فیما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون ۳۲۶/۶ ط ماجدہ کونہ

(۳) ردة کی حقیقت فقہائے اس طرح بیان کی ہے اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان، یعنی کلمہ کفر قصد ازبان پر جاری کرنا قصد کی قید لفظ اجراء سے مفہوم ہوتی ہے ورنہ جریان کلمۃ الکفر کہا جاتا پھر جس شرط صحت ردة بیان کئے ہیں وہاں طون یعنی اختیار کو شرط صحت میں بھی ذکر کیا ہے۔ پس جب تک کہ قصد اختیار متحقق نہ ہو ردة کا تحقق ہی نہیں ہو سکتا، اور کسی چیز کے تحقق سے قبل اس کا حکم کر دینا بہت باطل ہے مثلاً وضو شرط نماز میں سے ہے تو جو نماز وضو پر صحیح جائے وہ صحیح نماز نہ ہوگی تو قبل تحقق وضو کے صحت نماز کا حکم کر دینا یقیناً غلط اور باطل ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ قصد اختیار امور تقلید میں سے ہے اس پر سوا صاحب معاملہ کے کسی دوسرے انسان کو اطلاع نہیں ہو سکتی جب تک کہ صاحب معاملہ خود اقرار نہ کرے پس تحقق شرط ردة کے لئے صاحب معاملہ کا یہ اقرار کہ اس نے قصد الفاظ کفریہ کا تلفظ کیا ہے ضروری ہے اور چونکہ اس کے اقرار کے سوا اور کوئی سبیل اس کے حکم کی نہیں اس لئے اس کے انکار و اقرار کی تصدیق ضروری ہوگی ہاں کبھی اس کے عدم انکار قصد کو قائم مقام اقرار قصد کے حکم قضا میں کر لیا جائے تو ممکن ہے لیکن اس کے انکار صریح کی کہ تعدد سے صراحت منکر ہو تصدیق نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں نیز اقرار صرف تلفظ بلا اختیار کا ثبوت ردة کے لئے کافی ہے اس کے معنی کا قصد کرنا اور مراد لینا شرط نہیں کیونکہ ہازل و لا عب کے ارتداد کا حکم فتح القدیر و غیرہ مکتب معتبرہ میں مصرح ہے اور ان دونوں کے کفر کی وجہ ان کا یہ کلمہ کفریہ غیر مقصود المعنی نہیں بلکہ اختلاف بالذین ہے پس یہ قول کہ اوعائے خطای صورت میں ارتداد کا حکم نہ کرنا چاہیے یقیناً راجح بلکہ صواب ہے قال فی البحر، والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہا زلا اولاً عبا کفر عند الکمل ولا اعتبار باعتقاده کما صرح بہ فی الخانیۃ ومن تکلم بہا محطنا او مکرہا لا یکفر عند الکمل الی اخرہ (رد المحتار)، اس عبارت کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ خطا اور ارتداد کی صورت میں دیانۃ و قضاء ہا اتفاق کفر نہ ہوگا کیونکہ خطا اور ارتداد کو ایک مد میں شامل کیا ہے اور ارتداد میں قضاء کفر نہ ہونا مسمیٰ ہے فقہانی اختلاف اگر شبہ کیا جائے کہ ردة زوج کے ساتھ زوجہ کا حق فسخ و خروج عن الملک متعلق ہے تو ممکن ہے کہ خطا کے اوعائے اس پر فیما بینہ و بین اللہ کفر کا حکم عائد نہ ہو لیکن اگر قاضی اوعائے خطا کی تصدیق کرے تو زوجہ کا حق باطل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بڑا زیہ اور شامی میں ہے کہ ”خفا

(۱) و رکبہا اخر، کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان (الدر المحتار مع هامش رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرد ۲۲۱/۴ ط سعید کراتشی)

(۲) و شرائط صحبۃ العقل والصحو والظہر (در مختار) وقال فی الرد ومن تکلم بہا محطاً او مکرہا لا یکفر عند الکمل ومن تکلم بہا عداً عالمہا کفر عند الکمل (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار، کتاب الجہاد، باب المرد ۲۲۴ ط سعید کراتشی)

(۳) نہ الشرط لغة العلامة و شرعاً ما يتوقف عليه الشيء ولا يدخل فيه (در مختار) وقال فی الرد اما ان يتوقف الشيء عليه كنوصو للصلاة فيسمى شرطاً (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ۴۰۲ ط سعید کراتشی)

(۴) ہامش رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرد ۲۲۴/۴ ط سعید کراتشی

میں اگرچہ کافر نہیں ہوتا مگر قاضی تصدیق نہ کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم خود بزاز یہ سے نمبر ۲ میں نقل کر چکے ہیں کہ ردت کا حکم کرنے میں کسی آدمی کا حق متعلق نہیں پس اس کی یہ عبارت خود اس حکم عدم تصدیق قاضی کے منافی ہے اور شامی نے اس قول کو صرف بلفظ بدلیل صرحاً بیان کیا ہے اور تصریح کرنے والوں کا نام نہیں بتایا اس سے یہ نقل چنداں قابل اعتماد نہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ زوجہ کا حق نفس تکم بکلمہ اسکر کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ ردت کے آثار مترتبہ علیہ میں سے ہے اور ترتب آثار بعد وجود حقیقت ہوتا ہے اور جب تک کہ طوع و اختیار ثلاث نہ ہو جائے حقیقت ردت تو متحقق ہونی نہیں اس پر آثار کا ترتب کیسے پھر خود شامی نے جامع المصولین و نور العین وغیرہ سے نقل کیا کہ ایسے الفاظ کفریہ جن میں کوئی بعد تاویل بھی ہو سکتی ہے نہ پر بھی حکم بکفر نہ کیا جائے اور مدہ شامی فرماتے ہیں و مفہومہ انہ لا یحکم بفسخ الکاح - یعنی جامع المصولین و نور العین کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ فسخ نکاح کا حکم نہ کیا جائے پس جامع المصولین و نور العین وغیرہ کی نقول شامی کی صحت سے بدرجہ اولیٰ بالعمل والقبول ہیں پھر یہ اس صورت کا حکم ہے کہ قائل نے کلمہ کفریہ کا قیدینا تکم کیا اور خود کوئی صورت چاؤ کی پیش نہیں کی۔ حالانکہ صورت مسئلہ میں قائل خود ہی اپنی معذوری اور بے اختیاری بیان کرتا ہے پس یہاں بدرجہ اولیٰ حکم ردت نہیں ہو سکتا۔

(۳) تعلیقات طلاق (ان دخلت الدار فانت طالق) جس میں عورت کا حق بالذات متعلق ہوتا ہے ان کا حکم یہ ہے کہ اگر زوج تعلیق وجود شرط کا نکار کر دے اور زوج تعلیق وجود شرط کی مدعی ہو تو پھر زوجہ کے ذمہ ہے اور قول زوج کا معتبر ہوتا ہے - وان اختلفا فی وجود الشرط فالقول لہ الا اذا برہنت وما لا یعلم الا منها فالقول لہا فی حقہا (عالمگیری) - فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول لہ مع الیمین لا نکار الطلاق (در مختار) قوله فی وجود الشرط ای اصلاً او تحقفاً کما فی شرح المجموع اختلفا فی وجود اصل التعلیق بالشرط او فی الشرط بعد التعلیق - وفی

۱. بدلیل ماضی حوالہ من ایہذا ارد ان یکلمہ بکلمۃ ماحیة لحرى علی لسانہ کلمۃ الکفر حفاً لا قصد لا یصدق انفاضی وان کاب لا یکفر فیہ سہ و من ردہ لعلی (ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۲۹ ط سعید کراچی)

۲. مدہ ان مفصلی کلامہم ایضاً انہ لا کفر بستمہ دین مسلمہ ای لا یحکم بکفرہ لا مکان الدویل تم وایہ فی جامع مفصول حبث فی مدہ کلام القوی و غیہ مدی یعنی ان کفر من ستمہ دین مسلمہ ولکن سبک الدویل بان مردادہ اختلافہ تردیدہ و معاملہ الفیحیہ لا حقیقۃ دین اسلام فسیعی ان لا یکفر حسد و لہ تعالیٰ اعلمہ وافرہ فی نور العین و مفہومہ انہ لا یحکم بفسخ الکاح - وہ اسحت ندی لسانہ و مدامرہ سجدہ الکاح فیہ لا شت فیہ احتیاط خصوصاً فی حق الیمین لارذل الیمین یشتمون بئذہ انکلمہ فایہ لا یحضر علی بالیمہ مدہ المعنی اصلاً وقد سأل فی المحبرۃ عن قولہ لہ لکاحک رض بالنسب فقال لا قبل فیہ مفت مانہ کفر و مدہ ورحنہ فیہ سب کثرہ بدلت فاحاب مانہ لا یسعی للعالم ان بدر تکفیر اهل الاسلام الی آخرہ حوزہ فی اسرار ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد مطلب فی حکم من ستمہ دین مسلمہ ۴/۲۳۰ ط سعید کراچی)

۳. الفتاویٰ الیہدئہ کتاب الطلاق باب التریح فی الشرط النصیب لانت فی التعلیق بکلمہ ان واد و غیرہا مفصل اختلاف الروحین فی وجود الشرط ۱/۲۲۲ ط ماحدہ کوئٹہ

المراۃ اذ عی الاستثناء او السروط فالقول له الخ (رد المحتار) ۱۰ پس دعوائے فسخ نکاح میں گویا زوجہ وجود شرط کی مدعی ہے ورنہ کلمہ نکاح اکثر طوعاً و اختیاراً ہے اور زوج اس کا منکر ہے بند حسب قدم مذکورہ قول قول قضاء بھی معتبر ہونا چاہیے بعد یہاں بدرجہ اولیٰ قول زوج کا اعتبار ہوگا کیونکہ عورت کا حق بالذات ثبوت روت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ احکام روت میں سے ہے وحکم الشئ ثمرتہ و اثرہ المترتب علیہ (رد المحتار) ۱۰ اس سلسلے جس شخص کی زبان سے کوئی کلمہ کفر یہ نکل جائے اور وہ خفاء نکلنے کا مدعی ہے جیسے کہ اکثر نماز میں خفاء ایسے ایسے الفاظ جن کا تہمید کفر ہے نکل جاتے ہیں دیونہ ختم ارتداد کا مدعی ہونا تو متعلق حید ہے قضاء بھی اس کے قول کی معینین تصدیق کی جائے گی اور قاضی کو کوئی حق نہیں کہ اس پر ارتداد کا حکم لگائے اور اس کی قسم کا اعتبار نہ کرے یا اس کی زوجہ کا نکاح فسخ کر دے نیز خفاء کسی کلمہ کے زبان سے نکلنے کے لیے ضروری نہیں کہ منکظم ہوش ہو یا مجنون ہو بلکہ ہوش و خواہش صحیح ہونے اور اک وشعور قائم ہونے کی حالت میں بھی بلا قصد الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں امت طالق کہنے کے بعد یہ تاویل کہ میری مراد طالق عن وفاق تھی قضاء اس لئے معتبر نہیں کہ الفاظ طلاق خود موجب حکم ہیں اور ان کے صدور کے ساتھ بالذات حق عورت متعلق ہو جاتا ہے بخلاف کلمہ کفر کے کہ یہ بالذات موجب روت نہیں بلکہ طعن و اختیار و شائستگی سے ہے اور اس کے ساتھ کسی انسان کا حق بالذات متعلق نہیں پس انکار اختیار و حقیقت انکار سبب ہے پس انکار حکم معاً ۱۱ قرآن سبب۔ بذواللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۱۷ رجب ۱۳۳۶ھ

شوبہ نے کہا کہ ”اگر کبھی جو اسیوں تو میری بیوی پر ”طلاق“ ہے“ تو کیا حکم ہے؟
(سوال) ایک شخص نے ایک بہت شہ سے جو ہمیشہ جو اسیوں ہے ہر شخص سے یہ قسم لی کہ خدا کی قسم میں کبھی جو اسیوں کا اگر کبھی جو اسیوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اب اگر اس جماعت میں سے کوئی شخص کہہ اسیے تو اس کی بیوی پر حلق پڑے گی یا نہیں ورنہ پڑے گی تو کون سی طلاق؟
(جواب ۲۶۵) ان قسم کے ہونے والوں میں سے جس جس کی شادی ہو چکی تھی اور قسم کے وقت اس کے گھر میں کوئی عورت تھی وہ اگر اس قسم کے بعد جو اسیے کہ تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رہی ہے پڑ جائے گی۔ یہ تعدد متعلق طلاق واحد صورت ہے اور وہ رہی ہوئی ہے؛ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ شہری مسجد دہلی۔

۱۔ دمشق مع الفہم المحرر کتاب الطلاق باب العلق مضطرب اختلاف الرواۃ فی وجود الشرط ۳۵۶ ط سعید کراتشی

(۲) دمشق رد المحتار کتاب الوقف ۴، ۳۴۰ ط سعید کراتشی

۳۔ وحسن المسی بعد الشرط مضطرب لکن واحد فی المسن طلفت و غبت والا لا (رد المحتار) مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العلق ۳۵۵ ط سعید کراتشی؛ ۴۔ الطلاق عن صریح صریح و کذبہ والصریح قولہ امت طلاق و مضطرب فیہ یقین بہ لطلاق لرحمی لا ۵۔ حدہ لا لحدہ بسعین فی الطلاق ولا تستعمل فی غیرہ لکن صریحاً و لا یغنی الرجوع بالنسب انیدہ کتاب الطلاق باب انقضاء الطلاق ۲۳۵۹ ط شریکۃ علیہ مدان

اجواب صواب بندہ ضیاء الحق غنی عنہ مدرسہ امینیہ۔ س۔ الجواب صواب بندہ محمد قاسم غنی عنہ مدرسہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ مردار الفتا۔

نکاح نامے میں لکھوائی گئی شرطوں کی خلاف ورزی۔

(سوال) بڑی والے نکاح نامہ میں ناکتے یہ شرطیں لکھواتی ہیں کہ اتہ خفقہ ماہوار دیا جائے اور مرد عورت پر ظلم نہ کرے اور اس کا خلاف ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے یا اس طرح کہ امر اس کا خلاف ہو تو عورت کو حلاق ہے دریاقت حسب یہ امر ہے کہ آیا طلاق نامہ کی یہ شرطیں صحیح ہیں اور کیا ان کی رو سے ضابطہ شرط ہونے پر عورت خاوند کو چھڑ سکتی ہے یا اس پر حلاق واقع ہو سکتی ہے؟
بیوا تو جروا۔

(جواب ۲۶۶) طلاق کو کسی شرط پر معقوت کرنا عورت کو کسی شرط پر طلاق اپنے لوہے والے لینے کا اختیار دینا یہ دونوں باتیں جائز اور صحیح ہیں لیکن وہوں میں یہ شرط ہے کہ جس عورت کو طلاق دینے کا ذکر ہے وہ اس عین یا تقویض کے وقت منکوحہ ہو یا طلاق کی اضافت نکاح کی جانب ہو مثلاً یوں ہے کہ اگر میں فزون عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے پس یہ نکاح نامہ جن میں شرط منکوحہ اور فی اسوال لکھی جاتی ہیں امر معتد نکاح سے یعنی ایجاب و قبول سے پہلے لکھے گئے تو بالکل بیکار ہیں ان کی رو سے نہ عورت کو طلاق ڈالنے کا اختیار حاصل ہو تاں اور نہ خلاف شرط ہونے کی صورت میں اس پر طلاق واقع ہو سکتی ہے کیونکہ یہ وقت تحریر نکاح نامہ نہ وہ منکوحہ تھی نہ اضافت ان نکاح پائی تھی ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکاً او یضیفه الی ملک۔ الی قوله فان قال لا حسیۃ ان دخلت الدار فانت طالق ثم تزوجها فدخلت الدار لم تطلق لان الحالف لیس بمالک وما اضافه الی الملک و سبہ ولا مدس واحد مہما (ہدایہ) واللہ اعلم کتبہ محمد خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ مدرسہ امینیہ دہلی مردار الفتا

شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ

نہ کور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کے مقتول سوت میں کے اندر سے چند روپے کھوئے تھے زید نے اپنی بی بی کی پر شہ کیا کہ بندہ نے میرا روپیہ چرایا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں تھی نہ کسی نے دیکھا تھا بندہ نے بھی انکار کیا زید نے بندہ سے کہا کہ اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ نہ کور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے ورنہ تیرا زنی بندہ نے روپیہ نہیں چرایا تھا۔ بیوا تو جروا المستفتی نمبر ۱۱۰ حذف الزمین جو نے مدرسہ مجددہ ۲۴ رجب ۱۳۵۲ھ ۱۳ نومبر ۱۹۳۳ء

۱۹۳۳ء

(حواص ۲۶۷) اس صورت میں بندہ پر حاق واقع نہیں ہونی کیونکہ تعلیق میں الفاظ یہ تھے ”اگر تو اس رات میں روپیہ مذکور نہیں دیا“ اور روپیہ مذکور کے معنی یہ ہیں کہ جو روپیہ تو نے چرایا ہے اور جب کہ بندہ نے وہ روپیہ نہیں چرایا تھا تو قیض ہو ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

جس شرط پر طلاق کو معلق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نہ نہیں۔
(سوال) ایک شخص نے ان خط کشیدہ الفاظ میں تصدیق کی کہ آج سے اگر میں اس گھر کے اندر (اس سے مراد ایک مکان معین ہے) عورتوں کے پاس چلاں (یعنی اس گھر کے اندر داخل ہوں یہاں تک کہ ان عورتوں تک چلا جاؤں جو اس گھر میں رہتی ہیں) وہ دہیز کے (دہیز مکان کے ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں جو ہر خاص و عام کے ٹخنے کے لئے ہوتا ہے یعنی اس مکان کی دہیز میں جاسکتا ہوں) اور زید کے گھر اور عمرو کے گھر اور بحر کی جانب احاطہ میں (ایک احاطہ ہے جس کے پٹ میں دیوار ہے اور دونوں جانب مکان بنے ہیں ایک طرف بحر رہتا ہے اور دوسری طرف سیماں) و خالد کے گھر (خالد کے دو مکان جدا جدا ہیں ایک زمانہ دوسرا مردانہ اس نے زمانہ مکان مراد یا) کر میں قدم رکھوں تو میری عورت کو طلاق۔ متعہ صورت بالا حسب ذیل سوالات ہیں۔

- (۱) کسی ضرورت سے مکان اس میں جاسکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ عورتوں تک نہ جائے۔
- (۲) دہیز کی استثناء درست ہوئی یا نہیں؟ (۳) ایک مدت ہوئی کہ زیدی وفات ہو چکی بعد ازاں اس کا لڑکا اس مکان میں رہنے لگا چنانچہ وقت تعلیق اس کا لڑکا ہی اس مکان میں رہتا تھا اور اب بھی ہے تو کیا اس مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۴) عمرو کی وفات کے بعد اس کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۵) سلیمان کی طرف کے مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۶) بحر و سیماں نے اپنے مکانوں کا تہہ تہہ کر لیا تو اب کس جانب جاسکتا ہے؟ کس جانب نہیں؟ (۷) خالد کا باپ پوس بھی زندہ ہے اور وہی مکان کا مالک بھی ہے تو کیا وہ ۱۰۰۰ دن زمانہ مردانہ میں داخل ہو سکتا ہے اگر نہیں تو کس میں؟ (۸) پوس کی وفات کے بعد اس کے دونوں بڑے خالد اور احمد و دہیز مکانوں کے مالک ہوں گے تو اب خالد نے مکان میں جاسکتا ہے یا نہیں؟ (۹) اشخاص مذکورین باآر اب کوئی جدید مکان حاصل کریں یہ وہاں میں تو اس میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۱۰) وہاں مکان میں داخل ہو لوریا آنے کے بعد فوراً نکل آیا تو کیا طلاق واقع

ہوئی یا نہیں؟ (۱۱) اگر جبران مکانوں میں داخل کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ (۱۲) جملہ اشخاص مذکورین ہا کے مکانوں میں داخل ہونے کے بعد وقوع طلاق ہوگا یا نہیں؟ یا کسی ایک مکان میں داخل ہونے سے وقوع طلاق ہو جائے گی (۱۳) مکانات مذکورہ ہا میں ترتیب وار داخل ہونے اور غیر ترتیب کے داخل ہونے میں کوئی فرق ہو تو بیان فرمایا جائے (۱۴) طلاق رجعی ہوئی یا نہیں؟ (۱۵) اگر بن ہے تو کیوں اور کیا عدت گزارنے سے پہلے نکاح کر لینا کافی ہے؟ (۱۶) ان سب صورتوں سے بچنے کے لئے اگر کوئی حیلہ شرعی ہو تو بیان فرمادیں (۱۷) فقہاء کے مشہور قول التصحیح بطلان التعلیق کا کیا مطلب ہے اور کیا صورت مذکورہ ہا میں یہ حیلہ چل سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۱ مولوی محمد یحییٰ عثمینی مبارکپوری رحمہ اللہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ۱۷ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۶۸) (۱) اگر اس سے اندر عورتیں موجود ہیں تو ضرورت اور عدم ضرورت دونوں صورتوں میں نہیں جاسکتا، اور عورتیں نہ ہوں تو دونوں صورتوں میں جاسکتا ہے (۲) درست ہے (۳) نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ اگرچہ زید کا لڑکا اس میں سکونت رکھتا تھا مگر مکان زید کے نام سے مشہور ہوگا اسی بنا پر حالف نے زید کی طرف مکان کی نسبت کر کے وہی مکان مراد لیا (۴) نہیں جب تک کہ وہ مکان مکرہ کے نام سے معروف رہے (۵) داخل ہو سکتا ہے (۶) تبادلہ کر لینے کی صورت میں جس جانب بکر ہوگا اس جانب نہیں جاسکتا (۷) اگر خالد بھی ان مکانوں میں سکونت پذیر ہے تو مکانوں میں نہیں جاسکتا۔ (۸) خالد کے مکان میں نہیں جاسکتا۔

(۱) جس کام پر حرافہ کے استحضار سے نہ رہے بھی ضرورت پڑتی ہے: لما فی الہدایہ والقاصد فی البیہ والمکرہ والناسی سواء حتی تحب الکفاۃ (الہدایہ) کتاب الایمان ۲ ۷۹ ط شریکۃ علمیہ ملتان (۲) وقال فی الدرر الخائف مکرھا او محظا او دھلا او ساهیا او ناسیا بان حلف ال لا یحلف ثم یسی وحلف فیکفر مرتین مرة لحثہ واخری اذا فعل المخلوف علیہ عسی لحدیث ثلاث هرلین حدیثا الیمین فی الیمین او الحث فیحث فعمل المخلوف علیہ مکرھا (نہر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الایمان ۳ ۷۰۸ ۷۰۹ ط سعید کراچی

(۲) والاصل ان الاستثناء تکلم بالحاصل بعد النبیاء وهو الصحیح ومعناه انه تکلم بالمستثنی مہ فیصح استثناء البعض من الجملة لانه یبقی التکلم بالبعض بعده (الہدایہ) کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق فصل فی الاستثناء ۲ ۳۹۰ ط شریکۃ علمیہ ملتان

(۳) و فی حقیقہ لا یکلم عدہ ای عد فلان او عرسہ او صدیقہ ولا یدخل دارہ ولا یلس نوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرک دابہ ان زالت اصابہ بیع او طلاق او عداوۃ و کلمہ لم یبحث فی العد اشار الیہ بہذا والا علی المذهب و فی عروہ ان اشار بہذا او عین حث والا بشر ولم یبحث لا یبحث (توبہ الانصار و شرحہ مع ہامش رد المحتار) کتاب الایمان باب الیمین فی الاکل والشرب واللس والکلام ۳ ۷۹۷ ۷۹۸ ط سعید کراچی

(۴) و فی حقیقہ لا یکلم عدہ ای عد فلان او عرسہ او صدیقہ او لا یدخل دارہ او لا یلس نوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرک دابہ ان زالت اصابہ بیع او طلاق او عداوۃ و کلمہ لم یبحث فی العد اشار الیہ بہذا والا و فی غیرہ ان اشار بہذا وعین حث والا یشر و لم یبحث لا یبحث (توبہ الانصار مع ہامش رد المحتار) کتاب الایمان باب الیمین فی الاکل والشرب ۳ ۷۹۷ ط سعید کراچی

(۵) اس سے کہ شرط میں سلیمان کے گھر میں داخل ہونے کا کوئی اثر نہیں ہے۔

(۶) فی الحقیقہ ایضا حلف لا یدخل دار زید لم یحلف لا یدخل دار عمرو فاعاها زید من عمرو و سلمھا الیہ فحدثھا الخائف حث فی الیمین الثانیۃ عدہ لان عدہ المستحدث بعد الیمین یدخل فیھا لومات مالک الدار لیدخل لا یبحث لاسفلھا للورثۃ (ہامش رد المحتار) کتاب الایمان باب الیمین فی الدحول والخروج والسکی والاتیان والوکوب وغیر ذلك ۳ ۷۶۱

اور جب تک مکان تقسیم نہ ہوں اس وقت تک کسی مکان میں نہیں جاسکتا، (۹) اگر کوئی جدید مکان ہو اس میں خود سونٹ پذیر ہو جائیں تو نہیں جاسکتا (۱۰) طلاق واقع ہو جائے گی، (۱۱) جب کہ یہ مطلب کہ کوئی اس کو زبردستی اٹھا کر مکان میں سے یہ تو طلاق نہیں ہوئی مگر جب بیٹے ہی بلا توقف فوراً وہاں سے نکلنا لازم ہو گا اور اگر ابھی خود ٹھہرے تو طلاق ہو جائے گی، (۱۲) ہر ایک مکان میں داخل ہونے سے طلاق ہوتی (۱۳) کوئی فرق نہیں (۱۴) حق رہتی ہوئی (۱۵) بائیں نہیں، (۱۶) کوئی حید نہیں (۱۷) اس صورت میں اس کا کوئی اثر نہیں۔ محمد کفایت اللہ کا کتاب اللہ نہ ندر سر امینہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”بابی کو اٹھنے دو تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زیر نے اپنی بیوی سے کسی بات پر کچھ جھڑپا کیا بعد میں اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بابی کو اٹھنے دو تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اس کے بعد ان دونوں میں بحث ہوئی بیوی کہتی تھی کہ بابی کے اٹھنے پر طلاق ہوئی کیونکہ مندرجہ بالا الفاظ اس کی بیوی نے سنے تھے زیر کہتا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی میرے یہ الفاظ تھے کہ بابی کے اٹھنے پر میں اس بات کا تصفیہ کروں گا اگر انہوں نے تصفیہ نہ کیا تو تم کو طلاق دوں گا بیوی کہتی ہے کہ خدا میں نے یہ سنا ہے کہ بابی کے اٹھنے پر تم کو خدا کی قسم طلاق دوں گا زیر کہتا ہے کہ اس میں میں نے الفاظ ۱۰۰ کا شامل کیا تھا یہ الفاظ شرطیہ ہیں نہ تصفیہ کرنے کی شرط رکھی تھی بیوی کہتی ہے کہ پہلے صرف یہ کہتا تھا کہ بابی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اگر انہوں نے تصفیہ نہ کیا تھی تصفیہ کا غلط آخر میں کہتا ہے۔

المصنفی نمبر ۲۳۴ سید ابوالود حسن اصفہانی ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۶۹) جو الفاظ عورت بھی تسلیم کرتی ہے وہ یہ ہیں ”بابی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا“ ان الفاظ سے طلاق نہیں پڑ سکتی نہ باطل نہ بابی کے اٹھنے پر نہ بلکہ بابی کے اٹھنے پر زیر پھر طلاق دے تو

(۱) یہاں نہایت ہی اہمیت

(۲) اس سے کہہ سکتے ہیں سوہر نے سوہر کی فرق نہیں ہے کما فی الدر ولو الخائف مکرھا او محطاً اور اھلا او سہیا واسبان حلف ان لا یحلف ثم یسی و حلف فیکفر مرتین مرة لحنه و آخری اذا فعل المخلوف عسی لحدیث بالاب ہر لیس حدیث مہیا الیس فی الیس او الحث لیحت ففعل المخلوف علیہ مکرھا (الدر المجامع ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۳/۷۰۸ ۷۰۹ ط سعید کراچی)

(۳) اد حلف الزحل لا یدخل دار فلان فادخل مکرھا لا یحت هذا اذا حملہ اسال واد حلہ مکرھا (الفواوی الہدیۃ کتاب الجہل الفصل التاسع فی الایمان ۶/۴۰۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۴) اس کے لئے کہ نہ طلاق کو معنی کیے بلکہ نہ طلاق کو طلاق ہی کہتے ہیں۔ لہذا فی الطلاق علی صریح و کذبہ انصریح و لہ اب طلاق و مضطہ و صحت فیہا یقع بہ المرجعی (الہدیۃ کتاب الطلاق باب ایان الطلاق ۲/۳۵۹ شریعہ مالک مکان)

(۵) اس لئے کہ ”تم کو طلاق دوں گا“ اور وہ طلاق پر اور وہ طلاق کا اٹھا رہے اور وہ وہ اور وہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الدر المحتار بحلاف قولہ طلعی نفسک فانت الی طالق او اما اطلق نفسی لم یقع لانه وعد جو ہرۃ مالم یعارف و لولہ الامشاء فیح و الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تعویض الطلاق ۳/۳۱۹ ط سعید کراچی)

وقت طلاق کے بحر کے لڑکے کو بتایا گیا کہ لڑکی بتایا ہے اس لئے میں یقیناً زید کا مرد وغیرہ کی معافی اور طلاق قبول کر سکتا ہے اور آئندہ کوئی جھگڑا نہیں ہوگا طلاق بائن ماحصل کی حالت تک لڑکی اس وقت بائ تھی اس لئے کہ وقت نکاح سات سال تھی اور وقت طلاق ۳۱ سالہ ہوئی تو کیا ایسی صورت میں زید کا مرد وغیرہ معاف کرنا اور طلاق قبول کرنا جائز ہوگا؟ اور طلاق صحیح ہوئی؟ طلاق کے بعد جب پانچ ماہ گزر گئے تو نکاح ثانی ہوا اور بائ عیت ہوئی اور صحیح معلوم ہوا کہ ان ایک سال سے بائ ہے۔

لڑکے نے یہ الفاظ وقت طلاق اپنی زبان سے کہے تھے میں معاوضہ معافی مرد و نفقہ عدت جیز و چیزہ وغیرہ طلاق بائن و بایہوں زید نے طلاق قبول کی اور چڑھاوا وغیرہ اپنی لڑکی کی طرف سے معاف کیا اب جو مسئلہ شرقی ہوا اس سے آگاہ کیا جاے "المستفتی نمبر ۳۰۷ سیف اللہ (کوئٹہ راجپوتانہ) ۲۲ جمادی الثانی۔ (جواب ۲۷۱) یہ طلاق مرد کی معافی اور نفقہ عدت و جیز و چڑھاوا کے بدلے میں دی گئی ہے۔ بائ کو ان چیزوں کا اختیار نہیں تھا۔ البتہ اگر لڑکی نے مرد معاف کر دیا ہو اور نفقہ عدت و جیز و چڑھاوا چھوڑ کر طلاق لینا قبول کیا ہو تو طلاق صحیح ہوئی ورنہ نہیں۔ محمد کا عیت اللہ کان اللہ۔

شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ مجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی ایک لڑکی مرض شدید میں مبتلا تھی۔ زید کی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ نے اس لڑکی کو حالت مرض میں سخت تلقینیں دیں۔ ان پر زید کو بہت صدمہ ہوا اور ان نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ مجھ پر تین طلاقات پڑ جائیں گی اور تو مطلقہ ٹھٹھ ہو جائے گی۔ بعد چند دن کہ وہ لڑکی اسی مرض میں مر گئی۔ اب زید کی زوجہ کا حکم ہے؟ جو تو جروا۔

المستفتی نمبر ۳۱۹ محمد یونس (چانگام) ۱۷ رجب ۱۳۵۳ھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۷۲/۱۵۶۷) (ازداراء فقہ دیوبند) یہ تعلیق بالشرط ہے اور جب کہ دختر مذکورہ اسی مرض میں مر گئی ہے جس میں مرد جانے پر طلاق ثلاثہ کو معلق کیا تھا تو تین طلاقات واقع ہونے میں تردد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ رہا یہ کہ جزامیں غذا استقبال کا ہے قابض التفات نہیں ہے عموماً جزا مستقبل ہی ہوتی ہے اس کیفیت کی صورت میں ہم ہوتی ہیں حدوہ (۳) ازیز جزائے مستقبل کی صحت نصوص میں موجود ہے مستحذنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرأ۔ مستحذنی ان شاء اللہ من الصابرين۔ ان کے بعد دونوں جگہ

(۱) (قوله وكذا الكسوة الخ) ای ادا جمعها انوها بالا ادبها فان لا يلزمها المال بالا ولی لانه كالا حسی فی حقها و فی نصلولہ ادا صلبه الاب او الا حسی وقع الحلع لہ ان احارت بعد علیها و برئ الروح من المهر وان لم یصل نوصال الحلع علی احارتها فان احارت حار و برئ الروح عن المهر والا لم یحر (ہامش رد المحتار مع الفوائد المحتار) کتاب الطلاق باب الحلع مطلب فی حلع الصغيرة ۵۷۳/۳ ط معبد کمر لشی

(۲) و ادا صالہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مراثة ان دخلت الدار فان طلق (الفتاویٰ الہدیة) کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱/۲۰ ط ماحدہ کوئٹہ

(۳) الکھفہ ۶۹ (۴) الصافات ۱۰۲

مضارع کے لول میں سین داخل ہے جو استقبال کے لئے ہے اس کے بلجود یہ تعلیق صحیح ہوگی بناء علیہ زید کی زوجہ پر تمین طلاق واقع ہوگئی ہیں فقط محمد اعزاز علی امرہ ہوئی (مقیم دارالعلوم دیوبند) نفس جواب صحیح ہے۔
 بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع غفرلہ (خادم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح۔
 ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ۔ صحیح ہے ریاض الدین عفی عنہ۔ الجواب صحیح اشرف علی کیم رجب ۱۳۵۳ھ طلاق واقع ہوگئی شیر احمد عثمانی دیوبندی۔ الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ (مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل) الجواب صواب بندہ محمد بدر عالم مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔ الجواب صحیح عبدالرحمن کان اللہ لہ۔
 ولوالدیہ وجمع المسلمین۔ الجواب صحیح احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت۔ تمین طلاقیں ہوگئیں محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، مردارالافتاء مدرسہ امینیہ مردارالافتاء دیوبند مردارالافتاء ڈابھیل۔

اگر اپنی بیوی کو ماہانہ خرچ نہ دیا تو ایک ماہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) محمد یوسف کی شادی شیخ بھو علی کی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ زن و شوہر کے درمیان محبت رہی اور محمد یوسف سرال ہی میں مع بیوی رہنے لگے اور اپنا گھر بار بلا مرمت چھوڑ دیا زناں بعد محمد یوسف سفر میں چلے گئے اور جب کچھ عرصہ بعد سفر سے واپس آئے تو بھو علی نے پنچایت بٹھلایا کہ یوسف علی میری لڑکی کو کھانا خرچ نہیں دیتے اس لئے میری صفائی کرلوں بیچ نے محمد یوسف کو تنبیہ کی اور بھو علی نے اپنی رضامندی اس بات پر ظاہر کی کہ محمد یوسف برابر ماہ ماہ خرچ دینے کا ایک شرائط نامہ لکھ دے۔ چنانچہ محمد یوسف نے شرائط نامہ لکھ دیا جس کی نقل منسلکہ اشتنائے ہذا ہے محمد یوسف پھر سرال میں ہی رہنے لگے اس کے ہفتہ دو ہفتہ بعد محمد یوسف لورن کی سرال والوں کے درمیان التفاق ہوگئی اور محمد یوسف نے وادعی مانگی۔ اس پر بھو علی نے کہا کہ محمد یوسف اپنا مکان ہوائے تو وادعی میں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا۔
 محمد یوسف نے مکان ہوا لیا اس کے بعد رخصتی ہوئی اور محمد یوسف اپنی بیوی کو گھر لایا اور بارام رکھنا شروع کیا لیکن لڑکی کے میکے والے محمد یوسف کے خلاف رہے آخر کار ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء کو جب محمد یوسف محرم کا تماشہ دیکھنے گیا ہوا تھا تو اس کے غائبانہ اس کی خوشدامن صاحبہ بغیر اجازت محمد یوسف کے اس کی بیوی کو اپنے گھر لے گئیں جب محمد یوسف واپس آیا اور بیوی کو لاپتہ پایا تو سرال گئے وہاں ٹکرا ہوئی اور لڑکی کے میکے والوں نے رخصتی سے انکار کر دیا اور لڑکی ہنوز میکے میں روکی ہوئی ہے اس کے بعد محمد یوسف نے پنچایت میں ایک عرضی دی اس پر بیچ نے رخصتی دلانے کی کوشش کی اور بہت اصرار کیا لڑکی والوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ لڑکی محمد یوسف کی بیوی نہیں رہی حالانکہ لڑکی کو گئے ہوئے ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا آخر کار مجبور ہو کر بیچ نے محمد یوسف کی عرضی و شرائط نامہ مع مناسب سوالات کے دارالعلوم دیوبند بھیج دیا جس کی نقل مع جواب مشمولہ اشتنائے ہذا ہے اس ہیر پھیر میں شرائط نامہ کے مطابق مہینہ پورا ہو رہا تھا اس لئے محمد یوسف نے مبلغ پانچ روپے خرچہ کے لئے اپنی بیوی کو بھیج دیا لیکن اس نے لینے سے انکار کیا اور نہیں لیا اس کے بعد اشتنا کا جواب آیا کہ میکے میں خرچ دینا واجب نہیں محمد یوسف نے میکے میں خرچ دینا موقوف کر دیا البتہ رخصتی کے لئے کئی مرتبہ تقاضا کیا اور ہنوز کر رہا ہے

نہیں اس کے خسر صاحب رخصتی نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کی بیوی مطلقہ ہوئی۔

نقل اقرار نامہ۔ میں شیخ یوسف علی پسر شیخ کنی خلیفہ ساکن کھ پور آگے ہم پانچان کے سامنے اقرار کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم اپنی بیوی کو ہر ماہ ساہ خرق خندہ داری دیں گے اور دینے میں کسی طرح کی کوتاہی کریں تو ایک ماہ انتظار دیکر اگر آخری دو ماہ تک نہیں دیں تو ہمارا تینوں طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے اقرار نامہ پر انگشت نشان دیا کہ وقت پر کام آئے کاتب شیخ امیر علی۔ تاریخ ۳-۱۰-۳۱ المستفتی نمبر ۳۳۴ قادر بخش خواجہ (ضلع موچھیر) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۹ فروری ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۳) اقرار نامہ میں اس کی تہہ تک نہیں کہ محمد یوسف اپنی بیوی کو نفقہ اس صورت میں دے گا کہ بیوی اس کے گھر میں رہے اس لئے محمد یوسف کو وہ دونوں صورتوں میں نفقہ دینا لازم ہے خواہ بیوی محمد یوسف کے گھر رہے خواہ محمد یوسف کی رضامندی یا کسی حذر صحیح شرعی کی وجہ سے میکہ میں رہے البتہ اگر بیوی محمد یوسف کی اجازت کے بغیر اور بغیر کسی حق شرعی کے میکہ میں رہے گی تو نفقہ کی مستحق نہ ہوگی، اس دہر صورت واقعہ میں اس کی بیوی باحق میکہ میں چلی گئی اور بغیر کسی حذر صحیح شرعی کے وہاں رہی تو نفقہ کی مستحق نہیں، لیکن اگر وہ محمد یوسف کی کسی ایسی حرکت کی وجہ سے چلی گئی ہے جس پر اسے جانا اور میکہ میں رہنا جائز تھا تو وہ نفقہ کی مستحق ہے پہلے میکہ کا نفقہ محمد یوسف نے مدت کے اندر پہنچا، محمد یوسف نے نفقہ بھیج دیا نہ لینا عورت کا مطالبہ ساقط اور اقرار نامہ اس مدت کے لئے غیر مؤثر ہو گیا کیونکہ محمد یوسف نے نفقہ بھیج دیا نہ لینا عورت کا قصور ہے۔ محمد یوسف کی جانب سے خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ نفقہ کم ہونے کا دہر عورت کی جانب سے صحیح نہیں کیونکہ اقرار نامہ میں کوئی مقدار مذکور نہیں اس کے بعد محمد یوسف نے نفقہ نہیں دیا تو اگر عورت میکہ میں کسی حذر صحیح شرعی کی بناء پر مقیم ہے تو محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے طلاق ہو گئی اور پہلی مرتبہ نہیں کر دینے کو محمد یوسف اپنے نہ دینے کے عذر میں بیان نہیں کر سکتا اگر عورت باحق میکہ میں مقیم ہے تو وجہ اس کے کہ وہ نفقہ کی مستحق ہی نہیں۔ محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے اس پر طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ اقرار نامہ استحباب نفقہ کی صورت سے ہی متعلق ہو سکتا ہے۔

طلاق کو کسی کام کرنے پر معلق کیا اب اس کام کو کرنے

سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) زید دہلی میں بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا اور میان ملازمت میں زید نے بحر کے کچھ روپے عین کے

(۱) لا نفقة لا حدی عشر مرتدة و خارجة من بیتہ بغیر حق و ہی الماشرة حتی تعود ولو بعد سفره خلافًا للشاعری و النول لها بعدم المشور بمبہا (المر المحاور مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الفقة ۳/ ۵۷۶ ط سعید کراچی

(۲) اس لئے کہ وہ عورت تاشرہ ہے اور تاشرہ عورت کو شوہر کی طرف سے عقد نہیں ملتا کما صرح به فی الدر المحار کتاب

الطلاق باب الفقة ۳/ ۵۷۶ ط سعید کراچی

(۳) اس لئے کہ اس میں شرط نہیں پائی گئی، اب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی کما فی الہدایہ و اذا اصابہ الی

الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً (الفاوی الہدایہ کتاب الطلاق) باب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلق الطلاق ۱/ ۲۶ ط ماجدہ کونہ

اور جب بکر کو اس کا علم ہوا تو زید بکر کے ہاں سے چلا آیا اور دہلی میں بی روپوش ہو گیا۔ بکر نے اس غبن کی پولیس میں رپورٹ کرائی اور زید کے خلاف وارنٹ جاری ہو گیا۔ جب زید کو اس کا علم ہوا تو وہ اپنے ایک عزیز کے پاس گیا اور ان سے مدد کا طالب ہوا۔ عمر عزیز نے یہ کہہ کر مدد دینے سے انکار کر دیا کہ بغیر تہمتارے والد کی اجازت کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور جب زید کو کہیں سے مدد نہ ملی تو وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا۔ اس کی زوجہ نے اس کی مدد کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ وہ اپنی زوجہ کو مندرجہ ذیل تحریر لکھ دے۔ "اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے بکر کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر کبھی چلا جاؤں تو تم پر حین طلاق ہیں" زید کو چونکہ اس وقت تک کہیں سے مدد نہ ملی تھی اس نے گرفتاری کے اندیشے سے اپنی زوجہ کو یہ تحریر دیدی اور اس کی زوجہ نے کچھ روپے بکر کے دینے کے لئے زید کے رشتہ دار کے پاس رکھوا دیئے اور دو تین روز بعد زید کے رشتہ دار نے زید کے باپ کی اجازت مل جانے پر ان روپوں میں جو کئی تھی اس کو پورا کر کے بکر کو لو کر دیئے۔ چونکہ اس سے قبل بھی زید اس قسم کے فعل کر چکا تھا اور جب کبھی اس سے اس قسم کے فعل سرزد ہوئے وہ اپنی عادت کے موافق روپوش ہو جایا کرتا تھا اس لئے تحریر لیتے وقت زوجہ کی اور تحریر دیتے وقت شوہر کی یہ نیت نہ تھی کہ تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے باہر بھی نہ جا سکے بلکہ مثالیہ تھی کہ اس قسم کی حرکات کرنے کے بعد جو زید روپوش ہو جایا کرتا تھا وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد زید اور اس کی زوجہ میں کچھ ٹکرا ہو گئی جس کی وجہ سے زوجہ نے اس کو کچھ ہسمانی تکلیف پہنچائی چونکہ زید کو ہسمانی تکلیف پہنچی تھی اس لئے وہ اپنی زوجہ سے یہ کہہ کر چلا آیا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" اس ٹکرا کے درمیان زید کے ایک عزیز کو جو وہیں قریب رہتا تھا بلایا گیا انہوں نے اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے زید سے کہا کہ آج رات کو تم میرے گھر سو رہو کل صبح آ جانا اور اس کی اجازت تحریر کی رو سے زید کی زوجہ سے مانگی زوجہ نے کہا کہ میرے والد سے پوچھو۔ اس کے والد سے پوچھا تو انہوں نے کہا زوجہ سے پوچھو۔ غرض کہ دونوں میں سے کسی نے صاف جواب نہیں دیا اس لئے زید اپنے عزیز کے والد سے جا کر کہا کہ اس وقت معاملہ کو رفع دفع کرو اور زید کو میرے ہاں رہنے کی اجازت اس کی زوجہ سے دلو اور مگر زوجہ اور اس کے والد نے اس وقت زید کے عزیز سے یہ کہا کہ زید تو جاتے وقت اپنی زوجہ سے تین دفعہ یہ کہہ گیا ہے کہ میرا تیرا آخری فیصلہ ہے مگر زید قسم کھا کر ان لفظوں کے کہنے سے انکار کرتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" مگر زوجہ اور اس کے والد یہی کہتے رہے کہ وہ کہہ گیا ہے کہ "میرا تیرا آخری فیصلہ ہے" اب وہ کیسے گھر آسکتا ہے اس وجہ سے مجبوراً زید پھر زوجہ کے گھر اب تک نہیں گیا اور کچھ اپنے پیڑے بھی ساتھ لے آئے۔ یہ تو جروا۔ المستفتی حاجی متین احمد خلیفہ حاجی رشید احمد دہلی۔

(جواب ۲۷۴) اس واقعہ کے متعلق دو فتوے میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ تیسرا ہے اور افسوس کہ پہلے فتوؤں کی نقل بھی نہیں رکھی گئی اگر جو ابوں میں کچھ اختلاف نظر آئے تو وہ بیان مسائل کے اختلاف پر مبنی ہوگا کیونکہ مفتی کے پاس اس بات کے معلوم کر۔ نہ کہ کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ کون سا بیان سچا اور واقعہ کے مطابق

ہے اور کون سا مجموعہ واقعہ کے خلاف ہے اس سوال میں زید کی تحریر کے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ دو باتوں میں سے کوئی ایک بات پیش آئے گی تو وہی پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اول یہ کہ زید کوئی ایسی حرکت کرے جو چوری یا خبیثت کی حد تک پہنچتی ہو (کیونکہ پہلی حرکت جو بحر کے ساتھ کی گئی تھی اسی قسم کی تھی) دوم یہ کہ زید اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے یہ دونوں شرطیں مستقل ہیں ان میں سے کوئی ایک نہ آئے تو طلاق ہو جائے گی دوسری پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ پس صورت مسئلہ میں جب کہ زید اپنی بیوی سے لڑ بھڑ کر اس کی اجازت کے بغیر اپنا سامان پٹے وغیرہ لیکر اس کے گھر سے چلا آیا اور اس پر کئی دن گزر گئے دوسری شرط کا وجود متحقق ہو گیا اور طلاق معلق واقع ہو گئی۔ زید کا اور اس کے عزیز کا زوجہ سے اجازت مانگنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خود بھی اپنے اس فعل کو شرط کی خلاف ورزی تصور کرتا تھا اس لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اجازت نہ ملنے پر وہ یوں ہی بلا اجازت عزیز کے گھر رہنے لگا یعنی قصداً شرط کی خلاف ورزی کی اور کوئی پروا نہ کی اور یہ عذر کہ زوجہ اور اس کے والد نے یہ کہا کہ وہ تو جاتے وقت یہ کہہ گیا ہے ”میرا تیرا آخری فیصلہ ہے“ زید کے لئے مفید نہیں ہے اس لئے کہ جب اس کے حنفیہ بیان کے بموجب اس نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس کو لازم تھا کہ وہ زوجہ کے گھر میں ہی رہتا تاکہ شرط ساقی کی خلاف ورزی نہ ہوتی۔ بدولہ اللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک تحریر اپنی زوجہ کے نام لکھی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ ”ہم تمہیں تنعم۔ اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے ضمیر الحق کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں۔ دستخط محمد عثمان القم خود۔ ۱۶ جون ۱۹۳۵ء“

اس تحریر کے تقریباً ایک ماہ بعد زید اور اس کی زوجہ میں خرج وغیرہ پر بھی کچھ جھگڑا ہوا اور کچھ مار پیٹ کی بھی نوٹ ہوئی اور اس جھگڑے کے بعد ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک جس کو ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ کر اور اپنا کل سامان لیکر چلا گیا اور اس کے بعد اب تک نہیں آیا اور نہ کچھ خبر گیری کی نہ کوئی اطلاع کی۔ دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر حسب تحریر بالا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۳ حافظ حنیف الدین دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۵) اپنا سامان لیکر گھر سے بغیر اجازت زوجہ کے نکل جانا اور پھر متعدد دنوں تک غائب رہنا

(۱) وإذا اصابه الى الشرط وقع عقيب الشرط التعاقب ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فاطلاق (الفاواوی الهدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱/ ۲۰۹ ط م حذیہ کونہ)

چھوڑ کر چلے جانے میں داخل ہے اس لئے طلاق معلق واقع ہو گئی۔ (۱) فقط محمد کنایت اللہ کان اللہ لہ' (جواب) (از نائب مفتی صاحب) اگر محمد عثمان ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک اپنی زوجہ جلیس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اس کی زوجہ بموجب اس کی تحریر کے مطلقہ مغلطہ ہو گئی ہے بغیر حلالہ کے رجوع کرنا محمد عثمان کا ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ (۲) فقط حبیب الرحمن سلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا گیا

(سوال) زید بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا اور میان ملازمت میں زید نے بحر کے کچھ روپے غبن کئے بحر کو سم ہو اتو زید روپوش ہو گیا اسی حالت میں زید اپنی زوجہ کے پاس گیا اور مدد چاہی اس کی زوجہ نے بحر کا تمام روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ زید اپنی زوجہ کو اس قسم کی تحریر دیوے کہ "آئندہ اگر میں اس قسم کی کوئی کارروائی کروں جو میں نے بحر کے ساتھ کی ہے یا تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں" زید چونکہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ اس قسم کی حرکت کر چکا تھا اور جب کبھی ایسی حرکت اس سے ہو جاتی تھی تو وہ شرم و خجالت کی وجہ سے روپوش ہو جاتا تھا تحریر دینے والے اور تحریر لینے والے کی مشاورت یہ نہ تھی کہ وہ اس تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے گھر سے باہر قدم بھی نہ نکال سکے بلکہ نیت یہ تھی کہ ایسی کارروائی کرنے کے بعد زید جو روپوش ہو چلا جائے گا "تھا" وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے زید چونکہ دہلی میں اس قسم کی حرکت کر چکا ہے اور دہلی میں ملازمت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے وہ اپنی فلاں دیہودی کے لئے اپنے والد کے پاس ٹکلتے جانا چاہتا ہے یا اور کسی شہر میں ملازمت کی تلاش میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کی زوجہ اس کو دہلی سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتی اب زید بغیر اجازت اپنی زوجہ کے دہلی سے باہر جاسکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۷۴ محمد عثمان دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۲) خوند کے اغاظ یہ ہیں "یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں" اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہی کی اجازت کے بغیر دہلی (یعنی وطن) سے باہر چلا جائے یا اپنے گھر سے ایسی طرح غائب ہو جائے جس کو یہ کہہ سکیں کہ یہی کو چھوڑ کر صاحبے تو طلاق ہو گئی (۳) گھر میں سے باہر جانا مطلقاً مبراؤ نہیں ہو سکتا مثلاً نماز کے لئے باہر جانا یا سودا سلف لینے کے لئے گھر سے نکلنے یا گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے گھر سے باہر رہنے یا کاروبار کے لئے دن میں

۱. وادھا صافہ الی الشرط وقع عقب الشرط التعاقب ان بقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ ہندیہ: کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱ ۲۰ ط ماجدیہ (کوئٹہ)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها لم يضمنه و يموت عنها والا صل فيه لقوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الباتة الهداية: كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ شركة علمية ملتان

۳. وادھا صافہ الی الشرط وقع عقب الشرط مثل ان بقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا لا اتفاق لان الملك لله في الحلال والطاهر بقاء الى وجود الشرط فيصح يمين او ابقاعا (الهداية: كتاب الطلاق) باب الايمان في الطلاق ۲ ۳۸۵ شركة علمية ملتان

ہر سے باہر رہنے پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ ان صورتوں میں حرفیہ صادق نہیں آتا کہ وہ بیوی کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اور یحییٰ کا دار و دار عرف پر زوتا ہے۔ (۱) محمد کا خیال اللہ کان اللہ لدہ دلی

اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی

(سوال) ایک شخص اس طرح زبان بندی دیتا ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ بھڑے کے بعد زوجہ میری لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اس کو اپنے دار مسکونہ سے نکال کر کہا کہ یہ میرے گھر آئے تین طلاق ساتھ ہی دوسری دفعہ کہا کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوئی میری یہ بات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ میری زوجہ بھڑے میں ہمیشہ مشغول رہتی ہے کسی طرح سے اس سے روکی نہیں جاتی اور کسی سے ذرتی بھی نہیں اور مانتی بھی نہیں ایسی حالت میں لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اور اس کے برعکس وق ہو کر کہتا ہوں میرے گھر جانے سے تین طلاق اور یہ بات کہنے کے بعد دل میں آیا کہ اس کو ڈرانے کے لئے کہتا ہوں لیکن جس طرح زبان سے بات نکل گئی وہ دار و دار دل کے خلاف ہو اس ساتھ ہی یہ نتیجہ دل کی باتیں کھول کر کہتا ہے کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوئی اب گزارش یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں تظہیر ہوئی یا تعلیق؟ تظہیر کی صورت میں ترک انکشاف کی وجہ سے عدم وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور ہمارے اس دیار کے عرف و عادات کے حالات شق اول کو تعلیق کہا جاتا ہے پس ہمارے تعلیق عدم حدث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ دار مسکونہ میں حائل کی سکونت سے بر تقدیر تعلیق حائل دار مسکونہ کو جوش مرز و نہ کوہ سے بچ کر اس میں سکونت کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا یحییٰ فی اغور کے ذریعہ اس کی رہائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا اگر کوئی شخص زوجہ مذکورہ وجہ اثنا کردار مسکونہ میں داخل کر دے تو عدم حدث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ دوسری گزارش یہ ہے کہ حائل مذکور اپنی زبان بندی کے کئی روز بعد کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان بندی میں غلطی کی ہے یعنی میں نے یہ کہا اگر یہ میرے گھر آئے تو تین طلاق اب حائل کی یہ بات مافی جائے کی یا نہیں؟ المستعفی نمبر ۶۳۵ مولوی فیصل الرحمن (خلع نواکھالی) ۳ رجب ۱۳۵۴ھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۲۷۷) (از نائب مفتی) اس واقعہ مرقومہ میں یہ عورت اگر اپنے شوہر کے یہاں آئے کی تو اس عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی (۱) آسانی کے ساتھ وقوع طلاق سے خلاصی اس طرح ہو سکتی ہے کہ

۱۔ والا صل الایمان مية عبد الشافعي على الحقيقة للعرية و عدا على العرف مالم ہو ما یحتمله اللفظ در محذور وفي الرد (قوله و عدا على العرف) لان المسکونہ اما بتکلم بالکلام العرفی اعی الالفاظ التي يراد بها معناه التي وصفت لها في العرف (هاشمی رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الایمان باب البیعت فی الدخول و الخروج و النکاح و الايمان و الركوب و غیر ذلك ۷/۴۳ ط سعید گرائسی

۲۔ و اذا اصابه الى الشرط وقع عيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا امرته ان دخلت المازفت طالق (نصیری الہدیہ کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ن و ادو غیر هذا ۱۰/۴۲۰ ح ماحدیه کوئٹہ

غیر اس عورت نے کہنے کے بعد اس کو ڈولی میں سوار کر میں کسی اور شخص کے کہنے سے یہ عورت ڈولی میں سوار ہو جائے تو کھار ڈولی کو اس کے شوہر کے مکان کے دروازے میں سے اندر لے جا کر مکان میں اتار دیں یعنی کہہ دیں کہ ڈولی میں سے اتر جا تو طلاق کے واقع ہونے سے یہ عورت بچ جائے گی، (فقہاء و حضرات مفتی صاحب قبلہ کی رائے ٹیکر جواب کتبیات) حبیب الرحمن عظمیٰ علیہ رحمۃ

آر فداں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک طلاق معقو شرط معین زبانی دیں مضمون کہ اگر میں زید فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری زوجہ فداں بندہ کو حایق واقع ہو جائے گی کاتب سے حکم مروجہ سرکاری پر لکھوا کر زوجہ اپنی منہ مذکورہ کے حوالے کیا پھر حایق نے کام معین وقت معین میں نہ کیا بعد عرصہ پانچ چھ مہینے کے یقین وقوع طلاق مفتی حایق کے پاس دعوائے رجوع کیا۔ مگر مفتی صاحب نے سبب عدم ثبوت رجوع فی البدقہ عموماً اس کا رد کیا پس چند ایام کے بعد حایق نے از سر نو دعوائے ثانی کیا کہ میری ایک شرط تعلیق کی تھی کہ وہ شرط محررہ فی النکاح تھی مثلاً سکونت جو وہ موجود نہیں ہوئی لہذا میری زوجہ بندہ مذکورہ مطلقہ نہیں ہوئی حالانکہ یہ نسبت ظاہر صک شرط زائد مغیر میں محررہ ہے اور بوقت دعوائے رجوع کوئی شرط زائد کا ذکر نہ تھا اور تحریر صک میں بھی نہیں اور لحاظ ظاہر صک برادران بندہ شرط زائد کے منکر ہیں اور مناسب شدت مندر اظہار نہیں آیا دعویٰ شرط زائد بعد دعوائے رجوع جو معنی وقوع طلاق تھا مسنون ہے یا نہ؟ اگر مسنون ہے تو صرف کس قرین پر ہوگی تنقیح یعنی دعوائے حایق لولایت رجوع جو اقتضاء اقراء وقوع طلاق اور عدم شرائط زائد ہے اور دعویٰ حایق ثانیاً شرط زائد و عدم طلاق بندہ کے درمیان تناقض ہے یا نہ؟ (ذوق و جوال المستفتی نمبر ۸۰۲ محمد موسیٰ پرواضلع۔ ذریعہ اسمعیل خاں ۷ اذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۷۸) اگر اس شخص نے تعلیق باللفظ کی تھی اور اس کے الفاظ کے شاہد موجود ہیں اور ان الفاظ میں شرط زائد مذکور نہیں تو اب دعوائے زیادت شرط درست نہیں لیکن اگر تعلیق باللفظ نہ تھی بلکہ بامتنانہ تھی تو اگر زوج خواندہ شخص ہے اور اس نے خود کاغذ پڑھا لیا اور اس پر دستخط کئے یا اسکو حرفا حرفا سنایا گیا اور اس کی شہادت موجود ہو تو اس صورت میں بھی دعوائے زیادت شرط درست نہیں، لیکن اگر وہ ناخواندہ ہے اور سبب استہراف حریفی نہیں آتی اور اسے انوکھی لٹوالیہ یا دستخط کرائے (بعض ناخواندہ لوگ بھی دستخط کرنا سیکھ

۱۔ حنفی الرجل لا بدخل ذو فلان فادخل مکرھا لا یحیث هذا اذا حملہ اسان و ادخلہ مکرھا (الفتاویٰ الہدیہ)

کتاب الحین الفصل التاسع فی الاہل ۶ ۴۰۰ ط ماحدیہ کنونہ

۲۔ سبب نسب شدت میں یہ موجود ہو تو اس کے مقابلے میں کوئی شہادت معتبر نہیں۔

لیتے ہیں اور دستخطوں کے علاوہ کچھ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے) تو اس کا دعویٰ قابل سماعت ہوگا۔ (۱) رہا یہ دعویٰ کہ رجعت کر دیا ہے یہ ایسا معارض نہیں ہے کہ اس سے دعوائے شرط زائد غیر مسموع ہو جائے کیونکہ ان دونوں میں اس صورت میں تطبیق ممکن ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

فلان کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا
تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی!

(سوال) مسماۃ نور بھری ولد عالم خاں ایک ادھیڑ عورت کا نکاح میرے ایک کسین عزیز مسکمی محمد خاں سے کر لویا گیا نکاح کرنے والوں کی ناپاک اغراض کچھ بھی ہوں مگر محمد خاں نے ہوش سنبھالتے ہی مذکورہ عورت سے نہایت نفرت کے ساتھ بیزاری کا اظہار کیا اور نہ یہ کہ تین طلاقیں دیدیں بلکہ اپنے ارد گرد مکر و فریب کا تہمتا ہوا جال محسوس کر کے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ عالم خاں کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا میری طرف سے فوراً اس پر تب تب تین پڑتی جائیں گی سائل کو تین سوالوں کا جواب درکار ہے (۱) حنفیہ کے نزدیک حد بلوغ کیا ہے؟ شہمی نے پندرہ سال تکھی ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) محمد خاں کی عمر طلاق دینے وقت پندرہ سال تین ماہ تھی اور باغ بھی تھا کیا طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ (۳) اگر کسی فریب میں لاکر محمد خاں سے حلالہ کر لیا جائے یا اس کا نکاح عالم خاں کی اولاد میں سے کسی لڑکی سے کیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟ المستفتی نمبر ۹۰۲ دوست محمد (کوہاٹ) ۷ صفر ۱۳۵۵ھ ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۹) بلوغ احتلام سے یا جب کہ لڑکے کی عمر پندرہ سال کی ہو جائے ثابت ہو جاتا ہے (۱) یعنی پندرہ سال عمر کے لڑکے کی طلاق معتبر ہے (۲) پندرہ سال تین ماہ کے لڑکے کی طلاق پڑ جانے میں شبہ نہیں عالم خاں کی اولاد میں کسی لڑکی سے محمد خاں کا نکاح درست نہ ہوگا۔ یعنی جب نکاح ہوگا طلاق پڑ جائے گی حلالہ کے بعد بھی طلاق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ۔

(۱) چونکہ نہ تو خود لکھا اور نہ دوسرے نے لکھا۔ (۲) یہ شرط زائد کا دعویٰ کر رہا ہے حالانکہ کتب افت میں تصریح ہے لو استکتب من آخر کتابا بطلاقها و قرأه علی الروح فاحدہ الروح و حتمہ و عوہ و بعث بہ الیہا فاتعھا وقع ان الروح کہ کتابہ وان لم یقرأہ کتابہ ولم یقرأہ یمہ یمہ لکھ و صف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیانہ و کذا کل کتاب لم یکنہ بحلقہ ولم یملہ بفسلہ لا یقع الطلاق مالہ یقرأہ کتابہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/۲۴۶ ط سعید کراتشی)

(۲) بلوغ الغلام بالاحتلام والا حیال والا برال فان لم یوجد فیہما شیء فحتی یتم لکل مہما خمس عشرۃ سۃ بہ یفتی لتقصیر اعمار اہل زمانہ الذکر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب المأدون فصل فی بلوغ الغلام ۱۵۳۶ ط سعید کراتشی (۳) و یقع طلاق کل روح اذا کان عدولاً بالغہ ولا یقع طلاق الصبی والمحوون والنام (الہدایۃ کتاب الطلاق فصل ۲/۳۵۸ ط شرکتہ علمیہ ملتان)

(۴) تحلل ای بطل البیسن بطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الا فی کلماتہ یحل بعد الثلاث لا قضاء عہود الاصل (رد مختار) وقال فی الرد (قوله الا فی کلماتہ) فان البیسن لا تنهی بوجود الشرط مرة وافاد حصرہ ان منی لا تنہی الذکر و قبل تنہی والحق انہما تنہی عموم الا وفات فتی منی حرجت فانت طالق المعاد ان ای وقت تحقق فیہ العروہ و یقع الطلاق نہ لا یقع بحروح آخر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵۲ ط سعید کراتشی)

شوہر نے کہا ”اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں“ یہ تعلیق طلاق ہے یا تجبیز؟

(سوال) زینب کو اس کے شوہر اور اس نے تالاب میں سے پانی لانے کی ممانعت کی کیوں کہ وہاں پردے کا کوئی انتظام نہ تھا مگر اس نے اس کی کوئی پروا نہیں کی اور پانی لینے کو چلی گئی جب واپس آئی تو شوہر نے کہا کہ اتنی سخت ممانعت کے باوجود تو پانی لینے کیوں گئی؟ زینب نے کہا کہ اگر میں پانی لینے نہیں جاؤں گی تو کون دے گا؟ اس کے شوہر نے خفا ہو کر کہا کہ اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں کہاں جائے گی چلی جا اس مسئلہ میں دو عالم مختلف الزام ہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ تعلیق ہے لہذا اگر زینب کے والد کوئی دوسرا پانی لانے والا ہو تو طلاق نہیں پڑی گی دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ یہ تجبیز ہے کیونکہ دی ہوئی طلاق کی تجبیز کے کیا معنی جب اس نے ایقاع کی خبر بلا نظر ماضی دیدی ہے نیز بعد کو کہاں جائے گی چلی جا کہہ کر تجبیز کی تاکید کر دی ہے تو تعلیق کیونکر ہوگی۔ گو شرط کا ذکر ہے مگر وہ غرضی ہے۔ المستفتی نمبر ۹۷۳ مولوی کبڑ صاحب (ضلع نواکھالی)

(جواب ۲۸۰) اس صورت میں شوہر کے بیان صافی پر فیصلہ ہوگا اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا مطلب کیا تھا اگر وہ ایسا مطلب بیان کرے جس سے تعلیق کے معنی پیدا ہوتے ہوں تو تعلیق ہوگی اور اگر ایسا مطلب ظاہر کرے جس سے تجبیز نکلی ہو تو تجبیز ہوگی اس کے الفاظ دونوں معنی کے محتمل ہیں اس لئے اس کے صافی بیان سے ایک صورت متعین کی جاسکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر میں اس مدرسہ کو تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیگی

(سوال) بحر نے اپنے بچے زید کو افریقہ اپنے قائم کردہ مدرسے میں پڑھانے کے لئے بلایا زید کے افریقہ آنے کے بعد تقریباً ایک سال تک بحر نے بلا تنخواہ صرف خورد و نوش پر مدرسہ کرائی دہا بحر نے اپنی لڑکی ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح کر دیا اور زید اب والدی حیثیت سے رہنے اور مدرسہ کا کام انجام دینے لگا ایسے میں سس جو کہ ہندو کی سوتیلی ماں ہے والدہ کے ساتھ بحر افساد کرنے لگی جس سے زید آرزید نکل گیا اور مدرسہ بھی بحر نے انحصاراً بحر نے تقریباً تین چار ماہ قائم رہا پھر چند دوسروں کی فہمائش پر زید اور بحر سس میں صلہ ہو گئی اور زید ساتھ رہنے لگا پھر ایک روز زید کے کھانے میں کوئی دست آور چیز ملا کر کھادی جس سے خون تک جاری ہو گیا تھا۔ سس نے دست بند ہوئے لیکن کمزوری حد سے بڑھ گئی اس کمزوری کی حالت میں سس اور خسر نے ڈر اور حیم کا کر بالا کرادہ حسب ذیل تحریر لکھوائی :-

(۱) نایب عمی بہ للاحتمال والحق بہ سمدہ فی عدہ الیہ (درمحرار) وقال فی الرد قوله للاحتتمال لمدکرمہ من ان کل واحد من الادلط یحتمل الطلاق وعرد والحق لا مدل علی احد ہما فیصل عن بینہ ویصدق فی ذلک قصہ، مدافع ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ص ۳۰۰ ط سعید کراچی

شوہر نے کہا کہ ”اگر میں چٹوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو“

یہی تحریر میری طلاق بھی جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) مسہۃ مشکو (دختر عید و عوی سکنہ ٹونڈرہ ضلع آٹھہ) کا عقد ہر لکھداختش (وہ دروہا گھوسی لدھیانہ) سال ۱۹۷۷ء میں برمانہ تابانی مسہۃ ہوا تھا بعد نکاح رخصتی نہیں ہوئی۔ جو بات خانگی زوجین میں مقدمہ بازی ہوئی چنانچہ اسی دوران میں زوجین نے بذریعہ تحریر اقرار نامہ ثالثین مقرر کر دیئے شوہر مذکور نے عہدہ تحریر اقرار ثالثی کے یہ الفاظ بھی لکھے کہ صورت نامنظور کرنے کے چٹان کو یہ تحریر میری قطعاً شرعاً قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے پس ثالثین نے بعد تحقیقات و لٹنے جانے بیاتات کے یہ طے کیا کہ مسہۃ مذکورہ شوہر موصوف کو مبلغ تین سو روپے سے کر ضلع کر لے شوہر مذکور نے فیصدہ چٹان کو نامنظور کیا اور روپیہ لینے سے انکار کیا مسہۃ مذکورہ نے ایک دعویٰ استقراریہ مقدمہ فی کس عدالت دیوانی میں مقدمہ شوہر مذکور اور بیہیسی دوری کے استقراریہ منسوخ ہونے نکاح عہدہ کا مدعیہ سے بدست براری کہ کیا جائے چنانچہ عدالت مجاز نے بعد تحقیقات و ثبوت یہ تجویز کیا کہ دعویٰ استقراریہ منسوخ و دوری (اے) مع خرچہ بخلاف ذمہ داری کیا گیا جب کہ عدالت منصفی آٹھہ موصوف نے دعویٰ استقراریہ منسوخ نکاح حق مسہۃ مشکو مذکورہ نے جو اپنا عقد ثالثی بعد فیصلہ عدالت مدہ چارہا بعد کیا یہ جائز یا جائز؟ المستطبی نمبر ۱۰۹۷ مسہۃ مشکو معرفت قاضی ضمیر الدین صاحب (میرٹھ) ۱۴ جولائی ۱۹۷۷ء ۱۳ اگست ۱۹۷۷ء

(جواب ۲۸۲) اگر زوج نے یہ تحریر دیدی تھی کہ ”اگر میں چٹوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری قطعاً شرعاً قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے تو چٹوں کا فیصلہ نامنظور کرنے پر اس کی طرف سے طلاق ہو گئی۔ اور بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح عورت کا جائز ہو گیا۔“ محمد کنیت امدکان اللہ لاہور دہلی

جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گویا اس نے اپنی عورت

کو طلاق دے دی تو خلاف ورزی پر طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب) دو آٹھہ میں جھڑا ہوا اور وہ جھڑا اس قدر ظویل ہو گیا کہ ہر ایک گروہ کے آدمیوں نے آپس میں یہ طے کیا اور باقاعدہ کہہ دیا کہ ایک گروہ دوسرے سے یہاں نہ تو کھانا وغیرہ کھاوے اور آپس میں کسی کے یہاں نہ ٹرکی دے نہ اپنی دے اس معاہدے کے برخلاف کرنے تو گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دیا یہی معاہدہ دونوں گروہوں کا ہوا تھا، فوج کے بعد جھڑا ختم ہوا اور بیشتر کامیاب ہو گیا جو حق اس کو ترک کر کے آپس

(۱) وادھا علی الشرط وقع عقب الشرط اتفاق من ان يقول لآخرته ان دخلت الدار فاستطابق (المصنوع المصنعة كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان وادھا وغيرھا ۱ ۲۲۰ ط ماحدہ کتبہ) وق في المبرر و بحی سمن بعد و احد الشرط مضطد لكن ب وحده في الملك طعن و عی و لا (المصنوع المصنعة مع هامش و المصنوع المصنعة باب التعليق ۳ ۳۵۵ ط معبد کراتشی)

(۲) قل الله تعالى: "ولا تعزوا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله" (الفرقة: ۲۳۵)

میں کہا وہ یہ کہ نہ۔ لہذا اس صورت میں ان کی عورتوں کو حلاق ہوگی یا کہ نہیں اب اگر حلاق واقع ہو تو اب کیا کرنا چاہیے۔ المستفتی نے ۳۷۱۱ مہر الزرق صاحب (شائع میدانی پور) ۲۰ جلدی الشی ۱۳۵۵ھ ۸۷۱۱ تبہ ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۳) اگر معاہدہ کے اخذ یہ تھے کہ جو کوئی معاہدہ کے خلاف کرے گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خلاف کرنے والوں کی بیویوں پر طلاق نہیں ہوگی بلکہ ان پر یمین کا کفارہ لازم ہوگا، یعنی وہ مسکینوں کو پونے دو سو فی ستمین کے حساب سے دیوں دینے ہوں گے۔ (۱۰ فقط محمد کفایت ائمہ

اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے تو عمر سے ملنے سے بیوی پر طلاق پڑ جائے گی

(سوال) زید نے صف انصاریہ میں عمر سے نہ ملوں گا اور نہ اس کے پاس جاؤں گا خالد نے کہا کہ مجھے یہی ان قسم کا اعتبار نہیں ہے یوں کہ اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے عینہ ان الفاظ کو زید نے تین بار کہا مگر پندرہ برس دن کے بعد زید عمر کے پاس گیا اور اس سے طلاق خالہ نے کہا کہ تو نے تو نے طلاق دی تھی ایسا یوں کیا زید نے کہا کہ میں بھول گیا تھا لہذا اذروئے شرع فرمایا جاوے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور واقع ہوئی تو کونسی؟ المستفتی نمبر ۱۲۰۶ مستجاب الدین ریاض الدین صاحبان سوداگران ظروف بازار شہی مسجد مراد آباد۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء (جواب) (از مولانا فیصل احمد صاحب) ہوا موصوب صورت مسئلہ میں تین طلاق واقع ہوئیں لہذا اب بدو ان سال انکے نہیں ہو سکتا جیسا کہ در مختار میں ہے۔ فی ایمان الفتح ما لفظہ وقد عرف فی الطلاق انه لو قال ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق وقع الثلث واقره المصنف (ہامش سامی ص ۵۲۹) (۱۰ فقط وائتدقنی اطمیناناً بالصواب حرروا ملحق حنو رہ البیاض الصمد احمد غوث خلیل احمد وقتہ ادا شدہ و لغد مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء۔

ابواب صواب محمد حبیب نور خفرائہ۔ عند انساب من اجاب احقر محمد نعیم خفرائہ مدرس مدرسہ اداویہ۔

(۱) حنفیہ کے نزدیک جب حلق میں ہاتھ لگے حلق واقع نہیں ہوتا کسی طرح نہ جب وہ تحقیق حلق میں اشتهاں ہو جائے تب حلق واقع ہوتا ہے یا جب حلق میں ہاتھ لگتا ہے تو حلق واقع نہیں ہوتا جب اس کے خلاف کیا تو قسم کوئی بھی قسم کا کفارہ نہ ہو کہ کما فی لیسر المسجل: المسب لفة القوة و شرعا عذرة عن عقد قوي نه عره الحالف على الفعل او الترتك فدخل العقيق فانه يمين شرعا (الدر المختار مع هامش والامتنان كتاب الايمان ۷۰۲/۲ ط سعید کراتشی)

۲۰ و کذبہ تحریر رقیۃ او اطعمہ عشرہ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یستر عامة البدن وان عجز عین کتابا و فی الاداء صاع ثلاثۃ امانہ و لا، (توضیح الامتار و شرحہ) وقال فی الرد: فوله عشرة مساکین ای تحقیق او بتدبیر حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة اہد کن یوم نصف صاع بخور و ہامش والامتنان مع الدر المختار کتاب الايمان مطلب کتابة اليمين ۷۲۵/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) لیسر المسجل مع هامش رد المسجل کتاب الايمان باب العلیق ۳۷۶ ط سعید کراتشی)

الجواب صحیح عبدہ غفرلہ مدرسہ اداویہ عربیہ مراد آباد ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۵ء۔ الجواب صحیح فخر الدین احمد (مدرسہ لول مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد)

(جواب ۲۸۴) (از حضرت مفتی اعظمؒ) بھول جانے کا عذر مفید نہیں اور قضاء تین طلاق پڑنے کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) برائے زید پدیر یا مادر یاہر اور ان زید مثلاً نکاح کردہ۔ و در وقت نکاح کردن زن صغیر و بزرگ کامل عاقل بالغ و دوزن در خانہ پدری و دوحثہ شوہر نیارودہ شد زیر اک صغیر و بزرگ پس از اس قسم نکاح کہ ذکر شد از زبان زید الفاظ ذیل جائے حلف یعنی در موضع استعمال حلف صادر شد کہ "اگر من پس از اس زمانہ از شریعت مخالفت کردم مرا طلاق اضافی باشد" این معلوم نیست کہ اس الفاظ مذکورہ یکبار گفتہ یا دوسہ بار گفتہ۔ و حالف در حالت حلف نمی داند کہ طلاق اضافی پدہ حور است و کہ ام الفاظ الفاظ طلاق اضافی است پس از چنین حلف از حلف تجاوز از حد شرعی صادر شد پس از احاث شدن زید سن او بالغ شد و دوزن و پدیر زن از زید طلب کرد کہ زن خود را بخانہ خود بیاورد و زید از علماء فتوی طلب کرد کہ برائے زید اس زن منکوحہ جائز است یا نہ۔ در اس مسئلہ اختلافات کثیرہ از علماء صاحبان واقع شدہ بیان اختلاف این است کہ بعض علماء حکم کردہ کہ برائے زید بالکل نکاح کردن جائز نیست۔ خواہ آل زن سابقہ باشد کہ پدیر یا مادر یاہر اور ان زید برائے زید نکاح کردہ یا دیگر زن نوباشد زیر اک اس الفاظ کہ از زبان زید صادر شدہ کتایہ بہت از طلاق اضافی و حکم طلاق اضافی این است کہ بالکل انسان از نکاح کردن محروم می شود و بعض علماء حکم کردہ کہ اس الفاظ یعنی لفظ اضافی طلاق مہمل است بر این چنین لفظ طلاق واقع نمی شود و اضافی واقع می شود۔

دیگر علماء جواب می دہند کہ قول اول بالکل غلط است زیر اک عمل یحیمن در نکاح کہ قبل از یحیمن شدہ بود و ہرگز جاری نمی شود نہ غیر اضافی و واقع می شود بلکہ برائے زید نکاح کردن جائز است خواہ آل سابقہ بود یا دیگر زن نوباشد خواہ بزبان خود و یا بزبان دیگر شخص و بطور اجازت خواہ اجازت قوآن خواہ کتایہ بود یعنی بہر طور کہ بہت برائے زید حالف نکاح کردن جائز است۔ و از حد خود فدیہ یحیمن بر زید واجب شدہ و بعض علماء حکم کردہ کہ اگر دیگر شخص خواہ ولی زید بود یا غیر ولی بود برائے زید نکاح می کند بغیر زن سابقہ یعنی دیگر زن نو برائے زید نکاح می کنند بغیر اجازت زید قوآن یا کتایہ بر این تقدیر مذکورہ نہ کہ برائے زید نکاح کردن جائز است و اگر از طرف زید اجازت قوآن یا کتایہ واقع شود پس بر تقدیر اجازت زید نکاح کردن و دیگر شخص برائے زید ہم جائز نیست۔ و بر اس

(۱) لو الحالف مکرهاً او محظناً او جاهلاً او ساهياً او ماسياً بان حلف ان لا یحلف ثم نسی و حلف فیکفر مرتین مرة لحثه و احرى اذا فعل المحلوف علیہ عسی لحديث "ثلاث هولاء حد" مہل الیمین فی الیمین الواحد فیحد فیحد یعمل المحلوف علیہ مکرهاً (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الايمان ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۰۹ ط معبد کراچی)

اختلاف مذکورہ دو اذودہ سے گزشتہ تہذیب الوقت و مجہ مفصل مناسبتی مذہب خود عمل نہ شدہ آخر الامر ہمہ اختلاف کف کنندہ صاحبان خلاف مذکورہ کہ زید است عمل باقی بر فتویٰ مولانا مولوی مفتی کنیت امد صاحب مقرر کردہ کہ بہر طور قسم از طرف کنیت نند صاحب خوابہ آمدور جواز نکاح کردن بر اسے زید مذکورہ یادہ مدہ جواز نکاح کردن بر اسے زید نہ است قسم عمل می کلیم انشاء اللہ تعالیٰ۔

المستفتی نمبر ۱۲۹۲ عہدہ صاحب حق شیخ ۹۰ مردہ معرفت نور شیر محمد صاحب پشاور ی خوار و دہلی ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء

(ترجمہ) زید نے اسے مثل اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا اور نکاح کے وقت منکوحہ کم سن تھی اور زید جوان قتل باغ تھا اور کم سنی کی وجہ سے منکوحہ کو شوہر کے گھر رخصت نہیں کیا گیا اس صرح سے نکاح کے بعد زید کی زبان سے مندرجہ ذیل الفاظ بطور حلف کے صادر ہوئے کہ ”اگر میں اس وقت کے بعد سے شریعت کے خلاف کروں تو مجھے پر طریق اضافی ہوگی“ یہ معصوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ اس نے ایک دفعہ سے یا دو تین بار کہے۔

اور زید حاف نہیں جانتا ہے کہ حاق اضافی کیا چیز ہے اور اس کے الفاظ کس طرح پر ہیں۔ اس حلف کے بعد زید کی طرف سے حدود شرعہ سے تجاوز سرزد ہو ا زید کے حادث ہونے کے بعد اس کی منکوحہ باغ ہو چکی تھی اس کے والدین نے زید سے ”تا یہ کہ یہ وہ اپنی منکوحہ کو رخصت کرائے۔“

زید نے عہدہ سے فتویٰ طلب کیا کہ یہ اس کی منکوحہ اس کے لئے جائز و حلال ہے یا نہیں اس مسئلہ میں علماء نے مختلف فتوے صادر فرمائے جن میں بعض علماء نے حکم دیا کہ زید کے لئے بالکل نکاح کرنا جائز نہیں خواہ وہ پہلی ہی عورت ہو جس کا زید کے لئے اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا تھا خود کو کسی دوسری عورت دینا نہ کہ زید کی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ طلاق اضافی سے کن یہ ہیں اور حاق اضافی کا حکم یہ ہے کہ انسان نکاح کرنے سے پہلے محرم ہو جاتا ہے۔

جنس عہدہ نے حکم دیا کہ یہ الفاظ جنی لفظ اضافی طلاق مہمل ہے اور ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اضافی واقع ہو جاتی ہے۔ دیگر علماء جواب میں فرماتے ہیں کہ قول اول بالکل غلط ہے کیونکہ یحییٰ کا عمل اس نکاح پر جو یحییٰ سے پہلے منعقد ہوا تھا ہرگز جاری نہ ہو گا اور حلاق غیر اضافی بھی واقع نہیں ہوگی بلکہ زید کے لئے نکاح کرنا جائز ہے خواہ پہلی عورت ہو یا دوسری غی عورت ہو۔ خواہ نکاح اپنی زبان سے ہو یا دوسرے شخص کی زبان سے باجائز زید قولاً یا کتابتاً۔ یعنی جس طرح بھی ہو زید کو نکاح کرنا جائز ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ زید پر واجب ہے۔ پھر جنس علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر دوسرا شخص ولی زید ہو یا غیر ولی زید کے لئے کسی غی عورت کا نکاح کرے اور زید کی اجازت قولاً یا کتابتاً حاصل نہ کرے اس تقدیر پر نکاح کرنا جائز ہے۔ اور اگر زید کی طرف سے اجازت قولاً یا کتابتاً واقع ہو جائے تو اس اجازت کے بعد شخص دیگر کا کیا ہو نکاح بھی جائز نہ ہو گا۔

اس اختلاف پر بارہ سال گزر چکے ہیں اور اب تک اپنے مذہب کے مطابق یہ مسئلہ حل نہیں ہوا آخر

اگر تمام اختلاف کرنے والے علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے اور زید کے لئے حضرت مفتی صاحب موصوف جو حکم صادر فرمائیں گے اسی پر عمل کیا جائے گا۔

(جواب ۲۸۵) قول زید یعنی این الفاظ (کہ اگر من خلاف شرع کار سے نکاح اضافی باشد) توں مہمل است اگر شخص مذکور بعد از ایس حادثہ شود بروطریق لزوم نہ گردد و نکاح او کہ قبل از حلف شدہ بدائیس حادثہ باطل نہ شود، بل اگر او حادثہ نکاح جدید ہم کند آں نکاح جدید ہم بجز باطل نہ ہو۔

اگر فرضائیں یہ بین را موثر ہم قرار دواہ شود اثر او بر نکاح کہ بعد از یمن منعقد کردہ شود خواہ وہ المادر نکاح کے وقت یمن موجود ہو و اثر یمن بر گز خواہد بود۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی (ترجمہ) زید کا یہ قول کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ بالکل غواہر مہمل ہے اگر زید حادثہ ہو جائے تو طلاق لزوم نہیں ہوگی اور اس کا وہ نکاح جو پہلے ہو چکا تھا اس حادثہ ہونے سے باطل نہیں ہوگا اور حادثہ ہونے کے بعد وہ جو جدید نکاح کرے گا وہ بھی جائز ہوگا۔

اگر بالفرض اس یمن و نکاح پر اثر انداز نہ ہو بھی لیا جائے تو وہ اس نکاح پر اثر انداز ہو سکتی ہے جو یمن کے بعد منعقد کیا جائے لیکن جو نکاح کہ یمن کے وقت موجود تھا اس پر ہر گز اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی (سوال) ایک شخص کے لئے اس کے والد نے ایک عورت کا خطبہ کیا ابتدائے گفت و شنید سے وہ شخص اس عورت پر ناراض تھا نکاح کے قبل وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اثناء گفتگو میں ہمسایوں میں سے ایک نے کہا کہ تمہیں اس عورت سے ضرور نکاح کرنا ہوگا۔ اس وقت اس شخص نے کہا کہ اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق۔ صورت مسئولہ میں بعد نکاح تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں بر تقدیر اول تحلیل کی ضرورت ہوگی یا زوج کے لئے نکاح ثانی کافی ہوگا۔ نوٹ - ہمارے یہاں کے محاورہ میں

(۱) اس لئے کہ عاقبتی کا مہذب یہ ہے کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کار نہ کروں تو جب نکاح کروں تو میرے پرہ عورت عاقبت“۔ صورت مسئولہ میں یہ عورت پہلے سے اس کی بی بی تھی اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا جس سے کہہ لیا تو ”لما فی الدار المحار“ و بشرط صحۃ کون الشرط معدو ماعلیٰ حظر الوحد (در محار) و قال فی الرد (قوله نعم) فلا یقع اصلا لان عرصہ مہ تحقیق المعنی حیث علقہ ہامر محال ہما یرجع الی قولہما امکان الشر شرط انعقاد الیمین خلاف فلا ہی یوسف (ہمشی رد المحتار مع الدر المحار) کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۴۲۳ ط سعید کراتشی) پس موجودہ حالت میں جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر مہذب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہیں ہوگی

(۲) اگر جب شرع کے خلاف کوئی کار نہ کرنے سے قسم نوٹ گئی تو اب کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے دوبارہ حادثہ نہ ہوگا کیونکہ قسم شرعہ جو بی بی تھی ”لما فی الدار المحار“ و فیہا کلیتا تحس الیمین ہی نفل الیمین سلطان التعلیق او وحد الشرط مرة (الدر المحار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۴۲ ط سعید کراتشی)

رکھوں سے عرفا نکاح کروں مروا لیا جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۷۷ مسٹر محمد اظہار صاحب (ضلع اکیاب) ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء
(جواب ۲۸۶) اگر وہ اقرار کرے کہ لفظ رکھوں سے اس کی مروا نکاح کروں تھی تو تین طلاقیں نکاح کرنے پر پڑ جائیں گی، اور بدون تفصیل وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہ ہوگی (۱) اور اقرار نہ کرے تو رکھوں کا لفظ نکاح کروں کے معنی پر محمول نہ ہوگا اور وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ له، دہلی

(۱) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی، تو تجھ پر طلاق ہے"
(۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی، تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"
(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے لیکن طلاق کی نیت نہ تھی پھر وہ گھر میں داخل ہوئی تو طلاق مغلط ہوگی یا رجعی؟ (۲) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے ڈرانے کی غرض سے کہا کہ اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا لیکن نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ جدائی کی نیت تھی نہ بیعت کی نیت تھی محض ڈرانے کے لئے کہا تھا پھر ہندہ زید سے پوشیدہ خالد کے گھر گئی تو جو حکم ہندہ کے حق میں صادر ہوتا ہے تحریر فرمایا جائے؟ المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمود خاں صاحب مدرس لولہ مدرسہ ریاض العلوم (کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء
(جواب ۲۸۷) (۱) اس صورت میں اگر عورت گھر میں داخل ہوئی تو طلاق پڑ جائے گی (۱) مگر طلاق رجعی ہوگی (۲) البتہ اگر عورت غیرہ خولہ ہوگی تو طلاق بائن ہوگی مغلطہ نہ ہوگی (۳) اس صورت میں چونکہ نیت طلاق کی نہیں تھی اور طلاق کا صریح لفظ بھی نہ تھا اس لئے طلاق نہ ہوگی۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ له، دہلی

(۱) اذا اصاب الطلاق الى الكاح وقع عقب الكاح نحو ان يقول لامرأة ان تروحى فاست طالق او كل امرأة اتروحها فصبى طالق (الفتاوى الہدیۃ: کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما) ۴۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ
(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة، ونسب في الامه لم تحل له حتى تکح زوجا غیرہ مکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یضلیها او یموت عنها والا صل فیہ قوله عالی "فان علقها فلا تحل له من بعد حتى تکح زوجا غیرہ والمراد الطلقۃ الثالثہ الہدیۃ" کتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان
(۳) واد اصابه الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرته ان دخلت الدار فاست طالق (الفتاوى الہدیۃ: کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۴۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)
(۴) وصریحہ ما لم یستعمل الا فیہ: کذلک انت و انت طالق و مطلقہ و یقع بها ای یبہدہ الالفاظ وما یمسہا من الصریح واحدة رجعیۃ الذر المختار مع ہمیش رد المختار، کتاب الطلاق باب الصریح ۴۷۳ ط سعید کراچی
(۵) فان فرق الطلاق بانث بالاولی ولم تقع النایۃ والثانیۃ وكذا اذا قل لها انت طالق وقعت واحدة ما ذکر مالہا بانث مالا ولی (الہدیۃ: کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق قبل الدخول ۳۷۱/۲ ط شرکۃ علمیہ ملتان)
(۶) فالکلیات لا تنطبق بها قضاء الابیۃ او دلالة الحال وهي حالة مداکرة الطلاق او العصب (الذر المختار مع ہمیش رد المختار، کتاب الطلاق، باب الکلیات ۲۹۶/۳ ط سعید کراچی)

اُتر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے۔
 (سوال) ایک شخص سے اس کی بیوی کی لڑائی ہوتی ہے لڑائی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مرد رنگین کپڑوں سے خوش ہوتا ہے اور عورت کو رنگین کپڑوں سے رغبت کم ہوتی ہے یہاں رنگین کپڑوں سے مراد گھر کے رنگے ہوئے کپڑے ہیں جو اپنے ہاتھ سے رنگ کر پہنے جاتے ہیں ایک روز عورت کو کسی محفل میں شریک ہونا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ سفید کپڑے پہن کر محفل میں شریک ہو مگر اس وقت سفید کپڑے موجود نہیں تھے اس لیے سبب اصل لڑائی کا ہوتا ہے دن بھر مرد غصہ کی حالت میں رہا تھا کتر رہا ہے شام کو تیسہ طول پکڑ جاتا ہے مرد غصہ کی حالت میں عورت سے کہتا ہے کہ اُتر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے بعد تو میری شہی بہن کے برابر ہو گئی اب عورت کے پاس گھر کے رنگے ہوئے کپڑوں کے علاوہ بقیہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے بہن سکتی ہے یہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۵۵ فضل حق شارہ ایمانی والے (دہلی) ۲۶، ہمدانی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۸) حقیق معقوت سے وہ صورت خارج ہے کہ عورت مرد کے سامنے نہ ہو اور رنگین کپڑے پہنے لے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں پڑے گی لیکن اگر مرد رنگین کپڑوں میں مرد کے سامنے آجائے تو طلاق پڑ جائے گی۔ (۱)

مرد کے الفاظ میں تو رنگین کپڑوں کا ذکر ہے اور وہ گھر کے رنگے ہوئے اور ولایتی رنگے ہوئے دونوں کو شامل ہے اس کے کلام میں کوئی تفصیل نہیں ہے لیکن اگر جھڑا نہیں کپڑوں کے متعلق تھا جو گھر میں رنگے جاتے ہیں اور ولایتی رنگین کپڑوں کے متعلق نہیں تھا اور مرد بھی اقرار کرتا ہے کہ اس کی نیت بھی ولایتی رنگین کپڑوں سے متعلق نہ تھی تو ولایتی رنگین کپڑوں کے ساتھ طلاق متعلق نہ ہوگی۔ (۲) محمد کفایت ابدہ کان اللہ لدہ دہلی

گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی شخص پنچایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق (سوال) ایک گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے کوئی دوسری مسجد نہیں ہے اور وہاں کے باشندوں نے متفق ہو کر

۱) ابوداؤد اصنافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مراہ ان دخلت الدار فانت طالق الفناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق مکملہ ان واد وغیرہما ۱/ ۲۰۱ طحا حادیہ کونہ (۲) حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر بمعہملیس ای مقصد دخل البلدۃ نقید حلفہ بقیام ولایتہ بان لکون الیمین المطبوعۃ نصیر مقیدۃ بدلالة الحال ویسعی نقیدہ بقیہ بغور علمہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله نقید حلفہ بقیام ولایتہ) ہذا الحقیص بالمرحان ثبت بدلالة الحال وهو العلم بان المقصود من هذا الاستحلاف رجوعہ بما یدفع شرہ او شر غیرہ مرجحہ و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الصرب والقتل وغیرہ مطلب حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر ۳/ ۸۴۴ ط سعید کراچی

یہ کہنا کہ اگر آپس میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو سب مل کر آپس ہی میں فیصلہ کر لیا کریں گے اور پچھتائی بھی قائم کر لی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ سب مل کر مسجد ہی میں نماز پڑھا کریں گے اگر کوئی شخص پچھتائی سے علیحدہ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق اور اس بات کو ہر شخص نے منظور کر لیا اتفاق وقت کہ کسی بات پر آپس میں جھگڑا ہو تو پھر چند آدمی پچھتائی سے فیصلہ ہونے سے پہلے پچھتائی سے علیحدہ ہو گئے اور مسجد میں نماز بھی پڑھنا چھوڑ دی اور عید اور ہجرت عید کی نماز بھی علیحدہ پڑھی آیا وہ لوگ جو جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان لوگوں کی بیویوں کو ان لوگوں کے قول کے مطابق تین طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۷ محمد امین پیش امام مسجد (آگرہ) ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۹) جو لوگ پچھتائی سے علیحدہ ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اور انہوں نے خود یہ تخلیق کی تھی کہ اگر ہم پچھتائی سے علیحدہ ہوں اور مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو ہماری بیوی پر تین طلاق تو بے شک ان کی بیویوں پر طلاق مغلطہ پڑ گئی، اور اگر انہوں نے یہ تحقیق اپنی زبان سے نہیں کی تھی تو ان کی بیویوں پر طلاق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یغفل

اگر میں ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زد و کوب کروں تو میری زوجہ کو طلاق مغلطہ ہوگی

”نقل اقرار نامہ“

(سوال) مکہ شہر اُتی ولد علی قوم بزد قصب ساکن بازار ہر پت تنج مزرعہ موضع بھیرا گوند پور پرگنہ و تحصیل و ضلع رائے بریلی کا ہوں عرصہ قریب بارہ سال کا ہوا کہ منقر کا عقد ہمراہ مسافر مضامی و ختمہ ہجری عیدی بزد قصب ساکن تیلیا کوٹ شہر رائے بریلی سے حسب شرع شریف محمدی حدیث حنفیہ کے ہوا اور مسافر کو رخصت ہو راتی باقی رہی منقر کی جانب سے اکثر تسابی نان و نفقہ ہوتی رہی چنانچہ منقر نے رائے بریلی آمد و برد و چنانچہ داؤ خواہ ہوا کہ منقر کی غفلتوں کا اعتراف کرتے ہوئے زوجہ منقر ہمراہ مظهر رخصت کر دی جانے اب مظهر مذکور تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچائے گا قبل اس کے بھی ایک اقرار نامہ منقر نے نسبت بیان و نفقہ زوجہ اپنی کو تحریر کر دیا تھا جس کی پابندی منقر سے نہیں ہو سکی چنانچہ مظهر رحمہ خواہ ہمراہ منقر زوجہ منقر کو رخصت کر دینے پر آمادہ و تیار ہوئے کہ مظهر ایک اقرار نامہ تحریر کر دیوے کہ اب کسی قسم کی تکلیف روحانی و جسمانی زوجہ منقر کو نہ پہنچائے گا اور بآرام نان و نفقہ حسب استطاعت خود کرے گا چنانچہ منقر حسب ذیل کا پابند ہوتا ہے اول یہ کہ منقر زوجہ منقر کو اپنی کو اپنے مکان میں بآرام رکھوں گا کسی طرح کی تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچاؤں گا اور نہ کوئی کمی نان و نفقہ میں کروں گا اور بموجب روانہ رخصت بھی دیا کروں

(۱) وادۃ الصالحۃ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاق مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (التدویۃ الہدیۃ) کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادۃ وغیرہما ۱ ۴۲۰ ط

گا اور بعد میں آمدورفت رہے گی اگر منقرض نہ ہوگا کے خلاف کرے گا اور تکلیف روحانی و جسمانی پہنچائے گا اور نان و نفقہ میں کمی کرے گا یا زود کو ب کرے تو منقرض اقرار شرعی کرتا ہے اور تحریر کئے دیتا ہے کہ میری زوجہ کو طلاق مغلط ہوگی اور زوجہ منقرض کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد ثانی کر لے جو مجھ کو دعویٰ و حق نہ ہوگا اور منقرض ادا ہے۔ میں مہر کا ذمہ دار ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۹۳۳ عبدالحی صاحب رائے بریلی ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۰) چونکہ زوج نے اپنے اقرار میں لکھا ہے کہ اعلان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زود کو ب کروں تو منکوحہ کو طلاق مغلط ہو جائے گی تو اگر زوج نے اس اقرار نامہ کی تحریر کے بعد منکوحہ کو زود کو ب کیا ہے یا غیر شرائط کی خلاف ورزی کی ہے تو منکوحہ پر طلاق مغلط اس کی تحریر کے موجب واقع ہو گئی اور وہ دوسرا نکاح بعد عدت کرنے کی حق دار ہے۔ (۱) محمد کفایت اندکان اللہ لا ذلی

اُردو سے روپے ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا
نقل کا تین نامہ

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ

(سوال) اقرار کردہ صحیح و معتبر اسم و نسب خود مظفر حسین خٹک مظفر حسین خاں ساکن قدیمی اندور سے عوض مہر ۵۰۰ روپے کلدار نصف مغلط و نصف موجب رسم شریعت کے ہوا ہے لہذا اس جملہ نکاح میں روزہ و قاضی صاحب بھت قتل و حواس و درستی دماغ کے میں اپنے کو خاص اس تحریر کے ذریعہ پابند کر کے لکھ دیتا ہوں میں اپنی منکوحہ کو نان و نفقہ اور کسی بات کی تکلیف نہ دوں گا اور ہمیشہ استثناء زوجہ خود مسطورہ کو شش ماہوں کا کوئی بات خلاف شرافت کے نہ ہوگی یعنی سخت کلامی و شتام دہی و زود کو ب نہ کروں گا اور اپنے قوت بازو سے کمزور گا اور اپنی بی بی کے ہاتھ میں دوں گا پورے نہیں لے جاؤں گا اور آمدورفت گھر و عزیز و اقارب سے مانع نہ ہوں گا اور اس بی بی کے ہوتے ہوئے دوسری بی بی نہ کروں گا مزید برآں میں اپنے کو پابند کر کے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ یوم عقد سے میں اور میری منکوحہ خسر خاں و خیر خاں صاحب اور خوشداسن کٹھنوں کی خدمت میں رہوں گا جہاں رہیں گی ہرگز علیحدہ نہ رہوں گا اور خود اپنی کمائی سے ہم میاں بی بی اپنا کھانسیں گے اور جملہ اخراجات و انجمنی انسان کریں گے اور خدا نخواستہ

(۱) واد اصفاء الی الشرط ولف عقب الشرط مثل ان يقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق وهذا لا یتفق لان الملک قد نہ فی الحال و الطاهر بقاء الی وقت وجود الشرط فیصح یبطل و ایضا الہدایۃ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ طہرۃ علمہ ملتان و قال فی الدرر و لعل البین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلاق و عن والا لدر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۲ ۳۵۵ طہ سعید کراتشی (۲) قل اللہ تعالیٰ ولا تعلموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (الفرقہ ۲۳۵)

نااتفاق واقع ہو تو نان و نفقہ کو دس روپہ ماہوار اپنی منکوحہ کو بلا کسی عذر و حیلہ لو اگر تار ہوں گا اگر دس روپہ ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس وقت اور اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا حسب شرع میری طرف سے مثل طلاق خلاصہ کے رہیگا یہ چند کلمات بطور اقرار نامہ کے لکھ دیئے ہیں کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ مظفر حسین گواہ نور محمد، نظیر محمد قاضی صاحب وغیرہ

اس صورت میں کہ جس شخص نے یہ کائن نامہ مع گواہ مندرجہ بالا کے تحریر کر کے اپنے کو پابند کائن نامہ کیا ہے مگر وہ اس کائن نامہ کے شرائط کا پابند نہیں ہے تو ایسی صورت میں طلاق متصور ہونی نہیں۔ جواب مرحمت ہو؟ المستفتی نمبر ۲۰۸۲ ایم کے 'نہی' وا۔ (سورت) ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۱) کائن نامہ کی تمام شرائط خلاف ورزی پر طلاق معلق نہیں کی جاتی ہے بلکہ طلاق صرف دو شرطوں پر معلق ہے جو غلط اُترتے رہیں۔ ہوتی ہے وہ یہ ہیں کہ جمہورت نااتفاق کے دس روپہ ماہوار نہ دے اور دوسری شرط یہ ہے کہ فی فی کو چھوڑ کر ٹیندہ رہنا اختیار کرے ان دو شرطوں میں سے کسی ایک کے واقع ہونے پر طلاق ہوتی۔ محمد کفایت اللہ کان اٹھ لہ دہلی

اگر بموجب اقرار نامہ کے بیوی کے لئے نان و نفقہ کا انتظام نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے لاد دعویٰ ہو جائیں گے کیا حکم ہے؟

(سوال) مسکینی نبی رسول ولد میرا بخش نے ایک اقرار نامہ لکھا اس پر قائم نہیں رہے اور بیوی سے باطل ہے تعلق ہیں جس کو آج چار سال کے قریب ہوتا ہے تو آیا اس اقرار نامہ سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں شرط طلاق نامہ یہ ہے کہ سہ ماہہ ٹیندہ بی بی دختر میں بی نور محمد ساکن موضع کب مانوں عرف درگاہ تحصیل جھوسی ضلع اعظم گڑھ کو خرچ خانگی مبلغ صد روپہ ماہوار اور سال میں دو جوڑہ پٹنہ لہر دیا کریں گے اور اُردو میان میں کسی طور کا نقص و فتنہ ہو گیا ہم فوراً پیدا کریں گے تو ہماری ذات و جائیداد سے ساتھ دعوے کے میں بھی نور محمد صاحب وصول کر لیویں گے اور ملاوہ اس کے یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ بموجب اقرار نامہ کے نہیں انتظام کریں گے تو اپنی بیوی سے لاد دعویٰ ہو جائیں گے۔ المستفتی نمبر ۲۱۰۹ ش نور محمد صاحب (اعظم گڑھ) ۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۲) اگر نبی رسول اقرار کرے کہ اس کا مطلب ان الفاظ سے یہ تھا کہ بیوی کو طلاق ہو جائے گی تو اس کی خلاف ورزی کرنے پر طلاق ہو جاتی اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو اس اقرار سے تو طلاق نہیں

ہوئی، مگر عورت کو وجہ نان و نفقہ وصول نہ ہونے کے مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق ہے (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہوگی تو تو حرام ہو جائے گی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی رنجش کی بنا پر غصہ کی حالت میں کہا کہ اگر تو اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو تو حرام ہو جائے گی اور اسی وقت لوگوں نے زید سے کہا کہ تم ایسا لفظ زبان پر کیوں لاتے ہو تو زید نے فوراً اپنی نشست میں کہا میں طلاق کی نیت سے یہ غلط زبان پر نہیں لایا آپ لوگ خلوہ مخواہ نیا مطلب لگاتے ہیں مگر سامعین اس کی باتوں پر یقین نہ کرتے ہوئے شبہ کرتے ہیں کہ زید نے ضرور نیت طلاق سے کہا ہوگا لیکن لفظ کی گرفت کی وجہ سے نیت طلاق سے انکار کرتا ہے پھر ایسی صورت میں زید کے قول سے طلاق معقوب ہوئی کہ نہیں اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور لوگوں کا شبہ کہ کمال تک صحیح ہے؟

(۲) زید سے جب لوگوں نے پوچھا اور اس نے کہا کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے بلکہ میں نے دھمکی دینے اور اس سے میل جول کرنے سے روکنے کے لئے ایسا کہا ہے اب میں سامنے ہونے کے لئے اجازت دیتا ہوں مگر اس کی بیوی احتیاطاً اب تک اپنے بھائی کے سامنے نہیں ہوتی ہے اب جب کہ زید نے سامنے ہونے کی اجازت دیدی ہے تو اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہو تو کیا حکم ہے؟ المستفسی نمبر ۲۱۳۳ اور ضوآن محمد غازی (پٹنہ) ۷ اشوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۳) منکوحہ کے لئے حرام کا لفظ بغیر نیت طلاق کے بھی طلاق کے معنی ہی پر محمول ہوتا ہے اس لئے پہلا عذر غلط ہے (۲) اب جب اس نے اجازت دیدی تو اب اس کی بیوی کے اپنے بھائی کے سامنے ہونے سے طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ پہلی تحقیق بشہادت عرف بغیر اجازت زوج سامنے ہونے پر محمول

(۱) ابن کثیر: "اگر عورت نے اپنے شوہر سے طلاق کا لفظ نہیں بولا تو طلاق کی نیت ہو تو طلاق بائیم واقع ہوئی نہ نہیں" مگر نیت کا حال شہد سے معلوم ہو سکتا ہے، کما فی الدر المختار: فالکلیات لا تطلق بها قضاء الایہ او دلالة الحال وهي خالة مذكورة الطلاق او العصب والقول له بسببه في عدم اليقین تصویر الايضار و شرح مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الکلیات ۲۹۶ ۲۹۷ ۳۰۰ ط سعید کراچی (۲) بیعت من کتاب کتب الفتن: نفس مومنین عقد مسدود ۱۰۳۳ھ شہرہ ثمرہ

(۳) قال لا مراثة است علی حرام ابلاء ان بوی المحرم اولہ بوشینا و طہار ان بواہ و ہزار بوی الکذب و تطلیقہ بائیم بوی الطلاق و ثلاث ان بواہا و یعنی بائیم طلاق بائیم ان لم یوہ لعلیہ العرف (الدر المختار) مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الایلاء ۴۳۳ ط سعید کراچی، و قال فی رد المحتار: والاحصاء ان المتأخرین حاکمو المتقدمین فی وقوع النکاح بالحرام بالایہ حی لا یصدق اذا قال لم ام ولا حل العرف الحادث فی زمان المتأخرین) هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الکلیات ۲۹۹/۳ ط سعید کراچی

ہوئی اور اجازت کے ساتھ سامنے ہونا شرط کے وجود کا باعث نہ ہو گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۱۰

جب تک تم اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہے (سوال) زید و عمر دو بھائیوں کے درمیان لڑائی ہوئی زید نے عمر کو ایک کام کرنے پر مجبور کرنا چاہا اور عمر نے انکار کیا عمر زید نے بہت تک یہ اور غصہ ہو کر عمر کو کہا کہ تو کافر ہے عمرو نے اپنی جان چھڑانے کے لئے بہت غصہ میں کہا کہ ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں (نعوذ باللہ) اور عمر و کا دل بالکل مطمئن تھا وحدانیت الہی پر عمر غصہ کی حالت تھی کیا عمرو اس کلمہ کے سننے سے مرتد ہو گیا نہیں؟ پھر کلمہ توحید پڑھا عمر وہاں سے روانہ ہوا زید اس کے چھٹے چلا تھوڑی دور جا کر زید نے کہا اچھا بھائی تو میری جگہ پر امامت کرنا میں کسی دوسری جگہ گزارہ کروں گا عمرو نے کہا کہ جب تک تو اسی شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق اور دونوں بہت غصہ کی حالت میں تھے زید نے کہا بہت اچھا امامت نہ کرو اور دو تین کھٹے بعد غصہ فرو ہوا تو دونوں راضی ہو گئے اور اس بات پر اتفاق ہوا کہ دوسرے دن میں اس شہر سے چہ جائے گا اور تم یہ امامت کرو عمرو نے کہا بہت اچھا! چنانچہ زید سہان لے کر روانہ ہوا اور شہر سے نکل گیا عمر نے امامت کی تین چار نماز پڑھائی دوسرے دن زید مع سہان کے اسی شہر میں پھر داخل ہوا اور عمر نے نکلے امامت کر لی زید کتاب ہے کہ میرا اس شہر سے واپس جانے کا ارادہ تھا کیا عمر کی عورت کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟ اور یہ عمرو کے لئے اول اوپر کے کلمے کہنے سے امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۵ مؤلفہ شہادت علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ بلند شہ ۲۳ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۴) اگر یہ الفاظ کہ ”ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں“ عمرو نے بوش و حواس تو کہہ ہوئے گی حالت میں کہے ہیں تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ عمر دوسری بار تعیق طلاق سے تعیق صحیح ہوئی اور اضافہ و زنی شرط پر طلاق محقق واقع ہو جائے گی اور عمرو بوش و حواس قائم نہ رکھتا تھا یعنی شدت

۱ حنفیہ وال تعلیمہ مکن داعر مہمہنیں ای مفید دخل البلدة نفید حنفیہ بقیام ولایتہ بیان لکون البیہن المطلقہ تصیر مفیدہ بدلائلہ الحنن و یسعی تصدیہ بقیہ مور علمہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله نفید حنفیہ بقیام ولایتہ) هذا التحصیل لمراد نسب بدلائلہ الحنن وهو العلم بان المقصود من هذا الاستحلاف رجوعہ بما یبلغ شرہ او شرعہ رجوعہ (ہامش رد المحتار مع الغر المحنار) کتب الانسان باب البیہن فی الصبر والعقل وغیرہ مطلب حنفیہ وال تعلیمہ مکن داعر ۳ ۸۴۴ ط سعید کراتشی

۲ ۱۵ ط ابن حجر کتبہ الکفر عمدۃ لکہ لا یعلق الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یعلق بالصبر ولہ بعدہ لتصیر علی الکفر وول بعضہ کفر وهو الصحیح عدی لانه استصح مدیہ (ہامش رد المحتار) کتب الجہاد باب المرتد ۲۲۴/۴ ط سعید کراتشی

(۳) اگر طلاق کا کلام ہو تو اس کے مرتد ہونے سے طلاق فوراً ہو جاتی ہے اور جب کلام ہو تو عورت پر طلاق نہیں ہوتی کیونکہ قس طلاق کے سے عورت کا شہرہ نہ ہوتا ہے (۱) کما فی الرد (قوله) وحملہ المسکوحہ (۲) ولو بعدہ عن طلاق رجعی او ناس غیر ثلاث فی حرہ و تنس فی امہ (ہامش رد المحتار) کتب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کراتشی

نفسب میں مسلوب الحواس ہو گیا تھا تو اردو نہیں ہوا، اور تعلیق طلاق صحیح ہوئی اور پھر زید کے شر میں داخل ہونے کی حالت میں جو نماز ظہر عمرو نے پڑھائی اس سے شرط کی خلاف ورزی ہو کر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ کہ دہلی

سوال متعلقہ استفتاء سابق

متعلقہ استفتاء سابق

(سوال) (۱) بصورت فتح نکاح جب یہ الفاظ کہ ”اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تعین طلاق ہیں“ صادر ہوئے تو عورت منکوحہ نہ تھی کیونکہ نکاح جاری نہ ہوا فتح ہو گیا لہذا یہ تعلیق کیونکر صحیح ہوگی۔ اور ازین حروف شرط میں سے کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اس امر کو ظاہر کر رہا ہو کہ جب کبھی یہ نکاح کرے گا تو وجود شرط کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۲) کیا یہ صورت یقین فوری نہیں ہو سکتی کہ اگر زید شر میں رہتا ہو تا اور عمر و اسی وقت امامت کرتا تو ضرور طلاق واقع ہو جاتی نہ کہ واقعہ ایسا نہیں ہوا۔ اور وہ ازین اگر اس نے زید کے آنے کے بعد اور غصہ کے فرو ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی تو طرف اور کلام متواتر حصین میں امامت سے مراد مستقلاً امامت ہے کیونکہ زید نے یہ کہا تھا کہ میری جد پر امامت کرتا نہ یہ کہ ایک وقت کی نماز پڑھانا کیونکہ زید مستقلاً امام ہے ہاں اگر عمر یہ کہہ دیتا کہ اگر کسی وقت بھی میں نے یہ امامت کی تو میری عورت پر تعین طلاق ہیں تو اور بات تھی۔ المستفتی نمبر ۲۱۳۵ مورخہ شریعت علی صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ بلند شہر۔ ۱۷ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۵) (۱) قال فی الفتح و يقع طلاق روح المرتدة علیها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متبادلة فانها ترتفع بالا سلام فبقی طلاقہ علیها فی العدة مستبعافانته من حرمتها علیہ بعد الثلاث حرمة مغبیة بوطء روح اخر بحلاف حرمة المحرمية فانها متبادلة لا عادة لہا فلا یفید لحوق الطلاق فندة الح (شامی ص ۴۲۵ ج ۲) (۲) اور جب تجزیر طلاق مرتد سے صحیح ہے تو تعلیق بدرجہ اولیٰ صحیح ہوگی۔

۱. وشرائط صحب العقی والصحر والظوح فلا تصح ردة محرم و معتوه و موسوس و صبی لا یعقل (درمختار) وقال فی الرد، قوله معتوه، عرہ فی البهر الی السراج وهو الناقص العقی و قبل المدھوش من غیر جنون کذا فی المعبر (دعوت رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المیرد ۴ ۲۲۴ ط سعید کراچی) وقال فی الہدیه و کذا لو کان معتوہاً موسوساً معلوماً عنی غنہ بوحہ من الوحوش فهو علی هذا الفأوی الہدیه کتاب السير الباب التاسع فی احکام المرتدین ۲ ۲۵۳ ط ماحدیه کوفہ

۲. سجل البیہ بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وحده فی الملک طلیق و عقی والا لا (در المختار) مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۵۵ ط سعید کراچی)

۳. هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراچی)

(۲) یحییٰ فور کے احکام اس وجہ سے جاری نہیں ہو سکتے کہ فور کا وجود نہیں پہلے غصہ کی حالت رفع ہو چکی ہے اور عمر و توبہ و استغفر رب کے چاچکا بت زید نے اس کو جا کر ایک امر پیش کیا اس پر اس نے یحییٰ کی یحییٰ کے الفاظ میں اہمیت مستقلہ یا رضہ کا کوئی فرق نہیں کیا کیا اس لئے وہ مطلق اہمیت پر محمول ہو گیا اور شرط کے وجود پر طلاق ضرور ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کا ن اہل لہ دہلی

مشروط طلاق میں شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔

(سوال) زید نے اپنی شادی کے وقت لہجہ کے اند میں پراقر کیا ہے کہ جو رت نا تھاقی و نا پتی زوجہ کو مبلغ ۱۰ روپے ماہوار گزارہ اس کے والدین کے یہاں تنگھی کو دوں گا اگر کسی وجہ سے دو ماہ تک رقم گزارہ نہ آئے سکوں تو پھر میری زوجہ میری زوجیت سے آزاد ہو جائے گی اور نکاح بعد مہاجت متصور ہو گا زید نو ماہ تک تو بڑی خود کے پاس رہ کر اس کا گزارہ حسب خواندہ کر تا رہا اس کے بعد دوسری جگہ ملازم ہو کر چلا گیا جس سے دس روپے ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا رہا سید منی آرڈر دو ماہ کی زید کے پاس موجود ہیں مگر زید نے منی آرڈر نہیں لئے اب اس کی رہی اب نوٹس دے دیا ہے کہ یہ سارے ماہ سے تم نے مجھے گزارہ نہیں دیا اس لئے میں تمہاری زوجیت سے بموجب تمہاری تحریر کے آزاد ہوں ہذا رقم مہر ۱۰ روپے عند الصب اور رقم گزارہ ۱۱ ماہ اور دو روپہ بذریعہ عدالت بموجب تمہاری تحریر کے وصول کروں گی اس لئے یہ رقم و ماہ بانی تحریر فائز کے ایسی صورت و حالت میں طلاق واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۳ شریعہ (کوہ شملہ) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۳ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۶) اگر زید نو ماہ تک منی کے ساتھ رہا اور دونوں گزارہ کرتے رہے پھر منہ میں کیا تو وہاں سے بھی دس روپے ماہوار بھیجے زوجہ نے منی آرڈر وصول نہیں کیا تو زید کی طرف سے شرط کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کا ن اہل لہ دہلی

اگر سوا مہینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کی جملہ واجب الادا رقم

پہنچ کر تمہیں اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق سمجھو

(سوال) (۱) عبد الرحمن نامی ایک شخص نے مسعودی طمہ سے نکاح کیا اور سال و نیم سال کے بعد اپنی زوجہ فاطمہ کو اپنے خسر کے مکان پر بھیج دیا اور خود زوجہ گداگر بن کر چلے تیشوں کے بہانہ سے آستانوں مزاروں پر

(۱) بل المطلق بحری علی اطلاع والمصدق علی تقيده (اصول النشأ: البحث الاول في كتاب الله تعالى فصل في المطلق والمصدق ص ۱۱ ط قسیمی کر نسبی و قد فی التوضیح: حکم المطلق ان بحری علی اطلاعہ کما ان المقید علی تقيده اذا ورد ای المطلق والمصدق ان اختلف الحكم لم يحمل الحكم المطلق علی المقید (التوضیح والمصدق: فصل حکم المطلق ۱ ۱۶۹ ط میر محمد کر اتشی)

(۲) و اذا اصابه الى الشرط وقع عصب الشرط اتفاقا (الفاوی الہدیة: کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالسرعة الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق کلمة ان و اذا و عبرهما ۱ ۲۰ ط ماحدہ کوئٹہ)

تینہ گرفت کی روئیاں کھانے لگا اور ہازمت وغیرہ سب چھوڑ کر اپنے لوپر سب حلال کا سدباب ہی کر لیا اسی طرح حاکمی تین سال تک آوارہ گردی میں اپنے رہا اور غافلہ یہ کہ غریب والدین اپنی لڑکی کے نان و نفقہ کا خرچہ برداشت کرتے رہے۔

(۲) آخر الامر عبدالرحمن خاں اپنی زوجہ کے شر میں گھومت گھمات آگیا اپنی زوجہ کے پاس آنے کی نیت سے نہیں بلکہ اس ارادہ سے آگیا تھا کہ کسی آستانہ پر چند روز مفت کی رونیوں کا سر چلتے ہوں مگر اتفاق سے رام میں عبدالرحمن خاں کو اس کے ساتھ دیکھ لیا اور اسے سمجھا بھی کہ اس کی زوجہ کے پاس لے آیا زوجہ نے اپنے زونہ سے جان و نفقہ واجبہ کا مطالبہ کیا اور خود کو ساتھ لے جانے کو کہا مگر سر دست عبدالرحمن خاں میں یہ سمجھت کہیں تھی کہ مذکورہ مدت کا مان و نفقہ ادا کر کے زوجہ کو سنبھال لے جب کہ اپنا پیٹ پالنا مشکل ہو گا آخر زونہ مذکورہ نے ایک تحریر مضمون ذیل کے زوجہ کے حوالے کی۔

میں محرم عبدالرحمن خاں و عبدالجبار خاں وچہ خدیوہ نے جو نامہ میں تمہارے نان و نفقہ کا مقصد لکھیں ہو گا اس لئے میں نے تم کو تمہارے والدین کے مکان پر بھیجا اور انہوں نے اسی سال تک تمہارے نان و نفقہ کا خرچہ برداشت کیا جب کہ انہوں نے تم کو اتنی مدت سنبھالا ہے تو میں مزید اس قسم سے معینہ سوا معینہ کی مسلت اور چاہت ہوں اور معینہ سوا معینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کی جملہ واجبہ اور رقم کو پونچھ کر تمہیں اس ساحتہ پر لے جانے کو قومی ہی اس تحریر کو طوق بھیجے۔ اور اقرم عبدالرحمن خاں و عبدالجبار خاں۔

عبدالرحمن خاں کی بیوی سے وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ میں جب تک اپنے زوجہ کے ساتھ رہی وہاں تک بھی میرا زوج جیسا چاہیے ویسا صحبت پر قادر نہ تھا اور جس وقت زوج نے مذکورہ تحریر میرے حوالے کی اور جانے لگا اس وقت یہ اندھ سی بات کہ میں اب دنیا کی بات میں نہیں ہوں یہ بات بھی جناب کی خاص توجہ کی محتاج ہے۔ تحریر تحقیق خالق عبدالرحمن خاں زوجہ کے حوالے کر کے چھاپا، حتیٰ کہ مدت مطلوبہ ختم ہو چکی اور اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدت مطلوبہ ختم ہونے کے بعد بذریعہ رجنری متعدد نو سو سے زائد زوجہ مدت تحقیق خالق کی یاد دہانی بھی کی کہ کئی عرصہ جملہ تدابیر سے سود ہو میں زوج عبدالرحمن خاں فخریہ صورت مسئولہ میں ملحقہ لکھی جانے کی یا نہیں۔ آپ کی جانب سے شرعی جواب آجانے کے بعد دوسرے نکاح کے لئے مدت کی مدت گزارنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۳۷ مولوی حسین میاں صاحب (کامیاب وار) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۸ جون

413A

(۱۹۳۸ء)
(حواص ۲۹۷) یہ تحریر جو عبدالرحمن خان نے خواجہ اپنے ماتمہ کے مکہ کریمہ کو دی معتبر اور تحقیق سے ہے اس تحریر کی تاریخ سے سہ ماہین یعنی ۱۳۹۱ھ کے بعد زود چاق و پزنی جب کہ اس کو اس وقت میں کل رقم نقدہ وادپہ لکھائی ہو۔ اور اس کے بعد آئینہ فیض آپنے وعدت بھی ختم

احمد محمد روکیل کلکٹری جھانسی ۱۵ جون ۱۹۳۷ء

لکھ کر لڑکی مذکور کے ورثاء کے حوالہ کر کے تاہنوز موصوف نے اپنا اقرار پورا نہیں کیا لہذا ان وقت نہ خط و کتابت جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے۔

(۱) طلاق واقع ہوئی یا نہیں 'اگر ہوئی تو آپ 'نیز لڑکی کو از روئے شرع عقد ثانی کا اختیار ہے یا نہیں اور عدت ختم ہو چکی یا نہیں؟

(۲) لڑکی شخص مذکور سے زور مرے سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) شخص موصوف کو طلاق واقع ہونے کی صورت میں کافی حق باقی رہتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۷۰ شخصہ فی صاحب (جہاں) ۱۳ اپریل ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(حوالہ ۲۹۸) اگر شوہر نے قرار نامہ مہیا یا قبول کیا تھا اور اس پر خط و نشان آگوشہ لکھا تھا اور پھر چھ ماہ تک فقط مقررہ داغ نہیں کیا اور کوئی خبر گیری نہ کی وہ خط و کتابت رخصتی تو چھ ماہ گزرتے ہی عورت پر طلاق ہوئی اور اس کے بعد تین مرتبہ شخص چاہا تو عدت بھی پوری نہ کی وہ اب دو شوہر سے مرے سکتی ہے اور ان میں سے جہاں چاہے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اہلہ و عیالہ

شوہر نے یہی سے کہا "اگر تو نے زمانہ کیا تو تو میری بیوی سے اور اگر تو نے زنا کیا ہے تو میری طرف سے تین دفعہ طلاق ہے" تو کیا ختم ہے؟

(سوال) (۱) زید کا نکاح بندہ سے ہوا جس کو عرصہ تیس سال کا ہوا ہونا زید سے بندہ کے ایک لڑکے سے جو کہ اب شادی شدہ ہے اب زید بندہ پر چند شبہات کی وجہ سے زنا کا شک کرتا ہے کہ بندہ نے محمود سے زنا کیا ہوا کہ زید کو کہ زید کا بیوی ہے محمود کی عمر ۵۰ سال کی ہے زید نے محمود کو بندہ سے زنا کرتے نہیں دیکھا نہ سنی اور گواہ زنا کرتے ہوئے دیکھنے کا ہے۔

(۲) زید نے زہرا کی عمر دو آدمیوں سے لیا۔ محمد کو محمود پر شک ہے کہ اس نے بندہ سے زنا کیا ہوا اس نے محمود اپنے بیٹے پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا کر میرا شک دور کر سکتا ہے ان دو آدمیوں نے محمود سے زنا کیا ہوا ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کو محمود نے یہ کہا کہ میں لڑکے پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کو تیار ہوں اور

۱۔ زاد المعاد فی السیرۃ وقع عقب السیرۃ اتفاقاً علی ان یقول لا مرأه ان دخلت فداہ فانت حلالہ القدوی لہدہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالسرۃ الفصل الثالث فی علق الطلاق تکلمہ ن واداء وعبرہ ۱ ۴۲۰ ط ماحدہ کرتے

۲۔ وہی فی حل حرہ تجب فی الطلاق بعد الدخول حلقہ او حکمہ ثلاث حبس کما فی بعدہ بحری الحبس النور المحجر مع صاحب رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰ ط سعید کرتی

۳۔ وجب ان سہا او ذہبا وجب لا کرمہ ن سبی الا کرمہ کد عدوہی او حوۃ صاحب من بروج و موب حدید النور المحجر مع صاحب رد المحتار کتاب نکاح باب النہر ۳ ۱۰ ط سعید کرتی

قرآن میں ہے، قسم کمانے کو تیار ہوں کہ میں نے بندہ سے نہ زنا کیا نہ کبھی بدبختی سے دیکھا۔
بندہ کو میں اپنی بیسی کے برابر سمجھتا رہا ہوں ان دو آدمیوں نے زید سے اگر کما کہ محمود بہ قسم کی قسم
کھائے کو تیار بہ سرزید بدبختی سے باز نہیں آیا۔

(۲) بندہ قرآن شریف کی قسم کھائے کو تیار ہے اور بندہ کے ایک بیسی ہے بیسی کی قسم کھانے کو تیار
بہ سرزید بدبختی سے باز نہیں آیا۔

(۳) اب یہ معلوم درپیش ہے کہ زید بندہ کو شرعی طلاق اس طرح پروتا ہے کہ بندہ کو زید طلاق دیتا ہے
تین اس شرط پر کہ اگر تو نے زنا نہ کیا تو میری بی بی نہ اور جو تو نے محمود سے زنا کیا ہے تو میری طرف سے
تین دفعہ طلاق۔

(۵) اب ایسی صورت میں جب کہ بندہ اور محمود قسم کما زنا سے انکار کرتے ہیں شرعی طلاق دینی چاہیے یا
نہیں اور شرعی طلاق دینے سے حاق ہو کر یا نہیں اور بندہ اپنا سرزید سے لے سکتی ہے یا نہیں ہر حالت میں
شرط سے ساتھ طلاق دے یا صاف حاق دے۔ المستعنی نمبر ۲۳۸۹ محمد عمر محمد ظفر (گورکانوہ) ۱
بتاریخ الثانی ۱۳۵ھ ۱۶ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۹) اس صورت میں زنا کا شبہ مرتبہ اور اس کی وجہ سے عورت کو طلاق دینا درست نہیں اور
خود طلاق دے دے یا تو مرد کو لڑنا ہوگا، اگر طلاق باشرط دی جائے تو فی الواقع زنا نہیں ہوا تھا تو حاق
واقع نہیں ہوں، بین خود وہ اب زنا کا شبہ ہے تو عورت سے استرازا کرے گا اور عورت باوجود غیہ مطلقہ
ہونے کے مطلقہ نہیں ہو جائے گی۔ اب یہ حاق باشرط فیصلہ ہے یا تو زنا نہ اپنے دل کو عورت کی طرف سے
صاف کرے اور دونوں میاں بیوی کی طرح رہیں یا پھر حقیقی طور پر طلاق دے کر علیحدہ کر دے، اور اس کا
مرد لڑا کر دے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

شرائط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم

(سوال) ایک شخص کسی نہایت حسین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نکاح کے چند دنوں کے بعد سے
بیوی کی خبر گیری بالکل چھوڑ دی آمد و رفت نال و نغصہ سب بند کر دیا جب عرصہ تک یہ حال رہا تو عورت کے
والد نے چنپیت لکھا یعنی اور اس میں نہایت حسین وہ لایا یا اس پنچایت میں اس نے ایک اقرار نامہ لکھی جس کی

۱۔ خلاف لا حد ان رجل سهر فی غایہ معلومہ نحو شهر او سہ صحیح وان کلا لا الی غایہ معلومہ فقد حلف
لنفسه ان لا یسهر مع احد من عصبه صحیح و قد حلف ان لا یسهر مع احد من عصبه فی غایہ و هو الطلاق او النکاح الا یرى ان احد
نعم صحیح و لا یسهر مع احد من عصبه کذا فی المحیط، القوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب السابع فی السهر
میں تحدی عشر فی مع لمره نفس سهر و لا یسهر مع احد من عصبه ۳۱۸ ط ماحدہ کوہ،

۲۔ و قد حلف فی السهر وقع عقب السهر بعد، القوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط
میں الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداو و غیرہما ۳۲۰ ط ماحدہ کوہ،

(۳) فی اللہ تعالیٰ فامانہ معروف او تسریع ما حسن (الفرقہ ۲۲۹)

نفس اس اشتک کے ساتھ ہے اس پختائیت اور اقرار کے بعد خلافت حسین اپنی بیوی کو لے گیا اور تقریباً ڈیڑھ پونے دو ماہ تک اس کو اپنے ساتھ رکھا اور نان نفقہ بھی دیا اس کے بعد یکایک غیر ایک روز کا بھی خرچ دینے اور بغیر کوئی انتظام کئے ہوئے نکلتے چلا گیا چند روز تک خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کی بیوی کو کھانا وغیرہ دیا لیکن عورت کی تکلیف بڑھ چلی اور خلافت حسین کے گھر والوں نے اس کو پریشان کرنا شروع کیا تو عورت اپنے باپ کے گھر چلی آئی۔ اس واقعہ کے بعد تقریباً پونے دو برس تک خلافت حسین نے اپنی بیوی کی کوئی خبر نہیں لی نہ نان و نفقہ دینے نہ کبھی لے گیا اور نہ خود کبھی آیا یا جو دیکھ خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کو اس کے بارے میں بار بار خط لکھ لیکن کوئی جواب بھی نہیں دیا یا جو دیکھ وہ نکلتے میں کما تا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اور مسئلہ اقرار نامہ کے بعد خلافت حسین کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں اب وہ خلافت حسین کے پاس جاسکتی ہے یا نہیں اور اگر اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہے تو عدت گزارنی پڑے گی یا عدت پوری ہو چکی ہو اگر کم جواب سے جلد سر فرما فرمایا جاوے۔

نقل اقرار نامہ

میں خلافت حسین ولد رجب علی بن القاسم سکن محمد بنان خلیج تھانہ وضع مؤتیر بمقابلہ پنجون محمد حاجی سبحان و صندل پور کے صفیہ آج تارخ ۱۴ مارچ ۱۹۳۳ء کو حسب ذیل اقرار کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ آج کی تاریخ سے ہم اپنی بیوی کو کھانا پینا اور اچھی طرح سے رکھیں گے اور کھانا پینا اپنی اوقات کے موافق دیا کریں گے اور اپنے باپ کے گھر میں محمد حاجی سبحان پر گزشتہ مؤتیر میں اپنی بیوی کے ساتھ رہا کریں گے۔

(۲) یہ کہ اگر ہم قصد بلوا و اپنی بیوی کو کھانا پینا نہیں دیں اور خبر گیری چھ ماہ نہیں لیں تو ہم کو اپنی بیوی سے کوئی سروکار نہیں ہوگا اور طلاق بائن سمجھی جائے گی اور ہماری بیوی کو اختیار کامل ہوگا کہ وہ اپنا عقد کسی دوسرے مرد سے کر لے اس میں ہم کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۳) یہ کہ اگر ہم کو یہ ہماری بیوی کو ایک دوسرے سے کسی قسم کی شکایت ہو تو ہم دونوں کو یہ فرض عین ہوگا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلہ والوں کو آگاہ کریں گے اور ان کے ذریعہ اس شکایت کو رفع کریں گے۔

(۴) یہ کہ اگر کسی قسم کی بد عنوانی ہم سے یا ہمارے والدین سے یا ہمارے سسر وغیرہ سے بہ نسبت ہماری بیوی کے ہو جائے تو اس کو فوراً ہر شخص اپنے اپنے محلہ کے چٹوں کو رجوع کریں گے اور تصفیہ کرانیں گے۔

(۵) یہ کہ اقرار نامہ ہم نے خوب سمجھ بوجھ کر لکھوایا ہے کبھی کسی مضمون سے انحراف نہیں کریں گے اور اگر انحراف کریں تو رد باطل و نامسموع ہوگا اس لئے یہ اقرار نامہ لکھ دیا جو وقت ضرورت کام آئے۔ فقط المستفتی نمبر ۲۴۳۸ محبوب علی صاحب محلہ صندل پور (مؤتیر) ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ م ۷ جنوری

شوہر نے کہا ”اگر ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں“ تو طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) زید اپنی بی بی منکوحہ کو کسی ناخوشی پر بی بی کے پاس گھر پر آ کر جہاں کچھ عرصہ سے بی بی تھی سمجھتی ہوئی اپنے سر اور ساس اور حقیق بھائی کے اور غصہ کی حالت میں اپنی بی بی کو بلاتا ہے بی بی اس وقت میں قدم کے فاصلہ پر ایک کمرہ کے اندر تھی اس کی بی بی اس وقت اس کے پاس نہیں پہنچتی ہے بی بی کی مزید تاکید پر یہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے والدین کی تعمیل حکم کرنے آیا ہوں اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں۔ حلاق کا غلط تین مرتبہ کہا اور انہوں نے اپنے مکان پر چلا گیا بی بی کا بیان ہے کہ میں نے کچھ نہیں سنا۔ لوگوں سے بعد میں معلوم ہوا پس ایسی حالت میں واقعہ مذکورہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۰۴ فیصیح احمد (غازی پور) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۸ جون ۱۹۳۹ء (جواب ۳۰۲) یہ طلاق معلق ہے ”اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں“ اگر بی بی یہ کہے کہ میں رہنا نہیں چاہتی تو طلاق پڑی ورنہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ و علی

اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے نسیم جان دختر آجہ دین کے ساتھ حسب ذیل شرائط و پابندی کے ساتھ نکاح کیا اور نکاح کرتے وقت زید نے خود اپنی طرف سے بطور اقرار نامہ شرائط تحریر کر دی ہیں اور وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) کہ میں اپنی منکوحہ بیوی مسہۃ نسیم جان کو تمام زندگی اپنی سرال کے ساتھ رکھوں گا۔ (۲) اگر مسہۃ مذکورہ اپنے والدین کے ساتھ کراچی سے علاوہ کسی اور جگہ یا اپنے عزیز و ملین کو چلی جائے تو مجھے اسے روکنے کا کوئی حق نہیں ہوگا (۳) جب تک میں اور میری بیوی زندہ رہے میں اپنی بیوی کے ساتھ اس کے والدین کے ساتھ رہوں گا (۴) اگر میں مسہۃ مذکورہ سے یا اپنی سرال کی رضامندی کے بغیر اپنی بیوی کو کسی دوسری جگہ لجاؤں یا صرف اپنی بیوی کو سرال چھوڑ کر نہیں بھی چلاؤں تو پھر مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مذکورہ بالا شرائط کی خلاف ورزی کر کے اپنی بیوی کو اپنی سرال چھوڑ کر عیدہ ہو گیا ہے کیا ایسی صورت میں زید کی منکوحہ بیوی شریعت حقہ کی رو سے طلاق ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۳۶ آرم خاں صاحب (کراچی) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۳) نمبر ۳ میں طلاق ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا صرف یہ لکھا ہے کہ مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا اس سے اس وقت تک طلاق ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا جب

۱. واذا اصابه الى الشرط وقع عقيب الشرط ان يقول لامرأته ان دخلت لدار فانت طالق (الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماحدہ کونہ)

تب کہ زوج اس امر کا اقرار نہ کرے کہ ان الفاظ سے اس نے طلاق کی نیت کی تھی۔ (محمد کفایت اللہ
کان اللہ ذوہی)

شوہ نے ما "اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی
ہوئی تو میں نے اس کو طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کا اور زید کے بھائی کے مکان ایک ہے۔ صرف کوٹھریاں الگ الگ ہیں زید کا اور اس کے
امدین وغیرہ کا شہر سے تباہ ہے۔ تنہا وہ اب بھائی کی شادی میں زید کی بیوی کو اور والد کو نہایت مجبور کیا گیا
مجبوراً زید کی بیوی کو بھی معمولی شہرت کرنی پڑی کیونکہ اس درمیان میں زید کی شہرت خستہ و قوت
میں مبتلا ہوئی تھی کامل شہرت نہیں ہوئی یعنی بارات میں نہیں گئی ولیمہ کا دعایا دیا اورچہ کھانا بھی
اپنے ہی گھر میں کھایا تھا کیونکہ جملہ شادی کی عورتوں کو زید ہی کے مکان میں کھانا کھلایا گیا تھا۔ یہ ہے
کہ زید کی بیوی بارات و نکاح میں شریک نہیں ہوئی البتہ زید کے بھائی کے گھر آئی اورچہ تھوڑی سی دیر کے
ساتھ بعد شادی کے مکان سے زید کے پاس بھائی کے زید کو تحریر کیا کہ وہ مجبوری شریک ہونا پڑا کیونکہ بارات
اصرار کرنے کے بعد زید نے یہ مضمون لکھ کر اپنی بہن کو توڑنا شروع کر دیا اسات جنوں وغیرہ کے اس کی
زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے۔

(۱) میں نے حق دیدی اور گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی۔ صرف ایک بار پھر دوسرے جلسہ
میں زید نے حالت جنون ہی کے اپنے زور و خور و غیرو سے یہ کلمہ۔

(۲) میں میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مکان کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی اس کلمہ میں شادی کا ذکر نہیں
ہے۔ (۳) پھر اسات جنوں ہی کے ایک لفظ زید نے مکان سے بھائی کو ارسال کیا جس کی نقل یہ ہے اور
اصل شامل فتویٰ ہے۔

معلم جناب بھائی قدری صاحب گزارش خدمت ہے کہ میں انتظار کے بعد آپ کا خوشی نامہ ملا کل حال
سے آگاہی ہوئی بہت خوشی ہوئی۔ اورچہ و مدد صاحب نے شہرت کر لی لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی
شہرت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی اب بعد مدت پوری کرنے کے اس کو اختیار ہے کہ کہیں جائے اور
میرے کل حقوق خاگی سامان و مکان لایق میرا اس کو دے دیا جائے خواہ فروخت کر کے قیمت لے جائے یا اس
مدت کا کچھ بھی کرے اس کو اختیار ہے جب میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے تو میں بھی کسی کا نہیں ہوں۔ یہ ضرور
ہے کہ وہ بے خط تھی لیکن نہ کہ ہم لوگوں بھی پس چایا کرتے ہیں میں اپنی پتائی دل سے مجبور تھا امید ہے کہ
خبر آپ کو پہلے ہی مل گئی ہوئی کیونکہ میں نے معین الدین کو پرچہ کے پڑھنے کے بعد ہی جوابی کارڈ دے

۱۔ الکلیات لا یطلق بها قضاء الا بینه او دلالة الحال وهي حادثة مدافعة الطلاق او العصب تنوق الاقسام الثلاثة فانما
على به للاحمال والقول له بینه فی عدة الیة (توبیر الابصار وشرح مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب
الکلیات ۳/۲۹۶/۲۹۷/۳ طبع سعید کرمانشی

دیا تھا کہ تم یہ مضمون لکھ کر ابھی ڈال دو کیونکہ میری حالت اس قابل نہیں رہی تھی کہ جو میں لکھتا اور نہ اب تک ہے لیکن اس نے میرے کہنے پر شاید عمل نہ کیا ہو گا یہ مفصل اور صاف حال نہ لکھا ہو گا اس وجہ سے پیچہ رہی جس طرح لکھا گیا لکھ کر اس سال خدمت ہے۔ فقط رشید الدین۔

از روئے شرع شریف فرمائیں کہ زید کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔ المستفتی
نمبر ۲۵۷۰ جناب مبین الدین صاحب (نئی دہلی) ۲۶ محرم ۱۳۵۹ھ ۶ مارچ ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۰۴) اگر یہ تمام واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو زید سے دریافت کیا جائے کہ شادی کی شرکت سے اس کی مراد کیا تھی اگر کامل شرکت یعنی بارات و نکاح کی شرکت مراد تھی اور اس پر طلاق مطلق کی تھی تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی لیکن اگر فی الجملہ شرکت کو بھی ناپسند کرتا تھا اور اس پر طلاق مطلق کی تھی تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ گئیں (۱) مگر دونوں مل کر بھی رجعی طلاق ہوئی (۲) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے (۳) سوال میں نمبر ۲ کے الفاظ اس کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی پکار ہیں (۴) ان سے کوئی طلاق نہیں پڑی صرف نمبر ایک اور نمبر ۳ (د) کے الفاظ سے دو طلاقیں ہوتی ہیں نمبر ۳ میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ رجعی کو بائن بنانے کے لئے یقینی طور پر حجت نہیں ہیں احتیاط برتی جائے تو تجدید نکاح عدت کے اندر یا بعد عدت کر لی جائے بھر صورت طلاق مطلق نہیں ہے اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ، دہلی

میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا
اگر کروں تو اس بیوی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی

(سوال) ایک شخص منشی منصور علی نے اپنی زوجہ ارخول کے کائنات نامہ میں لکھا کہ ”میں تمہاری اجازت دوسری شادی نہیں کروں گا اگر سخت ضرورت ہو تو تمہارے والد اور امیر اور اکر کے اور تم سے تحریری اجازت حاصل کر کے کروں گا“ اجازت کرنے سے اس فی فی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی ”منصور علی نے ایک دوسری شادی کی ارخول نے طلاق تفویض کی بناء پر ایک طلاق نامہ رجسٹری کر لیا جس میں لکھا کہ میرے شوہر نے مجھ سے اجازت لئے بغیر دوسری شادی کی ہے حکم کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا تو منصور علی نے تحصیل

(۱) پہلی بیانی اور دوسری تحریری پہلی طلاق شدید غصہ کی حالت میں تھی لیکن بوش و خواس قائم تھے لہذا وہ بھی واقع ہے۔ وادۃ اصفاء
الی الشریطہ وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان بقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق)
الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱/۴۲۰

(۲) صریحہ مالم يستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلقتک وانت طالق و مطلقۃ بقع بها ای ہذہ الالفاظ وما بمعناھا من
الصریح واحدۃ رجعیۃ (المر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳/۴۹۴ ط سعید کراچی)

(۳) اذا كان الطلاق مانا دون الثلاث فله ان یروحها فی العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب
السادس فی الرجعة الفصل فیما نحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۴۷۲ ط ماحدنیہ کوئٹہ)

(۴) کیونکہ یہ پہلی طلاق کی جڑ ہے نئی طلاق نہیں۔

(۵) نمبر ۱ میں نے طلاق دے دی اگر مگر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہو گی البتہ نمبر ۳ کے والد صاحب نے شرکت کر لی لیکن اگر
میرے مگر میں سے بھی شرکت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی

اجازت زبانی کا دعویٰ کیا اور اپنے دعوے پر دو شاہد پیش کئے نیز ارخول نے بھی کائن نامہ کی تحریر سے رجوع کیا اور اقرار کیا کہ منصور علی نے مجھ سے اجازت حاصل کر کے دوسری شادی کی ہے اس صورت میں منصور علی کی دوسری بی بی مطلقہ ہوگی یا نہیں اور کیا اس کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی؟ ایک مووی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ :-

ارخول کا پہلا قول غیر معتبر ہے اور منصور علی کی اس سے اجازت زبانی حاصل کرنی اس کے قول ثانی اور شہادت سے ثابت ہے منصور علی نے دوسری بی بی پر طلاق واقع ہونے کو نکاح بلا اجازت کے ساتھ محقق کیا تھا چونکہ اس نے اجازت حاصل کرنے کے بعد دوسری شادی کی لہذا اس کی دوسری بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی قزوینی کا تفسیر میں ہے: (۱) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً كائن نامہ مذکور میں "بلا اجازت کرنے سے انہی عبارت تعلیق طلاق کی ہے اس سے اوپر والی عبارت میں محض وعدہ ہے کہ اگر دوسری شادی کرنی ہو تو قبل شادی پورا امر ادا کرے گا اور تحریری اجازت حاصل کرے گا مگر جملہ تعلیق میں اجازت کو مطلق رکھا گیا فقہاء احناف کے نزدیک جب تک مطلق کو اطلاق پر باقی رہنے کی وجہ نشہ ہو اسکو مقید پر حمل نہیں کیا جاتا البتہ اگر وہ ایک ہونے کے ساتھ حکم بھی ایک ہو تو ناچار مقید پر حمل یہاں جاتا ہے۔ فی المنار (۲) بعدنا لا يحمل المطلق على المقيد وان كانا في حادثة واحدة لا مكان العمل بهما الا ان يكون في حكم واحد وفي التوضيح (۳) حکم المطلق ان يحري على اطلاقه كما ان المقيد على تقيده فاذا وردا في المطلق والمقيد فان اختلاف الحكم لم يحمل الحكم المطلق على المقيد ايضاً فيه اذا حمل المطلق على المقيد يلزم ابطال المطلق لانه بدل على اطلاقه والمقيد على تقيده عدالامكان. صورت مذکورہ میں وعدہ کے اندر اجازت مقید ہو تحریری کے ساتھ اور تعلیق میں مطلق ہو تو کوئی تانی نہیں قرینہ سیاق سے بھی شبہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ عبارت ما سبق میں اوائے مر کا بھی ذکر ہے مگر ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ طلاق معلق نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ تعلیق ما سبق سے مستقل ہے لہذا منصور علی کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی جو کہ مطلق اجازت کا ایک فرد ہے۔

دوسرے ایک مولوی صاحب نے اس کا جواب لکھا جس کا ما حاصل یہ ہے کہ منصور علی تحریری اجازت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے حاث ہو گیا اس لئے کہ قولہ بلا اجازت کرنے سے الخ قولہ تعدی معنی فقال ان تعدیت فکذا (۴) کا مشابہ ہے جیسے سوال میں تعدی مقید ہے اور جواب میں مطلق ہے تاہم مقید پر محمول

(۱) الصاوی الہدیۃ کتاب الطلاق کتاب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداعر ہما ۱/۲۰ ط ماحذیہ کوئٹہ

(۲) نور الانوار شرح المنار بحث الوحۃ الفاسدۃ ص ۱۵۹ ط سعید کراچی

(۳) التوضیح والتلوین فصل حکم المطلق ۱/۱۶۹ ط میر محمد کراچی

(۴) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الامان باب اليمين فی الدخول والحروج والسکى والا نیا والبرکوت وغیر ذلک ۳/۷۶۲ ط سعید کراچی

بہ اسی طرح حادثہ مذکورہ میں اجازت مطلقہ کو تحریری اجازت پر محمول کیا جائے گا مجیب ثانی نے توضیح فی ان عبارتوں سے استدلال کیا۔ اللفظ الذی ورد بعد سوال او حادثۃ امان لا یکون مستقلاً (۱)

الخ ص ۱۰۱

جناب والا کے نزدیک مسئلہ کا جو جواب صحیح ہو تحریر فرمائیں وائیکل کی بھی تصریح فرمادیں مذکورہ بالا دونوں جواب کی تصریح سوال میں کر دینا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ حضرت والا مخالف کے جواب کی وجہ تفتیش ظاہر فرمادیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ مولوی عبدالخلیل صاحب فاضل دیوبند (ذحاکہ نکاح) ۲ صفر ۱۳۶۰ھ یکم مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۵) مجیب اول کا جواب صحیح ہے پہلی جگہ کا تین نامہ میں لفظ بلا اجازت مطلق ہے دوسری جگہ مقید تیسری جگہ مطلق پہلے دونوں مقام وعدہ کے منفی اور مثبت پہلو میں تیسرا مقام تعلیق کا ہے اسے اگر مطلق رہا جائے تو پہلے مقام کے ساتھ اس کی مطابقت ظاہر ہے اس کرنے کو پہلے مقام کے نہ کرنے کے مقابلہ ہی پر رکھن لائق ہے۔ یعنی وعدہ یہ تھا بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا اور تعلیق یہ ہے کہ بلا اجازت کرنے سے انحراف و مبینی عبارت وعدہ کے متعلق اثباتی پہلو کو بتاتی ہے جس میں تیسرا عبارت کو تحریری اجازت تک بڑھا دیا گیا ہے لہذا تعلیق پر اس کا اثر نہ ہونا چاہیے اسی طرح اس اثباتی جملہ میں اوئے مکر کا بھی ذکر ہے مگر تعلیق میں نہیں ہے اس لئے اس کا تعلیق پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی تو شرط پائے

جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) ایک غیر شادی شدہ خفی شخص نے جو مذہب اربعہ کو حق مانتا ہے یہ کہا کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اگر نکاح کرے تو اس کی بیوی پر تین طلاق ایسی صورت میں اگر وہ شخص امام شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو کیا شرعاً اس کو اجازت ہے اگر نہیں ہے تو امام اعظم کے مذہب کی بنا پر نکاح کی صورت کیا ہے نیز اگر جائے غلط اگر کے وہ لفظ یہ کہے کہ جب کبھی وہ نکاح کرے یعنی لفظ (کلمہ) تو اس کی بیوی پر تین طلاق تو کیا ایسی مجبوری کی صورت میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے اگر کر سکتا ہے تو کیا فتویٰ مفتی شرط ہے اگر وہ شخص خود بھی عالم ہو تو کیا اپنے رائے کے مطابق امام شافعی کے قول پر عمل کر سکتا ہے اگر کسی نے مجبوری کے ماتحت کر لیا تو گنہہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کس قسم کا گنہہ؟ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ محمد صالح و عبدالرحمن

جامع مسجد امروہہ (مراد آباد) ۲ رجب ۱۳۶۰ھ ۲۸ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۶) ”اگر“ ”جب کبھی“ دونوں صورتوں میں یحییٰ کے بعد نکاح کرنے سے منکوحہ پر تین

طلاق پڑ جائیں گی اور یمنین منحل ہو جائے گی (۱) دوسرے نکاح میں طلاقیں نہیں پڑیں گی (۲) کلمہ کا مطلب یا تو تکرار لفظ ”جب“ سے پیدا ہوگا مثلاً یوں کہ ”جب میں نکاح کروں“ یا لفظ بھی لانے سے مثلاً یوں کہ ”جب بھی نکاح کروں“ (۳) اور ان دونوں صورتوں میں شخصی کی صورت یہ ہے کہ خود نکاح نہ کرے بلکہ کوئی فصولی اس کے امر اور اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دے اور یہ اجازت بالقول نہ دے بلکہ اجازت بالفعل دے مثلاً امر ادا کر دے یا منکوحہ سے وطی کر لے تو طلاق نہیں پڑے گی۔ (۴) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جاوے گی“ تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے راجعی کیا حکم ہے؟

(سوال) مسکمی سعید احمد نے ایک تحریر اپنی ٹی بی صفری کو دی جو عینہ درج ذیل ہے:-

”اپنی ٹی بی صفری کا کما کر تاجوں میں۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی سیکے میں سے تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے راجعی“

بیان حنفی سعید احمد کا۔ ”بیان کیا کہ طلاق نامہ لکھے ہوئے قریب ایک ماہ کے ہوا لکھنے کے بعد میں نے رکھ دیا پھر اس نے لے لیا یعنی صفری نے اور اس نے کہا تھا کہ طلاق نامہ لکھ دو اور اس میں یہ شرط لکھ دو کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جائے گی اگر نہ لکھو گے تو بھی سترہ نہ کرنے دوں گی طلاق نامہ لکھنے کے بعد دو مرتبہ یہاں سیکے آئی ہے اس مرتبہ کو لے کر پہلی مرتبہ طلاق نامہ لکھنے کے بعد جو آئی تھی سات آٹھ دن کے بعد آئی تھی اور صرف چار روزہ کر سیکے میں پھر میرے گھر آئی اس کے بعد ہمارے یہاں دس روزہ رہا جب دوبارہ سیکے میں آئی پھر نہیں گئی“

بیان حنفی صفری کا۔ ”طلاق نامہ جو ملا ہے مجھ کو پندرہ سولہ روزہ ہوا ہو گا جب میں یہاں سیکے سے آئی اس کے دو تین روزہ بعد ملا ہے جب یہ طلاق نامہ ملا ہے اب اس کے دس پندرہ روز قبل کا لکھا ہوا ہے۔“

(۱) ادا اصاب الطلاق الی الکاح وقع غيب الکاح نحو ان يقول لا مراثة ان تروحك فانت طالق او كل امرء اترو حها فیه طالق (الصنای الہدیۃ) کتاب الطلاق: الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرهما ۱/۲۶۰ ط ماحدہ: کوئٹہ

(۲) و فیہا کلہا فحل ای تبطل البیمن سلطان العلیق ادا واحد الشرط مرة (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب التعلیق ۳/۳۵۲ ط سعید کراتشی)

(۳) الا فی کلمۃ فانه بحل بعد الثلاث لا نقضاً نہا عموم الافعال کالقضاء کل عموم الاسماء فلا یقع ان نکحها بعد روح آخر الا اذا دخلت کلمۃ علی التروح نحو کلمۃ تروح فانت کذا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب التعلیق ۳/۳۵۲ ط سعید کراتشی)

(۴) حلف لا ینروح فروجہ فصولی فاجاز بالقول حث و بالفعل و مہ الکتابۃ خلافا لای سماعۃ لا یحتج بہ یعنی حایہ (در مختار) وقال فی الرد (وفرنہ بالفعل) کبعت المهر او بعضہ بشرط ان یصل الہا و کتبیلہا بشہوۃ و سماعہا لکن یکوہ تحریراً لقرب بعد العقد من المرحہ بحر (ہامش رد المختار مع الدر المختار: کتاب الایمان: باب البیمن فی النصب والقیل وغیر ذلک مطلب حلف لا ینروح فروجہ فصولی ۳/۸۴۶ ط سعید کراتشی)

یہ خیال ہے کہ مری (۱) بعد ہوئی تھی اس وقت کا لکھا ہوا ہے مری بند ہونے کے بعد جب میکے آئی اور چار روز رہ کر وہاں یعنی سسرال گئی اور وہاں دس روز رہی پھر اس کے بعد جب دوبارہ میکے آئی ہوں آج بارہ روز ہوئے طلاق نامے کا سبب مجھ کو معلوم نہیں طلاق نامہ لکھنے کو میں نے اس بات پر کما تھا کہ جب انہوں نے کہا کہ میکے میں ملی ہو اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسا سمجھتے ہو تو طلاق نامہ لکھ دو یہ ہیں بیانات زوجین کے۔

اب سوال یہ ہے کہ طلاق نامہ لکھنے اور اس سے مطلع ہونے کے بعد میکے گئی اور صرف چار روز رہ کر شوہر کے یہاں واپس آگئی اب اس کے بعد دس روزہ کر دوبارہ میکے گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ رہ گئی اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کیسی؟ ایک طلاق رجعی یا تین طلاق مغلطہ؟ اور پہلی بار جب کہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو شرط ختم ہو گئی یا باقی رہی؟ یا دوبارہ میکے جا کر ایک ہفتہ سے زیادہ رہنے پر شرط پائی جائے گی اور طلاق واقع ہوگی۔ شرط کا وجود کب سے شروع ہوگا؟

(جواب) (از قسیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) جب ہفتہ کے اندر ایک بار واپس آئی تو تعلیق ختم ہو گئی اور ہر بار جانے کے بعد کی واپسی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ ”اگر“ عموم کے لئے نہیں۔ اشرف علی عفی عنہ (جواب) (از مولانا مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) جب ایک ہفتہ سے کم میں واپس آئی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑی کیونکہ شوہر نے دو طلاق کو ایک ہفتہ نہ آنے پر معلق کیا ہے شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں پڑی وتسلیم الیمین بعد وجود الشروط (درمختار) (۲) صورت مذکورہ میں وجود شرط نہیں ہوا اگر شرط کا وجود ہو تا تو طلاق پڑتی شرط کا وجود نہیں ہوا طلاق بھی نہیں پڑی صورت مذکورہ میں چونکہ شرط نہیں پائی گئی طلاق کسی قسم کی نہیں پڑی۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دیوبند۔

(جواب) (از مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ وکتبہ ہے مستقرہ نہیں۔ پس پہلی دفعہ آجانے کے بعد اس شرط کا اثر نہیں رہتا و طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ شرط کے ساتھ ہی واستقرہ۔ واللہ اعلم (ابوالوفاء ثناء اللہ عفی عنہ امرتسری)

(جواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی دارالمصنفین اعظم گڑھ) جب پہلی دفعہ چار روز کے بعد واپس آئی شرط ختم ہو گئی دو طلاق جو بعد میں ہے وہ الگ نہیں ہے بلکہ اس پہلی شرط کا بیان ہے اس لئے کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں پڑی۔ سید سلیمان ندوی

(جواب) (از مولانا حبیب الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مؤ) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی لفظ ”اگر“ عربی کے لفظ ان کا ترجمہ ہے اور ان تراشی کے لئے ہوتا ہے (اشباہ)۔ ہاشم طیکہ فور کا

(۱) مری ہونے کے دن سے بیانات قلم بند ہونے تک ایک ماہ ہوتا ہے۔

(۲) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۵، ۳ ط سعید کراچی

(۳) ان علی النراخی الا طریقۃ القور، الانشاء والطلاق کتاب الطلاق ۱۳۲، ۲ ط مکہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی

کوئی قرینہ نہ ہو (شامی) ۱) اور صورت مسئلہ میں فوراً کوئی قرینہ نہیں ہے بلکہ بیانات میں ترائی کا قرینہ موجود ہے مثلاً صغریٰ کا طلاق نامہ لکھنے کے سات آٹھ دن بعد میکے جانا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن یا اسی وقت وہ میکے نہیں جا رہی تھی اور جب فوراً کوئی قرینہ موجود نہیں ہوتا تو جس وقت بھی شرط کا تحقق ہو تا تب طلاق واقع ہو جاتی ہے شامی و عالمگیری دونوں میں یہ جزئیہ مذکور ہے۔ ان بعث الیک فلم تاتی فبعدی حر فبعث الیہ فاتاہ ثم بعث الیہ ثانیاً فلم یاتہ حنث ولا یبطل الیمین بالبر حتی یحنث مرة فیبطل الیمین (عالمگیری ۱) ص ۷۱ ج ۳ شامی ص ۸۷ ج ۳) ۲) اور طلاق بھی مغلط واقع ہوگی اس لئے کہ بظاہر سعید احمد نے قیوں طلاق اسی شرط پر معلق کی تھیں پس وجود شرط کے بعد قیوں واقع ہوں گی اور اگر گچھلی دونوں مجز ہیں جیسا کہ خاہر صیفہ سے مستفاد ہوتا ہے تو وہ اسی وقت واقع ہوں گی اور تیسری وجود شرط کے بعد۔

(جواب الجواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی) مجھے اس تحقیق سے اتفاق نہیں شرطیت نہ ہونے کی صورت میں بھی طلاق واحد رجعی سے معاملہ آگے نہیں بڑھ سکتا جو صاحب اس کے خلاف پرانہ ارسرے میں مجھے ان سے شدید اختلاف ہے اشہد و شامی کے حوالے بے سود ہیں اردو زبان ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ سید سلیمان ندوی

(جواب الجواب) (از مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) مولوی صاحب کا افاق اور مسئلہ جزئیہ پر قیاس کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ اول تو ان تاخیر کے لئے آتا ہے غلط ہے کما فی الہدایہ ۱۰۰ والفاظ الشرط ان واذا واذا ما وغیرہا ثم کلمته ان حرف الشرط لانه لیس فیہا معنی الوقت وما ورائہا ملحق بہا۔ ففی هذه الالفاظ اذا وجد الشرط انحلت وانتهت الیمین لانہا عبر مقتضیة للعموم والتکرار لغة فی وجود الفعل مرة ینم الشرط ولا بقاء للیمین بدونه خواہ "ان" حرف شرط ہو یا اور کوئی حرف شرط ہو شرط افعال ہوتے ہیں جس فعل پر معلق کیا ہے وہ شرط ہے جب اس فعل کا وجود متحقق ہوگا جزا مرتب ہوگی خواہ وہ بھی احد ہا کی موت سے پہلے جب تک زوجیت قائم ہے شرط کا تحقق ہو جزا مرتب ہوگی جب زوج نے ایک ہفتہ کی قید گادی اور ہفتہ سے پہلے واپس آگئی شرط متحقق نہ ہوگی یمین ختم ہوگی طاق نہیں پڑی ہاں اگر یہی فعل پر معلق کرتا کہ مقید باثران نہ ہوتا تو جب اس فعل کا تحقق ہوتا طلاق پڑ جاتی اور یہاں مقید باثران ہے اور جو ہفتہ طاق کے بعد آئے گا وہی شمار ہوگا اس ہفتہ کے گزرنے سے پہلے اگر

۱) وفی طلاق الانشاء ان لیسر اخی الا غریبة الفور (درمختار) وقول فی الرد ومعنی کون ال للتراخی ایہا تکنون للتراخی وغیرہ عمدہ قرصہ الفور (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والحرکات والسکس والانیان والركوب وغیر ذلك ۷۶۳/۳ ط سعید کراچی)

۲) الفناوی الہدایہ کتاب الایمان الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والتعلق ۱۱۲ ط مکتبہ ماحدیہ کوسہ (۳) ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والحرکات والسکس والانیان والركوب وغیر ذلك ۷۶۳/۳ ط سعید کراچی)

۴) الہدایہ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق ۳۸۵ ط مکتبہ شریعتہ علمیہ ملتان

آئی طلاق نہ ہوئی مثال نہ کور سے استدلال کرنا درست نہیں مثال نہ کور میں جزا و شرطوں پر موقوف ہے ایک ارسال دوم عدم اتیان۔ دونوں کے تحقق کے بعد خدام آزاد ہوگا اسی واسطے اگر بھیجا اور آگیا شرط نہ پائی گئی خدام آزاد نہ ہوا۔ لہذا دوسری بار اگر بھیجا اور نہ آیا لب شرط کا وجود ہوا جزا مرتب ہوگی اور خدام آزاد ہوگا۔ نہ اس وجہ سے کہ ان میں تاخیر ہے یا تکرار کا متقاضی ہے اور یہاں فور سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ طلاق کو ایک زمانہ معینہ پر معلق کیا ہے جب زمانہ معینہ کا وجود بلا شرط پایا گیا اس وقت طلاق ہوگی اور اس سے پہلے اگر وجود شرط ہو گیا طلاق نہ ہوگی اور وہ مطلق اسبوع نہیں بلکہ جو طلاق کے بعد ہفتہ آئے گا وہی معتبر ہے چنانچہ اگر زوج نے یوں کہا انت طالق غداً أو فی عبد یقع عند طلوع الصبح۔ باوجودیکہ غدا کا لفظ نکرہ ہے غدا معین نہیں کہ کل ہی معین غدا ہے اگر یہی عموم ہے تو چاہئے کہ غدا سے کوئی غدا موت تک لے سکے۔ یا غدا بمعنی قیامت بھی آیا ہے وہ لے لے۔ ولا یقول بہ جاہل فضلاً ان یقول بہ عالم۔ الغرض جب ایک ہفتہ کے اندر واپسی پر طلاق کو معلق کیا ہے اگر ایک ہفتہ میں واپس آئی وہ یمن ختم ہوگئی اور اس کا حکم باقی نہیں رہا اور طلاق نہیں ہوئی۔ کما حردتہ اولاً و اثنی بہ العلماء الکبار۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔

حضرت مفتی صاحب۔ یہ تمام جوابات موافق و مخالف اور اصل طلاق نامہ ارسال خدمت کر رہا ہوں ملاحظہ فرما کر اپنی رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔

(الجواب ۳۰۷) واللہ الہادی الی الحق والصواب (از حضرت مفتی اعظم) سعید احمد نے جو تحریر لکھی ہے اس میں اپنی بی بی کو خطاب کیا ہے اس لئے اس تحریر کا عمل لکھنے کے وقت سے شروع نہیں ہوگا بلکہ عورت کو اس کا علم ہونے کے بعد سے شروع ہوگا اس تحریر میں ایک طلاق رجعی معلق کی گئی ہے ایک سے زیادہ نہ طلاق معق ہے نہ جزا اگرچہ عبارت میں غلط طلاق تین مرتبہ آگیا ہے لیکن عبارت ایک ہی سیاق میں منتظم ہے اور اس کا منہ ایک رجعی طلاق کی تعلیق سے زیادہ نہیں ہے سعید احمد کی اس عبارت اور اس کے بیان کی دوسری عبارت منقولہ فی السؤال سے وضاحت اس کا طرز تکلام اور محاورہ ظاہر ہوتا ہے اس کے لحاظ سے عبارت تعلیق کا تجزیہ اس طرح ہوتا ہے۔

(۱) اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طاق ہو جائے گی تم کو۔

(۲) طاق ہے تم کو۔

(۳) طاق ہے رجعی۔

پہلے فقرے میں پوری تعلیق شرط و جزا کے ساتھ موجود ہے مگر چونکہ جزا کے الفاظ بوجہ صیغہ مستقبل ہونے کے اشتباہ طلاق کے معنی ظاہر کرنے میں مشتبہ تھے اس لئے اس کو صاف کرنے کے لئے اس نے اسی کی توضیح اور تعین ارادہ انشاء کے لئے دوسرا فقرہ استعمال کیا جس کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ دوسرا فقرہ کہہ دینے کے بعد اب عبارت یہ ہوگئی۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طاق ہے تم کو۔ اس سے بعد اس نے اسی طلاق معلق کو نعت متعین کرنے کے لئے تیسرا فقرہ استعمال کیا کہ ”طلاق ہے رجعی“

تو اب تینوں فقروں کے ملنے سے یہ عبارت حاصل ہوئی :-

”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ کوئی میکہ میں سے تو طلاق سے تم کو طلاق رجعی“

اور اس عبارت کا مفاد صرف ایک رجعی طلاق کی تعلیق ہے فقرہ نمبر ۳۰۳ کو نمبر ایک سے متحدہ کرنا اور تفسیر قرار دینا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک سعید احمد خود اس کا اقرار نہ کرے کہ میں نے یہ دونوں فقرے پہلی معلق طلاق سے جداگانہ دونی طلاقیں فوراً دینے کے ارادے سے لکھے تھے۔

اس کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ تعلیق میں جو شرط مذکور ہے اس کا مفاد کیا ہے آیا ہفتہ سے کوئی معین ہفتہ مراد ہے یا مطلقاً ہر وہ ہفتہ جس میں عورت اپنے میکہ جائے اور وہ جانے کے دن سے شمار کیا جائے یا تعلیق کا حکم عورت کو ہونے کے وقت سے ؟ یہ ظاہر ہے کہ معین ہفتہ مراد ہونے کی کوئی دلیل عبارت مذکورہ میں نہیں ہے ہاں کسی قرنیہ حالیہ سے تعین ممکن ہے اور یہ صرف دو صورتوں میں منحصر ہے اول یہ کہ عورت اپنے میکہ میں موجود ہو تو اور خوند وہاں خود جا کر اس کو خطاب کرنے کی زبانی کہتا کہ ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکہ میں سے تو“ یا اسی مضمون کی تحریر اس کو میکہ میں ہونے کی حالت میں بھیج دیتا تو عورت کا میکہ میں ہونا اور اس کی جلدی واپسی کے ارادے سے ہفتہ یا زیادہ قیام کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اس کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ سے یہی خاص ہفتہ مراد لے لیا جائے جو اس کے خطاب کرنے یا تحریر بھیجنے کے وقت موجود ہے اور اس صورت میں اس ہفتہ کی ابتدا وقت خطاب یا علم یا تعلیق کے وقت سے ہوگی اور اگر وہ اس ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو طلاق نہ ہوگی اور تعلیق بھی باطل ہو جائے گی دوسری صورت یہ ہے کہ عورت خاوند کے حجر میں ہو مگر میکہ جاری ہو یا میکہ جانے کا خوند سے مذکورہ ہو رہا ہو وہ ہفتہ کے اندر واپس آنے کا مطالبہ کر رہا ہو اور عورت زیادہ قیام کرنا چاہتی ہو اور یہ سب گفتگو اسی مرتبہ جانے آنے کے متعلق ہو اور خاوند اس کو تعلیق مذکور کے الفاظ کہہ دے یا لکھ کر یہ دے تو یہاں اس امر کا قرینہ موجود ہے کہ ہفتہ مراد یہی ہفتہ ہو جو اس تعلیق کے بعد ہو گا مگر اس صورت میں اس کی ابتدا اس وقت سے ہوگی جس وقت وہ میکہ کو چائے گی اور اگر چاہے اس سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آئی تو طلاق نہ پڑے گی اور تعلیق باطل ہو جائے گی تعلیق کے ساتھ خطاب کرنے یا لکھ کر دینے کے بعد خواہ کتنے ہی دن خاوند کے یہاں رہے تعلیق پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا اور جب میکہ چائے گی اس وقت سے ہفتہ تعلیق کی ابتدا ہوگی۔ (۱)

مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر معین مراد لینا صحیح نہ ہو گا اور تعلیق مذکور کا مطلب یہ لینا پڑے گا کہ عورت جب بھی میکہ میں چاہے اس سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آنا لازم ہو گا تاکہ طلاق نہ پڑے اور جب بھی کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر واپس نہ آئے گی تو طلاق پڑ جائے گی ہاں ایک مرتبہ طلاق

(۱) اس لئے کہ یہ تعلیق نہ معین کی صورت ہے نہ تحریر نہ گفتگو کی جائے گا کہ عورت اپنے میکہ کی اور ایک ہفتہ کے اندر واپس آئے تو عورت پر حد پڑ جائے گی کما فی الرد بحلاف ماذا کلام شرط الحد امر اعدیا مثل ان لم الکلمہ رداً وان لم دخل لہا فلا یطلق بغير المحلل بل یحقق بہ الحد للباس من شرط الروہدا اذالم یکن شرط الرمسحبلا (۱) دہمنی رد المحتار کتاب الطلاق باب المعین مظن فی مسئلۃ النکاح ۳۴۹ ط سعید مکر تہی)

پڑ جانے کے بعد یحییٰ منحل یعنی ختم ہو جائے گی۔ (۱)

پس واقعہ سوال میں اگر معین بختہ مراد لینے کی مذکورہ بالا صورتوں میں سے قرآنِ حالیہ کے ذریعہ سے کوئی صورت معین ہو جائے اور اس معین بختہ میں عورت چاروں ٹیکے میں رہ کر واپس آئی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور یحییٰ باطل ہو جانے کی وجہ سے دوسری مرتبہ زیادہ رہنے سے بھی طلاق نہیں پڑے گی۔ (۲)

اور اگر یحییٰ بختہ کی کوئی صورت نہ ہو تو مطلقاً وہ بختہ مراد ہو گا جس میں عورت ٹیکے میں جائے پہلی مرتبہ جا کر چونکہ بختہ کے اندر واپس آئی تو شرط طبق نہیں پائی گئی اس لئے طلاق نہیں پڑی لیکن یحییٰ منحل نہیں ہوئی بلکہ حالہ قائم ہے جب دوسری بار گئی اور بختہ کے اندر واپس نہ آئی تو اب شرط طلاق متحقق ہوئی اور طلاق رجعی معلق واقع ہو گئی۔ (۳)

اگر بختہ معینہ مراد نہ لی جاسکے (جس کے لئے مذکورہ بالا قرآنِ حالیہ کی ضرورت ہے) تو ایک مرتبہ ٹیکے جا کر بختہ کے اندر واپس آ جانے سے یحییٰ منحل نہیں ہو سکتی کیونکہ یحییٰ کا الحلال وجود شرط کے بعد ہوتا ہے اور صورت مذکورہ میں وجود شرط (بختہ کے اندر واپس نہ ہونا) نہیں ہو اسی لحاظ یحییٰ کی کوئی وجہ نہیں باں ایک مرتبہ وجود شرط ہو کر طلاق پڑ جانے کے بعد یحییٰ منحل ہو جانے کی کیونکہ حرف شرط یعنی لفظ ”اگر“ موصوم و محکوم کو متضمنی نہیں پہلی مرتبہ بختہ کے اندر واپس آ جانے میں چونکہ شرط کا تحقق ہی نہیں ہوا تھا اس لئے دوسری مرتبہ میں تحقق شرط کی بنا پر طلاق یہ نہ کہ اس بنا پر کہ (لفظ ان یا اگر) حرف شرط کو متضمنی محکوم قرار دیا گیا۔ وھذا طاهر جلد ۱۔ عمدۃ الخیر ص ۱۸۸۔ اس بات سے اجازت

شوہر نے بیوی کے عزیز سے کہا کہ آپ ہمارے ذاتی دشمن ہیں بائیں دخل مت دیجئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں کیا ختم ہے؟

(سوال) زید ہندوستان کا رہنے والا رنگون میں ملازم ہے وطن میں بیوی ہے ہیں جن کے ہاں نفقہ کا فرض اور نہیں کرتا تقریباً چھ مہینے گزرے کہ اس نے اپنی دوسری شادی کے لئے کوشش کی اور مشہور یہ کیا کہ وطن میں میرے گھر میں چھ پیدہ ابو اتھو وہ پیدہ اور میری بیوی دونوں انتقال کر گئے رنگون میں ہی جب اس کی اطاعت زید کے خاص عزیز خلد کو ہوئی تو اس نے اس غرض سے دو روز سوچا کہ شادی کر دی کہ زید کا نکاح نہ ہونے پائے چونکہ یہ کوشش اور دو روز سوچ زید کے جذبات کے خلاف تھی اس نے ایک تحریر نامہ خلد کو لکھی جس کا مضمون یہ ہے ”آپ ہمارے ذاتی دشمن ہیں بائیں دخل مت دیجئے ہم نے جو چاہے سچ سمجھ کر جتنی

۱. وھذا کتب محل ای نکل بس سلطان لعلیٰ واد واحد الشراط مرة، الدر المنثور مع خمس رد سحر کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/ ۳۵۲ طبعہ مکتبہ

(۲) ایضا سابقہ حوالہ

۳. واد اصافہ فی الشراط وقع غصب لمرطہ واد من ان غول لمرطہ ن دخلت الدار وقت طالع القوی لہدمہ کتاب طلاق الباب الرابع فی الطلاق بالمرطہ فصل الباب فی خمس طلاق حکمہ ان واد وعرہما ۱/ ۴۲۰ ط ماحدیہ کوئٹہ

فیصلہ یہ ہے۔ مرنی موت حیات کا سوال ہے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں ہم کو اپنے والد کی جاسید اویہ کوئی چیز نہیں چاہیے ہم کو اپنے وطن سے کوئی تعلق نہیں" اس تحریر کے چھپنے کے بعد جی خاندان نے مجوزہ نکاح میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اپنی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور زید کا نکاح ہو گیا پس سوال یہ ہے کہ آیا صورت مسئلہ میں شرعاً زید کی وطنی حیثی پر حاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی محمد یعقوب شاہجہان پوری ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء
(جواب ۳۰۸) اگر خاندان نے اس کے بعد بھی مخالفانہ کارروائی اور زید کے نکاح میں دخل اندازی جاری رکھی تو زید کی حیثی پر طلاق پڑی۔ لیکن یہ طلاق ایک راجعی حلاق ہے (۱) عدت کے اندر ردعت اور عدت کے بعد تجدید نکاح ہو سکتا ہے ۱۲۱ محمد کنیت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو
تو ان سبہوں پر طلاق طلاق طلاق تو کیا حکم ہے؟

(المجمیعہ سورہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شخص جتنی اندب ماقبل ہوا جس کا نکاح ابھی تک کسی عورت سے نہیں ہوا ہے اس نے سما کہ پردہ دنیا پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سبہوں پر طلاق طلاق طلاق اب اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دیگر لمحوں کے مذاہب میں کوئی عجیب نشیب ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۰۹) خلیفہ سہنہ زید یہ تحقیق صحیح ہو جاتی ہے اور جس عورت سے اس کے بعد اس شخص کا نکاح ہوگا اس پر حاق ہو جائے گا۔ ہاں نسبت تجبوری اور اضطراری حالت میں یہ جائز ہو جاتا ہے کہ صاحب وقہ حضرت امام شافعی کے مذاہب سے استناد دہرے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح

۱) "وإذا أصابته الشربة وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لا امرأة إن دخلت الدار فأت طالق" (الفتاویٰ الہدیہ) کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیل الطلاق بکلمة إن وإذا وعبرهما ۱ ۴۲۰ ط مکتبہ ماحدیہ

۲ ضررہ ماہہ یسعیان الا قد کتفلت واب طلق بقع بیا ای بعدہ الالفاظ ودمعہ ھ من شریح واحدہ وجعہ المرحل مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳ ۴۴۷ ط سعید کرانی
۳ رد ضیق لرحن امراتہ مضطرب وجعہ فہ ان یراجعہ فی عفتہا "الہدیہ" کتاب الطلاق باب الرجوع ۲ ۴۷۲ ط مکتبہ شریکہ علمیہ ملتان

۴ "وإذا أصاب الطلاق إلى الکاح وقع عقب الکاح مثل أن يقول لا امرأة إن تزوجت فأت طالق أو کل امرأة تزوجها فبی طلق" "الہدیہ" کتاب الطلاق باب الامتنان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط مکتبہ شریکہ علمیہ ملتان

۵ فی المحسوس عن محمد بن الفضل لا يقع به الا ای اسۃ حوازیہ سببی وهو قول الشافعی وللحق قلیدہ بنسخ وھن علی محکمہ بن فداء عدل، رد المحتار، وفان فی الرد وفی البحر عن الزاریہ وعن اصحابنا ما هو اوسع من ذلك وهو انه لو استنسی قضیۃ عدلاً فادھ سلطان النفس حل لہ لتعلیل ہو واما کذا واما ہش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب التعلیل ۳ ۴۶۹ ۳ ۴۷۷ ط سعید کرانی وفان فی الرد فہذا وقد صرح ابن مہدیان فی تفسیر الطائر وغیرہ انہ اذا لم یوجد نص فی حکم من کتب اصحابنا یرفع الی مذهب مالک واما ہش رد المحتار کتاب الکاح باب القسم ۳ ۲۰۳ ط سعید کرانی

برے اور قلیل وطن و خلوت وہ عورت طلاق پڑ جانے کا دعویٰ کر دے اور زوجین کسی شافعی عالم کو اپنا حکم (حاشیہ) مقرر کر کے اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں وہ ثابت اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کر دے کہ یہ تعلیق غیر معتبر ہے اور عورت مطلقہ نہیں ہوگی اور زوجین اس حکم کے موافق عمل کر لیں۔ اے اللہ اعلم۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

سوال متعلقہ سوال سابق

(انجمیہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۲۶ء)

(سوال) اخبار انجمیہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء میں ایک مسند نظر سے گزرا جس کا سوال یہ ہے کہ ایک شخص نفی الذہب کا قیل باغ نے کہا کہ پردہ دنیا پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سبھوں پر حلال طلاق۔ جناب میں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ”مذہب حنفیہ میں یہ تعلیق صحیح ہو جاتی ہے“ اس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ آئندہ جو عورتیں پیدا ہونے والی ہیں ان سے بھی اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۰) ہاں ”تعلیق ان اشکوں میں ہو کہ“ ”دنیا کے پردہ پر جس قدر عورتیں موجود ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان پر“ ق طلاق طلاق تو اس شخص کے بعد کی پیدا شدہ عورتیں اس تعلیق میں داخل نہ ہوں گی اور ان سے نکاح ہوئے گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ نفر لہ

شوہر نے کہا ”اس خط کو دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک حلال ہے تو کیا حکم ہے؟“
(۱) - مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۷ء

(سوال) ایک شخص کی زوجہ کانپور میں اپنے والدہ سے باقیم تھی اس نے ایک خط لکھ کر اس کے نام روانہ کیا کہ ”تم اس خط کو دیکھتے ہی فوراً کانپور چلی آؤ اگر کسی طرح نہ آسکو تو جو زیور تمہارے پاس ہمارے وہ ہدیہ پارسل میرے پاس روانہ کرو اور اس خط کے دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک حلال ہے۔ یہ مضمون بطور ڈروے کے لکھا تھا کہ اس خط کو راستہ میں ایک شخص نے لے لیا اور جب اس شخص کو یہ معلوم ہوا کہ میرا خط میری زوجہ کو نہیں پہنچا تو اس نے کہا

۱. وقال المدعي لا يقع لقوله عنه لسانه لا طلاق هل الكاح : الهداية كتاب الطلاق باب الابدان في الطلاق ۳۸۵/۲ مكتبة شركة علمية ملتان

۲. وادعاءه الى الشرط وقع غيب لشرط انعقاد من ان يقول لا مرارة ان حسب المدعى فاست طلق (المدعي الهدية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في بطلان الطلاق بكلمة ان وادعاءه ۴۲۰ ط ۱) حاجه كونه

نکاح کی توجہ ضرورت پڑتی جب کہ زید نے ماموں کی لڑکی سے نکاح کیا ہو تا اور بعد ازاں چچا سے کہا ہو تا کہ اگر تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور جگہ نکاح کرو تو وہ حرام ہے جب پہلی عورت پر طلاق پڑتی۔ اب اگر زید کسی اور عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کو ایک دفعہ ہی نکاح کر لینا ٹھیک نہ ہو گا؟ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ پہلے نکاح کرنے سے عورت پر طلاق پڑی پھر تجدید کرنے پر نکاح جائز ہو گا۔

(جواب ۳۱۲) جب زید نے اپنے چچا سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے“ یہ صورت تعلیق طلاق کی ہوئی اور چونکہ نکاح کرنے پر طلاق کا وقوع معلق ہے اس لئے اس کے بعد زید نے چچائی لڑکی کے سوا جس لڑکی سے نکاح کیا اس پر نکاح ہوتے ہی طلاق پڑتی، اور نکاح جاتا رہا کیونکہ طلاق بائن ہوئی جس میں نکاح جاتا رہتا ہے اب اس کی قسم یعنی طلاق معصق کا اثر ختم ہو گیا، اس کے بعد زید خواہ اسی عورت سے یا کسی اور عورت سے نکاح کرے تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ تعلیق میں عموم کا کوئی غلط نہیں ہے صرف ایک دفعہ کے نکاح پر اس کا اثر ہو گا اس کے بعد نہ ہو گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شرائط نامہ کی خلاف ورزی سے بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہو گیا نہیں؟

(المجلیہ مورخہ ۵ اگست ۱۹۳۱ء)

(سوال) مسماۃ علی بی زینہ کی شادی شیخ میاں جان سے ہوئی جس کو تقریباً نو سال کا عرصہ ہوتا ہے شیخ میاں جان شوہر زینہ ساڑھے تین برس سے آوارگی اور بد چلتی میں مبتلا ہے اور بزداری عورت سے اس کا تعلق بھی ہے زینہ سے بالکل قطع تعلق کئے ہوئے ہے کسی قسم کا سلوک اور مدد نہیں کرتا ہے کئی مرتبہ محلہ اور برادری کی چنپایت نے اس کو تنبیہ کی مگر کوئی اثر نہیں ہوا تاہن ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پھر محلہ اور برادری کی چنپایت ہوئی اس میں شیخ میاں جان موصوف نے ایک باقاعدہ اقرار نامہ اپنے انگوٹھے کا نشان اور چنپایت کے چھ معزز اشخاص کی گواہی کے ساتھ تحریر کر دیا ہے اس میں یہ شرائط خوشی تحریر کی ہے کہ اگر تین ماہ کے اندر اپنے چال چمن کی اصلاح نہ کی اور ماہانہ پانچ روپے اپنی بیوی زینہ کو نفقہ کے لئے نہ دیئے تو ایسی حالت میں بی بی زینہ کو اختیار و مجاز ہے کہ وہ دوسرے سے عقد شادی کر لے جائے تین ماہ کے نو ماہ گزر رہے ہیں اب تک اس نے نہ اپنے چال چمن کی اصلاح کی اور نہ ایک خر مرہ خورد و نوش کے واسطے دی زینہ کی عمر اب ساڑھے سترہ سال کی ہے۔

(۱) ادا اصاب الطلاق الی الکاح وقع عقب الکاح نحو ان یقول لامراتہ ان تروحک فان طاق او کل امرأة تروحہا فہی طاق ، الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واد وغیرہما ۱/ ۲۰ ط ماحدہ کوئٹہ

(۲) ولہذا کنہا تحل ای نطل البین سلطان العلیق ادا وحده الشرط مرۃ الف مرۃ المختار مع ہامش ۱۰ مختار کتاب الطلاق الباب العلیق ۳/ ۳۵۲ ط سعید کراچی

(۳) (قولہ ای نطل البین) کی تسہی و تم واد تمت حدث فلا یصور ان لا یبین احری لایہا غیر مقصیۃ لعموم و التکرار لعلہ یہر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العلیق ۳/ ۳۵۲ ط سعید کراچی)

(جواب ۳۱۳) ہاں تین تین سے طلاق ہو گئی اگر ہم ہندو کی زمین کا شت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق واقع ہوگی؟
جے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہو گئی اگر ہم ہندو کی زمین کا شت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق واقع ہوگی؟
(المجمعیۃ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) موضع منصو تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے مسلمان باشندوں نے وعدہ کیا کہ اگر ہم ہندو کی زمین کا شت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق واقع ہوگی؟
جے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

(جواب ۳۱۴) جن لوگوں نے حنفی کے خلاف کیا ہے ان کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی ہے، مولوی محمد حسن کافوری نے اور مرزائی بہت ہندوستان کے تمام علماء کے متفقہ فتوے کے بموجب مراد اور کافر نے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ مرزائی دین میں ان حنفی کے خلاف سے طلاق نہیں پڑتی کیونکہ مرزائیوں کی کتابوں میں یہ بات کہیں نہیں لکھی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

کہا اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق یعنی میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی تو کیا علم ہے؟
(متعلقہ طلاق مشروط)

(جواب ۳۱۵) اگر زوج نے اپنے خط میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے :-

۱۔ وادعہ الی الشرط وقع عیب الشرط انما یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادعہ ۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

۲۔ وادعہ الی الشرط وقع عیب الشرط انما یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادعہ ۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

۳۔ وادعہ الی الشرط وقع عیب الشرط انما یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادعہ ۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

”اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی خدا اور اس کے رسول کے درمیان۔“

اور اس کی زوجہ اس خط کو دیکھ کر اپنے والدین سے کوئی جواب لے کر فوراً خدا کے گھر نہیں گئی تو اس پر ایک طلاق بائن پڑ گئی کیونکہ طلاق کی یہ تشریح ”یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی“ اس کو بائن بنا دیتی ہے طلاق رجعی میں عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی جبکہ نکاح قائم رہتا ہے اور عدت ختم ہونے پر نکاح کے احکام ختم ہوتے ہیں ویویدہ قوله فی الفتح عند الکلام علی قول الشافعی بحرمۃ الوطی انه عندنا یحل لقیام ملک النکاح من کل وجه وانما یزول عند انقضاء العدة فیکون الحل (اے حل الوطی فی عده الطلاق الرجعی) قائما قبل انقضاء ہا ہا (رد المحتار ۱۰ مصری ص ۱۵۴۴) بائن میں البتہ عورت فی الجملہ نکاح سے نکل جاتی ہے اسی وجہ سے دوبارہ تعلقات زوجیت قائم کرنے کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ ۱۰ و اللہ اعلم محمد کنیت اللہ کان اللہ اولی

گیارہواں باب تقویض

اقرار نامہ کے مطابق عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کا شوہر عرصہ چھ سات سال سے مفقود الہ ہے اور اس نے نکاح کے وقت ہندہ کو اس مضمون کا ایک کاغذ نامہ لکھ دیا تھا کہ ”اگر میں نامزد ہو جاؤں یا سرکاری حکومت سے سزا یافتہ یا مفقود الہ شوہر ہو جاؤں یا کہ پردیس میں رہ کر تمہارے پاس آنا جانا وغیرہ خبر نہ لوں وغیرہ جو بات سے مدت دو سال تک ہمارا انتظار دیکھ کر مجھے طلاق دینے کا جو حق و اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم اس سے مختار ہو کر مجھے تین طلاق دے کر وہ سرے خانہ سے نکاح کر کے زندگی سر کر سکتی ہو“ اب سوال یہ ہے کہ یہ عورت بچہ تک دستی کے بہت تکلیف سے زندگی سر کر رہی ہے اور وہ خوب جوان ہے شوہر کی سخت ضرورت ہے قریب ہے کہ زما میں مبتلا ہو چوے ایسی حالت میں دیگر ائمہ کے مذہب یہ کہ کاغذ نامہ کی شرط کی روت اپنے خاوند پر تین طلاق دے کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۶) صورت مسئلہ میں اگر عورت طلاق لینا چاہے تو اس کو طلاق ہو سکتی ہے ولو جعل امرها بیدھا علی انه ان غاب عنها ثلثة اشهر ولم تصل نفقته البھا فھي تطلق متى شاءت

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/۳۹۸ طبع سعید کوثری

(۲) اذا كان الطلاق مانا دون الثلاث فيه ان يبرأ منها في العدة ۱۰ بعد العدة ۱۰ مساوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المصططف وما یمنع به ۱۰ ۴۷۲ طبع حیدر آباد کونہ

فبعث اليها درهما قال ان لم يكن هذا قدر نفقتها هذه المدة صار امرها بيدها الح (هندية ص ۴۲۵)

تیس دن تک تمہیں اکیلے چھوڑ کر غیر حاضر رہوں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے، تو کیا حکم ہے؟ (سوال) عورت کو جو خوند نے اختیار دیا ہے تیس یوم کے بعد دوسرا عقد بعد عدت کے کر سکتی ہے یا نہیں منہ عبد الغنی ولد خدا بخش قوم راجپوت پیشہ سہ ساکن ساڈھورہ تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ کا ہوں جو کہ منقر کا نکاح ہمراہ مسماۃ مجیدہ اختر مویشی ولد خبا قوم راجپوت پیشہ سہ ساکن قصبہ سر بند روئے اقرار نامہ ۷ مئی ۱۹۸۷ء ہو چکا ہے جس میں مفصل شرائط درج ہیں منقر اپنے معاہدہ سابقہ کے خلاف ایسا ہی ساڈھورے کو چھوڑ دیا اور یہاں سے غیر حاضر ایک سال تک رہا مسماۃ مجیدہ زوجہ ام میری غیر حاضر میں اپنے والد کے گھر ہے اب منقر مسماۃ مجیدہ کو اپنے ساتھ رخصت کر کے لے جانا چاہتا ہے اور شرط منقر کرتا ہے کہ متواتر تیس یوم مسماۃ مجیدہ کو اکیسے چھوڑ کر غیر حاضر نہیں ہو گا اگر منقر تیس یوم غیر حاضر رہے تو مسماۃ مجیدہ زوجہ ام کو اختیار ہو گا کہ اپنا نکاح ٹائی کسی دوسرے شخص سے کرے یا نہ کرے مجھ کو عذر نہیں ہو گا اور نیز منقر جس قدر عرصہ مجیدہ کو اپنے گھر رکھوں گا خوش، خرم رکھوں گا اور مجیدہ اگر چاہے میرے سے گزارہ قدر دس روپے ماہوار مندرجہ اقرار نامہ کیوں یا نکاح ٹائی میری غیر حاضر کی وجہ سے کرے مجھ کو عذر نہیں ہو گا اور نیز ایک سال کی غیر حاضری منقر کا خرچ نان و نفقہ زوجہ ام کا موا بخش والد مجیدہ نے خود برداشت کیا ہے اس وجہ سے دوسرے اقرار نامہ کی ضرورت پیش آئی اور مسماۃ مجیدہ ابھی منقر کے پاس رہے گی چنانچہ منقر یہ چند کلمے صحت نفس و ثبات عقل بلا ذکر اور اجبار بغرض احمینان مولانا بخش خسر خود مسماۃ مجیدہ زوجہ خود کو لکھ کر بطور اقرار نامہ ٹائی دیتا ہے کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ المستفیٰ نمبر ۳۶۶ موا بخش پٹیالہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۷ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۱۷) اگر مسماۃ مجیدہ تیس یوم کی غیر حاضری شوہر کے بعد فوراً اسی مجلس میں اپنی عیحدگی کا اعلان کر دیا ہو تو وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن غیر حاضری کے وقت سے تیس یوم گزرنے پر اگر اس نے ذرا بھی توقف کیا کہ مجلس میں عیحدگی اختیار نہیں کی تو وہ اختیار باطل ہو گیا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الطلاق: باب الثالث فی تعویض الطلاق: الفصل الثانی فی الامر بالبد ۳۹۸/۱ ط ماحدہ کوئٹہ

(۲) قال لها احتاری او امرک یدک یزى تعویض الطلاق او طلقى بصلک فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافہة او احبارا وان طال مالم تقم لعدل مجلسها حقیقة او حکما بان تعمل ما یقطعہ لا تطلق بعده ای المجلس (المر المختار مع هامش رد المختار: کتاب الطلاق: باب تعویض الطلاق ۳۱۵ ط سعید کراتشی)

آخر شوہر نے کسی غیر کو طلاق دینے کا اختیار دیا، تو اس اختیار کے بعد اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) (۱) کیا زید بندہ کو اس شرط پر نکاح کر سکتا ہے کہ بندہ کو طلاق دینے کا اختیار عمرو کے ہاتھ میں رہے یا زید کی کوئی دوسری بیوی (خالدہ) کے ہاتھ میں رہے اب بعد نکاح عمرو یا خالدہ نے بندہ کو طلاق دے دیا اس سے بندہ پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟ (۲) یہاں بعض کا تین نامہ میں شوہر لکھ دیتے ہیں کہ میں نکاح ثانی نہیں کروں گا اگر ثانی نکاح کروں تو اس کو طلاق دینے کا اختیار تجھے (زوجہ کو) دیتا ہوں یا دے دیا ہوں۔ اب اگر نکاح ثانی کرے اور زوجہ کوئی بنا کر اختیار نہ کرے تو زوجہ ثانیہ کو طلاق بھی دیدے اس سے زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۷۱ پر و فیس محمد حامد صاحب ایم اے (خلع مبین سکھ) ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۸) (۱) ایسی تعلیق درست اور جائز ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ میں اختیار دیا گیا ہے وہ طلاق دیدے تو طلاق ہو جائے گی، (۲) اس کا جواب بھی وہی ہے جو نمبر اکابر۔ محمد غایت اللہ کال اللہ لدہ دہلی

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے مسماۃ فدا کے ساتھ نکاح کیا اور وقت نکاح ایک اقرار نامہ منسلک درخواست بذاتِ تحریر کر دیا اور عرصہ سے مسماۃ فدا کو کور کے ساتھ بد سوئی کرتا رہا اس اثنا میں دونوں میں ناچاقی ہوئی اور مسماۃ فدا کو اپنے آپ کے گھر چلی گئی اب شوہر نہ کور نے ایک دوسرا نکاح کیا ہے خلاف مرضی و بغرض تکلیف ابی مسماۃ فدا کو کور کے کر لیا ہے ایسی صورت میں عورت اقرار نامہ حسب دفعہ ۶۵ مسماۃ فدا کو کور کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۹۶ چودھری عید و چوڑی فروش (الہ آباد) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۹) اقرار نامہ کی شرط نمبر ۶ کی رو سے مسماۃ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی جھڑپ کے وقت اپنے اوپر طلاق ڈال لے، جب وہ دو گواہوں کے سامنے ایسا کرے گی تو اس پر طلاق پڑ جائے

(۱) کما ذکر ما یوقعہ بفسہ بوعہ ذکر ما یوقعہ غیرہ مادہ و انواعہ ثلاثہ تنویص و توکیل و رسالۃ۔ و اما فی طلقی صریح او قولہ لا حسی طلق امراتی فیصح رجوعہ مہ و لہ بقید التامس لسانہ توکیل محض و فی طلقی بفسک و صریح کان تملیکاً فی حلفا توکیل فی حق صریحاً جوہرۃ، الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب تنویص الطلاق ۳/۱۷۳ ط سعید کراتشی، و قال فی الہندیۃ، و فی الفتاوی الصغری لو قال لا حسی امر امراتی یدک یقتصر علی المجلس ولا یملک الرجوع قال فی المحیط و هو الاصح کذا فی الخلاصۃ المفوض الیہ ان کان یسمع فلا مریدہ ما دام فی ذلک المجلس وان لم یسمع او کان عائلاً فانما یبصر الامر بیدہ اذا علم او بلغہ الحر و یكون الامر فی بیدہ مادام فی مجلس العزم (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تنویص الطلاق، الفصل الثالث فی الامر بالید ۳۹۳ ط ماحدیحہ کوئٹہ)

(۲) قال لہا احتیاری او امرک یدک بوی تنویص الطلاق او طلقی بفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمنا ہہ مشافہۃ او احتار، الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب تنویص الطلاق ۳/۱۷۵ ط سعید کراتشی

گی۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اقرار نامہ ۳ نقل مطابق اصل۔ اسامی قیمتی ۸

ہاہل کہ نکو ولد عید و سائن محمد میر تنج و قمر عیدی و ولد مدر سائن محمد دار آنج و حسن و ولد بدل سائن محمد کیٹ
نچ شہر الہ آباد اقوام چوڑھا بن۔

جو کہ مقرر نمبر ۳ مقرر ان نمبر ۱۲ کا بھتیجہ ہے اور مقرر نمبر ۳ کی شادی ہونا ضروری ہے چنانچہ مقرر نمبر ۳ کی
شادی ہمارا دختر عید و چودھری کے حسب رائے بر لوری ہونا قرار پایا ہے مگر دختر کے باپ کا اس بات کا اصرار
ہے کہ قبل ہونے شادی کے مجھ کو اس بات کا اطمینان دیا جائے کہ بعد ہو جانے شادی کے میری بڑی مسماۃ
یعنی کو کسی قسم کی تکلیف خورد و نوش وغیرہ کی نہ ہونے پائے گی لہذا ہم مقرر ان حالات صحت نفس و ثبات
مقتل بدرستی ہوش و حواس صحیح بلا جبر و اکراہ و ترغیب و تحریم کسی دوسرے کے خوشی و رضامندی حسب
ذیل اقرار تحریر کر کے اس کے پایہ ہوتے ہیں اور یہ کہ بعد ہو جانے شادی مسماۃ یحییٰ دختر حیدر کے ہمارا مقرر
نمبر ۳ کے ہم مقرر ان کا فرض ہوگا کہ اس کے آسائش و خورد و نوش کا انتظام حسب حیثیت کرتے رہیں گے
کسی قسم کی تکلیف کی نوبت نہ آوے گی۔

نمبر ۲ یہ کہ بعد ہو جانے شادی کے جس وقت مسکی عید و پسر دختر یا ان کے رشتہ دار ان بغرض کرانے
رخصتی مسماۃ یحییٰ کو یوں گے تو ہم مقرر ان بلا کسی حذر و حیلہ کے رخصت کر دیا کریں گے اس میں کسی قسم کا حذر
نہ کریں گے اور نوبت شکایت کی نہ آنے دیں گے۔

نمبر ۳ یہ کہ ہم مقرر ان رخصت کرنے سے انکار کریں یا کوئی عذر یا حیلہ کریں تو اس وقت مسکی عید و پسر
دختر کو اختیار ہوگا کہ اپنی اہل برادری میں جو کہ معزز و دیانت دار اور کسی سے بھی ان سے اس شہادت کی اطلاع
کر کے مسماۃ یحییٰ کو ہم مقرر ان کے یہاں سے رخصت کرانے لے آویں یا اگر ہم مقرر ان سے قاصر ہیں تو
مسکی عید و پسر دختر کو اختیار ہے وہوگا کہ بذریعہ چارہ جوئی عدالت مسکی یحییٰ اپنی لڑکی کو رخصت کر لیں
اس میں ہم مقرر ان کو کسی قسم کا حذر نہیں ہے (۴) یہ کہ اگر ہم مقرر ان مسماۃ یحییٰ مذکور کو کسی قسم کی تکلیف
خورد و نوش یا کپڑے وغیرہ کی دیویں تو مسماۃ یحییٰ کو اختیار ہے وہوگا کہ اپنے باپ کے یہاں چلی آوے اور ان
کے ہمارا رہے اور مبلغ ۱۵ روپے ماہوار بطور خرچ مان نفقہ کے ہم مقرر ان کی ذات و جائیداد منقولہ وغیرہ
منقولہ ہر قسم سے بذریعہ عدالت وصول کر لیں اس میں ہم مقرر ان کو کسی قسم کا حذر نہیں ہے اور نہ آئندہ
ہوگا۔

(۱) ذکر فی احساس الباطنی شہد رحل و قلا شہد ان فلانا امرنا ان نلع امرانہ انہ جعل امرہا یدھا و بلعھا
وقد صلت نسھا بعد دلت حارت شہادتہما (العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثالث فی تعویض الطلاق الفصل
الثانی فی الامر بالید ۳۹۸/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

نمبر ۵ یہ کہ اگر خدا انخواستہ مقرر نمبر ۳ بعد ہو جائے شادی کے کوئی دوسری شادی کرے یا کوئی عورت بد خولہ کرلیوس تو اس حالت میں مسماۃ نیکی دختر عید کو اختیار ہے وہوگا کہ مبلغ پانچ سو روپے (صما) جو کہ دین مقرر ہوا ہے اس میں مناسب ہم مقرر ان کی ذات و جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ ہر قسم سے وصول کرلیوس ملوہ اس کے ہر ایک حالت میں ہر وقت مسماۃ نیکی کو اختیار حاصل رہے گا جب اور جس وقت چاہے دین مقررہ مبلغ پانچ سو روپے کے وصول کرلیوس اس میں ہم مقرر ان خواہ وارثان قاسمندان کو کوئی عذر نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا اور نان و نفقہ مقرر ان سے وصول کرلیوس۔

نمبر ۶ اگر ماہانہ مقرر نمبر ۳ و مسماۃ نیکی کسی قسم کا جھڑا و فساد پیدا ہووے تو مسماۃ نیکی کو اختیار ہے وہوگا کہ طلاق دے کر علیحدہ ہو جائے لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ کے لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔ فقط
المرقوم ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء

شوہر نیوی کو طلاق کا اختیار دیدے تو عورت کو طلاق کا حق حاصل ہوتا ہے

(سوال) زید بندہ کو ایک ہزار روپیہ جس میں سے دو سو روپیہ زیورات بہت نقد وصول باقی آٹھ سو روپے میں سے چار سو مغل یعنی عند الطلب اور ضروری اور چار سو مؤجل یعنی تاہما نکاح رفتہ رفتہ اداء ضروری اور کائن نامہ حیثیت کائن نامہ خوش و اقربا قرار کر کے شادی پر راضی ہو اور عقد بست کے روز وہ چہ قلت فرصت سادہ کاغذ میں فقط دو ماہ زید و دیگر شاہدوں کے دستخط بدون تفصیل و تحریر شرائط کائن نامہ ایجاب قبول ہو گئے اور چند روز بعد حیثیت مذکورہ کائن نامہ گیارہ شرط اور جزائے ساتھ تھموا آرد و لہ زید کو سنایا گیا اور وہ بھی صل طبعیت سمجھ کر کائن نامہ مطاعہ کر کے رجسٹری کر دیا اور زوج زید دو تین ماہ تک سسرال میں اپنی بی بی بندہ کے پاس آمد و رفت کیا مگر تاہما زوجانی بی بی بندہ کو اپنے مکان میں نہیں لے گیا کائن نامہ میں لکھی ہوئی شرطوں میں سے آخری شرط یہ ہے کہ خدا نہ کرے اگر میں مفقود یا مجنون یا مجبوس یا جو مرض دیگر معاملہ زوجیت پر قادر نہ ہوں یا دیگر مرض ہالک مثل جذام وغیرہ میں مبتلا ہوں یا وطن میں چھ مہینے اور سفر میں دو برس سے زائد زمانہ آپ کی مواصلت سے باز رہوں یا مہر مغل عند الطلب ادا نہ کروں یا آپ کے جان و نفقہ سے عاجز ہو جاؤں یا شرط مذکورہ میں سے بعض یا کل کے خلاف کروں تو مہر مؤجل مغل ہو جائے گا اور مجھ کو شریعت کی رو سے آپ کو طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ اس کائن نامہ کے ذریعہ سے نیز زبانی بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ جب چاہیں بلا قید زمان و مکان اپنے نفس پر تین طلاق واقع کر کے میری زوجیت سے الگ ہو کر دوسرا زوج اختیار کر سکتی ہیں میرا کوئی عذر اس میں مسموع نہ ہوگا بعد ازاں زید کائن نامہ کی شرائط میں سے چھ شرطوں کا مخالف ہوا زوجہ بندہ دو برس سات ماہ تک انتظار کر کے بذریعہ وکیل کورٹ مہر مغل و خورد و نوش طلبی نوٹس کرائی جواب و مہر و خورد و نوش نہ پانے کے بعد شروط کی مخالفت کے سبب کائن نامہ میں زوج نے زوجہ کو جو قوت و اختیار بذریعہ تحریر و اللفظ عہد کیا اسی مسلمہ قوت و اختیار سے زوجہ حال طبعیت شاہدوں کے سامنے اپنے نفس پر ایک دو تین طلاق واقع کر کے مطلق ہو گئی اور طلاق نامہ رجسٹری کر دیا بعد ازاں زوج نے

زوجیت کا مقدمہ کیا اور نج صاحب نے زوج کو ڈری دیاب دریافت طلب یہ تب کہہ زوجہ مذکورہ کو اپنے نفس پر تین طلاق واقع کرنی صحیح ہے یا نہیں؟ ہر تقدیر کو نج صاحب کی ڈگری کے موافق زید بندہ کو بلا تحلیل لے سکتا ہے یا نہیں بندہ کو بھی حسب ڈگری نج صاحب بلا تحلیل زید کی زوجیت میں داخل ہو کر جماع و اوزامات جماع کرنی جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۷۶ محمد عبدالرشید صاحب (جگال) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲۰) اُمر فی الحقیقت زوج نے یہ اقرار نامہ لکھا تھا تو زوجہ کا اپنے نفس پر طلاق و اننا صحیح تھا ۱. اور غیر مسلم نج کا فیصلہ درست نہیں ہوا ۲. اور زوجہ کو بلا تحلیل زوج کے ساتھ تعلقات زوجیت قائم کرنا جائز نہیں ۳. ہاں اگر واقعہ مذکورہ سوال ثابت نہ ہوں تو حکم بدل جائے گا زوجہ کو اجیل کرنا چاہیے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لمہ و علی

اُمر میں بد فعل ہو جائوں یا تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے؟

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند سے ایک تحریری معاہدہ لیتی ہے جس میں وہ لکھواتی ہے کہ اُمر تم بد فعل ہو جاؤ یا عقد ثانی کرو تو مجھے بعد از فراموشی ثبوت تمہاری طرف سے دوشرعی طلاق ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے یہ حق بھی حاصل رہے کہ اُمر میں چاہوں تو پھر نکاح کر کے تمہارے ساتھ زندگی بسر کروں اس کے خاوند بھی طیب خاطر اس چیز کو منظور کر کے تحریری معاہدہ لکھ دیتا ہے اس بارے میں جناب کوئی واضح اور صاف امر شرعی تحریر فرمائیں اور اس چیز کی بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا ایسا معاہدہ ہو سکتا ہے اُمر ہو سکتا ہے تو اس کی کیا صورت ہے اس کے علاوہ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ شرعی گواہی کتنے اشخاص پر مبنی ہوتی ہے؟
المستفتی نمبر ۲۲۶۱ مالکہ زنا نہ میڈیکل ہال (۱۱ بور) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲۱) اقرار نامہ کی عبارت شوہر کے الفاظ میں اس طرح سے ہو کہ "اُمر میں بد فعل ہو جاؤں یا اجازت انجی اہلیہ فلاں بہت فلاں سے عقد ثانی کروں تو میری اہلیہ فلاں بہت فلاں کو میری طرف سے یہ حق

۱. قال لہا احتاری اوامرك بديك بوى تعريض الطلاق لا يها كناية فلا يعملان بلاية او طلقى بفسك فہنا ان مطلق فی مجلس علمہا بہ مشافهة او احبار (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: كتاب الطلاق: باب تعريض الطلاق ۳ ۳۱۵ ط سعید كراتشي) وقال ايضا قال لہا طلقى بفسك ولم يوافق بوى واحدة فطلقت وقعت رجعية وان طلقت ثلاثا وبواہ وقع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: كتاب الطلاق: فصل فی المشیئة ۳ ۳۳۱ ط سعید كراتشي)
۲. واهله اهل الشهادة ای اذلتها علی المسلمین (در مختار) وقال فی الرد: قال فی البحر وہ علم ان تقلید الکفر صحیح وان لم یصح قضاءه علی المسلم حال کفره (ہامش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب القضاء ۵ ۳۵۴ ط سعید كراتشي)

۳. وان كان الطلاق ثلاثا فی الحرة و نس في الامة لم تحل له حتى تکبح روحا غيره بکاحا صحیحا و بدخل بها لم یطلقها او یموت عنها والا صل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تکبح زوجها غيره والمعاد الطلقة الثالثة (الہدایة: كتاب الطلاق: باب الرجعة: فصل فیما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مکتبة شرکة علمية ملتان)

اور اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر طلاق بائن جب چاہے ڈال لے۔“
اس کے بعد اگر دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی پر عورت اپنے نفس پر طلاق ڈال لے تو حاق بائن پڑ جائے گی ۱۰ اور پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی شوہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی کر سکتی گی کیونکہ حاق بائن کے بعد زوجین تجدید نکاح کر سکتے ہیں۔ ۱۱ محمد کفایت اللہ کا ان لہ دہلی

بارہواں باب طلاق مغلطہ اور حلالہ

ایک مجلس میں تین طلاق دینے کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟
(سوال) زیر نے اپنی بیوی کو حالت غضب میں تین طلاق ایک وقت میں دیں اور بلا حلالہ کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کیا آیا یہ کی رجعت کسی امام نے ائمہ اربعہ میں سے جائز رکھی ہے یا نہیں؟ پیو اتوجروا
(جواب ۳۲۲) ایک وقت میں اگر تین طلاق دیں جائیں تو تینوں واقع ہوں گی یہی مذہب ہے جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کا۔ البتہ فرق امامیہ کے نزدیک ایک طلاق شمار کی جاتی ہے لیکن یہ مذہب بائع ماردو ہے جیسا کہ حضرت عمر کا فیصد محضر صحابہ میں خود اس پر شاہد ہے۔ فقال عمران الناس قد استعجلوا فی امر کان لہم فیہ افادۃ فلو مضیانا علیہم فامضاه علیہم و ذهب جمہور الصحابة و التابعین و من بعدہم من ائمة المسلمین الى انہ یقع ثلاث۔ ۱۲ پس مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق اس شخص کو قبل اقلیل رجوع حرام ہے۔

تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ دو گواہ موجود ہیں تو کیا حکم ہے؟
(سوال) ایک شخص مکی المدین نے غصہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دی اور دو تین گواہوں سے یہ بات ثابت ہے۔ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہیں اور وہ شخص اب انکار کرتا ہے کہ تین طلاق نہیں دی ہیں بلکہ دو طلاق دی ہیں اب اس صورت میں شرعاً کتنی طلاق واقع ہوں گی اور اگر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے

۱۰ فل لیا احادی او امرک مدک سوی بقویض الطلاق لایہا کتبہ فلا یعملان بالابیۃ او طلقی بسلک فہا ان تطلق فی محسن علمہ بہ مشافہۃ او احارۃ و المر المحدث مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب بقویض الطلاق ۳ ۳۱۵ ط سعید گرائشی

۱۱ ادا ک۔ الطلاق باب دون الثلاث فہ ان یتروحا فی العدة و بعد انقضاءہا (الغناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب لاساس فی الرجعة فصل ہما تلحق بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۷۲ ط ما جدیدہ کوئلہ)

۱۲ ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید گرائشی

زمانے میں تین طلاق دیتے تھے تو ایک طلاق ہوتی تھی لہذا ایساں بھی ایک ہی طلاق ہوگی معتبر ہے یا نہیں؟ یہ تو جروا

(جواب ۳۲۳) اگر مرد اپنی لام یا حنیفہ و لام ماک و لام شرفی و لام احمد بن حنبل اور ہماہر اہل سنت و اجماع اس امر کے قائل ہیں کہ تین طلاق دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں خواہ ایک لفظ سے دی جائیں یا ایک جملہ میں یا ایک طہر میں۔ یہیں صورت مسئلہ میں چونکہ وہاہوں سے (شر طیکہ گواہ عادل بھی ہوں) یہ بات ثابت ہے کہ زوج نے تین طلاق دی ہیں اس لئے اس کی منکوحہ مطلقہ مغضوبہ ہو گئی اور اب بدوان حلالہ اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ نیت انشاء طلاق تین طلاق دینے پر ایک کا حکم نہیں دیا جاتا تھا بلکہ نیت تاکید کا اعتبار کر لیا جاتا تھا اور یہ اعتبار حضرت ﷺ کے حکم اور صحابہ کے اتفاق سے ساقط ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

شوہر نے خوشی طلاق نامہ لکھوا کر دستخط بھی کیا مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟
(سوال) زید نے عمر سے کہا کہ میں اپنی منکوحہ مسماۃ خدیجہ کو طلاق دینا چاہتا ہوں تم مجھے طلاق نامہ لکھ دو تم نے جواب دیا کہ طلاق کے معاملے میں اس قدر غت من سب نہیں سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے زید نے کہا کہ نہیں مجھے طلاق ہی دینا منظور ہے لہذا تم جلد لکھو میں اس پر دستخط کر دیتا ہوں تم نے ہر چند نا اہلین زید اسرار کرنا رہا جب عمر نے دیکھا کہ زید باوجود فحاشی کے بھی اپنے ارادے سے باز نہیں آتا تو عمر نے مجبور ہو کر طلاق نامہ لکھ دیا جس میں زید کی طرف سے مسماۃ خدیجہ البیہ زید کو تین طلاق انت طالق انت طالق

۱) والدی ثلاث متفرقة او ثلاث سمرۃ او مریں فی طہر واحد لا رجعة فیہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله ثلاث متفرقة) وکذا بکلمۃ واحدة بالاولی و ذهب جمہور الصحاح و التابعین ومن بعدهم من ائمۃ المسلمین الی ایدہ فی ثلاث (ہامش رد المختار) کتاب الطلاق ۳، ۲۳۳ ط سعید کراتشی

۲) انظر البصرہ ۲۳۰ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح روحا غیرہ والصحيح للحجازی کتاب الطلاق باب من احار طلاق الثلاث ۷۹۱ ط قہمی کراتشی عن عائشۃ ان رجلا طلق امراتہ ثلاثا فبرحت فطلق فستن الی ثلثۃ التحل ثلاثا لا لا حتی یدفی عسلہا کما ذاق الاول والہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما نحل بہ المطلقة ۳۹۹ ط مکہ سرکہ علمہ والفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما نحل بہ المطلقة وما یبصل بہ ۷۳۰ ط ماجدیہ کوئٹہ

۳) وقد اختلف العلماء فیما قال لامرأۃ سب طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالك و ابو حنیفہ واحمد و حمہد العلماء من السب والحلف يقع الثلاث اما حدیث ابن عباس فاختلف العلماء فی حوائہ و تاویلہ فالأصح ان معادۃ کہ فی الاول الامر اذا قال لہا انت طالق انت طالق ولم یؤتا کید ولا استیفاء حکمہم بوقوع طلقہ بعلقہ ارادہم بالکفر بدلت فحمل علی الغالب الذی ہو ارادۃ التکید فلما کان فی زمن عمر و کثرا استعمال الناس بیدۃ الصیغۃ و علی مہم ارادۃ الاستیفاء بہا حملت علیہ لاضطراب عمی الثلاث عملا بالغالب السابق الی الفہم مہم و فی ذلک العصر و قبل المراد ان المعناد فی الزمن الاول کان طلقہ واحده و صار الناس فی زمن عمر یوقعون الثلاث لدفعہ فشدہ عمر فعنی ہذا یکون احراز اعر اختلاف عدادہ الناس لا عن تعیر حکمہ فی مسئلۃ واحده (شرح الصحيح لمسلم للعلامة البوری کتاب الطلاق) باب طلاق الثلاث ۱/ ۷۸ ط قہمی کراتشی

امت طالق صریح الفظ میں لکھی اور یہ طلاق نامہ دو دفعہ زید کو پڑھ کر سنایا اس کے بعد زید نے اس طلاق نامہ پر دستخط کئے پھر یہ طلاق نامہ اور جو جس مہر مبلغ پندرہ سو روپے کا چیک ایک شخص کے ہاتھ متعلقین مطلقہ کے پاس بھیج دیا اور زید ایک دوسرے مقام پر جہاں اس کا مستقل قیام ہے چلا گیا جب طلاق نامہ مطلقہ کے متعلقین کے پاس پہنچا اور وہیں تو اس پر گواہوں کے دستخط نہ تھے اس لئے اس طلاق نامہ کو اپنے خیال میں غیر معتبر سمجھ کر واپس دے دیا اور کہا کہ اس پر گواہوں کے دستخط نہیں ہیں اور مہر کے ساتھ زمانہ عدت کے مصارف بھی نہیں ہیں اس واسطے تم زید کو واپس کر دو اس مبلغ نے وہ طبق نامہ بذریعہ ذاک واپس روانہ کر دیا اور نہ لینے کی وجہ بھی کبھی دی اس کے واپس پہنچنے کے بعد زید نے ایک طلاق نامہ دوسرا لکھوایا اور اس پر اپنے دستخط کے ساتھ گواہوں کے دستخط بھی کرائے اور ایک خط لکھ جس میں مہر اور زمانہ عدت کے مصارف کا ذکر ہے یہ ہر دو پرچے ایک رجسٹری خط میں مطلقہ کے بھائی کے نامہ بذریعہ ذاک روانہ کئے اور اسی وقت تین خط اپنے دوستوں کو لکھے اور اطلاع کی کہ میں اپنی اہلیہ خدیجہ کو طلاق دے چکا ہوں اور مہر اور دیگر مصارف بھی دے چکا ہوں اس رجسٹری کے روانہ ہو جانے کے بعد زید کو اپنی اس عاجزانہ کارروائی پر ندامت ہوئی اور اس نے فوراً مرسل الیہ کو تار دیا کہ میں نے تمہارے نامہ ایک رجسٹری غلطی سے روانہ کی ہے اسے تم وصول نہ کرو اور واپس کر دو مرسل الیہ کو اگلے واقعہ کی خبر تھی ہی اس لئے اس نے رجسٹری وصول کر لی دیکھا تو اس میں ایک طلاق نامہ اور ایک خط جس میں مہر وغیرہ مصارف کے حوالہ کا ذکر تھا لنگے دوسرے روز زید یہاں آیا اور اس کے کہنے اور دلائل سے ایک دوسری جگہ سے پندرہ سو روپے ہاتھ مہر و مصارف عدت متعلقین مطلقہ نے وصول کئے اب زید لوگوں سے کہتا ہے اور متعلقین مطلقہ کو کہلاتا ہے کہ میں نے یہ طلاق نامے ہوش کی حالت میں نہیں لکھوائے اور مجھے طلاق دینی منظور نہیں اب میں اس طلاق سے رجوع کرنا چاہتا ہوں مطلقہ کے متعلقین نے جواب دیا کہ ہمارے دریافت کرنے کے بعد معلوم ہو کہ تین طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے تو ہم مطلقہ کو تمہارے ہاں رخصت کر دیں گے ورنہ نہیں۔ زوجین برودو خلفی للذہب ہیں چنانچہ علماے احناف سے دریافت کیا گیا تو سب نے یہی جواب دیا کہ یہ طلاق مغلط ہے اس میں رجوع صحیح نہیں زید نے اس واقعہ میں مابہ اہل حدیث کی طرف رجوع کیا تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یہ جواب دیا کہ ایک مجلس میں تین حاکم ایک ہی رجحانی شامہ بنوں کی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہی شہر ہوئی تھی اس سے مسلم کی روایت کے مطابق اس شخص کو رجوع کرنا صحیح ہو گا اور اس میں خلاف حنفیہ کا ہے اتنی اب سوال یہ ہے کہ (۱) تین طلاق لفظاً سہبتہ میں ایک ہی طلاق واقع ہوئی اور دو طلاق تاکید سمجھی جائیں گی یا نہیں؟ اور ایک کی نیت کرنی برودو حاکم میں جائز اور صحیح ہے یا نہیں (۲) اگر ایک کی نیت صحیح ہے تو در قطنی کی روایت کے موافق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا حضور اکرم ﷺ سے یہ سوال کرنا کہ ارایت لو

طلقہا ثلاثا ایحل لی ان اراحہا تو جواب میں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ لا کانت تبین ملک و کانت معصیۃ کا کیا مطلب ہوگا؟ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی نیت صحیح نہیں ورنہ رجوع صحیح ہوتا لیکن آپ نے انکار فرمادیا (۳) اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو حدیث کا نہ طلقہا ثلاثا فی مجلس واحد میں آپ کا یہ فرمانا انما تلک طلقۃ واحده کا صحیح عمل کیا ہوگا؟ (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے جو مسلم میں مروی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ و حضرت ابو بکر صدیقؓ اور شروع زمانہ خلافت میں تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھیں اور اب نہیں ہو سکتی اس کی کیا وجہ ہے؟ (۵) طلاق نامہ کی یہ مہارت و وضاحت لا تحل لہ من بعد حتی تکح زوجا غیرہ ایک کی نیت کرنے کی نئی اور غلط بات کی تصدیق کرتی ہے یا نہیں؟ اگر تصدیق کرتی ہے تو اقداع ٹکٹ کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک کی نیت رنی صحیح ہے یا نہیں اور اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو طلاق نامہ کی اس عبارت کی رو سے اہل حدیث سے نزدیک بھی تین طلاق واقع ہوں گی یا ایک؟ (۶) حنفی المذہب کو ایسے وقت میں اہل حدیث کے مسلک کے موافق مطابق حدیث مسموم رجوع کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ ثانی طلاق نامہ اور خط بہت مہتمم

مصارف عدت ذیل میں مندرج ہے :-

نقل طلاق نامہ - افرواعترف واشہد علی نفسہ اسمعیل بن احمد نیمول المقیم فی بامین (برما) وهو فی حال السلامة المعصرة شرعا انه طلق زوجته المدخول بها خدیجۃ بنت غلام محمد کبراد المقيمة فی رنگون ثلاثا امام الشہود المرقومة اسماء هم اذناہ وقد سلمها المهر و قدرہ الف و خمس مائۃ و رویہ و نفقة العدة و قدرها ثمانون و رویہ فصارت خدیجۃ المذكورة لا تستحق طرف اسمعیل المذكور شیئا و صارت لا تحل لہ من بعد حتی تکح زوجا غیرہ وقد حررت هذه الوثيقة للعمل بمقتضاها عند اللزوم تحریر ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء المطلق اسمعیل احمد جی نیمول شہد علی ذلک نور احمد پیش امام بنگالی مسجد شہد علی

ذلک عبد الکرم ابن شہزادی مقیم سس برما بقلم نور احمد پیش امام بنگالی مسجد بسین برما نقل خط - ٹیک نامہ میں محمد یوسف غلام محمد کتہر لواء صاحب مقام رنگون۔ بعد تحریر عرض آئندہ پندرہ سو روپے مر کے اور اسی روپے مصارف عدت کے یہ دونوں ملا کر پندرہ سو اسی روپے میں اسمعیل علیہ صاحب کو بھیج کر میں عبدالعزیز اینڈ سنز کے پاس سے بنگالیں اگر آپ میں اسمعیل و سید صاحب ن معرفت نہیں ملو انہیں گے تو کسی دوسرے شخص کو وہ نہیں دیں گے۔ راقم اسمعیل احمد جی نیمول۔ سین بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء۔ امید ہے کہ احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب کا وہ پسوا اختیار کیا جائے جو احناف اہل حدیث ہر دو کے لئے موجب طمانیت ہو۔

(جواب ۳۲۴) صورت مسئلہ میں اسمعیل احمد جی نیمول کی بیوی پر طلاق غلط واقع ہوئی لہذا اس کی بیوی

خدیجہ اس کے نکاح سے خارج اور اس کے اوپر حرام ہو گئی اب بغیر حلالہ اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی ، اور طلاق اس وقت سے واقع ہوئی جس وقت پہلا طلاق نامہ لکھا گیا اور زوج نے اس پر دستخط کئے ، کیونکہ تفس و وقوع طلاق کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہاں ثبوت کے لئے گواہوں کی ضرورت ہے مگر زوج حلاق نامہ لکھنے اور منجھے کا مقصد ہو تو پھر شہادت کی ضرورت نہیں ، اور ایک مجلس کی تین طلاقات یا ایک غلط سے تین طلاقات تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و مبہور علمائے اہل سنت و انجما علیہ کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں اور تین ہی سمجھی جاتی ہیں اس لئے اربعہ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور اسی پر سلفا و خلفا تمام مسلمانوں کا مکمل ہے اور یہی قرآن مجید و احادیث نبویہ و فتاویٰ اکابر صحابہ سے ثابت ہے پس جو اس کا خلاف کرے وہ اہل سنت و انجما سے مخالف ہے اور اگر وہ مبتدعین میں داخل ہے اب بقدر نہ مرتد و اہل بیان کئے دیتا ہوں ۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان الی قوله فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ، اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ وہ حلاق جس کے بعد رجعت جائز ہے دو طلاقات ہیں اور جب خاوند تیسری حلاق دے دے تو پھر عورت اس کے لئے بغیر حلالہ مایل نہیں (انتہی) آیت اپنے عموم سے ان تمام صورتوں کو شامل ہے کہ تیسری طلاق ایک ہی مجلس میں ہو یا دوسری مجلس میں ۔ ایک طہر میں ہو یا اہتمام متعددہ میں یا حالت حیض میں ۔ طلاق اول و ثانی و ثالث کے درمیان رجعت منکح ہوئی ہو یا نہیں آیت کے عموم سے ان تمام صورتوں کا حکم یہی ثابت ہوتا ہے کہ تینوں حلاق واقع ہو کر حرمت مغلطہ پیدا نہیں ل اور زوجہ بغیر حلالہ زوج کے لئے حلال نہ ہوگی اگرچہ جنس صورتوں میں زوج گنہگار بھی ہو گا مشاہدات حیض میں مطلقا حلاق دینے یا طہر واحد میں تینوں حلاق دینے کی صورت میں تین وقوع طلاقاتیں پڑھ شہ نہیں وعن عبادۃ بن الصامت ان اباه طلق امرأۃ الف بطلیقة فانطلق عبادة الی رسول اللہ فسأله فقال بایت بثلاث فی معصیۃ اللہ ورواہ عبداللہ الرقاق (کذا فی فتح القدیر) ۱۔ جن عباد بن صامت سے روایت ہے کہ ان کے والد صامت نے اپنی بیوی کو بے ارطاقیں دیدیں تو بعد از آنحضرت پہنچ کر خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم دریافت کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ عورت تین طلاقوں کے ساتھ ہالہ ہو گئی اور خدا کی نافرمانی بھی ہوئی مطلب یہ کہ

۱۔ کتاب الطلاق باب لا یحل فی الحرہ و مس فی لامہ لم یحل له حتی تنکح زوجا غیرہ و یصحح ابو یعلیٰ یہ نہ یسقط و یسقط عبد والا حل فی قوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ، اسناد المطلقۃ لیسہ جدیدہ کتاب الطلاق باب الرجوع فیما یحل له لفظہ ۲۹۹ ط مشکوٰۃ سرکہ غیبہ ص ۱۱۱
 ۲۔ ولو سکت من حر کہ مذکورہ و قد اعنی الروح و قد نروح و حمہ و عوبہ و بعد بہ الیہ وقع بہ فرأویح
 ۳۔ و لم یعد کہ وہ بعد سے لکھ وصف لایرعی و حینہ لا یصل لواء ولا دہ و کہ کن کتاب لم یعد بحضہ
 ۴۔ بعد سے لایمفع الصلای مدہ غیر مد کہہ دمس رد سحر کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق لکندہ ۲۶۶ ۲۷۴ ط بعد کمر بسی
 سعد کراتشی

۱۔ اس سے تین طلاق پڑیں یہاں تک ۹۹ غوی ہوئیں اور چونکہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی گئیں اس لئے زوجہ نکاح کا بھی ہوا اس حدیث سے دو باتیں صراحتاً ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ تین طلاقیں ایک دفعہ دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں اور یہ کہ خود آنحضرت ﷺ نے تینوں طلاقیں پڑ جانے کا حکم دیا ہے دوم یہ کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد ہے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ایک دفعہ سے تین طلاقیں دینا اگرچہ نہایت برا ہے اس کا منہی عنہ و موعیت ہونا حدیث و اقوال کو مستزہم نہیں طلاق مغلطہ تو پڑ کر ہی رہے گی زوجہ گارہوگا یہ بات علیحدہ ہے اور اس بات کی نظیر شریعت مقدسہ میں دوسری بھی موجود ہے وہ یہ کہ حالت حیض میں طلاق دینا بھی منع ہے تین امروں میں پہلی حدیث کی کو طلاق دیدے تو طلاق پڑ جائے گی۔ عن نافع عن عبد اللہ انہ طلق امراتہ و ہی حائض تطليقة واحدة فامرہ رسول اللہ ﷺ ان یراجعها (متفق علیہ) ۲۔ وعن سالم ان عبد اللہ قال قال ابن عمر فرأیہا وحسب لها التطليقة التي طلقها (رواہ مسلم) ۳۔ وعن سعید بن جبیر ان عمر قال حسب علي بتطليقة (رواہ البخاری) ۴۔ یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں حلق دے دی (یعنی ایک طلاق) تو آنحضرت ﷺ نے ان کو رجعت کر لینے کا حکم فرمایا اور انہوں نے رجعت کر لی پھر وہ خود فرماتے ہیں کہ میرے لو پر یہ ایک طلاق شمار کر لی گئی اس سے ساف ثابت ہو گیا کہ حالت حیض میں حلق دینا اگرچہ نہایت برا ہے لیکن طلاق پھر بھی پڑ جاتی ہے ورنہ اس کا ایک حلق شمار کیا جاتا ہے معنی ہوگا۔ وعن سهل بن سعد الساعدي ان عويمر العجلاني قال يا رسول الله ان رأيت رجلا وحده مع امراته رجلا ايقتله فقتلوه ام كيف يفعل فقال رسول الله ﷺ قد امر الله فيك وفي صاحبك فادعها فاني قال سهل فثلا عن في المسجد واما مع الناس عند رسول الله ﷺ فلما فرعا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ﷺ ان امسكتها و طلقها ثلاثا (رواہ الشیخان) ۵۔ اس حدیث سے ثابت ہوگا کہ عویمر نے اپنی بیوی کو لعان کے بعد تین طلاقیں دیں اور آنحضرت ﷺ نے اسوت فرمایا یعنی ان کو یہ نہ فرمایا کہ تین طلاق دینے سے کیا فائدہ جب کہ تین سے بھی ایک ہی ہوتی ہے تو ایک ہی دینی چاہیے تھی و عن نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عن طلاق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النسي ﷺ امرني بهذا فان طلقها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تسكن زوجا عيرك و عصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امراتك (رواہ المسلم) ۶۔ یعنی نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا جو اپنی

۱۔ واللفظ لمسلم کتاب الطلاق باب بحره علقی لخاص ۱/۷۶ ط مکتبہ قدیمی کراچی

(۲) رواہ مسلم فی الصحیح کتاب الطلاق باب بحره علقی لخاص ۱/۷۶ ط مکتبہ قدیمی کراچی

۳۔ رواہ البخاری فی الجمع الصحیح کتاب الطلاق باب ۳ ضبط لخاص بعد مدلت الطلاق ۱/۷۹۰ ط مکتبہ قدیمی کراچی

۴۔ رواہ البخاری فی الجمع الصحیح کتاب الطلاق باب من احذر طلاق الثلاث ۲/۷۹۱ و باب لعان و من طلق بعد عدل ۲/۷۹۹ ط مکتبہ قدیمی کراچی

۵۔ رواہ مسلم فی الصحیح کتاب الطلاق باب بحره علقی لخاص ۱/۷۶ ط مکتبہ قدیمی کراچی

دی کی کو تین طلاق دیدے تو وہ فرماتے تھے کہ اگر ایک یا دو طلاق دے تو بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم فرمایا تھا لیکن اگر تو وہی کو تین طلاق دیدے گا تو وہ تجھ پر حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ کسی دوسرے سے خواہندہ نکاح کرے اور تو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہو گا اس حکم میں جو دوبارہ طلاق زوجہ تجھ کو دیا ہے اس حدیث سے بھی صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تین طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہ میں دینے سے پڑ جاتی ہیں کیونکہ گنہگار ہونا انہیں جیسی صورتوں میں ہوتا ہے۔ عن ابی سلمۃ ان حفص بن المغیرۃ طلق امراته فاطمة بنت قیس علی عہد رسول اللہ ﷺ ثلث تطلیقات فی کلمۃ واحدہ فاباہا مہ السی ﷺ الحدیث (رواہ الدارقطی) ۱۰، یعنی ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں ایک کلمہ میں دیدیں تو نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کو ان سے جدا کر دیا اس حدیث سے بھی صاف ثابت ہے کہ ایک دفعہ کی ہی دوئی تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور عورت بابت نہ غلط ہو جاتی ہے۔ و عن عمرو بن مرة قال سمعت هامان یسئل سعید بن جبیر عن رجل طلق امراته ثلثا فقال سعید سئل ابن عباس عن رجل طلق امراته مائة فقال ثلث یحرم عليك امراتك و سائرهن و زارت خدت ایات اللہ ہزوا (رواہ الدارقطی) ۱۰، یعنی عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ہامان کو سعید بن جبیر سے یہ پوچھتے سنا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو کیا حکم ہے سعید نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہیں تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں اور باقی ستانوے لٹا رہیں تو نے آیات اللہ کو ٹھکانا لیا ہے وعن محاهد عن ابن عباس انہ سئل عن رجل طلق امراته مائة قال عصیت ربك وفارقت امراتك لم تنق الله فيجعل لك مخرجا (رواہ الدارقطی) ۲، مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے خدا کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی سے جدا ہو گیا تو نے خدا کا خوف نہیں کیا کہ وہ تیرے لئے کوئی سبیل نکالتا۔ وعن محاهد قال جاء رجل من قريش الى ابن عباس فقال يا ابا عباس اني طلقت امراتي ثلثا واما عصيان فقال ان ابن عباس لا يستطيع ان يحل لك ما حرم عليك عصيت ربك و حرمت عليك امراتك الحدیث (رواہ الدارقطی) ۱، مجاہد کہتے ہیں کہ قریش میں سے ایک شخص ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کی یہ نکتہ نہیں کہ وہ تیرے لئے حل کر دے وہ چیز جو حرام کی گئی تو نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی۔

۱۔ روایات فقہی فی سہ کتاب طلاق و انکاح و لا ملا، ۱۶۴، حدیث نمبر ۱۱۱۱، اسلامیہ لاہور ریکارڈ

(۲) المصدر السابق ۱۶۴

(۳) المصدر السابق ۱۶۴

(۴) المصدر السابق ۱۶۴

[illegible]

یہ تمام حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ایک کلمہ سے یا ایک مجلس میں تین ظلو قیں دینے سے متون پڑ جاتی ہیں اور یہ کہ جناب رسالتؐ آپ ﷺ اور حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی فتوے دیتے تھے جیسا کہ روایات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔

قال صاحب المسقى بعد ما اورد روایات ابن عباس و هذا كله يدل على اجماعهم على صحة وقوع الثلاث بالكلمة الواحدة كذا في التعليق المعنى . صاحب مفتي نے حضرت ابن عباسؓ کی روایتیں بیان کر کے فرمایا کہ یہ سب اس امر پر دلالت ہیں کہ صحابہ و تابعین کا اس امر پر اجماع تھا کہ ایک کلمہ سے تینوں ظہروں کا واقع ہوا صحیح ہے۔ وقال الامام النووي في شرح صحيح مسلم . وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته است طالق فقال الشافعي ومالك وابو حنيفة واحمد و جماهير العلماء من السلف والحلف يقع الثلاث الح . مثنی امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو انت طالق مثلاً کہتے تھے ایسی کلمہ سے تین ظہروں کے اختلاف کیا ہے پس امام شافعی امام مالک امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور جہاد بن حاتم سلف و خلف اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں ظہروں پر جائز ہیں وقال النسخ ابن الهمام في فتح القدير : ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلاث - مثنی تمام جمہور صحابہ و تابعین اور ان کے بعد ائمہ مابین اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں ظہروں پر جائز ہیں۔ وقال الزرقاني في شرح المؤطا : والجمهور على وقوع طلاق الثلاث بل حكى ابن عبدالمير للاجماع قانلا بان خلافه ضادلا بسبب انه مثنی امام زرقلی نے مؤطا امام مالک کی شرح میں فرمایا کہ جمہور اسی پر ہیں کہ تینوں ظہروں پر جائز ہیں بلکہ امام ابن عبد البر نے اس پر اجماع نقل کر کے کہا کہ اس کا خلاف شذیث اس کی طرف اختلاف نہ ہوتا ہے۔

^١ معجم المعاني غني عن يد نفس كتاب الله في جميع الأديان، وعرفه ١٣٤ ط دار نشر الكتب الإسلامية
في بيروت بكتيب جريدة عدد ٢٠ في ١٩٨٦، كتاب ليداف داب لمطابق ١٩٩٦ ط المكتبة الإسلامية بيروت.

1998 *Journal of International* 7

۳. شرح: ارماء بمسند احمد بن حنبل، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث، ۱: ۷۸؛ طبعه قدسي كراتشي

١- ليح الخدم كتب الخزانة بـ ٢٠ صرافى سنة ١٩٩٤ تم ملكه مصطفى البديعى بمصر -

٥ - د. محمد عبد الحليم عبد الله، كتاب "الدين والسياسة"، ط ١، دار الفكر بيروت، ١٩٧٣.

وقال العلامة العيني في شرح الهداية ، اذا طلق الرجل امراته ثلاثا قبل الدخول بها وقعن عليها عند عامة العلماء وهو مذهب عمرو علي وابن عباس وابن هريرة وعبدالله بن عمر وسن العاص وعبدالله بن مسعود واس بن مالك وبه قال سعيد بن المسيب ومحمد بن سيرين وعكرمة و ابراهيم وعامر الشعبي وسعيد بن جبیر والحكم وابن ابی لیلی والا وراعى وسفيان الثوري وابن المنذر وذكر ابن ابی شيبة انه قول عائشة وام سلمة وخالد بن محمد ومكحول وحديد بن عبد الرحمن الخ - يعني عدم ميثي في شرع براهين في فريضة كجس كآدي ابي يدي و ايك دفعه سے تين طاق قبل الدخول ويدے توتيوں پر چائيس كى نزديك مانے عامه كے اور يكي نہ سبب حضرت عمر اور حضرت علي اور ابن عباس اور ابو هريره اور عبد الله بن عمر اور ابن مسعود اور ابن ماسك كا اور اسي كے قائل يں سعيد بن مسيب اور محمد بن سيرين اور عمر بن عبد الله اور ابيهم اور امر شعبي اور سعيد بن جبير اور علم اور ابن ابی ليلى اور اوزاعي اور سفيان ثوري اور ابن منذر رحمهم الله اور حافظ ابو بكر بن ابی شيبة نے ذكر كيا كے يكي قول ہے حضرت عائشة اور ام سلمہ اور خالد بن محمد اور مكحول اور حديد بن عبد الرحمن كا۔ وقال العلامة العيني في شرح صحيح البخارى ، وذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم منهم الشعبي والثوري وابو حنيفة ومالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون الى من طلق امراته ثلثا وقعن عليها لكانه يائمه وقالوا من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة . يعني عدم ميثي في شرع صحيح بخارى ميں ذكر كيا ہے كے جماهير علمائے تابعين اس امر كى طرف سے يں كے جو شخص اپنى بيوى كو تين طاق ويدے توتيوں پر چائيس ميں تين دو گناہ كار جو كا۔ اسي كے قائل يں ابراهيم بن ثوري اور سفيان ثوري اور ابو حنيفة اور مالك اور شافعي اور احمد اور يوست لوگ۔ اور كسانوں نے كے جو اس كا خلاف كرے وہ شاذ ہے اور اهل سنت كا مخالف ہے اور ناقابل التفات كيونك جماعت اهل علم سے جدا ہے . وقال الحافظ ابن حجر بعد البحث الطويل والراجح ايقاع الثلاث للاجماع الذى انعقد فى عهد عمر على ذلك ولا يحفظ ان احدا فى عهد خلافة فى ذلك وقد دل اجماعهم على وجود ناسخ وان كان خفى عن بعضهم قبل ذلك حتى ظهروا لجمعهم فى عهد عمر فالتخالف بعد هذا الاجماع منا بذلة والجمهور على عدمه اعتبار من احدث الاختلاف بعد الاتفاق والله اعلم (تعليق المفتى) ، ۳، يعني حافظ ابن حجر نے فرما

۱) السابعة شرح الهداية كتاب الطلاق فصل في الطلاق قبل الدخول ۵ ۹۶۹۵ ط وشيدية كونه

۲) عمدة القارى شرح الصحيح للبخارى كتاب الطلاق باب من اجاز طلاق الثلاث ۲۰ ۲۳۳ ط ادرة الطلعة المصرية محمد امين دمع بيروت

۳) تعليق المفتى على سنن الدارقطني كتاب الطلاق والجمع والايلاء وغيره ۴ ۶۰ ط دار نشر الكتب الاسلاميه لاهور
۴) كتاب فتح البارى شرح الصحيح للبخارى كتاب الطلاق باب من اجاز طلاق الثلاث ۹ ۳۱۹ ط الكورى المصرية
بوراق مصر -

اہاری میں حث طویل کے بعد فرمایا اور راج یہ ہے کہ تینوں طلاقیں واقع کر دی جائیں کیونکہ اس پر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اجماع منعقد ہوا یہ بات محفوظ نہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کسی نے ان کا اس مسئلہ میں خلاف کیا ہو اور ان کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی راجح موجود ہے اگرچہ وہ ناخ اس سے نیست، حض و محول سے پوشیدہ رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سب پر ظاہر ہو گیا پس اس اجماع کے بعد جو اس میں خلاف کرے وہ اجماع کا مخالف ہے اور مجبور کا مذہب یہ ہے کہ اجماع و اتفاق کے بعد جو اختلاف کرے وہ غیر معتبر ہے۔

پس ان تمام مہارت سے ظہر ہو گیا کہ ایک کلمہ یا ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور یہی حکم قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہو گیا اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں اور سلف و خلفا عام امت کا یہی مذہب ہے اور اس کا مخالف اہل سنت و اجماعت سے جدا ہے اور اس کا قول غیر معتبر ہے۔

اب آپ کے سوالوں کا جواب نمبر وار تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) سوال اول کا جواب یہ ہے کہ نہ تین طلاقیں لفظی ہوں یا سنتی (شرط معتبرہ فی الکلمت) ایک لفظ سے اور ایک مجلس میں ہوں یا متعدد الفاظ سے مختلف محاس میں ہوں تینوں پڑ جاتی ہیں اور عورت مطلقہ مغلطہ ہو جاتی ہے اور قضاء ایک کی نیت کا بہرہ اعتبار نہ ہوگا ہاں اگر ایک کلمہ میں تین طلاقیں نہ دی ہوں بلکہ غلط صحیح کو تین مرتبہ مکرر کیا ہو اور انہی میں سے تیس کی نیت نہ ہو تو دینا یہ نیت معتبر ہوگی اور قضاء تینوں پڑ جائیں گی کرر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (درمختار) ای وقع الكل قضاء وكذا اذا اطلق الشهاد ای مان لم يوا استيسا فاولا تاكيد الا ان الاصل عدم التاكيد (رد المحتار) (۱)

(۲) سوال دوم کا جواب خود صاف ہو گیا کہ صورت مسئلہ میں ایک کی نیت نہ دینا صحیح ہے نہ قضاء کیونکہ طلاق مغلطہ کلمہ واحد سے دی ہے اور اس کی طلاق کا پڑ جانا اور منکوحہ کا مطلقہ ہو جانا قرآن مجید و حدیث شریف و اجماع صحابہ و تابعین سے ثابت ہو چکا ہے۔

(۳) سوال سوم کا جواب یہ ہے کہ طلاق ثلاث میں ایک کی نیت ہونے کی صورت یہ ہے کہ لفظ طلاق کو مکرر کیا جائے اور اخیر کے دو لفظوں سے پہلی مرتبہ کے تالظ کی تاکید مقصود ہو یعنی استیفاء و انشاکا را وہ نہ کیا جائے لیکن صورت سوال میں یہ نہیں ہے بلکہ یہاں تو ایک لفظ سے طلاق ثلاث مغلطہ دی گئی ہے اور خود زوج مطلق نے اپنی نیت کی تشریح ان الفاظ سے کر دی ہے کہ وصارت لا تحل له من بعد حتی تسکح زوجا عره۔ پھر ایسی صورت میں ایک کی نیت ہونے کے کوئی معنی نہیں رہی حدیث رکانہ اور حدیث ابن عباس جو سہم میں مروی ہے تو اس کے متعلق اولاً یہ گزارش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ بات

تھی کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق اس طرح دیتا تھا کہ امت طالق انت طالق انت طالق اور پہلے لفظ سے تواتر طلاق مقصود ہوتا اور پچھلے دو لفظوں سے تاکید مقصد ہوتی اور وہ یہ کہتا کہ میری نیت میں تو ایک ہی طلاق تھی تو آنحضرت ﷺ اس کے قول کا اعتبار فرمایا کرتے اور ایک طلاق کا حکم دیتے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے صامت کے قصہ میں جنہوں نے اپنی بیوی کو بڑا طلاق دیا تھا انہیں بتاتے ثلاث فی معصیۃ اللہ فرما کر بڑا میں سے تین طلاقیں پڑنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ہم ثرون میں منہ عبد الرزاق سے حوالہ فتح القدیر نقل کر چکے ہیں۔ وقال الامام النووی ۱، اما حدیث ابن عباس فاحتمل العلماء فی جوابہ وناویلہ والا صح ان معاہ انہ کان فی اول الامر اذا قال انت طالق انت طالق انت طالق ولم یوا التاکید ولا الاستیناف بحکمہ بوقوع طلاق واحدۃ لقلۃ ارادتہم الاستیناف بذلک فحمل علی الغالب الدی ہو ارادة التاکید فلما کان زمن عمرو کثر استعمال الناس بهذه الصیغة و غلب منهم ارادة الاستیناف بها حملت عدل الاطلاق علی الثلث عملاً بالغالب السابق الی الفہم مہا فی ذلک العصر - جنی لام نووی نے فرمایا کہ ابن عباس کی روایت کا جواب دینے اور معنی بیان کرنے میں مانا نے اختلاف کیا ہے اور اس سے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ البتہ میں یہ بات تھی کہ جب کوئی شخص امت طالق انت طالق انت طالق تین مرتبہ کہتا اور تاکید اور استیناف کا بہت کم ارادہ کرتے تھے پس اسی آخری حالت پر حمل کیا گیا پھر جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور لوگوں نے اسی معنی کا استعمال بخیر شروع کر دیا اور ان کی جانب سے استیناف کا ارادہ غالب ہو گیا تو اطلاق کے وقت تین صدقوں پر حمل کیا گیا تاکہ احتمال غالب سابق الی انفسم پر عمل ہو جائے رکات کی حدیث مضطرب ہے مسند امام احمد ۲، کی روایت میں یہ لفظ ہیں جو سب کل نے سوال میں ذکر کئے ہیں یعنی طلق رکاتۃ بن عبد بنید اہراتہ ثلثا فی مجلس واحد الخ - اور ابو داؤد اور ترمذی اور دارقطنی ۳، وغیرہ میں اس طرح ہے کہ رکاتۃ نے اپنی بیوی کو طلاق ثلاثہ دیدی اور آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری نیت کیا تھی انہوں نے عرض کیا کہ ایک طلاق کی نیت تھی آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی؟ عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایک ہی طلاق ہوئی - غرضیکہ یہ روایت مضطرب

(۱) شرح الصحیح لمسلم للعلامة النووی کتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۱ ۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراچی -

(۲) عن ابن عباس قال طلق رکاتۃ بن عبد بنید احوس المطلب امراته ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیداً قال فسأله رسول اللہ ﷺ کیف طلقها قال ثلاثا قال فقال فی مجلس واحد قال نعم قال فاما تلك واحدة فرحعہا ان شئت قال فرحعہا فکان ابن بری اما الطلاق عند کل طهر (رواہ احمد فی مسند مسند عبد اللہ بن عباس ۱ ۳۸ ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۳) عن علی بن برید بن رکاتۃ عن امیہ عن حماد عن طلح امراته النہ فاتی رسول اللہ ﷺ فقال ما اردت قال واحدة قال اللہ قال اللہ قال هو علی ما اردت (رواہ ابو داؤد فی مسند کتاب الطلاق باب فی النہ ۱ ۳۰ ط مسند کراچی) ورواہ الترمذی فی الجامع الاموات الطلاق والبعاء باب ما جاء ان الرجل طلق امراته النہ ۱ ۳۰ ط مسند کراچی (ورواہ الدارقطنی فی مسند کتاب الطلاق والحلع والایلاء وغیرہ ۴ ۳۴ ط دار نشر الکتاب الاسلامیہ لاہور پاکستان)

نے اس سے استدلال کرنا مستقیم نہیں۔ فولہ ان رکاتہ بن عبدبرید طلق امراتہ . الحدیث - رواہ الشافعی و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماحہ و ابن حبان و الحاکم و اعلمہ البخاری بالا اضطراب و قال ابن عبدالر فی المسید صغوه واحتلفوا هل من مسد رکاتہ او مرسل رکاتہ کذا فی اللخیص (التعلیق المعنی) ۱۰ و قال الشوکانی وهو مع ضعفه مضطرب و معارض اما الاضطراب فکما تقدم - الح (التعلیق المعنی) ۲۰ و قال المحقق ابن ہمام فی فتح القدیر ۲ فابولہ (ای معنی حدیث ابن عباس) ان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق کان واحده فی الزمان الاول لقصد هم التاکید فی ذلك الزمان ثم صاروا یقصدون الحديد فالزمهم عمر بذلك لعلهم یقصد هم انتهى ان تمام عبارتوں سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ۳۰ مناسب کی ہے کہ آنحضرتؐ نے زمانہ مبارک میں تین طلاقیں کا ایک قرار دیا جتنا اسی بنا پر ہوتا تھا کہ تینوں جسد انشاء و تجدید نہیں ہوتی تھیں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں چونکہ وہ بقصد انشاء و تجدید تین تھیں۔ دینے لگے تو حضرت عمرؓ نے وقوع عود کا حکم دے دیا اور انشاء و تجدید کی نیت ہونے کی حالت میں تینوں طاقین پر جان کا حکم خود آنحضرتؐ نے اس حکم سے ماخوذ ہے جو صامت کی ہزار طلاقیں کے بارے میں آپ نے دیا تھا۔

(۵) سوال پنجم کا جواب بھی اب صاف ہو گیا کہ تین باقی کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک طلاق کا حکم کرنا قرآن و حدیث و ائمہ کے خلاف ہے اور زوج کا صورت سواں میں یہ دعویٰ کرنا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی نہ تین تناقض ہے لہذا غائب طاق نامہ کی مہارت یہ ہے طلق زوجتہ المدخول بها خدیجۃ بنت عزام محمد کنز ادا المقیمۃ فی رنگون ثلاثا۔ اس مہارت میں بھی ایک کی نیت کا ادعا صحیح نہیں کیونکہ یہ ایک کلمہ سے تین طلاقیں دینی ہیں ایک کی نیت کا احتمال تو تکرار لفظ طلاق کی صورت میں ہو سکتا تھا وہ یہاں نہیں ہے اور پھر آگے یہ مہارت و صارت لا تحلل لہ من بعد حتی تکح رجلا غیرہ - تو ارادہ حرمت مغالطہ میں نص صریح ہے۔

(۶) سوال ششم کا جواب یہ ہے کہ ہر نزع بڑ نہیں کیونکہ اول تو یہ قول قرآن مجید اور حدیث شریف اور اہتمام کے خلاف ہے اور قول علامہ عینی اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہے اور قول حافظ ابن حجر اس کا قائل خارق اہتمام ہے وہ یہ کہ یہ ایسا کرنا درحقیقت خواہش نفسانی کا ابتلاء اور شریعت مطہرہ کے ساتھ استہزاء ہے۔ نعوذ باللہ واللہ اعلم و علمہ اتمہ واحکم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفرہ مدرس مدرسہ امینیہ مسجد پانی پتان دہلی

۱۰. التعلیق المعنی علی مس الدر فطی کتاب الطلاق والجنح والایلاء وغیرہ ۳۳/۴ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔
 ۲۰. التعلیق المعنی علی مس الدر فطی کتاب الطلاق والجنح والایلاء وغیرہ ۳۴/۴ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔
 پاکستان
 ۳. فتح القدیر کتاب الطلاق باب طلاق السنة ۳ ۷۱۹ ط مکتبہ مصطفیٰ الحلبي بمصر

تین طلاق کے بعد عورت مرتدہ ہوگئی اب بغیر حلالہ کے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی جلیلہ کو تین طلاق مغلطہ دیدی جلیلہ کو بہت مال ہوا اور وہ مرتدہ ہو کر ہندو مذہب میں شامل ہوگئی جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو اس کو سمجھانے پر توبہ پر راضی کر لیا اس نے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا اور عدت طلاق گزار کر بغیر حلالہ کے اپنے شوہر زید مذکورہ کو راضی کر کے اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(جواب ۳۲۵) مرتدہ ہو جانے سے حلالہ ساقط نہیں ہوا، اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے خاوند سے جس نے تین طلاقات دی تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا، محمد کفایت اللہ کان اللہ

تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے؟

(سوال) میں نے اپنی زوجہ کو برچند سمجھا یا کہ میری مرضی کے خلاف تم کوئی کام نہ کرو ورنہ بہت عرصہ تک یہ انتظار کیا کہ یہ میری منشا کے خلاف کوئی کام نہ کرے لیکن جب میں مایوس ہو گیا تو مجبور ہو کر میں نے اس سے کہا کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا اس نے کہا کہ یہ تو مجھ کو نظر آرہا ہے خیر میں مہر معاف کرتی ہوں اور تم دونوں پہ مجھے دے دو کچھ روز کے بعد میں نے اس کو تین طلاق دے دیں اور اس کو اس کے والد کے ہمراہ مینے بھیج دیا اب اس کے والد اور اس کے عزیز و اقارب مجھ پر زور ڈال رہے ہیں کہ اس کو اپنی بیوی بنالو میں پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ المستفتی نمبر ۲۰۷ عبد الرحمن دہلی ۲۸ شوال ۱۳۵۲ھ ۱۳ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۲۶) تین طلاقات دیدینے کے بعد زوجہ کو بیوی بنالینے کی صورت باقی نہیں رہی اب تو وہ جب تک کسی اور شخص کے نکاح میں نہ جائے اور اس سے بعد دغلی طلاق کے ذریعہ یا اور کسی سبب سے علیحدہ نہ ہو شوہر بول کے نکاح میں نہیں آسکتی، محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

۱، فلا یحلہا وطء المولی ولا ملک امة بعد طلقین او حرة بعد ثلاث وردة و سبی نظیرہ من فرق بیہما بظہار او لعان ثم ارتدت و سبت ثم ملکها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال فی الرد ای لو طلقها تسین وہی امة ثم ملکها او ثلاثا وہی حرة فازدنت ولحققت بدار الحرب ثم سبت ثم ملکها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال فی الرد ای لو طلقها تسین وہی امة ثم ملکها او ثلاثا وہی حرة فازدنت ولحققت بدار الحرب ثم سبت و طلقها بملك الیمین حتی یروحها فیدخل بها الروح ثم یطلقها کما فی الفتح فوجه الشبه بین المسلمین ان الردة للحاق والسی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۴۱۲ ط سعید کراچی)

۲، وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او تسین فی الامه لم تحل له حتی تکح روحا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والا صل فیہ قوله تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکح روحا غیرہ" والمراد الطلقة الثالثة (الهدایة) کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط شرکة علمیه ملتان

(۳) یعنی قرآن شریف سورۃ بقرہ آیت ۲۳۰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکح روحا غیرہ" بہاری شریف کتاب الطلاق باب من احار طلاق الثلاث ۷۹۱/۲ ط قدیمی عن عائشہ ان رجلا طلق امراته ثلاثا فتروجت فطلق فسل السی سئل التحل لاول قال لا حتی ینذوق عسلینہا کما داق الاول" شامہ کتاب الطلاق باب الرجعة ۴۰۹/۳ ط سعید کراچی ہدایہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکتہ شرکة علمیه ملتان ہدایہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ما یبطل به ۷۳/۱ ط صاحبہ کوئٹہ

بیوی کا نام لئے بغیر کئی بار کہا کہ ”میں نے اس کو طلاق دی“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
(سوال) ایک شخص اپنی اہلیہ کو لے کر اپنی سرال میں گئے وہاں جا کر بیوی کے سوتیلے بھائی سے تکرار ہو گئی تکرار ہوتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکل گئے کہ میں نے اس کو طلاق دیا اور کئی مرتبہ کہہ دیا گیا اس وقت بیوی موجود نہیں تھی اور کسی مکان کے اندر قہقہے ہوئی تھی نہ بیوی کا نام لیا گیا اگر طلاق اس طرح واجب ہو گیا ہو تو اس کو دوبارہ نکاح میں لانے میں کیا رائے ہے بیوی سے کسی قسم کی تکرار نہیں ہوئی ۳ ماہ کا جہل ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۵ نیاز محمد صاحب کیتھل ضلع کرنال ۶ اذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۳ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۲۷) خاوند نے جب یہ لفظ کہہ دینے کہ ”میں نے اس کو طلاق دیا“ اور اس کی نیت بیوی کو ہی طلاق دینا تھی تو اس کی بیوی پر طلاق پڑنی خواہ وہ سامنے موجود تھی یا نہ تھی، اصل یہ ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں، اور یہ لفظ تین مرتبہ یا تین سے زیادہ کہہ دیا تو تین طلاقیں ہوئیں اور عورت اس کے نکاح سے باہر ہو گئی اب جب تک کہ عورت کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہ جائے اور دوسرا خاوند بعد صحبت طلاق نہ دے اور عدت پوری نہ ہو پھر خاوند سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان ائدہ

ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بغیر حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟

(سوال) زید نے اپنی عورت کو حالت نضرہ میں تین طلاق ایک دم دے دیں بعد اس نے اس عورت کو گھر سے نکال دیا پھر اس کی جدائی شق گزری تو پھر بلا لیا کیونکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو سنبھالنا بھی دشوار تھا پانچ ماہ کے بعد اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا مولانا عبدالحی مرحوم کے فتوے پر جس کی عبارت ذیل میں ہے ص ۳۹ استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا۔ تو اس تین بار کہنے سے تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت خاص میں عمل کرنے کی رخصت دی جائے گی یا نہیں ہو المصوب اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوں گی اور بغیر تحلیل نکاح نادرست ہو گا مگر یہ وقت ضرورت کے کہ اس عورت کا علیحدہ ہونا دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائدہ کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو پچھ

(۱) ولا يلزم كون الاصابة صريحة في كلامه لما في الحر لو قال طالق ففيل له من عيت؟ فقال امرأتی طلقت امراتہ ويزيد ما في البحر لو قال امرأة طالق او طلقت امرأة ثلاثا وقال له امر امرأتی بصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امراتہ لان العادة ان من له امرأة اما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب الصريح مطلب ”من بوش“ يقع به الرجعي ۲۴۸/۳ ط سعيد کرائشي

(۲) نے کہ حالت کو عدت میں طلاق، یعنی طلاق واقع ہو جاتی ہے لما فی الہدایۃ طلاق الحامل یحور عقب الحماع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق المسۃ ۲ ۳۵۶ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان)

(۳) ان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او نسي في الامه لم تحل له حتى تكسح زوجها غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يظلمها او يموت عنها كذا في الہدایۃ (الفاوی الہدایۃ) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل له المطلقة وما ينصل به ۶/۴۷۳ ط مکتبہ ماحدبہ کونہ

مضامنت نہ ہوگا۔ الخ۔ اور صورت حال میں مفاسد ہونے کا یقین تھا اب کیا شخص مذکور کا نکاح ہوایا فتح کرے؟ یہ تو جروا المستفتی نمبر ۳۰۸ مسر محمد احمد (خلع بھروج) ۲۱ صفر ۱۳۵۳ھ ۵ جون ۱۹۳۴ء (جواب ۳۲۸) صرف حنفیہ کے نزدیک ہی نہیں بلکہ سب ائمہ مجتہدین یعنی امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی تینوں طلاقیں پڑ گئیں، اور عورت مطلقہ مغلط ہو گئی اور ان مفاسد کی بنا پر جو سوال میں مذکور ہیں دوبارہ نکاح کی اجازت مشکل ہے موانع عبد اللہ نے جو لکھا ہے وہ اضطرابی صورت میں تو قابل عمل ہو سکتا ہے، لیکن ایسے امور میں جو صرف مشکلات کی حد میں داخل ہیں اضطراب تک نہیں پہنچتے ائمہ کے نزدیک اس کی اجازت دشوار ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا انشاء لہ۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ میں دوسرے مسلک پر عمل کر سکتے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے ایک کافرہ کو مسلمان بنا کر اس سے نکاح کیا کچھ عرصہ کے بعد آپس کی ناچاقی کی وجہ سے اس کو تین طلاق دیدی اب صورت یہ پیش آئی ہے کہ وہ عورت اس کو کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہیں کرتی ہے کہ میں کسی حالت میں بھی کسی اور شخص سے نکاح نہیں کروں گی اگر تو اپنے گھر میں نہیں رکھے گا تو میں خودکشی کر لوں گی یا پھر مر رہو جاؤں گی اب وہ شخص سخت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ تاد فیکلہ شرعا اجازت نہ ہو میں ہرگز نہیں رکھوں گا۔ المستفتی نمبر ۵۲۵ عظیم غلام محمد خاں جو تازہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ۹ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب) (از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی) اگر اس شخص کو ظن غالب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اس عورت کو نہیں رکھوں گا تو یہ عورت خودکشی کر لے گی یا مر رہو جائے گی تو عورت سے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گزر گئی تو صرف تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی وجہ لازم آنے مفاسد عظیمہ سے یہ اجازت دی جاتی ہے۔ فقط حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) والدعی ثلاثة متفرقة (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی ' وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثر صريحا بانفاذ ثلاث ولم يظهر لهم مخالف' فعاد بعد الحق الا الصلال (هامش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق' ۳ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) الضرورة ان نظر ا على الانسان حالة من الحظر او المشقة الشديدة بحيث يحاف حدوث ضرر او ادى بالنفس او بالعضو او بالعرض او بالعقل او بالمال و تواضعها ولا يمكن دفع ذلك الضرر الا بالارتكاب فعل محرم او ترك واجب شرعي او تاجره عن وقته (بقرينة الضرورة الشرعية للذكور و هبة الرحلي ص ۶۷ ۶۸ ط بيروت)

(۳) فی المحتسب عن محمد فی المصافة لا يقع و نه افی ائمة حواریم انتہی وهو قول الشافعی وللحنفی تقلیدہ یصح فاص بل محکم بل افاء عدل (الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق' باب التعليق ۳ ۳۴۶ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا ولا يابس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط ان يلزم جميع ما يوحه ذلك الامام (الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعيد كراتشي)

(جواب) (از مولوی خلیق احمد صاحب) مقاصد عظیمہ کے وقت اجازت ہونے کے لئے حوالہ کتاب کی ضرورت ہے میرے نزدیک جواب مذکورہ صحیح نہیں ہے۔ خلیق احمد غنی عنہ خطیب و مفتی جامع مسجد جو ناگڑہ (جواب ۳۲۹) (از مفتی اعظم) صورت واقعہ میں تینوں طلاوقوں کا واقع ہو جانا اور رجوع کی اجازت نہ ہونا اور بدو ن طلاق کے دوسرے نکاح جائز نہ ہونا اگر ارعہ کا مذہب ہے اور وہی راجح اور واجب العمل ہے، مگر اگر ارعہ کے مذہب کے خلاف بعض اہل ظاہر اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ایک وفد کی اور ایک مجلس کی تین طلاقیں نہیں پڑتیں بلکہ تین کی جگہ ایک طلاق پڑتی ہے، اور خاوند کو رجعت کا حق عدت کے اندر اندر ہوتا ہے لیکن عدت گزر جانے کے بعد بالاتفاق زوجین کو از سر نو ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کرنی ہوگی، اگر اس بات کا یقین یا ظن غالب ہو کہ عورت خود کشی کرے گی یا مرد ہو جائے گی تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ اہل ظاہر و اہل حدیث سے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیدی جائے لیکن انقضائے عدت کے بعد تجدید نکاح کا لازم ہونا اور بغیر تجدید نکاح کے رجعت جائز نہ ہونا اتفاقاً مسئلہ ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ

(جواب) (از مولوی خلیق احمد صاحب) صورت مسئلہ میں بغیر حلالہ کے اب شوہر بول سے نکاح کسی طرح بھی درست نہیں وان كان الطلاق لثلاثة في الحرة او ثنتين في الامه لم تحل له حتى تسكح زوجها غيره نكاحا صحيحا يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (ہدایہ ص ۳۷۵ ج ۲)، اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں اب بغیر حلالہ کے شوہر اول سے کسی طرح بھی تجدید نکاح جائز نہیں اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ صورت مسئلہ میں بہر نوع تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں حدیث شریف میں ہے ان رجلا قال لعبدالله بن عباس انی طلقت امراتی مائة تطليقة فماذا تری علی فقال ابن عباس طلقت منك بثلث و سبع و تسعون اتخذت بايات الله هزوا - رواه فی الموطا (مشکوٰۃ ص ۲۸۴) اس حدیث کے مضمون سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بیک وقت اتر تین یا

(۱) وقد اختلف العلماء فمن قال لا مرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعي ومالك وابو حنيفة واحمد وحماد والعلما من السلف والحنف يقع الثلاث (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي: كتاب الطلاق: باب طلاق الثلاث ۴۷۸ ص ۱) مكنه قديمي كراتشي) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث 'فتح القدير: كتاب الطلاق: باب طلاق السنة ۴۹۹/۳ ط مكنه مصطفى الباني الحلبي بمصر)

(۲) وقال طائفة وبعض اهل الظاهر لا يقع بذلك الا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن اوطاة ومحمد بن اسحاق والمشهور عن الحجاج بن اوطاة انه لا يقع شيء وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن اسحاق (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي: كتاب الطلاق: باب طلاق الثلاث ۴۷۸/۱ ط مكنه قديمي كراتشي)

(۳) اس سے کہ ان کے نزدیک صرف ایک حدیث، دینی واقعہ، دینی ہے اور طلاق، حق میں جب شوہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو وہ ان بن جاتی ہے اور طلاق، ان میں تجدید نکاح نہیں ہے۔ کما فی الہدیۃ: اذا كان الطلاق بالثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها والقارى الہدیۃ: كتاب الطلاق: الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۴۷۴ ط ماحدہ: كراتشي)

(۴) الہدیۃ: كتاب الطلاق: باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مكنه شرکة علمية ملتان
(۵) رواه مالك فی الموطا: كتاب الطلاق: باب ما جاء فی السنة ص ۵۱۰ ط مكنه مير محمد كراتشي و مشکوة المصابيح باب الحلح والطلاق ۲/۲۸۴ ط مكنه سعيد كراتشي

تین سے زیادہ طلاقیں دی جائیں تو بہر صورت تین حقائق واقع ہو جاتی ہیں اور تمام علمائے امت کا یہی مذہب و مسلک ہے بہر حال صورت مسئلہ میں ہرگز ہرگز کسی طرح بھی تجدید نکاح بغیر حلالہ کے درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام۔ خادم العلماء، ضیق احمد خطیب و مفتی ریاست جونا گڑھ ۵ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب) (از حضرت مفتی اعظم) صورت مسئلہ میں خنی فقہ کی رو سے وٹھک تین طلاقیں واقع ہونے کا علم صحیح ہے لیکن جب کہ عورت کے مرتد ہو جانے یا خودکشی کرنے کا ظن غالب یا یقین ہو تو ایسی صورت میں اہل ظاہر کے مذہب پر عمل کر لینے کی گنجائش ہے، اس کے لئے مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی جلد دوم کے صفحہ ۵۳ میں اس قسم کا سوال و جواب ملاحظہ فرمایا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

یکبارگی تین طلاق دی رُجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق طلاق طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیا اور زوجہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی جب ہر دو فریق کا غصہ فرو ہو تو سخت پشیمان ہوئے زید کے خیر خواہوں نے علمائے اہل حدیث کے فتوے سے جواز دلایا جس کی رو سے زید اپنی بیوی کو لے آیا جس کو دو ماہ گزر گئے کیا مذہب امام اعظم کی رو سے یہ رُجعت جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۵۳۲ عبد الشکور دہرہ دون۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۰) امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل چاروں اماموں کے مذہب کے موافق یہ رُجعت جائز نہیں ہوئی ایک مجلس کی تین طلاقیں چاروں اماموں کے نزدیک تین ہی قرار دی جاتی ہیں۔ (۱)

شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا ”طرق ہے“ طلاق ہے“ طلاق ہے“ تو کون سی اور کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی کی سختہ زبانی اور گستاخانہ طعنائی سے نہایت مشتعل اور غضب ناک ہو کر

(۱) بیہوشی میں تین دفعہ کہتا ہے ”طرق“ مجتہد کے قول پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے، طریقہ و اقتداء ضرورت شرط نہی حالت و تخیل کا ہوا، جیسے کہ طحاوی نے بیان کیا ہے، ثبات مقولہ مستفتی میں نقل کرتے ہیں۔ وہ علم ان المصطر لہ العمل بدلت لفسہ کما فیما وان المعنی لہ الاثناء بہ المصطر لہا مرمس انہ لیس لہ العمل بالضعیف والاثناء بہ محمول علی غیر مواضع الصرورة و مسائل اس عابدین شرح عقود رسم المعنی ص ۵۰) و کذا فی ہامش رد المحتار مع الدر المختار ۷۴۱ ط سعید کرائشی وفي الدر المختار قال ولا بأس بالقلد عد الصرورة لكن بشرط ان يلزم جميع ما يوجه ذلك الامام لما قدمنا ان الحكم المطلق باطل بالا جماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلاة ۳۸۲ ط سعید کرائشی)

(۲) وان طلق ثلاثا بكلمة واحدة وقع الثلاث و حرمت عليه حتى تنكح و رجا غيره ولا فرق بين قبل الدخول و بعده روى ذلك عن ابن عباس و ابن جرير و ابن عمر و عبد الله بن عمرو و ابن مسعود و اس وهو قول اكثر اهل العلم من التابعين و لا يابعد عنهم السعي لا من قدمه كتاب الطلاق باب تطليق الثلاث بكلمة واحدة فصل ۵۸۲ ۷ ۲۸۲ ط

(المعجم بيروت)

ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دیدیں الفاظ یہ ہوا کہ تھے کہ طلاق ہے 'حلاق ہے' طلاق ہے۔ علماء نے طلاق منقطع واقع ہونے کے قوت دے دیئے یہی حاملہ ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں تحلیل زید کو گوارا نہیں نیز تحلیل کی کوئی یقینی معتمد صورت بھی نظر نہیں آتی موجود و حاضرت میں بچے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے۔ دونوں صورتوں میں پرورش اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ان کی تباہی و بربادی کا غالب گمان ہوتا ہے عورت کی آئندہ زندگی بھی مذہبی و اخلاقی نقطہ نظر سے اندیشہ ناک معصوم ہوتی ہے طرفین تجدید نکاح پر آمادہ بھی ہیں مذکورہ بالا جملہ میں لفظ نسبت نہیں تھا اور وقوع طلاق کے لئے لفظا معنی نسبت ہونی چاہیے اگرچہ حالت باہمی گفتگو اور ہم کلامی کی تھی ایک لڑکی زید کی عمر ہفت سالہ صرف کھڑی تھی دوسرے زانو المعوی میں مرقوم ہے کہ ایک جلسہ میں اس طرح تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں یہ چاروں ناموں کا مذہب ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک اور بعض دیگر علماء کے مسلک پر ایسی طلاق سے یا تو طلاق ہی نہیں ہوتی یا ایک حلاق ہوتی ہے حنفیہ کے نزدیک شدید ضرورت کی صورت میں دوسرے نام کے طریقہ پر عمل کرنے کی اجازت ہے مذکورہ صورت میں بغیر تحلیل کے صرف تجدید نکاح پر استفا کرنے کی صورت نکل سکتی ہو تو مطہر فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۵۷۸ سید ثار علی جاوہر ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء

(حوا ۳۲۱) طلاق کے الفاظ میں متکوہ کی طرف نسبت (۱) لفظا ہو یا کتابت یا بالذات اور بالاعتبار میں یہ بھی معتبر ہے کہ مقام ہم کلامی میں الفاظ ہوا کہے گئے ہوں۔ (۲) اور یہ سب اس وقت ہے کہ مطلق کی نیت کا علم نہ ہو لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے ہی الفاظ طلاق استعمال کئے ہیں اور اس کا اقرار بھی کر رہا ہے جیسا کہ اسی سوال میں تھا کہ تین طلاق دینے کی نیت نہ تھی کی سخت بد زبانی اور گستاخانہ کلامی سے نہایت مشتعل و غضبناک ہو کر ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دے دیں اب ظاہر ہے کہ اس کا مطلب جزا سے ہے اور چار نہیں ہو سکتا کہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس اقرار کے بعد نسبت طلاق کی حث چھیٹنا نامشروع ہے۔ اور تین طلاقیں جو ایک ہی جلسہ میں دی جائیں وہ ائمہ اربعہ اور جمہیر علمائے امت کے نزدیک تین ہی قرار پاتی ہیں اور راجح اور قوی اس کے لحاظ سے یہی صحیح ہے۔ (۳) صورت مسئلہ میں ضرورت

۱، بقولہ لہ کہ الإضافة، ای المعنوية فانها السروط والحطبات من الإضافة المعنوية وكذا الإشارة نحو هذه طلاق وكذا نحو امراتی طلاق ورس طلاق (ہمش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق) اب الصریح مطلب "س بوش" رفع بہ الرجوعی ۳ / ۲۴۸ ط سعید کراتشی

۲، ولا يلزم كون الإضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طلاق فليل له من عتق فقال امراتی طلقت امرأته و بريد ما في البحر لو قال امرأه طلاق أو قال طلقت امرأة نازل وقال له اعن امراتی يصدق ويضمم ما انه لو لم يقل ذلك بطل امرأته لان العادة ان من له امرأة اسما بحذف بطلائ ولا يطلق غيرها فقله امي حثت بالطلاق بصرف البها عالم برد عر حالاً به محمله كلامه (ہمش رد المحتار: كتاب الطلاق) اب الصریح مطلب "س بوش" رفع بہ الرجوعی ۳ / ۲۴۸ سعید کراتشی

۳، والمذعي ثلاث متفرقة (رد مختار) وفل في الرد (بقولہ ثلاث متفرقة) كذا بكلمة واحدة بالاولی وذهب حمبور مصحاحه والبعث ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (ہمش رد المحتار مع (حاری ہے)

شدیدہ کی بھی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی سوائے اس کے کہ تحلیل زید کو گوارا نہیں تو یہ بات ایک ایسے مسئلے میں جو ائمہ اربعہ اور جماہیر امت کا متفق حلیہ ہو وجہ عدول نہیں ہو سکتی۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دہلی

تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح درست نہیں ہے۔

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دیدیں پھر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا کیا یہ نکاح صحیح ہے؟ ہمارے یہاں لوگ کہتے ہیں کہ اس نکاح کے پڑھانے والوں اور گواہوں اور نکاح کی اجازت دینے والوں کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی اور یہ نکاح بھی فاسد ہے آیا ان لوگوں کے گھر کھانا پینا اور ان کے ہاتھ کاغذ کر وہ جانور کا کھانا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۹۳ ارشاد عالم (دہلی) ۲۸ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۲) ایک مجلس میں تین طلاقیں ائمہ اربعہ اور جماہیر علمائے اسلام کے نزدیک تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ ۱۔ اور مطلقہ طلاق مقبض کے ساتھ مطلقہ ہو جاتی ہے اور بدوین تحلیل اس خوند کے لئے حلال نہیں رہتی ۲۔ پس صورت مسئلہ میں نکاح درست نہیں ہوا یہ تو صحیح نہیں کہ نکاح پڑھانے والوں اور اجازت دینے والوں اور شریک ہونے والوں کے نکاح ٹوٹ گئے مگر یہ بات ٹھیک ہے کہ چاروں اماموں اور جمہور امت محمدیہ نے مسک کے موافق یہ سب لوگ سخت گنہگار اور فاسق ہوئے اور ان کا نکاح حرام نہیں۔ ۱۰۔ یہاں انکو امام بنانا منہرہ ہے۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دہلی

بقیہ صفحہ گزشتہ) الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ح سعید کرتاشی (وقال فی بداية المجتهد 'جمہور فقہاء لامصر علی ان الطلاق یلغی الثلاث حکمہ حکم الطلقة الثالثة) (بداية المجتهد و نهاية المقتصد لابن رشد الادلسی' کتاب الطلاق' باب الطلاق یلغی الثلاث ۴ ۳۴۷ ط دار الکتب العلمیہ بیروت) ۱۔ وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بانقاع الثلاث ولم یطهر لهم محالاً، فماذا بعد الحق الا الصلوات - وعن هذا قلنا لو حکم حاکمنا واحداً لم یعد حکمہ لانه لا یسوغ الاحیاء فیہ فهو خلاف لا اختلاف (ہامش رد المختار' کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید کرتاشی)

۲۔ والدعی ثلاثة متفرقة (در مختار) وقد فی الرد (قوله ثلاثة متفرقة، وكذا بكلمة واحدة بالاولی و ذهب جمہور الصحابة والمالعی ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى بانقاع الثلاث وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بانقاع الثلاث ولم یطهر لهم محالاً - فماذا بعد الحق الا الصلوات' وعن هذا قلنا لو حکم حاکمنا واحداً لم یعد حکمہ لانه لا یسوغ الاحیاء فیہ فهو خلاف لا اختلاف (ہامش رد المختار' کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید کرتاشی)

۳۔ وان كان الطلاق ثلاثاً فی الحرة ونسب فی الامه لم یحل له حتی تکبح روحاً غیرہ بکاحا صحیحاً و یحلل بها ثم یضئها او یموت عنها والا صل فیہ قوله تعالیٰ ۵۔ طلقها فلا یحل له من بعد حتی تکبح روحاً غیرہ' والمراد الطلقة الثالثة (الهدایة کتاب الطلاق' باب الرجعة' فصل فیما یحل به المطلقة ۴ ۳۹۹ ط شركة علمیه ملتان)

(۳) اس کے کہ ان کا مسلمان ہونا کافی ہے و شرط کون الدایح مسلماً (الدر المختار' مع ہامش رد المختار' کتاب الدناح ۶ ۲۹۹ ط سعید کرتاشی) (۵) و بکرة امامة عبدواعرانی و فاسق واعمی (در مختار) (وقال فی الرد (قوله و فاسق) من الفسق وهو الحروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکائن کشارب الخمر والرائی واکل الربا و نحو ذلك کدفعی المر حدی اسماعیل و فی المعراج قال اصحابنا لا یسوغ ان یفتدی بالفاسق الا فی الجمعة لانه فی غیرها یحد اما غیرہ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الصلوات باب لامامة ۱ ۵۶۰ ط سعید کرتاشی)

تین طلاق کے بعد پھر بیوی نہ شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟

(سوال ۱) تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ ہوا کہ زید اپنی زوجہ بندہ کو چند احباب کے سامنے (جو حیثیت شوہد کے موجود تھے) فوری طلاق خلاۃ دینا طلاق خلاۃ دینے کے ایک ماہ بعد زید اور مطلقہ بندہ میں خفیہ طور پر پھر سابقہ تعلقات قائم ہو گئے اس مدت میں بندہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی زید ڈھائی سال کے عرصہ سے تعلقات سابقہ کو بدستور قائم رکھ کر بنو بندہ کے نان نفقہ کا انتظام کرتا ہے اب زید اور بندہ دونوں شرعی طور پر رجوع ہونا چاہتے ہیں آیا زید اپنی زوجہ سے شرعاً رجوع کر سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۸۵۶ قاضی حکیم محمد نور الحق صاحب (چامراں نگر) ۲۱ مئی ۱۳۵۵ھ ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۲۳) فوری طلاق یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دینے سے ائمہ اربعہ اور جمہور علما نے اسلام کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں، اور تینوں طلاقیں پڑ جانے کے بعد بدون اس کے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور بعد وطی و مباشرت اس سے کسی جائز ذریعہ سے علیحدگی حاصل ہو زوجہ اول کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ سوال ۲۰ میں جو واقعہ مذکور ہے اس کا جواب یہ ہے کہ طلاق خلاۃ دینے کے بعد خفیہ تعلقات قائم کر لینا زید کے لئے حرام تھا اس کو مطلقہ سے کلی علیحدگی لازم تھی اور اب بھی لازم ہے کہ فوراً علیحدگی کر لے اور دونوں نکاح بھی نہیں کر سکتے ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے۔ ۲۰، محمد کفایت اللہ کان اللہ!

تین طلاق جدا جدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ منکوحہ کو ایک رجعی طلاق بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء دی اور قریب ۷ ماہ بعد طلاق شوہر نے طلاق مذکورہ بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء جب طبیب خاطر منسوخ کر کے بموجب احکام شریعت رجوع کر لیا اور بعد وہ میاں بیوی کے طور پر خوش و خرم آباد رہے (۲) ساڑھے سات سال بعد رجوع مذکور جدید حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ اس شخص نے پھر اپنی اس منکوحہ کو ایک طلاق روبرو گواہان بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء تحریر کر کے دیدی جب کہ وہ حالت طہر تھی (۳) چند یوم بعد ایک طلاق مذکور

۱) والدعی ثلاثہ مفرقة، در محار، وفل فی الرد (قوله ثلاثہ مفرقة، وكذا بكلمة واحدة بالاولی وذهب جمهور الصحابة والناس ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت القل عن اكثرهم صریحاً بايقاع الثلاث ولم یظفر لهم مخالف - فساد بعد الحق الا الصل - وعن هذا قلنا لو حکم حکام بانها واحدة لم یسد حکمهم لانه لا یسوغ فيه الاحیاد فهو خلاف لا اختلاف (ہامش رد المحتار مع اندر المحتار، کتاب الطلاق ۳۳۳ ط معبد کرانی)

۲) وان كان الطلاق ثلاث في الحرة ولست في الامه له تحل له حتى تکبح روحا غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل له المطلقۃ وما یصل به ۷۳/۶ ط ماحدہ کوئٹہ)

۳) وان طلق ثلاثا بکلمة واحدة وقع الثلاث و حرمت علیہ حتی تکبح روحا غیرہ ولا فرق بین قبل الدحول و بعده روی ذلك عن ابن عباس و ابی ہریرۃ و ابن عمر و عبداللہ و عمرو و ابن مسعود و ابن وهب قول اکثر اهل العلم من التابعین والائمة بعدہم (المعنی لاین قدماہ کتاب الطلاق باب تطبیق الثلاث بکلمة واحدة، فصل ۵۸۲۰ ۷۲۸۲ ط دار الفکر بیروت)

مندرجہ ضمن نمبر ۲ بالا اس عورت کو ایام ماہواری آنے اور جب وہ ایام ماہواری سے فارغ ہوگئی تو اسے دوسری طلاق بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء بعد م موجودگی کسی گواہ کے تحریر کر کے بھیج دی گئی میاں بی بی مذکور اس دوسری طلاق کے واقعہ کو تسلیم کرتے ہیں (۴) دوسری طلاق مذکور کے بعد آج تک تیسری طلاق نہیں دی گئی میعاد عدت ختم ہو چکی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۱۹ شہادۃ حیدر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ (فیروز پور شہر) ۱۹ جب ۱۳۵۵ھ ۶ م اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۴) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاق دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاق خواہ یکے بعد دیگرے تیسیم ایک طہ میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں یا تین طہوں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد مدت طویلہ گزر جانے کے بعد ہوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی گئی ہو یا نہ ہو، رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انقضاء عدت سے قبل ہوگی تو محسوب ہوگی ورنہ نہیں، پس صورت مسئلہ مذکورہ میں پہلی طلاق ۱۹۳۳ء محسوب ہوئی اور ۱۹۳۶ء کی دو طلاقوں کے ساتھ مل کر طلاق مغلط ہوگئی۔ اور اب بدون تکمیل وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

غصے میں گالی دے کر کہا طلاق طلاق اور کہتا ہے نیت نہ تھی۔

(سوال) ایک عورت کو اس کے شوہر نے کسی بنا پر مارا تو وہ ناراض ہو کر اپنے بھائی کے گھر چلی گئی جب دوسرے دن شوہر لینے گیا تو اس نے مارنے کا سبب دریافت کیا اس کے جواب میں شوہر نے اس عورت کو گالی دی اور طلاق طلاق کہہ کر بہہ کا راستہ لیا دریافت کرنے پر یہ شخص کہتا ہے کہ غصہ میں یہ الفاظ اس طرح نکلے۔ نیت صادق دینے کی نہ تھی اس صورت میں ازروئے شرع تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوتی تو کتنی اور کتنی اب اگر یہ مرد اور عورت پھر ملنا چاہیں تو اس کی کیا شکل ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۱۳۳۰ ای ایم امر (ڈربن) ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۴ فروری ۱۹۳۳ء

(۱) قال الله تعالى: الطلاق مردانہ مساک بمعروف او تسريح باحسن، فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، المعرفہ ۲۲۹، ۲۳۰، و عن مافع قال كان عبد الله اذا سئل عن ذلك قال لا حد هم اما ب طلاق امرات مرفه او مرس فان رسول الله ﷺ امرني بهذا وان كنت طلقها لانا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيره و عصمت الله فيما امرتك من طلاق امرات، و رواف مسلم في الصحيح كتاب الطلاق باب تحريم طلاق الحائض ۴۷۶/۱ ط قدیمی کمر الشی

(۲) اس لئے کہ طلاق بائنہ سے عورت کا منکحہ یا منکحہ نہ ہونے کا حکم ہے، کما فی ہامش رد المحتار (قولہ و محالہ المسکوحہ) ای ولو معدۃ عن طلاق رجعی او من غیر ثلاث فی حرد و نسب فی امۃ ہامش رد المحتار مع الدر المحرر کتاب الطلاق ۲۳۰/۳ ط سعد کمر الشی

۳. وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة و نسب في الامه لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره بكذا صححا و يدخل بها له بصحتها، و لا صل فيه قوله تعالى فان صفيها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، والمراد المطلقة منه، الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما يحل به المطلقة ۳۹۹ ط مکتبہ شریکہ عمشہ مسد

(ب) (از مولوی امین رضا صدیق صاحب) صورت مذکورہ بالا میں چونکہ الفاظ صریح نہیں لہذا ایک طلاق واقع ہوئی وہ سری و خبا طلاق حلیہ تھا ہے وہ اس پہلی کی تاکید مانی جائے گی اس لئے بائن ہو جائے گی اور طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد و عورت پھر راضی ہو جائیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ بذاتی التمسک التیمیہ۔ احمد مختار دین

(جواب ۳۳۵) (از حضرت مفتی انیسٹم) ہو اموقی یہ جواب صحیح نہیں ہے قرآن وحدیث وفقہ کے اصول کے خلاف ہے صحیح جواب یہ ہے کہ غلط طلاق اگرچہ صریح ہے مگر یہی کی طرف اضافت صریحہ وجود نہیں ہے اس لئے شوہر اگر اس بات پر صغیر کرے کہ لفظ طلاق کہنے سے زوجہ کو طلاق دینا مقصود نہ تھا تو طلاق ایک بھی نہیں ہوئی اور اگر وہ کہے۔ زوجہ کو طلاق دینا مقصود تھا یا قسم کھانے سے انکار کرے تو طلاق مغض کا حکم ہوگا اور بدون حلالہ یہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ طلاق بائن کی اس واقعہ میں کوئی صورت نہیں ہے اگر طلاق کے دو لفظوں کو پہلے غلط کی تاکید ہونے کا وہ دعویٰ کرے تو یہ قول اس کا حکم کے لئے تسیم نہ کیا جائے گا ہاں دیا ہے وہ اس کو صرف ایک طلاق سمجھ کر بدون تجدید نکاح رجعت کرے تو عند اللہ مأخوذ نہ ہوگا۔ کمر لفظ الطلاق وقع الکمل وان نوی التکید دین (درمختار) قوله کمر لفظ الطلاق بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقک قد طلقک الخ (رد المحتار) قوله وان نوی التکید دین ای ووقع الکمل قضاء الخ (رد المحتار) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

جب تین طلاق دی تو طلاق مغض ہوئی غیر حلالہ رجوع جائز نہیں!
(سوال) جو مرد اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے کر چار برس پر دیس میں رہے اور تان و نفقہ بھی نہ دے اب واپس آکر رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۳۹۲ کرم ای صاحب (ضلع رتک پور) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۳ جون ۱۹۳۷ء
(جواب ۳۳۶) ایک مجلس کی تین طلاقیں ائمہ اربعہ کے نزدیک تین ہی شمار کی جاتی ہیں اور اس میں

(۱) لو قل ان حرج یقع الطلاق ولا یحرجی الا ما دنی فانی حلیہ بالطلاق فحر حلت لم یقع لحرکۃ الاضافة البیاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله لحرکۃ الاضافة ای المعیوبۃ فانها الشرط والحط من الاضافة المعیوبۃ وکذا الاشارة) وفی بعد بسطر ولا یبرء کون الاضافة صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قل طالق فقبل من عبت فقال امرائی طلقک مرہ ویرید ما فی البحر لو قل امرأۃ طالق او قل طلقک امرأۃ ثلاث وقال لم اعم امرائی یصدق و یفهم منه انه لو لم یقل ثلاث بطل امرأۃ لان العادة ان من عده امرأۃ امنا یحلف بصلاتها لا بطلاق غیرها لقوله انی حلفت بالطلاق تصرف لیب داسہ برد عہدہ لایہ یحمله کلامہ دہش رد المحتار مع لمر المحرر کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من بوش یقع بہ الرحی ۲۴۸ ط سعید کراتشی

(۲) وان کان الطلاق ثلاث فی الحرۃ و نس فی الامہ لم یحل له حتی نکح و رجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقہا او یموت علی کذا فی الہدایۃ (الندوی الہندیۃ کتاب الطلاق) الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقۃ وما ینصل بہ ۲۷۳ ط ماحدبہ کونہ

(۳) داسہ رد لمحرر مع لمر المحرر کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بها ۲۹۳ ط سعید کراتشی
(۴) وذهب جمہور الصحابۃ و لدعس من بعدهم من ائمہ المسلمین انی انہ یقع ثلاث وقد ثبت البطلان عن اکبرہم صریحاً بالثلاث ولم یظہر لہم خلاف فاد بعد لحق الاصلال وعن ہذا قد لاو حکم حاکم ماہا واحداً لم یقع حکمہ لایہ لا یسور لا یجہاد فہو خلاف لا خلاف (داسہ رد المحتار کتاب الطلاق ۲۲۲ ط سعید کراتشی)

رجوع کا شوہر کو حق نہیں ہوتا اور جو لوگ کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں کو ایک شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی عدت کے اندر رجعت کا حق ہوتا ہے، اختلاف عدت کے بعد رجوع کرنے کا حق کسی کے نزدیک بھی نہیں رہتا۔ (۲۰) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ!

حلالہ میں جماع شرط ہے اگر بغیر صحبت کے طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی۔ (سوال) زید نے اپنے والدین کے اصرار پر ہندہ کو طلاق مغلطہ دیدی لیکن چونکہ میاں بیوی میں محبت تھی اس لئے طلاق کے چند روز بعد پھر یکجا ہو گئے اس وقت بڑوں کی پیغایت سے دونوں میں پھر تفریق کرا دی ہے نین دونوں بہت پریشان ہیں طلاق کے وقت ہندہ حاملہ تھی جس نے ایک بیٹا بھی پیدا ہو گیا ہے اس نے دونوں کی محبت میں اور اضافہ کر دیا ہے ایسی حالت میں دونوں کو باہمی جدائی اور بھی زیادہ شق معلوم ہو رہی ہے اب خاندان والے بھی کوشاں ہیں کہ زید و ہندہ کی کوئی ازدواجی صورت پیدا ہو جائے لیکن زید و ہندہ اس کے لئے تیار نہیں کہ ہندہ دوسرے سے عقد کرے اور زوج چنی اس سے صحبت صحیحہ کرے اور شوہر ثانی کے طلاق کے بعد زید کے عقد میں آئے جب تک کہ زید کے خاندان والے زید و ہندہ کی واسطی کی صورت پیدا کرنے میں کوشاں ہیں دونوں امید و غم کی صورت میں خاموش ہیں لیکن قطعی یا امید کی صورت میں غم و اندوہ حوادث کے خطرات ہیں مثلاً یہ کہ دونوں پہلے کی طرح جو صورت حرام بنی ہو جائیں یا دونوں میں سے کوئی ارتکاب خود کشی کر بیٹھے وغیرہ پس کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ ہندہ کا نکاح کسی اور شخص سے اس صورت سے ہو جائے کہ شخص مذکور بغیر صحبت صحیحہ ہندہ کو طلاق دیدے اور پھر ہندہ کا نکاح شوہر اول سے درست ہو جائے یا زوج ثانی کی ہندہ سے صحبت صحیحہ لازمی ہے اگر خفی مذہب میں صحبت صحیحہ لازمی ہو تو کیا ایسی صورت میں کسی غیر مذہب کے مسند پر عمل کیا جاسکتا ہے حضرت مولانا عبدالحی عسکری مرحوم کے مجموعہ فتویٰ جلد اول ص ۳۴۹ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل میں ایک فتویٰ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة و نسي في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره بکاح صحيحا و بدخل بها به بطلاقها او يموت عنها کداهی الہدایۃ الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما یصل به ۴۷۳/۱ ط عادیہ کوئٹہ

(۲) اس لئے کہ ان کے نزدیک صرف ایک حدیث جلیلیہ قوی ہے اور طلاق رجعی میں جب شوہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو عدت کے بعد وہ طلاق رجعی طلاق نہیں ہے لہذا انقصت العدة ولم یراجعها مات مہ فقہ السنۃ کتاب الطلاق حکم الطلاق الرجعی ۲۷۴ ط دار الکتب العربیہ بیروت اور طریقتین کے اختلاف تجربہ تاں ضروری ہے واداکان الطلاق باب دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انفصاف الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹ مکتہ شرکۃ علمہ ملتان

میں مثلاً مذکور ہو تو حضرت امام شافعی کے مذہب پر عمل کیا جاسکتا ہے یا یہ صحیح ہے اور صحیح ہے تو اس کی یہ صورت ہے غیر مقلدین صحبت و احدہ میں ایک سے زائد طلاق کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور زید نے وہ صحبتوں میں کئی بار بندہ کو طلاق دی ہے تو کیا حالت مذکورہ مفتی غیر مقلدین کے مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے بہر حال زید و بندہ کی مکرر و اشبحی کی تسامح سے آسان تر جو صورتیں ممکن ہوں ان سے مطلع فرمادو نوں و حوادث و مفاسد سے بچائیں۔ المستفتی نمبر ۱۶۱۹ جناب قمر الدین صاحب (بنارس) ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۷) تین طلاقیں ایک مجلس میں ہوں یا دو مجلسوں میں دینے سے مفتی شافعی نامی منہجی چاروں مذہبوں میں طلاق مغضوب واقع ہو جاتی ہے۔ ۱۔ اور اس کے بعد بغیر طلاق کے زوجہ زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ ۲۔ حلالہ میں زوج غائبی کا صحبت کرنا شرط ہے ہاں صحبت میں صرف دخول شہد کافی ہے انزال شرط نہیں۔ ۳۔ مولانا عبدالحی نے فتویٰ میں ضرورت کے وقت مذہب شافعی پر عمل کرنے پر کھنکھاتے ہوئے اس مسئلہ میں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کہ طلاق لازم ہے۔ (۱)

ہاں یہ مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ ایک طلاق ہوئی اور طلاق شرط نہیں بغیر طلاق تکلیف کا کافی ہے ہم مفتی تو اس مذہب کو صحیح نہیں سمجھتے اس لئے اس پر فتویٰ نہیں دے سکتے۔ ۲۔ محمد کفایت اللہ کا ان اندلہ

۱۔ وذهب جمهور الصحابة والناس ومن بعدهم من ائمة السلف الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحاً ما ينافي ثلاث ولم يظهر ليهم مخالف فماذا بعد انحل الا الصلح او عن هذا قلنا لو حكم حاكم ديناً واحدة لم يفسد حكمه لانه لا يسوغ الاحيد فيه فهو خلاف لا اختلاف هاشم رد المحتار كتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید (کراتشی)

۲۔ وان كان الطلاق ثلاث في الحرة ونسب في الامة لم يحل له حتى تنكح زوجاً غيره بكذا صحبنا و يدخل بها فيه بضعها او يسوت عهد والا صل فيه قوله تعالى فبضعها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره والمراد الطلقة الثالثة ليدنه كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان

۳۔ وبشرط ان يكون الاصلاح موحداً لبعض وهو انشاء الحدس هكذا في العمى شرح الكفر اما الاثران فليس بشرط. ۴۔ اختلاف القوي ليدنه كتاب الطلاق باب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱ ۴۷۳ ط دار الحديث كونه وفيه في ليدنه وبشرط الاصلاح دون الاثر لانه كمال في الكمال فيدر امد واليدانية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۴۰۰ ط شركة علمية ملتان

۵۔ فان السري في الشافعي واحد ان يطلق واحدة ولا يحرم عليه ان يطلقها ثلاثاً قال لما وردى هذا كما قلنا فان تنبيه ثلاث في وقت واحد وقعت الثلاث الحدوى الكبير للحدوى الشافعي كتاب الطلاق باب راحة الصلح ووجهه و بقره ۱۲ ۳۸۸ ط دار الفكر سبوت ادق انرحل لا مرانه التي تحيى است طائى ثلاثاً للسنة وقص جميعا مدعى وقت طلاق للسنة ادكت طاهر من عبر حجاب وقص حين فله لا لا وادله الشافعي بحث تنسيق طلاق السنة في المدحوب بها التي تحيى اذا كان الروح غالباً ۵ ۱۸۱ ط دار المعرفة بيروت

۶۔ وقد استدلنا النقل عن اكثرهم صريحاً بان الثلاث واقع لم يظهر ليهم مخالف فماذا بعد انحل الا الصلح او عن هذا قلنا لو حكم حاكم بان الثلاث بغير واحدة لم يفسد حكمه لانه لا يسوغ الاحيد فيه فهو خلاف لا اختلاف. ۷۔ فتح المديبر كتاب الطلاق باب طلاق لسة ۳ ۳۳۰ ط مكتبة وشهدية كونه

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی، تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید حالت غصہ اپنی بیوی ہندہ کو روبرو ایک رکنا قریب اسلوغ کے کہا کہ میری بیوی کے والدین کو خبر کرو کہ ہم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیدیں گے وہ اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جائیں لڑکے نے جانے سے انکار کیا اس زید محلہ میں حنفیہ دیگر شخص پہنچ کر اہل خانہ سے یوں بیان کیا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق چار طلاق بلکہ اس کے ساتھ ہائے لفظ کہا گیا ہے جب کہ خبر طلاق دینے کی زید کے محلہ میں منتشر ہوئی تو زید کے ولی نے اس کے استاد کو بلایا اور کہا کہ زید سے ایسی خطا ظاہر ہوئی ہے استاد نے بعد دریافت حالات طلاق زید سے پوچھا کہ تمہاری نیت طلاق سے کیا ہے زید نے جواب دیا کہ میری نیت چھوڑنے کی نہیں ہے استاد صاحب نے زید کو یہ ہدایت کی کہ کسی مفتی سے فتویٰ کر عمل درآمد کرو مگر ولی زید و خود زید نے استاد کے کہنے پر عمل نہ کرتے ہوئے از روئے حدیث خلاصۃ نکاح جس میں حوالہ شرح وقایہ کا درج ہے اس کی رو سے نکاح کی تجدید ہندہ سے کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۰۷۱ محمد ابراہیم صاحب (ضلع پورنیہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۸) جب کہ زید نے اپنی بیوی کو بلا نظر حلق صریح چار طلاقیں دیدی ہیں تو اس کی بیوی پر حلق مضبوط واقع ہو گئی ہے، اور اس کے لئے تجدید نکاح جائز نہیں تھی وہ عورت زید کے لئے حرام ہو گئی اور جب تک کسی دوسرے زوج کے ساتھ نکاح ہو کر بعد و طی اس کے نکاح سے باہر نہ نکلے زید کے لئے حلال نہیں ہو سکتی، ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب رجوع کرنا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) کیا ایک وقت میں تین طلاقیں دینے سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں اور تین طلاق فوری کے بعد پہلا خود اپنی ایسی مطلقہ علاقہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

کتب اسرار شریعت جلد دوم مولفہ مولوی محمد فضل خاں ڈاک خانہ چنگ، بمبئی ضلع راولپنڈی صفحہ ۱۹۳ لغایت ۲۲۰ ظاہر کیا گیا ہے کہ تین طلاق دفعۃً واحدہ دی جائیں تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور ایک

(۱) و طلاق البدعۃ ان یطلقها ثلاثا کلمۃ واحدة او ثلاث فی طہر واحد فاداء فعل ذلك وقع الطلاق و کان عصب (الہدیۃ کتاب الطلاق) باب طلاق السنۃ ۴۵۵/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و لسن فی الامۃ لم تحل لہ حتی تکبح رجوعا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها لم یطلقها او یموت والا صل فیہ قولہ تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تکبح رجوعا غیرہ " والمراد الطلقۃ الثالثۃ (الہدیۃ کتاب الطلاق) باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۳۹۹ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۳) وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت الغل عن اكثرهم صحیحا بايقاع الثلاث ولم یظهر لهم محال فماد بعد الحق الا الصل (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳۳۳ ط سعید کراچی) وقال فی بدایۃ المجتہد جمهور فقہاء الامصار علی ان الطلاق یمنع ثلاث حکمۃ حکم الطلقۃ الثالثۃ (بدایۃ المجتہد و نہایۃ المفتصد کتاب الطلاق) باب الطلاق یمنع الثلاث ۳۴۷ ط دار الکتب العلمیہ بیروت

دفعہ تین طلاق قیس وینا خدا اور رسول نے حرام ٹھہرایا ہے اور طلاق میں عدت کا رکھنا واجب ٹھہرایا ہے طلاق میں عدت نہ رکھنا ناقص اور امر الہی کے مخالف ہے اور ایسی بات کامل نہیں ہو سکتی نیز پارہ ۲۸ سورہ طلاق کما قال اللہ تعالیٰ واشہدوا ذوی عدل منکم تک آیت نقل کر کے اور چند احادیث درج کر کے ثابت کیا ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دینے پر چوبیس دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق یعنی ہم نیش کے بعد خاوند عورت کو طلاق دے اور جب تیسرا طہر یا مہینہ آوے خاوند کو ہوشیار ہونا چاہیے کہ اب تیسرا طہر ہے طلاق دے اگر ورنہ جہانی ہے یا تیسری طلاق سے رک جائے اور اگر تیسری طلاق جو تیسرے نیش کے بعد ہوتی ہے دیدے تو اب وہ عورت اس کی عورت نہیں اور جب تک یہ خاوند نہ کرے تب تک پہلے خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی اس نے تیسری طلاق سے پہلے نبوی اور خاوند آپس میں رجوع کر سکتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۹۹۷ ازراعت اللہ بیک (ضلع ملتان) ۷ ارجب ۱۳۵۶ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۹) یہ صحیح ہے کہ شریعت مقدسہ نے طلاق دینے کا جو طریقہ تعلیم کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دی جائے اور پچھ دوسرے طہر سے پہلے دوسری طلاق نہ دی جائے ممکن ہے کہ طہر لوں کے پچھ حصہ اور زمانہ حیض کے گزرنے تک میاں بیوی میں مصالحت کی صورت پیدا ہو جائے اور خاوند رجوع کرے لیکن اس مدت تک صحیح صفائی نہ ہو سکے اور طلاق دینے پر ہی خاوند آمادہ ہو تو دوسرے میں ایک طلاق (جو دوسری ہوگی) دی جائے اور پچھ پچھ طہر اور زمانہ حیض تک خاوند خاموش رہے اگر اس زمانے میں صلیٰ نہ نہی کی صورت نکلے تو رجوع کرے لیکن اگر اس مدت میں بھی صفائی نہ ہو سکے اور خاوند بالکل قطع تعلق کا ہی ارادہ کرے تو تیسرے طہر میں تیسری طلاق دیدے اس کے بعد رجوع کا حق نہیں رہتا اور عورت اس مرد پر قطعی حرام ہو جاتی ہے یہ طریقہ تو خدا اور رسول کا تعلیم فرمودہ اور ہمارے لئے مفید اور بہت سے مصالح پر مبنی تھا، لیکن اگر کوئی شخص شامت اعمال سے اس پر عمل نہ کرے اور ایک دفعہ ہی ایک ہی مجلس میں یا ایک مجلس سے تین طلاقیں دیدے تو جو مورفتاء و محدثین و ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور عورت قطعی حرام ہو جاتی ہے اور یہ شخص طریقہ شرعیہ کے خلاف طلاق دینے کا گناہ گار بھی ہوتا ہے یہ سب کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک طہر میں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیدے تو پڑ گئیں تینوں ایک نہ ہوگی (۱) قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس کا یہ مطلب ہو کہ

(۱) اما الطلاق الی فی العدد و الوقت فو عن حسن و احسن فلا حسن ان يطلق امراته واحدة و جمعة فی طہر لم یحکموا فیہ لہم ینکر کما حتی تنقضي عدلتها و کانت حاملًا قد استبان حملها و الحسن ان يطلقها واحدة فی طہر لم یحکموا فیہ لہم فی طہر آخر احرى لہ فی طہر آخر احرى کذا فی محیط السرخسی (فتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الاول فی تفسیرہ ۳۴۸/۱ ط مکنہ ماجدیہ کوئٹہ

(۲) وذهب جمهور الصحابة و التابعین و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث و قد ثبت الفل عن اکثرهم صریحا بايقاع الثلاث و لم یطہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعد کر اتشی) (۳) واما الدعوی ان يطلقها ثلاثا فی طہر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة او یجمع بین الطبیقتین فی طہر واحد بکلمة واحدة او بکلمتین متفرقتین فاذا فعل ذلك وقع الطلاق و کان عاصیا (فتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الاول فی تفسیرہ و رکہ ۳۴۹/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

ایک مجلس کی یا ایک طہر کی یا ایک غلطی کی تین طلاقیں دی جائیں تو ایک طلاق ہوئی اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدیں تو انہوں نے فرمایا کہ تین طہ قیس پر کروہ باندہ (مغلط) ہو گئی اور ۹۹۷ عیار نکلیں (۱) کتاب اسرار شریعت سے جو عبارت نقل کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق ہوگی اگر اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے مذہب کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی

کہا "ایک دو تین طلاق دیتا ہوں" تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک شخص کی اپنی منکوحہ عورت کے ساتھ لڑائی ہوئی عورت منکوحہ نے اپنے مرد کو ایسے سخت کلمے کہے کہ مرد برداشت نہ کر سکا غصہ کا غلبہ زیادہ ہوا اس وقت مرد نے اپنے تایازاد بھائی سے کہا کہ اس میری عورت کو گھر سے نکال دو تایازاد بھائی نے کہا کہ تم باہر جاؤ میں اس عورت کو سمجھاؤں گا اور کل گاڑی لے کر آئے گا اس کو اس کے باپ کے گھر بھیج دوں گا۔ مرد نے اس بات کو بھائی سے کئی مرتبہ کہا کہ اس عورت کو گھر سے نکال دو میں نہیں مانوں گا آخر بھائی نے بھائی کو سمجھایا کہ تم باہر جاؤ میں ٹھیک کر دوں گا اس پر مرد مذکور برائے نماز وقت عشاء چلا گیا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر آیا اور اپنے بھائی سے کہا تم نے اس عورت کو نکالا نہیں انہوں نے پھر سمجھانے کی بات کہی مذکور عورت کا مرد غصہ سے بھر ا ہوا باہر چلا گیا اور اپنی برادری کے تین آدمیوں کو بلا کر لایا اپنی بیٹھک میں جہاں سے عورت کا رہنا فاصلہ پر تھا اور بیٹھک میں اپنے بھائی کو بھی بلا لیا وہاں بیٹھ کر مرد نے اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے یہ کہا کہ میری عورت مجھ کو بہت زیادہ تکلیف دیتی ہے اور بہت تنگ کرتی ہے میں آپ لوگوں کے سامنے ایک دو تین طلاق دیتا ہوں۔ زمین پر لکھ دیتا ہا جب تین لکیر ہو چکی اس وقت ایک دفعہ لفظ طلاق کہہ دیا مرد کے منہ سے طلاق کی آواز مذکورہ عورت نے اپنے کان سے نہیں سنی اس عورت کو اور مخلوق سے معلوم ہوا کہ تیرے خاوند نے تجھ کو رات کے وقت طلاق دے دی ہے مندرجہ بالا تحریر کے بموجب طلاق پڑ گئی یا نہیں اور ان دونوں مرد عورت میں کوئی صورت نکاح کی نکل سکتی ہے یا نہیں (۲) نمبر ایک سوال کے بموجب اگر طلاق پڑ گئی تو مرد کے پورے گناہ تو اہم نہیں آتا اور اگر گناہ اہم آیا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۱۹۷۱ نیاز محمد خاں (روجت) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۰) (۱) اس صورت میں عورت پر طلاق پڑ گئی اور طلاق مغلط پڑی اب بدوۃن حلالہ کوئی صورت ان کے اجتماع کی نہیں ہے (۲) دفعۃً تین طلاق دے دینا خلاف شریعت فعل ہے اس کا گناہ ہو اگر

(۱) مالک ابہ بلغہ ان وحلافان لاس عباس امی طلقنت امرأتی مائة تطلیقة فہذا تری علی فقہاء ان عباس طلقنت مائت ثلاث و سبع و تسعون التحدت بها آیات المہ ہروا (رواہ مالک فی الموطأ کتاب الطلاق) باب ما جاء فی البیۃ ص ۵۱۰ مکتبہ میر محمد کربنشی (۲) ان كان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و نس فی الامۃ لم یحل له حتی یتکحل روحا عبرہ رک کا صحیحاً و بدخل بها ثم یضقیہ او یموت علیا کذلکی الہدیۃ (الغناوی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۷۳/۱ ط ما جیدہ کوئٹہ

صدق پڑ گئیں (۱) اور اس گناہ کا کفارہ تو یہ ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تین دفعہ ”طلاق“ طلاق“ لے دیا“ تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) ایک مرد کا اپنی عورت سے جھڑپا ہوا غصہ کی حالت میں مرد نے عورت کو کہہ دیا تم پر طلاق“ صدق“ صدق۔ ایسا تین دفعہ کہہ دیا مگر طلاق دینے وقت بائن نہیں کہا تھا اور پہلے سے اس مرد کا اپنی عورت کو طلاق دینے کا مقصد نہیں تھا آیا طلاق ہوئی کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۲ محمد علی حسن (آسام)
۲ رمضان ۱۳۵۶ھ مے نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۴۱) طلاق بائن کا غذا کیا نہیں صدق ہوئی اور تین دفعہ طلاق کہنے سے مغلطہ ہوئی (۲)۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

مطلقہ مغلطہ جو زنا سے حملہ تھی کے ساتھ نکاح کیا پھر جماع کے بعد طلاق دیدی، تو شوہر اول کے لئے حلال ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید ہندو اسے حلاق داد بعد اقتصائے عدت زید یا ہندو زنا نمود بعد ازاں خالد ہندو مرنیہ رانکاح کرد۔ اندریس نکاح موقوف خالد یا ہندو غلطی حرام نمود۔ جد دہلی ہندو وضع حمل نمود اندریس صورت بازید ہندو رانکاح کردن تو اندریس بر تقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد چہ معنی وارد حالانکہ در نکاح فاسد و غلطی محض نشود۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۳ شیخ احمد صاحب (نواکھلی) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۸ نومبر ۱۹۳۵ء

(ترجمہ) زید نے ہندو کو حلاق مغلطہ دی اور عدت گزارنے کے بعد زید نے ہندو سے زنا کیا پھر خالد نے ہندو مرنیہ سے نکاح کیا اور اس نکاح موقوف کے اندر خالد نے ہندو کے ساتھ دہلی حرام کی بعد دہلی ہندو نے وضع حمل کیا اس صورت میں زید اور ہندو کا نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بر تقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد کا کیا مطلب ہوگا؟ حالانکہ نکاح فاسد میں دہلی محض نہیں ہوتی؟
(جواب ۳۴۲) مطلقہ بعد عدت اجنبیہ محض شدہ زید کہہ دہلی کردائیں زنا واقع شد و نکاح مرنیہ صحیح است اس نکاح خالد صحیح شد و دہلی اگرچہ سبب حمل زنا حرام بود البتہ اے تحصیل کافی باشد۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
(ترجمہ) مطلقہ بعد عدت گزارنے کے بعد زید کے لئے محض اجنبی عورت ہو گئی اور زید نے جو اس کے ساتھ

(۱) واما الدعی ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد یکلمة واحدة او بکلمات معرفة او یجمع بین التطلقین فی طهر واحد یکلمة واحدة او بکلمتين متفرقتين فاما فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا «الغناوی الہدیة» کتاب الطلاق «الاب الاول فی تفسیرہ» ورنکہ ۳۴۹/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) کہہ ورد فی الحدیث الشریف عن ابی عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ الثالث من الدنبت کمس دبت لہ (رواہ ابن ماجہ فی مسندہ) باب ذکر التوبة ص ۲۲۳ ط میر محمد کراچی

(۳) و طلاق البیعة ان یطلقها ثلاثا بکلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد فاما فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا «الہدیة» کتاب الطلاق باب طلاق السنة ۳۵۵/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

بہت سی یہ خاص زنا ہو اور مزنیہ کا نکاح صحیح ہو جاتا ہے (۱) پس خالد کا نکاح صحیح ہو گیا اور خالد کا اس کے ساتھ صحبت کرنا اگرچہ حاملہ من الزنا ہونے کی وجہ سے حرام تھا (۲) لیکن عدلہ ہو جانے کے لئے کافی ہے (۳)

شوہر نے یہ الفاظ لکھے ”کہ سواب تحریر ہر سرہ طلاق ایک دو تین ہیں آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) اگر خاوند کی طرف سے حسب ذیل الفاظ کہ ”سواب تحریر ہر سرہ طلاق ایک دو تین ہیں آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا“ تحریر ہوں تو کیا مذکورہ بالا الفاظ کی رو سے عورت کو طلاق ہے۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۶
”مدن نواز شاہ صاحب (ذریعہ غازی خاں) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء
(جواب ۳۴۳) اگر یہ طلاق نامہ مسٹر شاہ نواز شاہ کا لکھا ہوا ہے یا لکھوایا ہوا ہے تو طلاق مغلطہ اس تحریر سے واقع ہو گئی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

(۱) جس عورت سے زنا کیا اس سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) حاملہ عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) (۱) بندہ پہلے بیہوشی اور اس درمیان میں اس نے زید سے ناجائز تعلق کر کے حاملہ ہو گئی چھ ماہ زرنے پر زید نے حمل پوشیدہ کرنے کی غرض سے بندہ سے عقد کر لیا نکاح صحیح ہو یا غلط؟

(۲) کچھ دنوں تک بندہ زید کے شامل اطمینان سے رہی بعد اس کے زید کے خلاف ہوئی اور ہمیشہ اس کی نافرمانی کرنے لگی جو کہ بالکل خدا اور رسول کے خلاف باتیں تھیں حالانکہ علاقے والے بھی اس کی بد زبانی و نالائقی پر رنج خاطر تھے بلکہ بندہ نے خدا اور رسول کی قسم دیکر زید کو طلاق دینے پر مجبور کر لیا زید نے مجبور

(۱) وصح نکاح حلی من رسی لا حلی من غیرہ ای الزنا وان حرم وطوھا ودواعیہ حتی تصح (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۸/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) وان حرم وطوھا ودواعیہ حتی تصح متصل بالمسئلة الاولی لای یسفی ماؤہ روع غیرہ اذ البعیر بیت مہ ولو نکحھا الراسی حل لہ وطوھا اتفاقا والولد لہ ولزمہ الفقہ (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۹/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) والشرط الا یلاح دون الارال لانه کمال و مالمعة فیہ و الکمال قید واند (الہدایہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل لیمّا تحل بہ المطلقة ۱۰/۲ ط مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان)

(۴) کتب الطلاق ان مستینا علی نحو لوح و قلع ان بوی و قبل مطلقا (در مختار) وقال فی الرد و لو قال لکتاب کتب طلاق امرائی کان اقرار بالطلاق وان لم یکتب واستکتب من آخر کتابا بطلاقها و قراءه عنی الروح فاعذہ الروح و عتمہ و عوبہ و بعث بہ الیہا فانھا و قلع ان اقر الروح انه کتابہ وان لم یقرامہ کتابہ ولم یقرم بکتبہ لکھ و صف الامر علی وجه لا تطلق قضاء ولا دیانہ و کذا کل کتاب لم یکتب بحطه ولم یملہ بعسہ لا یقع الطلاق مالہ یقرامہ کتابہ (مدست رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۲۶۹/۳ ط سعید کراتشی)

ہو کر ہندہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دے دیا طلاق دینے کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ دوبارہ کے حمل سے تھی اب سوال یہ ہے کہ طلاق صحیح ہو یا نہ؟ اب زید اگر پھر دوبارہ اس سے عقد کرتا چاہے تو اس کی صورت کیا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۰۱۳ محمد فتیح الدین صاحب (بزاری باخ) ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۳۴۴) اگر ہندہ بچی کی مدت گزار چکی تھی اور اس کے بعد زید کے ساتھ ناجائز تعلق ہوا اور زنا سے حاملہ ہوئی اور پھر زید نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گا کیونکہ حاملہ من الزنا کا نکاح درست ہے اور حمل کی حالت میں طلاق بھی پڑ جاتی ہے۔ زید نے اگر تین طلاقیں دیدیں تو ہندہ کے حاملہ ہو جانے کے باوجود وہ تینوں طلاقیں پڑ گئیں اور اب بدون حلالہ کے زید کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

غصہ میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میرا بڑا بھائی صرف اردو کی دو تین کتابیں مدرسہ کا پڑھا ہوا ہے اور چودہ سال کی عمر سے بمقام کراچی ریلوے کارخانہ میں ملازم ہے جس کو عرصہ بائیس سال کے قریب ہو گیا ہے گویا عرصہ بائیس سال سے کارخانہ میں جاہلوں کی صحبت میں رہ کر اور زیادہ جاہل اور بے تمیز سا ہو گیا ہے شرع اور مسند وغیرہ کے نتائج سے بالکل بے خبر ہے وہ سال بھر میں ایک مرتبہ چھٹی لکیر مکان پر ایک مہینہ کے واسطے آتا ہے اس کی شادی اس کی پچو پچھی کی لڑکی سے ہوئی ہے اب سے پہلی مرتبہ جو وہ مکان پر آیا تھا تو وہ اپنی اہلیہ سے کہہ گیا تھا کہ تو اپنے بھائی کے مکان پر نہ جانا لیکن اس کے بعد وہ ایک مرتبہ امر ضروری کی وجہ سے مجھ سے یعنی اپنے خسر سے دریافت کر کے چلی گئی اور تین چار روزہ کرواپس چلی آئی اس کے ایک لڑکی ہے جس کی عمر پانچ سال کی ہے اور اب جو وہ دس روز کی چھٹی لکیر مکان پر آیا تو اس کی لڑکی نے کہا کہ باپو آپا تو وہاں کے یہاں تھی اس نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا اس نے جانے سے انکار کیا جس پر اس نے کہا کہ اچھا قسم کھاؤ کہ میرا بھائی مرے جو میں مٹی ہوں اس نے اس طرح قسم کھانے سے بھی انکار کیا۔ اس پر اس کی ضد بڑھتی چلی گئی نتیجہ یہاں تک پہنچا کہ اس نے غصہ میں اس کو دو عورتوں کے مواجد میں جس میں سے ایک عورت تو کونٹے میں اس کے پاس تھی اور دوسری باہر صحن میں موجود تھی طلاق تین چار مرتبہ دے دی لیکن طلاق کے نتیجہ سے پورے طور پر واقف نہ ہو کر اور یہ سمجھ کر کہ یہ بھی ایک قسم کی گالی لور دھمکی ہے کچھ عرصہ کے بعد پھر

(۱) وصح نکاح حلی من رمی لا یؤدی الی یرأی واد حرم وظوھا ودواعیہ حتی تصح 'لو نکح الرأی حل له وظوھا اتفاقا والولد له ولزمہ المفتی (الدر المختار مع هامش رد المحتار 'کتاب النکاح' فصل فی المحرمات ۳ ۹۰۴ ۸۳ سعید کراتی)

(۲) وطلاق الحامل یحرم عقبہ الحماح لانه لا یؤدی الی اشیاء وجه العدة و الهدایة 'کتاب الطلاق' باب طلاق النساء ۳۵۶/۲ ط مکنہ شرکتہ علمہ ملتان)

(۳) قال الله تعالی الطلاق مرثان فامسک معروف او تسریح باحسان فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی نکح روحا غره (القرة : ۲۲۹ ۲۳۰)

ایک ہو جائیں لیکن جب اس کو اس طلاق کا نتیجہ اصلی طور پر معلوم ہوا تب وہ بہت شرمندہ ہوا اور صبح کو روتا ہوا اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس قسم کی طلاق کا کیا حکم ہے وہ پھر اس کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۷ مفتی اصغر حسین (مظفر نگر) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۵) طلاق اگر لفظ طلاق کے ساتھ دی ہے جب تو طلاق مغضہ ہو جاتی (۱) اور اگر الفاظ کچھ اور استعمال کئے ہوں مثلاً فارغ خطی یا اس کے مثل تو وہ الفاظ ہٹا کر حکم دریافت کیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

اگر بیوی سے کہا ”طلاق دیدی“ طلاق دیدی“ دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟ (سوال) زید اپنی رخصت ختم کر کے باہر اپنی ملازمت پر جا رہا تھا چند امور خانگی کی وجہ سے زید کی بیوی یہ کہہ کر زری کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاتی اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ اگر تم میرے ساتھ نہیں چیتیں تو میں نے تم کو طلاق دے دی ایک دم تین مرتبہ کہہ دیا درمیان میں کوئی وقفہ نہیں ہوا اور زید اپنی ملازمت پر چلا گیا آیا اس کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۹۲ ماسٹر محمد اللہ صاحب (گوجرانوالہ) ۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۶) اگر خاوند کے الفاظ یہی تھے کہ میں نے تم کو حلاق دے دی تو اس صورت میں خاوند اگر اقرار کرے کہ تین طلاقیں دینی مقصود تھیں تو طلاق مغضہ ہوئی (۱) اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو ایک طلاق رہتی ہوئی ہے (۲) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

شوہر نے نشہ میں کسی کے دھمکانے پر بیوی کو طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟ (سوال) میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا بی بی کہنے لگی کہ ہم کو سواری دینا دو تاکہ ہم یکے چلے جاویں اور اس گھر میں برابر ٹکرا رہا ہے اس پر میں نے کہا کہ جاؤ تم کو تین طلاق شوہر کی نیت طلاق کی نہ تھی محض ڈرانے اور تادیب کے خیال سے کہا تھا اور نیت فقط ایک ہی کی تھی اور غلط تین صرف مضبوطی کے لئے کہا تھا اس پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۵۷ الطافت حسین (ضلع پورنیہ) ۲۷ شوال ۱۳۵۶ھ

(۱) والدعی ثلاث متفرقة (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق ۳/۳۳۳ ط صعيد كراتشي

(۲) واما الدعي ان يطلقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمات متفرقة فاداهل ذلك وقع الطلاق وكان عاصبا والفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الاول في تفسيره ۳/۳۸۱ ط مكه ماحديه كونه

(۳) كبر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (درمختار) وقال في الرد (قوله كبر لفظ الطلاق) بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقك قد طلقك او انت طالق قد طلقك او انت طالق وانت طالق (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۳/۲۹۳ ط صعيد كراتشي

(۴) وادى طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها وصحت بذلك او لم ترض (الهدية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۴/۳۹۹ ط مكه شركة علميه ملتان

۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۴۷) عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”جاؤ تم کو تین طلاق“ مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے شراب کے نشہ میں اپنے ماموں کے دھمکانے پر قاضی کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دیدی بیوی کا کوئی قصور نہیں نہ بیوی بد چلتی نہ بعد زید اپنی نوکری پر گیب ہوا تھا تو زید کا ماموں اور زید کا باپ زید کی بیوی کو بیٹیکے سے لینے گئے زید کے سر سے کچھ بھٹکا زید کے ماموں اور باپ کا ہوشیا تو ماموں نے یہ کہا کہ ہم تمہاری لڑکی کو طلاق دلوادیں گے۔ جب زید اپنی نوکری پر سے چھٹی نیلر مکان گیا تو زید کے ماموں نے زور دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ میں تم کو گولی سے مار دوں گا اس پر قاضی کو بلا کر اور زید کے والدہ وغیرہ کو بلا کر طلاق دے دی اور اس کی بیوی بہت پریشان ہیں اور شرعی مسئلہ چاہتے ہیں کہ یہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟ اگر طلاق ہوگئی ہو تو پھر نکاح کس صورت سے ہو سکتا ہے اور حلالیت مجبوری شرع کیا اجازت دیتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۱۸۸ رضاعی کا سنبھل (دہرہ دون) ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۳: نوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۴۸) طلاق تو ہوگئی، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو اب بدون طلاق نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۲) اگر تین طلاقیں نہ دی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں!

(سوال) (۱) کسی نے اپنی زوجہ کو گزشتہ سال تین طلاق پان دے دیا تھا پھر اسی مطلقہ عورت کو اپنے مکان میں رکھا مائیں زوجہ و زوجہ کے دستور کے مطابق سب کچھ ہوا الغرض اس کی تحلیل جائز ہوئی یا نہیں اگر تحلیل جائز ہے تو تحلیل سے قبل نہ کورہ عورت کو عدت کرتی ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۳

(۱) فالصريح قوله انت طالق ومطلقه وتطلقك فهذا يقع به الطلاق الرجعي ولا يعترف الى البينة لانه صريح فيه لعملة الاستعمال (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۳۵۹/۲ ط شركة علميه ملتان)

(۲) ويقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ليدخل السكران ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا انفراة بالطلاق (درمختار) وقال في الرد (قوله ليدخل السكران) اي فانه في حكم العاقل زجره فلا ما فاة بس قوله عاقل و قوله آتاني او سكران (ها مش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او نسبي في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره مكاها صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۴) اذا كان الطلاق بابا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما ينصل به ۴۷۲، ۱ ط مكتبه ماجديه كونه)

محمد عبدالوہاب صاحب (رامپور) ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵ھ م ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء
(جواب ۳۴۹) جس عورت کو تین طلاقیں دیدی تھیں اس کو اپنے پاس رکھنا اور زوجین کی طرح
تعلقات قائم کرنا حرام ہے اس کو فوراً علیحدہ کرنا چاہیے اور بعد عدت کے وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح
نہ کرے اور وہ صحبت کرنے کے بعد طلاق دیدے اور اس کی عدت بھی گزر جائے جب زوج لوگوں کے ساتھ
نکاح ہو سکے گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئی

(سوال ۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک وقت دیدی جس کو ۶-۷ ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے
حقوق دینے کے بعد سے اب تک وہ عورت اپنے والدین کے گھر نہیں گئی بلکہ اپنے شوہر ہی کے گھر اس
امید پر رہی کہ قرآن وحدیث کی رو سے تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد جو صورت حلال ہونے کی ہو وہ
نہ کرے پھر پہلے ہی شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح ہوتا کہ اپنے پہلے ہی شوہر کے ساتھ رہ کر زندگی بسر کرے
مگر اس عورت کا پہلا شوہر (جس نے طلاق دے دیا ہے) کسی صورت سے راضی اور خوش نہیں ہوتا ہے کہ
میرا نکاح پہلی بیوی سے دوبارہ ہو ایسی حالت میں مرد عورت کے لئے جو بہتر طریقہ ہو تحریر فرمائیں (۲)
اس عورت کی گود میں دوسری لڑکی بھی ہے (۳) جس سستی کا یہ واقعہ ہے وہاں کے کچھ آدمیوں کی رائے
ہے کہ جس صورت سے ممکن ہو یہ عورت پہلے ہی مرد کے پاس رہے مگر مرد اس کے باطل خلاف ہے (۴)
جس مرد نے طلاق دی ہے اس سے باپ اور بڑے بھائی (جو حرم کے مالک و مختار ہیں) کا بھی زور ہے کہ اس
عورت سے دوبارہ نکاح کر کے اپنے گھر میں رکھو مگر مرد کسی کے کہنے سے راضی نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ
سے مرد کو سستی کے کچھ لوگ اور اس کے باپ بھائی دھمکی دے رہے ہیں کہ دوبارہ نکاح ضرور کرو لہذا
ایسی صورت میں مرد کی رضامندی کا خیال کیا جویا عورت کی؟ (۵) غالب مان ہے کہ مرد کسی صورت
سے دوبارہ نکاح کرنے کے لئے راضی نہیں ہوا تو سستی کے کچھ لوگ اور عورت دین مر کے لئے مطالبہ
کریں گے ایسی صورت میں مرد کو کیا کرنا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۴ محمد شمیم الدین صاحب (ضلع

ساوان) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۵۰) جب کہ خاوند نے تین طلاقیں دیدی ہیں تو عورت مظاہرہ مغلطہ ہوگئی

۱. ومعدده انه لو وطها بعد الثلاث في العدة بلا نکاح عالما بحرمتها لا تحب عدة اخرى لانه وما في البراوية طلقها
بلاا و وطها في العدة مع العلم بالحرمه لا تستأنف العدة بثلاث حیص ورحمان اذا علما بالحرمه ووجه شرائط الاحصان
ہامش رد المحتار 'کتاب الطلاق' باب العدة مطلق فی وطء المعنہ بشہة ۵۱۸ ۳ ط سعید کراتشی
۲. وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و نثین فی الامۃ لم تحل له حی تکبح ورجا غیرہ نکاحا صحیحا و بدخل بها ثم
ضمها او بموت عہد کما فی الہدایۃ و الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ
لمطلقة وما یصل بہ ۴۳: ۱ ط مکنہ ما جدیدہ کوئٹہ

ہے، بلکہ خاوند کے ذمہ عورت کا مرد واجب الادا ہو گیا وہ اپنا مرد وصول کر سکتی ہے۔ (۱۰) طلالہ کے بعد اس شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن اگر شوہر دوبارہ نکاح کرنے پر راضی نہیں ہے تو اس کو مجبور کرنا بھی نہیں اور بدولت طلالہ اس شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہی نہیں (۱۱) طلالہ کی جائز صورت کسی مقامی عالم سے دریافت کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کا نندہ دہلی

شوہر نے بیوی کو تین بار ”طلاق“ طلاق“ طلاق“ لکھ کر طلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع کرنے کی کیا صورت ہے؟

(سوال) زید نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا بندہ کو طلاق طلاق تین بار لکھ کر طلاق نامہ دیا زاب بعد اپنے کے پرندامت آئی اور اب پھر دوبارہ بندہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو ازروئے شرع شریف بتلایا جائے کہ کس صورت سے بندہ اس کے نکاح میں آسکتی ہے طلالہ یا غیر طلالہ۔ ایک دوسرے شخص عمر نے اپنی عورت کو عرصہ گیارہ سال ہوئے طلاق دی طلاق نامہ مروجہ لکھ کر دیا جو عموماً تین طلاق ہی کا ہوتا ہے اس طلاق نامہ کی نقل دستیاب نہیں ہوئی اب عمر مذکور اپنی سہیلہ عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے اس کے لئے بھی ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ المستفتی عظیم عبدالکریم فاضل الطب والجرأحت

(جواب ۳۵۱) دونوں صورتوں میں جب کہ تین طلاقیں دی گئی ہیں تو عورت مظاہرہ معطل ہو گئی اور اب وہ اپنے شوہروں کے نکاح میں بدولت طلالہ کے نہیں آسکتیں۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کا نندہ دہلی

شوہر نے کہا ”میں نے اس بیڑھے کی بیٹی کو شادی دو طلاق دیدیا ہے“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ دو یا تین؟

(سوال) ایک شخص مسکمی ادا حسین نے حالت غضب میں بہ بہت عقل و ہوش برسر مجلس اپنے سر کی طرف جو اس وقت مجلس میں موجود تھا اشارہ کر کے کہا کہ میں نے اس بیڑھے کی بیٹی کو دو طلاق دیدیا۔

(۱) وطلاق المدعة ان يظن لها ثلاث نكسة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع وكان عاصيا (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما نحل به المصقة ۲ ۳۵۵ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان)

(۲) لا خلاف لا حد ان تاحيل المهر اى عابة معلومة نحو شهر او سنة صحيح وان كان لا الى عاية معلومة فقد احتجبت المباح فيه قل بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان العابة معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت الا يرى ان تاحيل النهر صحيح وان لم يصح على عابة معلومة كذا في المحيط (الفتاوى الهندية) كتاب النكاح باب السادس في المهر الفصل الحادى عشر في مع المراء نفسها بمهرها والتاحيل في المهر وما يتعلق بها ۱ ۳۱۸ ط مکتبہ ماحديه كونه)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة انفس في الامة لم نحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا وبذلك بها ثم يظن لها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى ” فان ظننھا فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره“ والمراد الطئفة الثالثة (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما نحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان)

(۴) لا يکسح مطلقة من نكاح صحيح باء بها اى ثلاثا لو حرة و تنس لو امة حتى يظاها غيره ولو المهر مرافق يجامع مثله نكاح (المر المحار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب الرجعة ۳ ۴۰۹ ط سعید کراتنى)

آخر کے بہرے ایک شخص مسمیٰ عبدالمصعب نے اس کو کہا کہ تو نے یہ کیا کیا امداد حسین نے اس کو کہا کہ عورت کی حرکات ناشائستہ سے میرا بیٹ بادل جس سیاہے پھر اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بڑھے کی بیٹی عاتشہ خاتون کو میں نے طلاق دے دیا ہے اب عرض خدمت میں یہ ہے کہ مذکورہ عاتشہ کی پر تین طلاقیں واقع ہوئی ہیں وہ طلاق اور جملہ اس بڑھائی بیٹی عاتشہ خاتون کو میں نے طلاق دے دیا کہ اس کا کیا معنی ہوگا ہم لوگ جب حیرت میں پڑے ہیں کہ طلاق دو طلاق کس قسم کی طلاق ہے از روئے مہربانی تحقیق جواب ارقام فرمائیں اور آدمی جاہل ہے کہتے ہیں کہ میں طلاق کے معنی نہیں جانتا میری نیت دو طلاق کی تھی اس کا یہ قول شرعاً قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۸۵ مولوی حکیم قاری منیر الدین صاحب (برما) ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ تکمیل اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۵۲) اگر وہ طلاق کے معنی نہیں جانتا تھا (اس پر اس سے حلف لیا جائے) تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑیں، اگر وہ جانتا تھا کہ طلاق کے معنی تین ہیں تو تین طلاقیں پڑیں اس صورت میں نیت کا اعتبار نہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ سہ ماہی نکاح کا نکاح مراد کے ساتھ ہوا لیکن صرف چار مہینے نکاح اپنے مالک کے گھر رہی اور بعد میں مناقشہ ولی بخش بائین زن و مرد ہوئی نکاح چار مہینے کے بعد اب تک اپنے میکے میں رہتی تھی اور نکاح کا نزاکت بھی میکے میں پیدا ہوا رہنمائی کی کیفیت اور واردات مندرجہ ذیل ہے۔ اس عرصہ میں سال میں دو تین دفعہ بھرت آدمی شریف وغیرہ شریف مراد کے گھر جا کر صلح کرانے کی غرض سے گفتگو چھیڑ آرتے تھے لیکن مراد حاضرین مجلس (صلح کرانے والوں) کو یہی جواب دیتا کہ میں نے نکاح و طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور وہ مجھ پر حرام حرام ہے اب نکاح کے والدین و دیگر رشتہ داروں نے سوچا کہ اس کو ہمیشہ گھر بٹھایا جائے یا نکاح کیا جائے اب آپ مطلع فرمائیں کہ نکاح مطلقہ سمجھی جائے یا وہ اپنے مالک مراد کے گھر آباد ہو سکتی ہے اس وقت یہ تحریر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر لکھی گئی ہے اس میں فرق نہیں ہے۔ نشانی انگوٹھ حسب ذیل ہے۔

۱، (قوله اولہ یوشیہ) صراح الصریح لا یتاح الی البیۃ ولکن لا بد فی وقوعہ قضاء و دیۃ من قصد اضافة لفظ الطلاق الیہا عالمہ بمعادہ ولم یصرفہ الی ما یحملہ کما افادہ فی الفتح و حقیقۃ فی النہر احترازاً عما لو کثر مسائل الطلاق بحصر بیۃ او کتب ما فلا من کتب امری ضلک مع النقص او حکمی یمس عہد فانہ لا یقع اصلاً ما لم یقصد زوجتہ و عما لو لفظہ لفظ الطلاق فلفظہ بہ عبر علمہ بمعادہ فلا یقع اصلاً علی ما اقول بہ مشایخ اور جہد صیانۃ عن التلیس . خامس رد المحتار مع الدر المختار . کتاب الطلاق . باب الصریح . مطلب فی قول البحر . ان الصریح یتاح فی وقوعہ دیۃ الی البیۃ ۳ . ۲۵۰ ط سعید کراتشی)

۲، فی صریح قوله انت ضلک و مضطرب و طعنک فہذا یقع بہ الرجمی ولا یعتقر الی البیۃ لانہ صریح فیہ لعلیۃ الاستعمال) الہدایۃ . کتاب الطلاق . باب ایتاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط شركة علمہ ملتان)

انٹونی میاں احمد گوپیر اسکند چٹ نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ انٹونی مراد گوپیر اسکند چٹ نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰
 انٹونی مر محمد گوپیر اسکند چٹ نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ مر رمضان گوپیر چٹ نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ وغیرہ
 اس کے علاوہ اور بھی بھڑت آدمی تھے جس میں چند ضروری اور شریف لوگوں کے حلقہ انٹونی تھے نگلوں سے
 تاکہ جناب کو تسلی ہو۔ المستفتی نمبر ۲۵۳۴ سید ظہور الحسن شاہ صاحب (ضلع لاہل پور) ۲۹ جمادی الثانی
 ۱۳۵۸ھ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۵۳) اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اپنی بیوی کو طلاق مغالطہ دے چکا ہے۔ تو اس
 صورت میں اس بیوی عدت سے جدا دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان ائندہ لاہلی

طلاق اور مر کے متعلق احکام

(سوال) (۱) مسماۃ حلیمہ زوجہ امہ نش دوکاندار روٹی میٹن جا کھلنے بوقت لڑائی اپنی بیوی کو کہا کہ یا تو باز
 آج ورنہ میں تجھے حلاق دے دوں کالور کی الفاظ اثر سے پہلے کئی مرتبہ کہے اور اسکے بعد مجلس عام میں چار
 پانچ دفعہ کہا۔ طلاق طلاق۔

اور کہا کہ اب میری طرف سے تو طلاق ہے اور سب مجمع کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ بس میں نے طلاق دے
 دی ہے اس نے ساتھ میں یہ بھی قرآن شریف کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اب اس پر ازارہ کھولوں تو اپنی ماں اور
 بہن پر کھولوں اور یہ غلط بھی بعد اس موقع کے قسم کے ساتھ کئی مرتبہ دہرائے گئے تو ان کا نکاح قائم رہا یا
 طلاق ہو چکی ہے۔

(۲) امہ نش خاوند مسماۃ حلیمہ روٹی کی دوکان کرتا ہے اور مسماۃ حلیمہ بھی دوسری روٹی کی دوکان کرتی ہے مسماۃ
 حلیمہ کی دوکان بستی میں ہے اور امہ نش کی دوکان ریٹوے حدود میں ہے اس حالت میں جب کہ ان کی
 طلاق ہو گئی ہو اور ان کا آٹا چٹائیہ ان چٹائیہ کسی قسم کی ایک دوسرے کی آمد لویا کھانا پینا باقی رہے تو اس معاملہ
 میں شرع شریف کا کیا حکم ہے۔ ان کا یہ معاملہ قائم رہنا چاہیے یا نہیں اور نہیں تو کیا عام مسلمان ان کی
 دوکان پر کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ باقی ان کا باہمی جھگڑا بھی بھی پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور امہ نش خاوند حلیمہ یہ
 کتنا رہا کہ تو باز آج ورنہ میں تجھے حلاق دوں گا۔

(۳) اگر ان کی حلاق ہو چکی ہو تو ان کا دوبارہ نکاح کس صورت میں ہو سکتا ہے؟

(۱) والذی ثلاث مفرقة (درمختار) وقد فی الرد (قوله ثلاث مفرقة) کما بکلمة واحدة لا اولی و ذهب جمهور
 الصحابة والتابعين و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (اها من رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق
 ۲۳۳ ط سعید کرائشی، وقد فی المعنی وان طلق ثلاثا بکلمة واحدة وقع الثلاث و حرمت علیه حتی تکف روحا
 شره ولا یرق بین قبل الدحول و بعده روی ذلك عن ابن عباس و ابن عمر و عبد الله بن عمرو و ابن مسعود
 و س و هو قول اکثر اهل العلم من التابعين و لاسه بعده (المعنی لاس فدا مہ کتاب الطلاق) باب طلاق الثلاث بکلمة
 واحدة فصل ۲۸۲ ۵۸۲ ط دار الفکر بیروت

(۲) قال الله تعالی ولا تعزوا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب احله (الفرقة: ۲۳۵)

اور جب زینہ نے جہیز نہیں ایک فیہ عورت کی طرح اس ورہنا چاہیے۔ محمد کثیت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

تین طلاق کے بعد عورت عدت پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال) مسماۃ زینب دختر ناسنہ پکڑ تھند پنجاب کا نکاح صغریٰ میں وضع سیالوٹ میں ہوا اور باغ ہو کر
بہی چہرہ عرصہ وہ اپنے خہند کے ہمراہ آباد رہی اس کو خہند کی طرف سے سخت تکالیف دی گئیں بالآخر ایک روز
اس کے خہند نے اس کو زہانی ط. ق. دے دی تین مرتبہ اور مثل ماں بہن اپنے اوپر حرام قرار دیا اس کے بعد
یہاں سے رہا رفت کیا جو سند یافتہ نہیں تھے انہوں نے کہا کہ ساتھ مسلمانوں کو مہانا کھاؤ نہ ساتھ تہند
دو اور ساتھ لوے مسجد میں دو چنانچہ اس نے ساتھ مسلمانوں کو مہانا کھلایا لیکن تہند ہاروئے نہیں اپنے چند ماہ
بعد پھر مسماۃ کو اس کے کمر سے اپنے والدین کے آئی عرصہ دو سال کا ہوا مسماۃ نے اپنے خہند کو
رہنہ ڈنوس دیا کہ یا تو اس کو زہاد دے یا نہ ہاؤ کرے لیکن خہند نے اس کو کھر لے گیا اور نہ زہاد دیا پھر اگر
پھر دو آدمیوں کے روئے زہانی طلاق تین مرتبہ دے دی اور اب مسماۃ کو کاراؤ نکاح ثانی کرنے کا ہے ؟

(جواب ۳۵۵) اگر سوال کا بیان کردہ واقعہ صحیح ہے تو چکی سی مرتبہ جب کہ خہند نے تین حلقے دیدی
تھیں مکتوحہ اس پر حرام ہوگئی تھی اور جن ماہیں نے ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور ساتھ تہند دینے
اور ساتھ لوئے مسجد میں رکھنے کا فتویٰ دیا تھا وہ فتویٰ غلط تھا عورت کو پہلی ہی دفعہ کی تین طلاقوں کے بعد عدت
پوری کرنے دوسرے شخص سے نکاح کر لینے کا حق تھا اور جب دوسری بار بھی وہ تین حلقے دے لیا تو اب
شبہ کی کیا بات رہی۔ محمد کثیت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

حالہ میں جب شوہر ثانی بغیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی

(سوال) زید نے اپنی عورت سلیمہ وطبق مغلطہ دی بھی پھر سلیمہ نے عدت کے لیم گزار کر عمر و سے حالہ
رایہ عمر و نے خلوت صحیحہ کے بعد سلیمہ کو طبق مغلطہ دیدی لہذا سلیمہ نے عدت گزار کر اپنے پہلے شوہر زید
سے دوبارہ نکاح کر لیا زید کو نکاح کے چند دن بعد پتہ چلا کہ عمر و نے غصت صحیحہ کا موقع ملنے کے باوجود سلیمہ کو
چھو ایک نہیں دہلی نہ کرنے کی وجہ ممکن ہے یہ بھی ہو کہ عمر و نامرد ہو کیونکہ اس واقعہ کا پتہ زید کو سلیمہ سے
نہیں کرنے کے بعد چلا اب اب فرمایا کہ زید اور سلیمہ کا یہ نکاح ازروئے شریعت صحیح ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں
تو اس کا تدارک اب کس طرح ہوگا ؟ المستفتی تمیل احمد آباد محلہ سید وارہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء
(جواب ۳۵۶) سلیمہ کی بات کی تصدیق عمر و سے کرنی چاہیے اگر وہ بھی دہلی نہ کرنے کا اقرار کرے تو زید اور

۱۔ وان كان لطلاق ثلاث في الحرة و بسن في الامه له تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و بدخل بها ثم
ينكحها او يمتع بها والا حل له قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة
الثلاث الهديا كتاب الطلاق ص ۲۹۹ ط شوكه عليه ملان

سیدہ کو علیحدہ ہونا چاہیے کیونکہ ان کا یہ نکاح چڑ نہیں ہوا، عمر و اُرو ملی کر کے کلمہ دے ہو تو اس کی بات صحیح ہوگی اور عورت کی بات معتبر نہ ہوگی نکاح قائم رہے گا۔ ۱۰) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی
نیا سیدہ کی بات کی تصدیق کرنا ضروری ہے اگر دریافت کرنے کے باوجود عمر و سبب شرعیاً اوب خاموش
ہے تو کیا کیا جائے؟ عقل احمد آبادی
سیدہ کی بات کی تصدیق کرانی ضروری ہے عمر و اُرو ملی سے انکار نہ کرے تو وہ اس کا اقرار سمجھا جائے گا۔ محمد
کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی

تین طلاق کے بعد عورت مرتد ہوئی پھر مسلمان ہو کر پہلے
شوہر سے بغیر حلالہ کئے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
(المجمیعہ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی بندہ کو حلالہ کیا بعد بندہ مرتد ہوئی اور کچھ عرصہ کے بعد تائب ہو کر
مسلمان ہوئی اب زید اس سے بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
(جواب ۳۵۷) ارتد از زوجہ معتقد سے طلاق ثلاث کا حکم باطل نہیں ہوتا ضرورت تنزیل باقی رہتی
ہے۔ ولو اردت المطلقة ثلاثا ولحققت بدار الحرب ثم استرقها او طلق زوجته الامة لتبين ثم
ملكها ففيها تين لا يحل له الوطى الا بعد روح اخر كذا في المهور الفائق ۲۰ محمد کفایت اللہ انظر لہ

حنفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں مسند اہل حدیث پر عمل چڑھتا ہے یا نہیں؟
(المجمیعہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) زید حنفی الذہب نے اپنی بیوی بندہ کو ایک مجلس میں حالت غیظ و غضب و مرض میں بیک زبان
تین طلاقات دے دیں پھر پچھتاوا کر نام ہوا کہ تہ ویران اور باں پتہ ویر ہو چکیں گے اشد ضرورت میں
مفتی اہل حدیث سے فتویٰ طلب کیا وہاں سے فتویٰ آیا کہ صرف ایک ہی طلاق ہوگی نہ زید نے رجوع کر لیا

۱) ہون كان الطلاق ثلاثا في الحرة وتبين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم
يضمها او يموت عنها والا صل فيه فوله تعالى فان ضلقتا فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والبراءة الطلقة
الثالثة (الهدية كتاب الطلاق) باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مكنه شرکه علمیه ملان)
۲) وفيها قال الروح الثاني كان النكاح فاسدا و لم يدخل بها و كذبته فقولوا لها و قل في الرد و قوله فاقول لها كذا في
لحرق و عبارة الزاوية ادعت ان الثاني حائضا و بكر الحماص حجت ثلاث و على القلب لا و مثله في الفتاوى الهيدية عن
الخلاصة و يعارض قوله و على القلب لا ما في الشرح و البحر و هو قال دخل بي النسي و الثاني مبكر فاعتبر قوله و كذا
في العكس (هدى رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الرجعة ۳ ۴۱۸ ۴۱۷ ط مسند كرسى)
۳) الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق باب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و متصل به ۱ ۷۳ ط مكنه
ما حيد كونه)

ابن عباسؓ سے علماء مفتی اہل حدیث پر کلمہ کا فتویٰ لگا دیا اور متاخذ کا حکم دیا اور مسجد میں آنے سے روک دیا یہ فیصلہ جائز ہے؟ اور کیا ائمہ متقدمین میں سے کوئی اس کا قائل تھا یا نہیں؟

(جواب ۳۵۸) ایک مجلس میں تین علماء قیام کرنے سے قیوں طہ قیوں پڑ جانے کا مذہب جمہور علماء کا ہے اور ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے جہاد فی سبیل اللہ کے قائل اس کے قائل ضرور ہیں کہ ایک عاقل راجحی ہوتی ہے اور یہ مذہب اہل حدیث نے بھی اختیار کیا ہے اور حضرت ابن عباسؓ اور عائشہؓ و عمرؓ و ابن ابی بکرؓ سے منقول ہے، پس کسی اہل حدیث کو اس قسم کی وجہ سے کافر کہنا درست نہیں اور نہ وہ قابل متاخذ اور نہ مستحق اخراج من مسجد ہے۔ ہاں مفتی کا اہل حدیث سے فتویٰ حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا تو یہ باقاعدہ فتویٰ ہے، لیکن اگر وہ بھی مجبوری اور اضطرار کی حالت میں اس کا مرتکب ہو، تو قابل وار گزر ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ عقائد پر

حالات کی کیا تعریف ہے اور حالات کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

(المجموعہ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) شرح شریف میں حالات کس کو کہتے ہیں؟ بعض حالات میں مروجہ حالات عمل میں لاتے ہیں کس سے حالات کرتے ہیں بعض مفتی ان پر جو کلمہ کا فتویٰ دیتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث شریف لعل رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل لہ کا کیا مطلب ہے؟ (جواب ۳۵۹) مشافہہ عورت کی عورت سے نہ ہونے سے تاج کرتے اور پھر اس سے طلاق یا موت زوجین

۱۔ وقد اختلف العلماء، فبعض قال لا امر به بل طلاق باللفظ لفظي، وملك و ابو حنيفة واحمد و جدهما العلماء من نسبوا والحنيف بنع ثلاث وقل طاريس و بعض اهل الظاهر لا يقع بدلت الا واحدة وهو رواية عن الحناح من ربيعة و محمد بن اسحق و المشهور عن الحناح من اوطافه لا يقع به شيء وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن اسحق سرح الصحيح لیسلم للعلامہ شیخ کی کتاب الفی حدیث باب طلاق الثلاث ۴۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراچی،

۲۔ وقد نسب بعض عن اكثرهم صرحوا بدفع الثلاث ولم يظهروا مخالف فاما بعد الحق الا الصلابة وعن هذا قلوا حكم حاكم ما به و حدة لم يفسد حكمه لانه لا يسوغ الاحتياط فيه فهو حلال لا احتياط و هامش رد المحتار کتاب الفی حدیث ۲۲۳ ط سعید کراچی،

۳۔ فی لمحتصی عن محمد فی المسند لا يقع به شيء منه حوزہ انتہی وهو قول انصاف و لمحتصی تفہیمہ یصح فی بعض بل محکم عن اہل عدل و درمجاہ۔ وفی فی الرد وقوله بل افاء عدل الخ و فی البحر عن الرابرة و عن اصحاب مدحوا ومع من ذلت وهو انه لو افسى ففسد عدلا ففناه بطلان لیس حل له العمل بغيره و مساکھا و روی اوسع من هذا وهو انه لو افاء عقب بالحل به ففسد بحر و بحرمه بعد ما عطل بالفساد الاولی فانه یعمل بقوی النبی فی حق امرأه حری لا فی حق لاولی و یعمل بکلام النبوی فی حدیث لکن لا یفی به و هامش رد المحتار مع الدر المعجاز کتاب الفی حدیث باب نفع ۳۴۶ ط سعید کراچی، وفی فی الدر ولا بأس بالنقد عند الضرورة لکن بشرط ان یرد جميع ما یوجه ذلت الادعاء، رد المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الفی حدیث ۳۸۲ ط سعید کراچی، وفی فی شرح عقود رسالہ النبی و نہ عموما۔ لم یضطرر له یعمل بدلت لیسلم کما قلنا و ان المعنی له الافاء به للمضطر فامر من له لیس له یعمل بالنقص و الافاء به مضطرب علی غیر موضوع ضرورة کما عمنه من مجموع ما قررناه و الله اعلم بالصواب سرح عقود رسالہ النبی ص ۵۰

وجہ سے غلیظہ ہو کر پہلے زوج مطہق کے لئے حلال ہو جاتی ہے اس کا نام طلاق ہے (۱) لیکن زوج اول یا زوجہ اس کے کسی وی کی طرف سے زوجہ بنی سے یہ شرط کرنی کہ وہ طلاق دیدے اور زوجہ بنی کا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرنا یہ حرام ہے اس میں فریقین پر لعنت کی گئی ہے حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ تحلیل کی شرط کر کے نکاح کرنا موجب لعنت ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ عقد عنہ رہ۔

تیسرا سوال باب طلاق بائن اور رجعی

شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے" بیوی نے جواب میں کہا "اچھا مجھے طلاق دیدو" تو کیا علم ہے؟ (سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا "اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے" اس کی بیوی نے جواب میں کہا "اچھا یا نبی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دے دو یا ابھی بات ہے میں طلاق دے دو گی شوہر خاموش ہو گیا طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۲۳ احمد مجتبیٰ گورنمنٹ اسکول ایڈریج الاول ۱۵۳۵ھ ۱۸ جون ۱۹۳۳ء (جواب ۳۶۰) شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے بیوی نے جواب میں کہا "اچھا یا نبی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دیدو یا ابھی بات ہے میں طلاق دے دو گی ان چاروں صورتوں میں سے کوئی صورت واقع ہوئی ہو اس کی بیوی پر آپ حاکم رجعی پڑتی رحمت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ و علی

- (۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او ثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً و يدخل بها ثم يظفرها او يموت عنها (الطحاوی الہدیۃ) کتاب الطلاق: باب السدس فی الرجعة فصل فيما تحل له المطلقة وما يتصل به (۷۳۱ ط ماجدہ کوئٹہ)
- (۲) وكره المروج للثانی تحريماً لحدوث لعن المعلن والمحلل له بشرط التحلل كزوجتك عني ان احللتك واحللت لاول بصحة النكاح و بطلان الشرط فلا يحرر علي الطلاق كما جفعه الكمالي (النفی قولہ) اما اذا اصمرا ذلك لا يكره و كان الرجل ماحوراً لقصد الاصلاح (درمختار) وقال في الرد: قوله بسقوط التحليل) توبل للحدیث بحمل اللعن علی ذلك (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: باب الرجعة ۳ ۴۱۵ ط سعید کراچی)
- (۳) والفاظ الطوقین ثلاثه تحیر و امر بید و مشبهه قال لها احتاری او ترك يدك بوی تعویض الطلاق (درمختار) وقال في الرد (قوله قال لها احتاری) ولو قال لها احتاری الطلاق فصلت احتوت الصفاق فهي واحدة رجعية لانه لما صرح بالطلاق كان التحير بين الاتيان بالرجعي و تركه (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: باب تعویض الطلاق ۳ ۳۱۵ ط سعید کراچی) چونکہ حملہ رُجعی مستقبل کا صیغہ ہے لیکن وہ بی بی کی نسبت دوسرے لینے پر معتق تھا لہذا جب بی بی کی چہرہ اور لے لینا معلوم ہو گیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔
- (۴) و اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدها (الہدیۃ) کتاب الطلاق: باب الرجعة (۳۹۴ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان)

نہی تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال ۱) عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرے شوہر نے میرے سامنے تین طلاق دی ہیں اور شوہر انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے تین طلاق پر کبھی نہیں دیا۔ صرف دو طلاق۔ گو کہ کسی کے پاس نہیں تو اس صورت میں اس کا قول معتبر ہوگا؟ نیز شوہر رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اور اگر کوئی دوسری صورت ایسی ہی پیش آئے جس میں شوہر شک و تردد ظاہر کرتا ہو تو کیا حکم ہوگا؟
(۳) اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو تین طلاق دیتے ہوئے سنے اور شوہر منکر ہو تو اس عورت کو شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) فی زمانہ ہندو مت میں شرعی قضیہ نہیں بھی موجود نہیں تو رفع زنا کے لئے شرعی فیصلہ کی کیا صورت ہوگی فریقین کسی کو حکم مقرر کر کے یا پناہ سے اگر فیصلہ حاصل کریں گے معتبر ہوگا یا نہیں؟

(۵) اگر شرعی حکم مسئلہ شرعی سے ناواقف ہوں تو وہاں کا مفتی یا کوئی اور شخص قضا کا حکم بتا سکتا ہے یا نہیں؟
یہ اتوجروا۔ المسفنی نمبر ۳۸۲ مبداء لطیف قحی (ضلع اعظم گڑھ) یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ ۱۳
ست ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۶۱) (۱) اگر نہ جب تین طلاق کی مدعی اور شوہر تین کا منکر اور دو کا مقرب ہے تو اس صورت میں حکم، یانت (ہندو مت) یہ ہے کہ واقع میں تین طلاق کی ہیں تو طلاق مغلط ہوئی اور دودی ہیں تو حق رجعت ہے (۲) لیکن اگر فریقین حکم، یانت پر قانع اور مائل نہ ہوں تو حکم قضا یہ ہے کہ یا تو عورت تین طلاق کا ثبوت (پہنچاؤ) پیش کرے ورنہ شوہر سے حلف لے کر اس کے موافق دو کا حکم دیا جائے گا (۳) اور اس وان صورت میں ظاہر کے لحاظ سے رجعت کا اختیار ہوگا (اگرچہ فی الحقیقت قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اسے رجعت کا کوئی حق نہیں رہا ہے) سوال دوم کا حکم بھی یہی ہے۔

(۳) اگر عورت نے خود شوہر کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں تو اس کو شوہر کے پاس رہنا جائز نہیں جتنی دینہ وہ اس کے لئے حلال نہیں رہی استلزام نفس کی سنی کرے۔ (۴)

۱) وما ادعی ان یطلقها فلا فی طهر واحد بكلمة واحدة او بکلمات معروفة فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكن عاصيا
(الفردی الہدیۃ: کتاب الطلاق: الباب الاول فی تفسیرہ ۱۵ ۳۴۸ ط مکتبہ ماحدیہ: کوئٹہ)

۲) واد طلق الرجل امراته نطقاً وجمعة او نطقاً فمرة ان يراجعها في عدتها (الهداية: كتاب الطلاق: باب الرجعة ۲ ۳۹۹ ط مکتبہ شریعہ علیہ ملتان ۳) وبس القاصی المدعی علیہ عن الدعوی فیقول انه ادعی علیک کذا فمما دا بقول بعد صحبتها والا تصدر صحبة لایسان لعدہ وحب حواب فان افرطها او ابکر فبرهن المدعی قس علیہ بلا طلب المدعی والا یبرهن حلفه الحاکم بعد طهره (الدر المختار مع هامش رد المختار: کتاب الدعوی ۵۷۱۵ ط سعید)

۳) (والفرقة كالفقاصی اذا سمعته او احراها عدل لا یحل لها تمکینه والفقوی علی انه لیس لها قتلہ ولا یقتل نفسها بل مدعی نفسها بمال او نهر) کما انه لیس له قتلها اذا حرمت علیہ وکلمة هرب ردتہ بالسحر و فی الزاریة عن الا ور حدی انہا ترفع الامر الی القاصی فان حلف ولا یبینه لها فلا ثم علیہ (هامش رد المختار: کتاب الطلاق: باب التصريح: منقلب فی قول الحر ان التصريح یحتاج فی وقوعه ذبنة الی الیہ ۳ ۲۵۱ ط سعید کراتشی)

دی، ایجاب و قبول کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا؟

(سوال) بحروزیدہ دو بیوی ہیں جس میں بحروزیدہ نے ایک بیوہ عورت سے جائز طریقہ سے نکاح کیا اور چند روز اپنے پاس رکھنے کے بعد اس کو اس شہ پر یہ تعلق بحروزیدہ نے ناجائز ہے جس سے زیدہ نے ماریٹنی اور ماریٹنی کی حالت میں زیدہ نے دو طلاقیں صدقہ دیدیں تیسری مرتبہ دینا چاہتا تھا کہ زیدہ کی والدہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جس سے تیسری صدقہ نہ دے سکا۔ بعد میں وہی وہ مکان سے نکال دیا وہ اپنی بہن کے پاس چلی گئی جس نے ۶۰ صد زحانی سال جو چکا بنانے فقہ چھ نہیں دیا یہ واقعہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء کا ہے اب کسی وجہ سے زیدہ پھر چاہتا ہے کہ مطلقہ عورت سے نکاح کر لیں تو بلا حد سے زیدہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۷۰۸ امید ان میں ۱۰ مئی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۴) اگر زیدہ نے نہ نف ۱۰۰ قیں دیں تھیں تین نہیں دی تھیں تو زیدہ اپنی مطلقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ حد نہ ورت نہیں مگر عورت کی رضا مندی شرط ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ، ولی

شوہر نے کہا "میں نے تجھے صدقہ دیدی تو میری بہن کی مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زیدہ نے اپنی بی بی بندہ سے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک بار کہا کہ میں نے تجھے طلاق دیدی تو میری بہن کی مانند ہے اور بعد میں بھی کئی آدمیوں سے کہا کہ وہ میری بہن کے مانند ہے اسے اپنے گھر میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ بعد طلاق دینے زیدہ کے بندہ اپنے باپ کے گھر آگئی جس کو آج چار مہینے کا عرصہ ہوا لیکن اب زیدہ متنازعہ ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دیا اور وہ دو عورتیں جن کے سامنے اس نے طلاق دی تھی زیدہ کے درجہ سے کوئی نہیں دیتی ہیں کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۹۹۰۔ بیت حسین

نبیہ شریف کمر رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۵) ایک دفعہ صریح طلاق دینے کے بعد توجرت کر سکتا تھا (۲) مگر تو میری بہن کے مانند ہے ان الفاظ سے طلاق بائن ہو جاتی ہے (۱) پس اگر ان الفاظ کے گواہ موجود ہوں تو طلاق بائن کا حکم دیا جائے گا۔

۱۔ اذا كان الطلاق باب دون الثلاث منه ان يزوجها في العدة وبعد انفصالها (الفتاوى الهيدية: كتاب الطلاق: الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۷۲ ۱ ط ماحديه: كونه (۲) اس لئے کہ یہ نکاح جدید ہے و بعد ما يباح من احدهما و قبول من الآخر بالدر المختار: كتاب النكاح ۹۳ ط سعيد كراشى) (۳) اذا طلق الرجل امرأه بطلاق رجعية او بتلقين منه ان يراجعها في عديتها وصب بذلك او لم ترض (الهداية: كتاب الطلاق: باب الرجعة ۲۹۹ ط مكنه شركة علمية ملند) (۴) جب کہ ان سے صدقہ نہ دیا اور تیسری مرتبہ دینا چاہتا تھا کہ زیدہ کی والدہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جس سے تیسری صدقہ نہ دے سکا۔ بعد میں وہی وہ مکان سے نکال دیا وہ اپنی بہن کے پاس چلی گئی جس نے ۶۰ صد زحانی سال جو چکا بنانے فقہ چھ نہیں دیا یہ واقعہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء کا ہے اب کسی وجہ سے زیدہ پھر چاہتا ہے کہ مطلقہ عورت سے نکاح کر لیں تو بلا حد سے زیدہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جائے اور عورت کو خوند کے پاس نہ بھیجا جائے گا ہاں تجدید نکاح جائز ہوگی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”جائیں نے طلاق دی“ تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے نکاح کیا اس کی بیوی تقریباً چودہ یوم اپنے شوہر (زید) کے مکان میں رہی لیکن پڑوسی عورتوں کے بھکانے سے وہ زید سے کہنے لگی کہ میں رہنا نہیں چاہتی ہوں زید نے اس امر سے منع کیا اور سمجھایا بعد بعض اوقات کچھ سخت سخت الفاظ استعمال کئے اور سمجھاتا رہا اور وجہ دریافت کی جو بلا کہا کہ میں رہنا نہیں چاہتی ہوں بھکانے سے اس نے ایک مرتبہ اپنے عزیزوں کے یہاں جانے کی اجازت چاہی زید نے جانے کی اجازت نہ دی زید چونکہ ملازم پیشہ ہے وہ اپنے کام پر چلا گیا وہ عورت موقع پا کر چھوٹے بچوں کو جو کہ اگلی عورت سے ہیں اور جن کی عمر آٹھ نو سال کے اندر اندر ہے ہمراہ لے کر اپنے عزیز جن کی معرفت اس کا نکاح زید سے ہوا تھا ان کے مکان پر صبح زید کے جانے پر چلی گئی اور وہاں تین چار سبے شام تک رہ کر ان بچوں کو ہمراہ لے کر زید کے مکان کو واپس ہوئی اثنائے راہ میں ایک نالہ حائل ہے وہاں پہنچ کر ان بچوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں پاخانہ پیشاب سے فارغ ہو کر آ رہی ہوں اور وہ عورت اسی نالہ نالہ اپنے عزیز کے مکان کی طرف قریب میں پوشیدہ ہو گئی شام کو جب زید نوکری سے رخصت پا کر مکان گیا تو بچوں سے دریافت حال کر کے وہ اس کے عزیز کے مکان پر گئیاں کو مطلع کیا گیا انہوں نے تلاش کیا آخر ملنے پر اس کو لائے اور زید کے مکان پر اس کو چھوڑ گئے دوسرے دن سے پھر وہی کہنا شروع کیا کہ میں نہیں رہنا چاہتی چنانچہ جب زید تنگ ہو گیا تو اس نے پڑوسیوں کو اور اس کے عزیزوں کو جمع کر کے اس امر کا تذکرہ کیا اول ان لوگوں نے سمجھایا مگر وہ اس کے یہاں رہنے سے انکار کرتی رہی آخر اس مجمع کے دو آدمیوں نے عورت کو کہا کہ تو مر معاف کر دے اس نے مر معاف کر دیا پھر زید سے کہا کہ تم طلاق دید و زید نے اس کے جانے کے رنج میں اور غصہ کی حالت میں اس عورت سے کہا جاسالی میں نے طلاق دی“ اس لفظ کو سن کر اپنے عزیزوں کے ہمراہ مکان

چلی گئی آٹھ دس یوم اپنے یہاں رہ کر زید کو خبر پہنچائی کہ مجھ کو آکر لے جاؤ جب بار بار خبر آتی رہی تو زید نے اس کے عزیزوں کو اور درمیان آدمیوں کو جن کے ذریعہ نکاح ہوا تھا ساتھ لے کر اس عورت کے یہاں گئے اس سے گفتگو کی اور کہا کہ تیرا عقد ثانی دوسری جگہ کرادیں اس نے کہا کہ نہیں میں زید کے مکان میں جاؤں گی اسی کے ساتھ رہوں گی ورنہ کہیں نہیں جاتی زیادتی کرنے پر مر جاؤں گی تو ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور زید رجعت کر سکتا ہے یا نہیں یا اس عورت کا عقد ثانی ہو کر طلاق ہو اور وہ عدت کے دن عزیزوں کے یہاں گزارے پھر زید سے نکاح ہو۔ المستفتی نمبر ۲۰۸۶ علی جان صاحب (اجمیر شریف) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ مکہ دسمبر ۱۹۳۷ء۔

(۱) وبکح ص۱۴۰ بحدون الثلاث فی العدة و بعدھا بالا حجاج (التر المحتار) کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۴۰۹ ط
سعد کبراشی

(جواب ۳۶۶) سوال میں زید کے الفاظ طلاق جو منقول ہیں وہ صرف ایک مرتبہ یہ جملہ کہا گیا ہے ”جا سالی میں نے طلاق دی“ اس سے ایک طلاق پڑی، اسوال میں یہ بات صاف نہیں ہے کہ مرکی معنی کا ذکر بطور شرط طلاق کے ہوا یا نہیں بہر حال اس واقعہ کا حکم یہ ہے کہ حلالہ کی ضرورت نہیں بدوں حلالہ زید اور عورت دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان ائد لہ دلی

میں نے تجھ کو چھوڑ دیا، صریح ہے یا کنایہ، بھگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے

(سوال) طلقنک اور سرحتک ہر دو لفظ کا معنی بزبان ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور بزبان بنگالی یہی معنی ہیں یعنی ہر دو لفظ حرئی کے تعلق سے جیدہ و جیدہ ہیں اور مقتضی ہے طلاق رجعی کا یعنی رجعت کافی ہے عقد ثانی کی ضرورت نہیں ہے ایک شخص اپنی زوجہ کو بزبان بنگالی جس کا معنی ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کہا اس مسئلہ میں زید کتا ہے کہ یہ طلاق طوق رجعی ہے کیونکہ لسان ہندی میں اور بنگالی میں جو الفاظ مذکور ہیں یہ معنی طلقنک کے ہیں اور بحر کتا ہے کہ یہ حاق طاق بان ہے کیونکہ ہندی اور بنگالی زبان میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ معنی طلقنک اور سرحتک ہر دونوں لفظ کاں سکتا ہے بعد زبان ہندی اور بنگالی میں زوجہ کو بے یوں کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا، ویسا ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دیا اب صورت ثانیہ رجعی میں بالکل واضح ہے کیونکہ یہی معنی بالکل طلقنک کے مطابق ہیں اور صورت اول طاق بان میں ظاہر ہے کیونکہ وہی معنی سرحتک کا بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور سرحتک کا معنی ہندی اور بنگالی زبان میں الفاظ مذکورہ کے سوائے اور لفظ دیگر نہیں ملتا ہے مختلف طلقنک کے لہذا صورت مسئلہ عنہا میں انہی الفاظ مذکورہ سے طلاق بان واقع ہونا چاہیے علاوہ اس کے جب دونوں لفظ حرئی معنی واحد میں مشابہت ہیں یا جو اس کے کہ ہر ایک کا مقتضی علیحدہ علیحدہ ہے تو احتیاطاً طلاق بان واقع ہوگا اور عقد ثانی کی ضرورت ہے رجعی سے کافی نہیں ہوگا اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید اور بحر کے اختلاف میں کس کا قول صحیح ہے اور صورت مسئلہ عنہا میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ المستطی نمبر ۲۱۶ مولوی محمد بدر الدجی (کمال) ۲۹ سوال ۱۳۵۶ھ ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۶۷) عربی میں طلقنک اور سرحتک کے معنی اُڑچہ چھوڑ دیا کے ہیں لیکن طلقنک میں رجعی اور سرحتک میں بان اس لئے ہوتی ہے کہ طلقنک کا لفظ طلاق کے لئے مخصوص ہو گیا مختلف سرحتک کے اس لئے پہلا لفظ طلقنک صریح اور دوسرا لفظ سرحتک کنایہ قرار دیا گیا کیسی حال اس کے ترجمہ میں بھی ہوگا اگر کوئی لفظ ہندی کا طاق کے لئے مخصوص ہو گیا ہو تو وہ صریح ہوگا اور مخصوص نہ ہو

(۱) صریحہ عالم بعمل الا فیہ ولو بالنار میہ کطلقنک واست طلق و مطلقہ۔ و یقع بها ای یدہ الا لمط و ما بمعنا من الصریح واحده و حجة، الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح ۲۴۷ ط سعد کر النبی

(۲) اذا كان الطلاق ناساً دون الثلاث فہ ان یترو حیا فی العدة و بعد انفصالها (الہدایۃ) کتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقۃ ۳۹۹/۲ ط شریکۃ علیہ ملتان

شوہر نے بیوی سے مخاطب ہو کر کہا ”آؤ اپنی طلاق لے لو تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟

(سوال) زید کی طبیعت سنا زنجی شام کے وقت جب وہ تنخواہ لے کر گھر میں لوٹا تو قرض خواہوں نے پیسہ کا تقاضا کیا اس وقت زید کی عورت نے زید سے جھگڑا کیا گالی دی۔ زید کو اس پر غصہ آیا عورت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آؤ اپنا طلاق لے لو عورت سنتے ہی روانہ ہو گئی زید نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھائی اور عورت کی طرف پھینک دی شریعت کی روشنی میں زید اور اس کی عورت کے لئے کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۵۷ خلیفہ محمد اسماعیل صاحب (کراچی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ۷ جنوری ۱۹۳۰ء

(جواب ۳۶۹) اگر زید نے طلاق دینے کی نیت سے یہ کہا اور منی پھینکی تو اس کی بیوی پر ایک طلاق پڑ گئی (۱) مگر زید کو عدت کے اندر رجعت کرنے کا حق ہے یعنی طلاق رجعی ہے (۲) تجدید نکاح کی ضرورت نہیں عدت کے اندر رجعت نہ کرے تو پھر عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہوگی (۳) محمد کفایت اللہ کالان اللہ لہ دہلی۔

دو طلاق رجعی کے بعد جب بیوی سے صحبت کر لی تو رجعت ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد لوگوں نے اس کا منہ بند کر دیا جس سے وہ کچھ صاف طور پر نہ کہہ سکا علماء نے نبی فتویٰ دے دیا کہ طلاق رجعی ہوئی وہ اپنی سرال جا کر عورت سے پاس رہا اور رجوع کر لیا اور اس کے بعد کئی دفعہ اپنے یہاں رات کو بلایا چونکہ کوئی تحریری فتویٰ نہیں ملا تھا اس وجہ سے وہ علانیہ بیوی کو نہیں لاسکا اور پتھوں نے اس کو بند کر دیا اب شیخ لوگ فتوے کو صحیح جانتے ہیں مگر بیوی کے پاس آنا جانا اور بلانا اس کو شیخ لوگ رجعت نہیں سمجھتے تو شرعیہ رجعت ہوئی یا نہیں؟ عدت طلاق کو تین ماہ دس دن مقرر کر سمجھنا کیسا ہے؟ ایام حیض میں کوئی کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا ہمیشہ ایک ہی وقت مقرر ہو پرایا کرتا ہے؟ المستفتی حاجی یار محمد حاجی صدیق اللہ بنارس ۳ جون ۱۹۵۰ء

(جواب ۳۷۰) اگر دو طلاق دینے کے بعد اس نے بیوی سے صحبت کر لی تو یہ رجعت ہو گئی (۱) اور اب بیوی اس کے لئے حلال ہے عدت کی مدت تین حیض آجئے پر پوری ہو جاتی ہے (۲) حیض کے آنے میں

(۱) و بہ ظہور من تشاجر مع امراتہ فاعطاها ثلاثة احوار بیوی الطلاق ولم يدكر لفظا لا صريحا ولا كتابا لا يقع عليه كما فتى به المحرر المولى وغيره (ہامش رد المحتار) كتاب الطلاق مطلب في طلاق الدور ۳ ۲۳۰ ط سعید کراچی (۲) اذا طلق الرجل امراته تطلقه رجعة او تطلقين فله ان يراجعها في عدتها وصبت بذلك او لم ترص (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط سعید کراچی

(۳) مدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے طلاق بائن ہوئی ہے (۱) فاذا انقضت العدة ولم يراجعها بائن منه (فقہ السنۃ) كتاب الطلاق حکم الطلاق الرجعی ۲/۲۷۴ ط دار الکتب العربی بیروت (۲) اور طلاق بائن میں تجدید نکاح ضروری ہے اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲/۳۹۹ ط سعید کراچی

(۴) والرجعة ان يقولوا وحصلت او راجعت امراتي وهذا صريح في الرجعة لا خلاف بين الائمة او يطأها او يغسلها او يلمسها بشهوة او ينظر الي فرجها بشهوة (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۵ ط شركة علمية ملتان

(۵) قال الله تعالى والمطلقات يربصن ما يسهل ثلاثة قروء (النقرة ۲۲۸)

دوں کی کمی پیش کا فرق ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

طلاق دے دوں گا، یادیتا ہوں کہنے کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟ (سوال) ایک دن کسی واقعہ پر زید غصہ میں اپنی بیوی کو سزا دینے کو لپکا کہ بیوی کو مارے پیٹے اتنے میں زید کا باپ دونوں کے درمیان حائل ہوا اور زید کو زد و کوب کرنے سے منع کیا زید نے باپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مارنے دو ورنہ طلاق دے دوں گا مگر چونکہ باپ بیٹے میں مکمل تھام زید اپنی بیوی کو سزا نہ دے سکا اور لفظ طلاق طلق دو مرتبہ کہہ کر باہر چلا گیا مگر زوجہ کی طرف سے لفظ دیدوں گا میں اختلاف ہے زوجہ کہتی ہے کہ دیتا ہوں کہا تھا (جو کہ صریحاً غلط ہے) تاہم واقعہ جو بھی ہو دو ایک ہفتے بعد میں بیوی ایک دوسرے کی طرف رجوع ہو گئے یعنی زید نے غصہ فرو ہونے کے بعد بیوی کو پھر اپنی زوجیت میں رکھ لیا اور وہی رشتہ ابھی تک قائم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۹ منظور حسین (ممبئی) ۲۷ رجب الاول ۱۳۵۷ھ ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء (جواب ۳۷۱) زید نے طلاق دے دوں گا کہا ہو جب تو یہ لفظ فضول ہے اور دیتا ہوں کہا ہو جب بھی یہ آئندہ دینے کے ارادہ پر محمول ہو گا (۱) پھر اس کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا تو یہ دو طلاقیں ہوئیں اور ان کے بعد رجوع جائز تھا (۲) جو زوجین نے کر لیا ہندو واقعہ مذکورہ میں زوجین و طائف زوجیت ادا کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا۔

(المجمعیہ موزعہ ۱۰ اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ بندہ کی غیبت میں کہا کہ بندہ کو طلق دیا طلاق دیا اس وقت زید کی نیت طلق بائن کی تھی اس واقعہ کے چند روز بعد زید نے بندہ کو جب ایک مقام پر پہنچا دیا تو بندہ نے اس سے اس کی وچ پوچھی تو اس وقت بھی طلاق بائن کی نیت سے زید نے کہا کہ میں نے غمیس طلاق دی طلاق دی طلق دی۔ اس کے بعد زید چاہتا ہے کہ رجوع کرے بعض علماء کہتے ہیں کہ طلاق بائن واقع نہیں ہوئی البتہ زید کہتا ہے کہ میں تم کو تین طلاق دیتا ہوں تو طلاق بائن واقع ہوتی۔

(جواب ۳۷۲) تین مرتبہ طلاق دے دینے کے بعد اور وہ بھی طلاق بائن (مغلط) کی نیت سے طلاق مغلط پڑ جاتی ہے اور حق رجعت باقی نہیں رہتا اور جب تک عورت دوسرے شخص سے نکاح کر کے اس

(۱) صیغۃ المصارع لا يقع به الطلاق الا اذا علم في الحال كما صرح به الكمال بن الهمام (الغناوی العامدیة: کتاب طلاق ۳۸۹ ط مکبہ عبدالغفار قندھار افغانستان) وقال في الدر المختار بخلاف قوله طلقی بمسك فقلت اما طلاق 'انا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد حویره' والدر المختار مع هامش رد المحتار 'کتاب الطلاق' باب تعویض الطلاق ۳۱۹/۳ ط سعید کراچی

(۲) 'اذا طلق المرء امراته تطلقه رجعة او تطلقن فله ان يراجعها في عذتها وصبت بدلت ام لم ترص (الهدایة: کتاب الطلاق' باب الرجعة ۳۹۴/۲ ط مکبہ شریکة علمیہ ملتان)

جنگلز کے دوران کہا ”ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا ”ویدے“ شوہر نے کہا ”جاؤ دیدیا“ تو کیا حکم ہے؟

(انجعیہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک رہزب کہ زید اور اس کے والدین کے درمیان جنگل انہور ہاتھ زید نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اب تم پتہ ڈلو کہ تو خدا ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا دیدے زید نے کہا جاؤ دیدیا اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۳۷۵) واقعہ مذکورہ سن صورت میں ایک مرتبہ کہنے سے ایک طلاق راجعی ہوگئی (۱) زبان سے کہہ سکتے ہیں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی۔ یعنی جو طلاق دی تھی اس سے رجوع کیا تو دونوں میں بیوی بہ دستور میاں بیوی رہیں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

طلاق راجعی طلاق بائن اور طلاق مغلطہ کے احکام

(انجعیہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) (۱) حایق دینے وقت حایق راجعی بیان کا اظہار اور تشریح ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو راجعی بیان کا ضم کر عورت کو معذور ہو جائے تو بے پروائی کی وجہ سے اصلاح پذیر نہیں ہوگی۔

(۲) ایک یا دو طلاق دینے کے بعد رجعت کر لینے سے وہ ایک یا دو طلاق کیا ہو جاتا ہے؟

(۳) رجعت کیا ایک دو طلاق و رد یا فسخ باطل کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) اگر باطل نہیں کر سکتی تو رجعت کا کیا حاصل ہوا اگر رجعت سے کیا مقصد ہے؟

(۵) رجعت کا حق ایک یہ حد قیس دینے کے بعد کب تک باقی رہتا ہے۔؟

(جواب ۳۷۶) (۱) راجعی اور بائن اور طلاق مغلطہ کے الفاظ اور طریقے متعین ہیں صریح طلاق

کے غلط سے ایک دو حد قیس دینے سے راجعی طلاق ہوتی ہے (۲) بشرطیکہ لفظ طلاق کے ساتھ اور کوئی غلط جو بائن کو بائن یا عتق ہے نہ ہو جائے (۳) تین طلاق دینے سے طلاق مغلطہ ہو جاتی

۱۔ وسئل یونس العباسی ولو فیہ لہ طلق امرأت فقال نعم او بلی بالہجاء طلقت بحر (در مختار) وقال فی الرد فیہ مختلف ای بلائیت علی ما قررہ اماما ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الصریح ۳ ۲۴۹ ط سعد کبرئسی وقال فی الرد و من حدی طلاق فقلت احببت تعد صحیح الوقوع بہ بلا اشتراط بہ کما فی الفتح (در مس رد المحتار کتاب الطلاق باب لصریح مضطرب من بوش بلع بہ الرجعی ۳ ۲۴۸ ط سعید کبرئسی)

۲۔ لرجعت لہ یقول واحبت و راجعت امرأتی وهذا صریح فی الرجعة لا خلاف بین الامامة والهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط مکہ شریکہ علیہ مسائل (۳) فی لصریح قوله انت طالق و طلقہ و طلقک فہذا یقع بہ الطلاق راجعی لان ہذا لادعہ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی عرقہ فکان صریحا وامہ یعقب الرجعة بالنسب (الہدایة کتاب الطلاق باب فحاح لطلاق ۲ ۲۵۹ ط مکہ شریکہ علیہ مسائل (۴) و یقع بقوله انت طالق بائن او الیہ او فحش طلاق او طلاق للسنن او البدعہ او شر الطلاق او کالحل او کائف او من الیبت او تطلیقہ شدیدہ او طویلہ او اکثرہ و حدیثہ الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لصریح ۳ ۲۷۷/۲۷۶ ط سعید کبرئسی

ہے۔ (۱) طلاق رجعی اور طلاق بائن اور حاق مغلطہ کے احکام جدا جدا ہیں۔

(۲) ایک یا دو مرتبہ صریح طلاق دینے کے بعد رجعت ہو سکتی ہے (۱) رجعت کر لینے سے دیوی نکاح میں واپس آتی ہے یہ طلاقیں شمار میں قائم رہتی ہیں (۲) یعنی دو طلاقیں دیکر رجعت کر لینے کے بعد اگر ایک طلاق دیدے گا تو پہلی دو کے ساتھ مل کر تین طلاق کا حکم ہو جائے گا اور طلاق مغلطہ ہو جائے گی۔

(۳) رجعت اس حرمت کو جو طلاق سے پیدا ہوتی ہے زائل کر دیتی ہے مگر طلاق کے شر کو زائل نہیں کرتی۔^۲

(۴) رجعت کا مقصد یہی ہے کہ طلاق دے کر زوجہ کو اپنے لئے حرام کرنے میں زوج نے جو غلطی اور ماقبت اندیشی کی ہے ایک حد تک اس کا تدارک ہو جائے۔ (۱)

(۵) رجعت کا اختیار صرف زمانہ حرمت تک رہتا ہے یعنی ایک یا دو رجعی طلاقیں دینے کے بعد جب تک زوجہ عدت میں ہے اس وقت تک زوج رجعت کر سکتا ہے عدت ختم ہو جانے کے بعد رجعت کا حق زائل ہو جاتا ہے (۲) پھر اگر زوجین چاہیں تو نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ^۳

چودھواں باب مجنون اور طلاق مجنون

جس عورت کا شوہر عرصہ چودہ سال سے دیوانہ ہے وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) عرصہ چودہ سال سے بندہ کا شوہر مکی زید دیوانہ ہو گیا ہے جب سے دیوانہ ہوا ہے جب سے اس وقت تک برابر دیوانہ چلا آتا ہے چنانچہ چند سال سے لاہور کے پاگل خانہ میں داخل ہے بندہ عرصہ مذکور سے خانہ والدین صبر کے تحت رہی کہ شاید میرا شوہر تندرست ہو جائے آخر مایوس ہو گئی اور بندہ کے والدین بھی

(۱) والدعی ثلاث متفرقة (در مختار، وقال فی الرد) قوله ثلاث متفرقة (کدام کلمة واحدة) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط معبد کراچی

(۲) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية) کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/ ۳۹۴ ط مکتبہ شرکۃ علمية ماہان

(۳) قد يستدل بهذه الآية قال الله تعالى الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة: ۲۲۹)

۴ الرجعة لقاء النكاح على ماكان مادامت في العدة كذا في النسيب (الفاوى الهدية) کتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة ۱/ ۶۸ ط ماجدية كونه

(۵) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها وصحت بذلك او لم ترخص لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل ولا يمس فباء العدة لان الرجعة اسدامة الملك الا ترى انه سمي امساكا وهو الاعداء وامسكوهن لا اسدامة في العدة لانه لا ملك بعد نقصانها (الهداية) کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/ ۳۹۴ ط شرکۃ علمية ملتان

صحت زید سے مایوس ہو گئے چونکہ بندہ نو عمر ہے زیادہ صبر نہیں کر سکتی لہذا علمائے دین سے اس امر کی درخواست ہے کہ صورت فسخ نکاح بندہ ہو سکتی ہے یا نہیں اور دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
یہ تو چروا؟

(جواب ۳۷۷) احناف کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جنوں میں زوجین میں سے کسی کو اختیار نہیں، لیکن امام محمد سے مروی ہے کہ زوجہ کو زوج کے مجنون ہونے کی حالت میں فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ جس وقت بے وقت، ضرورت اس پر فتویٰ بھی دیا ہے لہذا اگر شدید ضرورت ہو تو زوجہ نامہ مزہ سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔
قال محمد ان كان الجنون حاداً يوجب جله سنة كالعلة ثم تحجر المرأة اذا لم يبرأ وان كان مطلقاً فهو كالجب والعنة وبه نأخذ كذا في الحاوی القدسی (ہدایہ ص ۵۴۹ ج ۱) ۱۰

دیوانہ کی بیوی نان و نفقہ نہ ملنے کی بنا پر شوہر سے عیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) ایک مسکوحہ کا شوہر پاگل یعنی مجنون ہو گیا اور نان نفقہ وغیرہ کی خبر مطبق نہیں ملے سکتا منکوحہ مذکور کے لئے کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ عین اللہ طرفدار (ضلع مین سنگھ) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۸) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور اگر گزرنہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکنے کی بنا پر فسخ نکاح کا حکم حاصل کر لے اور پھر بعد عدت دوسرا نکاح کر لے۔
خود خواہی شر میں ہو یا ہر دو۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ ذلی

پاگل کی بیوی بغیر طلاق کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص جو تین سال سے مجنون ہے اور حالت جنون میں اس کی عورت نے بغیر طلاق کے ایک شخص سے نکاح کر لیا لیکن پھر لوگوں نے اس سے کہا کہ تیرا عقد نہیں ہوا ہے جس دن ایک مجلس میں اہل برادری جمع ہوئے تو لوگوں نے اس مجنون مذکور سے حالت جنون میں طلاق دلائی پھر اس نے نکاح کیا اسی پسے شخص سے تو ایسی حالت میں یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۲ رحمت الہی جاس ضلع

۱۰ ولا يتحرر احدهما اي الزوجين بعد الاخر حدث كحون و حدام و مرض و رق و قول (درمجاہ) و قول في الرد (فوله ولا يتحرر) اي ليس لواحد من الزوجين حياض فسخ الكاح بعد في الاخر عند ابي حنيفة و ابي يوسف و هو قول غطاء و النخعي (رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب العيب وغيره ۵۰۱ ۳ طبع سعید کراچی

۲۱ الحاوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب الذي عسر في العس ۵۲۶ ۱ طبع ماہدیہ کوفہ

۳ و عہد بحمل ما في فتاویٰ فرق الہدیہ حيث سأل عن عات و زوجها و لما يترك لها نفقة فحادثا اقامت سنة على ذلك و صلت فسخ الكاح من فرض نراه ففسخ بقدر وهو قضاء عني العات و في نقاد القضاء على العات رواه عدا فعلى القول بفسخ يسوع للنخعي ان يزوجها من الغير بعد العدة و من ۵۰۱ ۳ طبع سعید کراچی
۱۰ كذا في ليله لاجره للمصلحة العادة يجب حكمه و قد منع في ليله ص ۷۳ مطبوعه دار الافتاء كبر حى

راستہ پر لی ۲۹ جولائی ۱۳۵۲ھ م ۹ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۹) وہ مجنون اگر ایسا مجنون ہے کہ کسی وقت افقہ ہوتا ہے اور کسی وقت دیوانگی تو افقہ کی حالت میں اس کی حق درست ہو سکتی ہے، لیکن اگر کسی وقت بھی افقہ نہیں ہوتا ہر وقت دیوانہ ہی ہے تو اس کی طلاق غیر معتبر ہے، اگر تکرار باب کہ اس پر اور کسی نے منع ہو کر اس کی دیوی کو اس سے عینہہ کرنے کا فیصلہ کر دیا اور عورت نے عدت گزارا اور اسے شخص سے نکاح کر لیا ہو تو یہ نکاح درست ہو گا، اور اس کا فیصلہ قائم مقام عدالتی فیصلہ کے ہو گا۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کا انشاء دلی

اس کا شوہر دیوانہ ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) مشکوٰۃ غیر مدخلہ مجنون فسخ نکاح کی ہے اور مجنون کے والد پر اور حقیقی اجازت فسخ نکاح کی ہے یہاں تک کہ تروتق کے قابل نہیں اور ان تمام نے اپنا حکم مقرر کیا ہے اور والد مجنون یوں بھی کہتا ہے کہ میرے چھٹے میرے رہنے والی نہ چھوڑ دو، مطلق کر دیتے اور طبعیت اس وقت اس کی منہمہ تھی تا میں استقامت تھی والد الممہ و نعم نے مجنون سے یہ سوال کئے حتی الطلاق کوئی جواب صحیح نہیں دیا، غیر امتیاز ولایت کے بعد یہ بات سنا کہ وہ وکالت شہادت لی تھی کہ اقوال میں نتیجہ ہے، ہمارے افعال کے راستے درست کرتے ہمارے منشی، خود بخود عینہہ کوئی کام نہیں کرتے حتی اکل۔ یہ حکم فسخ نکاح کر سکتا ہے؟ از روئے شریعت شریف۔ علی قول محمد ادا کاں بالزوج حیون فلہا الحیار و سرحد فتویٰ عبدالحی فی فتاویٰ حلد سود ص ۸۶ و بموجب قول الشامی فی باب نکاح الکافر حلد دوم ص ۳۹۰ بل ہو اہل لوقوع ای حکم الشرع بوقوعہ علیہ عد و جود موحہ ای عبد الحاحۃ مخصصا الی آخرہ سوا اہو محون ام معنہ احکمہما واحد ام لا اما جل سہ ام لا لکن ابوہ لا یطلب الا حل ومن المسکوٰۃ خوف عظیم وجوبہ مد ثلاثین شہرا و عد عقد النکاح شرع الحیون بہ لکنہ قبل حسد وقد قبل العقد بنفسہ علی الاستقامۃ وقد بلغت الان مسکوٰۃ وہی عبد العقد صبیہ وقد انکحها ابوہا یاہ المستفتی نمبر ۲۰۲ مولوی محمد عظیم (شیخ) پینوالی ۲۶ شوال ۱۳۵۲ھ م ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۸۰) حکم کو جب فسخین نے رضامندی سے حکم کیا ہے اور اس کو فسخ نکاح کا اختیار دیتے ہیں اور

۱ و جمعہ الترمذی فی حل الفہم کتبی و لیس، مہ نہ کتبی، جامع و مذکورہ الترمذی علی ما ذکرہ مد لغت
ہامش رد المحتار کتاب الحجر ۱۴۴ طبعہ کراتشی

۲ شیخ حلاق امولی علی مرہ عدہ محدث اس جامعہ الطلاق لمن احد بائنی و المحون و النسی و شعبہ
بدر مساحہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۴۴ طبعہ کراتشی

۳ ۱۰۰۰ ج ۱۰۰۰ المدد و دین صحت کے قاضی دیندستان، دیگر مانگ میرا سامیہ ص ۳۳ مشہور و در شریعت راجی۔

روزِ مجنون ہے تو ستم دونوں کا نکاح مباح ہو سکتا ہے اور تاجپیل کی حاجت میں کیونکہ جنون جب کہ دھانی سال سے ہے تو جنون مطبق ہے اس میں تاجپیل کی ضرورت نہیں ہوتی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

جو مجنون باگل خانہ میں سے اُس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) ایک شخص اس سال بہ انواع و اقسام کے کپڑے خریدتا تھا۔ وہ گناہ میکر و حاکم آن شوہر ظالم پائل شدہ درپاگل خانہ کراچی از مدت وقت و پشت بہ حبس میباشد آن زن مظلومہ دریں مدت نہ نان خوردن میدارد و نہ جائے سکونت، مگر امیدار و یکہ مہاجرہ در ملک غیر است دریں صورت دیگر شوہر آردہ بہ اندانہ۔ المستفتی نمبر ۷۹۷۳ جواب از محرم ۲۲ ہجری الاول ۱۳۵۷ تا ۲۱ جون ۱۹۳۹ء

(ترجمہ) ایک شخص نے صالحہ سے اپنی عورت کو قسم کی مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا کر رکھا تھا۔ وہ بچہ کل ہو کر اسی کے چٹل خانے میں سات آٹھ ہفتہ تک رہا۔ وہ عورت شکست نہ کھائے۔ وہی نہ رہنے کی جگہ نہ کوئی اس کا حصر مشیت لے رہا تھا۔ بچہ بچہ اور مہاجرین اب وہ کیا کرے؟

جواب (۳۸۱) این زن مقنوعہ راقیہ وصل است کہ : ثبات عدم تیسرے حصول نفقۃ الزی تم مسلم
کما کہ خود قیصر نے دوہر گاہ کہ فیصد فتح وصل شود عدت بخوار و بعد از مدت اختیار نکاح عانی اور ان وصل خواہد
شد۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لا ولی

(ترجمہ) اس مظلوم عورت کو حق حاصل ہے کہ ہر تیسرے معمول نفقہ کی بنا پر مسلم حاکم نے اپنا کالج فتح
برائے اور فیملی فتح حاصل ہونے کے بعد مدت گزار کر جان بخشی کرے۔

(جواب دیگر ۳۸۲) (۱۳۳۹) اہل سنت و الجماعہ مفتی محمد شفیع کے موافق بھی جہنم کی جہی اپنی
تکلیف سے راستہ ہے۔ اور اب یہ جہنم کو اس پروردگار کا حصہ ہو گیا ہے۔ غیر کسی مسکن کے کوئی نام

[illegible][illegible]

٤١) وإذا كان بالروح حدوث أو بحدوث فلا حيار لب عدمي حيفة و امي يوسف و قال محمد لها الحبار
دفع لضرور عيا كما في الحب والغمه (الهداية) كتاب اصطفاي بس العبي وغيره ٤٢٢ ط مكنه شركه علميه

نہیں کر سکتا ہے۔ امام محمد کفایت اللہ کا بیان ہے کہ ۲۵ ذیقعدہ ۵۳۵ھ ۸ فروری ۱۹۳ء (جواب دیگر ۱۳۵۷) اگر زید با کل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا ہونی ایسا بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اس حق ہے کہ کسی مسلمان کا ہم کی حدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بنا پر نکاح فسخ کر لے اور عدت گزار کر نکاح عادی کر لے۔ امام محمد کفایت اللہ کا بیان ہے کہ ۳ ذی الحجہ ۵۳۵ھ ۱۶ فروری ۱۹۳ء

پندرہواں باب عدت اور نفقہ عدت

زانی زانیہ سے فوراً نکاح کر سکتا ہے اور زانیہ پر عدت نہیں۔
(سوال) زید مسلم کا بندہ کافرہ سے ایک عرصہ سے ناجائز تعلق تھا اور اس کے دوپہ بھی اس عرصہ میں ہونے اب بندہ مسلمان ہو چکی ہے اور وہ فوراً زید مسلم کے ساتھ شرعی نکاح کرنا چاہتی ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس کو عدت کی ضرورت ہے یا نہیں عدت اس کا نکاح صحیح و درست ہو گا یا نہیں؟
(جواب ۳۸۴) زید بندہ کے ساتھ فوراً نکاح کر سکتا ہے کیونکہ زانیہ کوئی عدت شریعت میں مقرر نہیں اور سوال سے ظاہر ہے کہ بندہ کسی اور زوج کی متکوحہ بھی نہیں ہے۔ لا تجب العدة علی الزانية وهذا قول ابی حنیفہ و محمدؑ کذا فی شرح الطحاوی (العالمگیری ص ۵۴۹ ح ۱) ۲۰

مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔
(سوال) بندہ زید کے مکان سے اپنے والد کے مکان پر چلی گئی اس نے پہنچ کر کہیں تک نہیں پہنچ سکی تو یہ وہ عدت کا خرچہ دے سکتا ہے یا نہیں اور مرد کا روپیہ بھی دے یا نہیں؟
(جواب ۳۸۵) شوہر پر زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے اور مرد بھی واجب الادا ہے۔ المعتدة عن الطلاق تستحق النفقة والسکمی کان الطلاق رجعیاً او بانناً او ناکلاً حاملاً کانت المرأة او لم تکن

(۱) قل محمدؑ ان کان الحیون حداناً بوجہہ سہ کالعة ثم یحیر المرأة بعد الحول اذالم برا وان کان مطلقاً فیهو کالجذب وہ یأخذ کذا فی الحاوی القدسی (نصاوی الہدیہ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العیون ۱ ۵۲۶ ط واحدہ کونہ)

۲۔ بینہ الحیلة الناکرة تحت حکمہ زوجہ محبوں ص ۵۱ مضبوطہ دار الاشاعت کراچی

۳۔ نصاوی الہدیہ کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ۱ ۵۲۶ ط واحدہ کونہ

کذا فی فتاویٰ قاضی خان (ہندیہ) (۱)

جہاں شوہر کا انتقال ہوا ہے، عورت کو وہیں عدت گزارنی چاہیئے۔

(سوال) مطلقہ عورت کہاں رہ کر پوری کرے شوہر کے یہاں یا اپنے والد کے گھر؟ بیوا تو جروا
(جواب ۳۸۶) مطلقہ عورت کے لئے اپنے گھر میں جہاں شوہر کے ساتھ رہتی تھی عدت پوری کرنی
لازم ہے۔ (۲)

مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے گھر کے جانے والے والدین کے یہاں عدت گزارے!
(سوال) ہندہ کے شوہر زید کا انتقال ہوا زید کا کوئی مستقل مکان سکونت کا نہ تھا بلکہ زید اپنی ہماری سے پہلے
اپنی ملازمت پر تھا اور اس کے اہل و عیال سب ساتھ تھے زید مکان کی تلاش میں ضرور تھا مگر اب تک کوئی
مکان ملانہ تھا ایام عدالت میں جس مکان میں زید رہتا تھا وہ اس کے اور اس کے بھائیوں میں مشترک تھا اور
چونکہ مکان جس میں اس کے بھائی ہیں بہت مختصر ہے ہندہ کو ایام عدت یہاں گزارنے پر پردہ کا بندوبست نہ
ہو سکے گا نیز یہ کہ اس مکان میں کوئی ایسا شخص جو ہندہ کی دہائی کر سکے نہیں ہے ہندہ اپنے سرال کے
لوگوں سے مانوس نہیں کیونکہ اس کی شادی ابھی حال میں ہوئی تھی لہذا ان وجوہات بالذکر بنا پر ہندہ اگر اپنے
والد کے گھر اٹھ جائے تو جائز ہے یا ناجائز؟ بیوا تو جروا؟

(جواب ۳۸۷) زید کے بھائی ہندہ کے غیر محرم ہیں اور اگر وہ دائرہ زوج میں غیر محرم بھی ہوں اور معتدہ کا
حصہ اس کی سکونت کے لئے کافی نہ ہو تو معتدہ آؤفۃ کو زوج کے مکان سے اٹھ جانے کا اختیار ہوتا ہے۔ لو کان
فی الورثة من لیس محرما لہا و حصتها لا تکفیہا فلہا ان تخرج وان لم یخرجوها
(رد المحتار) اس کے مدوہ اور باتیں جو سوال میں مذکور ہیں خروج معتدہ کے لئے شرط معتدہ نہیں۔ واللہ اعلم

دوسرے شوہر نے عدت میں نکاح کیا تو وہ نکاح فاسد ہے

اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغضوبی پھر وہ بچھتا یا حلالہ کرانے کی غرض سے ایک شخص دیگر
سے نکاح کرادیا اور پھر طلاق دلوا دی زوج اول کی طرف سے سات مہینے گزرنے کے بعد اس عورت کے چھ

(۱) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق باب السابع عشر فی استغاثات الفصل الثالث فی نفقة المعتدة ۱ ۵۵۷ ط م ح دہ
کوئٹہ

(۲) وتعد ان معتدة طلاق و موت فی بیت و حیت فیہ ولا یخرجان مہ الا ان تخرج او یہدم بصرل او تخاف اہدہم
(الرد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة فصل فی الحداد ۳ ۵۳۶ ط سعید کراچی

(۳) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة فصل فی الحداد ۳ ۵۳۷ ط سعید کراچی

پیدا ہوا اسی سات مہینے میں نکاح باقی رہا۔ یہی جواب ہے پیدائش سے معلوم ہوا کہ نکاح ثانی عدت میں ہوتا ہے جواب طہ یہ مرتب ہے کہ یہ یہ نکاح صحیح و ریحہ حلالہ معتبر ہو یا نہیں؟

(جواب ۳۸۸) سات مہینے کی عدت تین مدت ہے کہ اس میں زوج اول کی طلاق کی عدت ختم ہو کر ۱۰۰ سے فوق ہو یا اور اقل مدت اس میں چھ پیدا ہونا ممکن نہیں زوج اول کی عدت گزرنے کے لئے اگر عدت بالخص ہو کہ مذکورہ آیت میں پانچ روز زکاء میں اور اس کے بعد علق ہو کر وضع حمل سات مہینے میں غیر ممکن ہے لیکن چونکہ عدت صحیح مطلقہ کی ہے اور وہ سات سے نکاح کر لیا ہے اور دو سال سے قبل چھ ہوا ہے اس لئے چھ کا نسب زوج اول ہی سے ثابت ہوگا ورنہ انکار نکاح فی سہ زوجہ اور حلالہ غیر معتبر سمجھا جائے گا زوج اول کے لئے حلال ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ اذا تزوجت المعتدة بزواج اخر ثم جاءت بولدان جاءت به لا فل من سبب مد طلقها الاول او مات ولا قل من ستة اشهر منذ تزوجها الثاني فالولد للاول الح (عالمگیری ص ۵۶۰ ح ۱ طبع مصر) ۱۱ وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وتنتن في الامه له تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها الح (عالمگیری ص ۵۰۱ ح ۱ طبع مصر) ۱۲ تہ مہ کا خیت اندہ خفرتہ نہ می مسجد دلی

ایام عدت میں کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ہندہ راطلاق ۱۰۰ حد تنقیح زید با ہندہ زنا مردہ الزنا نے زید ہندہ بار و ارشد۔ قبل وضع حمل ہندہ راطلاق نکاح نمودہ و طی حرام مرد پس ندریں صورت آمد نہ ہندہ راطلاق و بعد وضع حمل نکاح ہندہ زونی لول جینی زید درست شود یا نہ؟ بیو او تو جروا

(ترجمہ) زید نے ہندہ کو حلاق دی اور حلق دینے کے بعد زید نے ہندہ سے زنا کیا اور اس سے ہندہ حاملہ ہوئی پھر وضع حمل سے قبل ہندہ سے خالد نے نکاح کر کے ناجائز صحبت کی پس اس صورت میں اگر خالد ہندہ کو حلق دے یہ تو وضع حمل کے بعد اس کا نکاح زوج اول جینی زید کے ساتھ درست ہو گا یا نہیں؟ بیو او تو جروا

(جواب ۳۷۹) نکاح خالد فی سہ واقع شد پس ہندہ پر اسے زید حلال بخدا اس حکم در اس صورت است کہ نہی زید با ہندہ اندر مدت عدت واقع شد یا نہیں اگر زید بعد از تنقیح عدت زنا مردہ ۱۰۰ و ہندہ حاملہ بنا لا و پس نکاح خالد صحیح شد و ہندہ پر اسے زید حلال شد۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ!

(ترجمہ) خالد کا نکاح فی سہ ہوا پس ہندہ زید کے لئے حلال نہیں ہوئی یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ

(۱) فتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب ۱ ۵۳۸ طہ ماجدیہ کوئٹہ

(۲) فتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱ ۷۳۱ طہ ماجدیہ کوئٹہ

زید نے عدت کے اندر ہندو مت و حنی کی ہو، لیکن اگر اعتقاد عدت کے بعد نہ کیا اور ہندو مت پر نہ ہوئی تو خالد کا نکاح صحیح تھا، اور ہندو زید کے لئے حلال ہو جائے گی۔ محمد کا خیت اندکان اندلہ دہلی

ایام عدت میں نکاح حرام ہے۔

(سوال) ایک شخص مولوی محمد قاسم سے مسجد کے امام چنے آئے ہیں اتفاقاً ایک بیوہ عورت کا نکاح بیک تین چار دن عدت کے باقی تھے انہوں نے ایک شخص کے ساتھ منعقد کر دیا حالانکہ پہلے انہوں نے تحقیق بھی کر لی تھی کہ عدت گزر چکی ہے یا نہیں لیکن ان کے کرنے والوں نے ان کو یہ بتایا تھا کہ عدت تمامہ گزر چکی ہے ان کے کہنے پر امام نے انہوں نے نکاح پڑھا دیا، بعد میں صحیح حساب لگا کر دیکھ گیا تو چار دن ابھی باقی تھے لوگوں نے امام مذکور کو اس خطائی وجہ سے معزل کر دیا یہ نکاح غیر صحیح سمجھ کر ایک دوسرے مولوی صاحب کو فیس کیشہ دے کر دوبارہ نکاح پڑھوایا یہ اور مولوی محمد قاسم کا بھی جدید نکاح کیا گیا۔ المستغنی نمبر ۲۵۶ مولوی محمد زماں خاں نوہ نیلہ شیعہ۔ مئی ۱۹۵۲ء ایچ ۳۵۲ ج ۴ اپریل ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۹۰) عدت کے اندر نکاح ناجائز ہے، لیکن اگر نکاح پڑھانے والے کو مضمونہ ہو یا اس کو دھوکا دیکر بتایا جائے کہ عدت گزر چکی ہے اور وہ نکاح پڑھا لے تو اس کے ذمہ کوئی مواخذہ نہیں اور اس کا اپنا نکاح ساقط نہیں ہوتا ہاں مقدمہ کا دوبارہ نکاح پڑھا دینا چاہیے جس صورت مسئلہ میں مولوی محمد قاسم کا نکاح دوبارہ پڑھا نا فضول تھا اور ان کی امامت جائز ہے۔ محمد کا خیت اندکان اندلہ

زمانہ عدت میں کیا گیا نکاح باطل ہے

(سوال) ایک عورت چند سال ایک خوند کے نکاح میں رہی اس کے بعد زوجین میں نا اتفاق پیدا ہوئی اور عورت ناراض ہو کر اپنے والدین کے گھر چلی آئی یہاں آخر تین سال رہی اس اثنا میں حاملہ ہوا ہوئی حاملہ

- (۱) اما نکاح مکرہ العیو و معتدہ فالعیو فہ لا یوجب العدة ان علم امہا لمعیر لایہ لم یقل احد بحوارہ فلم یعقد اصلاً (ہمش رد المحتار کتاب الطلاق) باب العدة مطلب فی ابکح القصد والاصل ۵۱۶ ط سعید کراچی
- (۲) من نکح فی نکاح عدت کے بعد ہو اور نہ ہی عدت میں نہ ہو۔ (۱) لایجب العدة علی الرایة وهذا قول ابی حنیفہ و محمد کدافی شرح الطحاوی (۲) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق باب لکلت عشر فی العدة ۵۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ
- (۳) وان کان الطلاق ثلاثاً فی البیوت و نفس فی لایہ لم یحل له حتی ینکح روحاً عرہ کما صحیحاً و یدخل بہا لم یطلقها او یموت عہ کدافی الہدیۃ الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق باب السدس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۵۷۳ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۴) قال اللہ تعالیٰ ولا تعزوا عتدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب احلہ (اسفرۃ ۲۳۵) لایجوز مارحل ان ینزوج روحہ عرہ و كذلك المعدۃ و کذا فی السراج الوہاج (۱) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح باب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الیٰی یعلق بہا حق العیر ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ

ہونے کے بعد زانی نے عورت کے خوند کو روپ دے کر تین طلاق حاصل کر لی اور عدت کے اندر اس سے نکاح کر لیا۔ آیا یہ جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۷ مووی محمد زماں خاں انوبہ فیک سنگھ ضلع لاہل پور ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۹۱) اس عورت کا نہان عدت کے اندر ناجائز ہے حالہ بائنا کا اس صورت میں نکاح جائز ہوتا ہے جب کہ وہ معتدقہ ہو یہ صورت جواز نکاح کی نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان امداد دہلی

طلاق اور وفات کی عدت میں فرق کیوں ہے؟

(سوال) عدت وفات اور عدت طلاق میں تفریق کی وجہ کیا ہے اور عدت سے مقصود محض استبراء رحم ہے تو وہ فقط ایک حیض آنے سے ہو سکتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۷۶ ۱۰ محمد عبد الجبار (رنگون) ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۲) عدت وفات اور عدت طلاق میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ طلاق کی عدت مقرر کرنے کی وجہ استبراء رحم ہے اور اگرچہ ایک حیض بھی استبراء رحم کے لئے کافی ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ جس خون کو حیض سمجھا گیا وہ حقیقتہً حیض نہ ہو بلکہ حائضہ نمل میں کسی عارض کی وجہ سے آیا ہو اور حیض کے ساتھ مشتبہ ہو گیا ہو اس لئے احتیاطاً تین حیض مقرر کئے گئے کہ تین مرتبہ عادت معصومہ کے ماتحت خون آجائے سے یقینی طور پر فراغ رحم حاصل ہو جائے اور کسی قسم کا شک و شبہ حمل کا باقی نہ رہے نیز طلاق رجمی ہو تو اس مرد اور عورت کو ایک مافی زمانہ غور و فکر کے لئے مل جائے کہ دونوں اپنے اختلافات پر سون و اطمینان سے غور کر کے اجتماع و اتفاق کی صورت نکال سکیں ان وجوہ پر نظر کرتے ہوئے تین حیض کی عدت عدت کے لئے مقرر کرنے کی حکمت واضح ہو جاتی ہے۔ (۱۰)

عدت وفات میں استبراء رحم کے ساتھ ایک دوسری وجہ بھی شامل ہے اور وہ یہ کہ عورت اور مرد کا ازدواجی تعلق شریعت کی نظر میں نہایت اہم ہے اور اس میں عورت کو زیادہ احتیاج ہے مرد کی وفات سے عورت کو سخت صدمہ اور نقصان پہنچتا ہے شریعت نے اس صدمہ یا نشان تعلق کی وفات شوہر سے قطع ہو جانے پر اظہارِ ماتمعت اور سوگ کے لئے عورت پر عدت مقرر فرمائی ہے کہ اس عرصہ میں وہ نہ تزنا نہ زنا نہ کر کے اپنے فطری جذبہ کے ماتحت شوہر کی مفارقت کا رنج ظاہر کر سکے اسی لئے یہ عدت صغیرہ اور بزرگ

(۱) ایما نکاح مکو حوالہ العبر ومعتمدہ الی قولہ (فلم یفل احدی حواہ فہ یعقد اصلاً) ہامش و المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی الکاح العائد والباطل ۱/۳۶۱ ط سعید کراچی

(۲) وہی فی حق حرة بعد الدحول حقیقة او حکماً ثلاث حیض کوامل لعدم تحریر الحیضة فالاولی لعرف براءہ الرحم والنائبہ لحرمة الکاح والثالثة لفصلیة الحرۃ (و المختار) وقال فی الرد (قوله فالاولی) بیان لحکمة کو بیہا ثلاثاً مع ان مشروعیة العدة لعرف براءہ الرحم ای جلوه عن الحمل وذلك یحصل بمعرفة فی الد حکمة الثانية لحرمة الکاح ای لا طہار حرمة واعتبارہ حیث لم یقطع الزہ بحیضة واحدة فی الحرۃ والامة وید فی الحرۃ الثالثة لفصلیہا (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳/۵۰۵ سعید کراچی)

اور جو سب کے لئے ہے اگرچہ صغیرہ اور آئسہ میں استبراء رحم کی ضرورت نہیں تھی مگر نکاح میں منسلک ہو جانے کی وجہ سے موت شوہر پر اظہارِ تحرک کے لئے یہی مناسب تھا۔
 - صغیرہ ناقابلِ وحی پر مطلقاً اور تبیر، غیر مدخولہ وغیرہ قلوہ بہا پر مدت طلاق لازم نہیں کہ وہاں استبراء رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ عمر مدت وفات ان سب پر اس سے لازم ہے کہ اس کی حکمت مفارقت زوج پر انہماک سے ہے اور اس میں یہ سب عورتیں یہاں ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

مدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا

(سوال)۔ یہ بندہ مقدمہ مدت نکاح کیا اور جہاں بھی کر یا چند روز کے بعد پتہ چلا کہ نکاح کے وقت بندہ کی مدت ختم نہیں ہوئی تھی تو ایسی حالت میں تاج و وہابان اور زید و بندہ سو غلطی کے باوجود عند اللہ ماخوذ ہیں یا نہیں؟ اور نکاح بایا نہیں؟ اب زید و بندہ آپس میں کیا کریں گے؟ المستفتی نمبر ۵۰۶ سنہ ۱۳۵۶ھ پورنیہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۳)۔ اگر نادانستی میں یہ بات ہوئی تو کسی پر مواخذہ نہیں اور نہ تاج کا نکاح ٹوٹا۔ اب زید اور بندہ دوبارہ ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

جس کو طویل مدت تک حیض نہ آئے اس کی عدت کیا ہے؟

(سوال)۔ ایک عورت مطلقہ جس کو طابق ہوئے تقریباً تین ملاک عرصہ ہو اور دوسری شادی کرنا چاہتی ہے مگر تقریباً دس بارہ ماہ سے اس کو حیض آنا نہ ہو کیا ہے اور اس کی عمر چالیس سال سے بھی کم ہے ایسی صورت میں اس کی عدت کی میعاد کتنی ہے کتنے عرصہ کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اس کو تل وغیرہ کے کسی قسم کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ المستفتی نمبر ۵۳۵ حفظ اللہ (میرٹھ) ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۴)۔ یہ عورت محمد و الطہر ہے خفیہ کے نزدیک تو اس کی عدت حیض سے ہی پوری ہوگی تا آنکہ سن ایس تک پہنچے (۲) لیکن امام مالک کے نزدیک ایک روایت میں تو مینے دوسری روایت میں سال بھر تک

(۱) اما و حبت العدة علیہا وان لم يدخل بها وفاء للروح المتوفى و مراعاة لحقه (فہ السہ) کتاب الطلاق بحث عدة غیر المدخول بها ۲/۳۲۹ ط دار الکتاب العربی بیروت

(۲) اس لئے کہ بغیر حقیقتِ سال کے علم کے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر موقوفہ نہیں قال اللہ تعالیٰ "لا یكلف الله نفسا الا وسعها لہا ما کسبت و علیہا ما کسبت" (البقرة: ۲۸۶)

(۳) والعدة فی حق من لم تحص حرة ام ام ولد لصبر بان لم تبلغ تسعا او کثر بان بلغت سن الا یا من او بلغت بالنس و حرج بقوله ولم تحص الشابة الممتدة بالطهر بان حاصت لم امتد طهرها فتعند بالحیض الی ان تبلغ سن الا یا من جوهره و غیرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب العدة ۳/۵۰۸ ط سعید کر اتشی

نیض نہ آنے کی صورت میں انقضائے عدت کا حکم دے دیا جاتا ہے، تاؤ اس کوئی سخت ضرورت لاحق ہو اور نکاح ثانی نہ ہونے کی صورت میں قوی خط و وقوع فی الخرامیہ کی ایسے ہی مشدد ہو گا ہو تو کسی مائکلی سے فتویٰ لیکر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ۱۰۱۔ وائدہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

طلاق کے تیس دن بعد دوسرے شوہر سے نکاح

(سوال) یہاں پر جماعت المسلمین شافعی مذہب کے ملا صاحب نے ایک عورت کا نکاح پڑھایا وہ عورت اپنے شوہر سے طلاق تیس روز آئے۔ چلی تھی یعنی اس عورت کو اس کے شوہر نے اس نکاح سے تیس روز آگے طلاق دیا تھا تین سال سے وہ اپنے والدین کے گھر رہتی تھی شوہر اول کے پاس نہیں گئی تھی۔ المستفتی نمبر ۱۴ شیعہ محمد بابا (ضلع رتھاری) ۲۵ شوال ۱۳۵۳ھ ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء (جواب ۳۹۵) تیس روز میں طہ و حیض کے لحاظ سے عدت پوری نہیں ہو سکتی، حالانکہ عدت طہ و حیض سے ہوتی ہے۔ ۱۰۰۔ تو ممکن ہے کہ حلق کے بعد بتی وضع حمل ہو کر عدت پوری ہو جائے شوائع سے نزدیک طہ کی مدت کم از کم پندرہ روز ہے، تاؤ اس طہ میں واقع ہوئی ہو تو وہ طہ چار روز رہا۔ ۱۰۱۔ اس لئے تیس روز میں عدت پوری ہونے کا امکان نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

- ۱۔ بقولہ من انقضائها تسعة اشهر . سنة منها مدة الاياس و ثلاثة عنها لعدة ورايت محظ شیعہ مشايخ الساجی . المعتمد عند المالکیۃ انه لا بد لو د . بعد من سنة كامنه سعة اشهر لمدة الاياس و ثلاثة اشهر لانقضاء لعدة و كما عبر فی الجمع بالحوال ودمش رد المحتار مع لدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰۸ ط سعید کراتشی
- ۲۔ قلت هذا ظاهر اذا امکن فضاء مالکی به او محکمہ اما فی بلاد لا یوحد فیها مالکی یحکم به فی الضرورة محققہ
- لید فال الراهدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالک فی هذه المسئلة الضرورة وهاشم رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی الافتاء بالضعیف ۳ ۵۰۹ ط سعید کراتشی
- ۳۔ اس لئے کہ ایام حیض کے نزدیک مدت پوری ہونے کے لئے کم از کم ساٹھ دن درکار ہیں اور صاحبین نے یہ مدت مانتا ہے۔ ۱۰۰۔ ولو بالحیض فقلها لحره سور یوما و لامة اربعون یوما ودرمختار (وقل فی الرد و عدها فی مدة تعدد شب الحره تسعة وثلاثون یوما ودمش رد المحتار مع لدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۲۳ ط سعید کراتشی
- ۴۔ قل الله تعالى واولاب الاحباب احلین ان یضع حملهن (الطلاق ۴) وان كانت حاملا فعدها ان یضع حملهن (الهدایة کتاب الطلاق باب العدة ۲ ۲۴۴ ط مکتبہ شریکۃ علمہ ملتان)
- ۵۔ فصل واما قبل الطهر یس الحیض فحمسة عشر یوما فهو قول اسی حقة و اکثر الفقهاء والی ان قل ان نیت ان قبل الطهر حمسة عشر یوما (الحاوی لکبری للعلامة السورودی الشافعی کتاب الطهارة باب حصص المراه وظهره واستحاضتها ۱/ ۵۳۴ ط دار الفکر بیروت)
- ۶۔ وناظر هذا الاختلاف فی حکم المعدة ان من جعل الافراز لاظهار قبل ان یغلب فی طهر کان الباقي منه وان فی قول فاما حاصت وظهرت الطهر انسی کان قول انبا فاما حاصت وظهرت الطهر الثالث حتی یرود المراه فاحصه النابله کان قولنا وقد انقضت عدتها (الحاوی لکبری للعلامة الماورودی الشافعی کتاب العدة ۱ ۱۸۹-۱۹۰ ط دار الفکر بیروت)

عدت و وفات میں ضرورت شدیدہ کے وقت عورت گھر سے نکل سکتی ہے

(سوال) عورت عدت میں ہے اور اگر وہ مختار نامہ عام نہ کرے تو اس کا مال ضائع ہوتا ہے اور مختار نامہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ حاکم گھر پر اگر درجسری کرے گا اس کو اس کے سامنے پردے میں بیٹھنا ہو گا یا شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵ عبدالحق صاحب صدر بازار دہلی ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۶) عدت کے اندر یہ لانا بات کرنا تو منع نہیں ہے بلکہ اگر ضرورت ہو تو عورت درجسری کرانے کے لئے درجسری آفس میں بھی جاسکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد کسی مسلمان سے شادی کرے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت قوم کھتری عمر تقریباً ۳۰ سال اگر مسلمان ہوتی ہے اور بیان دیتی ہے کہ میرا پہلا خوند عمر ایک سال سے فوت ہو چکا ہے میں اب مسلمان ہو چکی ہوں اگر شرعاً اجازت دے تو ایک شخص جس نے اس کو مسلمان کر لیا ہے اس کے ساتھ نکاح کر لوں لہذا اس کا نکاح کر دیا ہے کوئی شخص کہتا ہے کہ اس عورت پر عدت لازم ہے اور نکاح نہیں ہوا ہے۔ المستفتی نمبر ۵۹ مستری حاجی عبدالرشید (بہاولپور) ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۷) اگر یہ قرار دیا جائے کہ وہ اسلام لانے کے وقت منکوحہ نہیں تھی بلکہ بیوی تھی تو اس پر کوئی عدت واجب نہیں لیکن اگر اسکو منکوحہ قرار دیا جائے تو اسلام لانے کے بعد قبول صاحبین اس پر عدت واجب ہے (۲) اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بیان کو تقسیم کیا جائے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس کے بیان کو ظن غالب صحیح سمجھا جائے تو نکاح جائز ہے اور اگر کذب کے قرائن قائم ہوں تو بعد عدت نکاح کی اجازت دی جائے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) و معدۃ موت نخوح فی الحدید بن و ست اکثر اللیل فی منزلہا لان نفقہا علیہا ففتحاح للحروج حتی لو کان عدھا کذبہا صارت کاملطقة فلا یحل لہا الحروج فح و حور فی الفیہ حرو حہا لا صلاح مالا مدہ کررا عہ ولا وکیل لہا (۲) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة فصل فی الحداد ۵۳۶ ط سعید کراچی

(۲) دمیۃ غیر حامل طلقہا دمی او مدت عہا لم تعد عبد ای حیضہ اذا اعتقد وادلک لانا امرہا یتزکھم وما یعتقدون (در مختار) و قل فی الرد و فی قول صاحبہ نکاحہا باطل حتی تعد ثلاث حیض (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۲۶/۳ ط سعید کراچی)

(۳) فی الحایۃ ثلاث اولہا روحی بعد الکاح و سعة ال یعمد علی حرہا و یتزوجہا و ان احبرت بالحرمۃ بامر عارض بعد الکاح من رصاص طازی او نحو ذلک فان کانت ثلثہ اولہا نکح و وقع فی قلبہ صدقہا فلا یاس بان یتزوجہا الا لو قالت کان نکاحی فاسد او کاد روحی عسی غیر الاسلام لانہا اکثر بامر مستکر ای لال الاصل صحتہ الکاح (ہامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۲۹/۳ ط سعید کراچی)

عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال) (۱) ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء کو ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق روہر و گولان دی اور تحریر بھی بردی (۲) ۲ مارچ سے ۹ مارچ تک اس عورت کو سات حیض رہی (۳) ۱۴ مارچ کو اس عورت و دوسری طلاق تحریر کر کے بدون ثبت کرانے کو لائی گولان اور بغیر موجودگی گولان گجج دی گئی جس کے دینے اور گجج کو فریقین تسلیم کرتے ہیں (۴) ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک سات حیض رہی (۵) ۲۴ اپریل سے ۳۰ اپریل تک سات حیض رہی (۶) ۲۰ مئی سے ۲ مئی تک سات حیض رہی تیسری طلاق نہیں دی گئی مذکورہ واقعات کی روشنی میں سوالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہمیں کان میں پڑھایا گیا تھا کہ طلاق کے بعد عدت کی مدت تین طہر ہوتی ہے کیا پہلا طہر ۲ مارچ کو اور دوسرا طہر ۲۸ مارچ کو اور تیسرا طہر ۲۴ اپریل کو ختم نہ ہو گئے۔

(۲) اگر ختم ہو گئے تو کیا طلاق و عدت ۲۴ اپریل کو مکمل نہ ہو سیں؟ اگر مکمل نہ ہوئیں تو کس تاریخ کو مکمل ہوں گی؟

(۳) اگر تیسری طلاق نہ دی گئی تو کیا وہ عورت عدت اور طلاق کے مکمل ہونے کے بعد بغیر کسی دوسرے شخص سے نکاح و فراغت شرعی حاصل کرنے کے اس پہلے شخص سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) کیا ایک طلاق اور تین حدی ناموشی مرد و عورتوں میں دو طلاق اور بعد تیسرے طہر سے انتقام تک ناموشی سے اس شخص سے گھر نہ لائے جواز پر چند فرق پیدا کرتی ہے؟

(۵) اگر ۴ اپریل سے ۲۴ اپریل تک کے درمیان کے عرصہ میں مئی اس طہر میں تیسری طلاق دیدی جاتی تو پھر نکاح کب ختم ہو گا اور عدت کب ختم ہوتی۔ المستفتی نمبر ۸۳۴ شیخ عبدالحامید ربیع ایل ایل بی ایل

ہو رہا ہے ورنہ ۱۴ محرم ۱۳۵۵ھ سے ۷ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۸) (۱) طلاق کی عدت کی مدت احناف کے یہاں تین حیض ہیں اور شوافع کے یہاں تین ناموشی میں نے جو جواب دیا تھا وہ مذہب حنفی کے اصول کے موافق تھا ۲۴ اپریل کو بھی تین حد ختم نہیں ہوتے

کیونکہ اب عدت دوسری طلاق ۱۴ مارچ کے بعد سے لی جائے گی ۷ مئی کو دوسری طلاق کے بعد سے تین حیض ختم ہوں گے اور اس وقت عورت عدت سے اصول حنفیہ کے بموجب فارغ ہوگی۔

(۲) ۷ مئی کو عدت ختم ہوئی اور اس تاریخ کو طلاق مکمل یعنی بان ہو جائے گی۔

(۱) واذا طلق الرجل امراته طلاقاً تاماً او رجعاً او وقعت العرقۃ یسهما بغير طلاق وهي حرة ممن تحصن لعدتها ثلاثہ اقراء لقوله تعالى "والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثہ قروء والا قراء الحيض عندما وقال الشافعي الاطهار والهدية كتاب الطلاق" باب العدة ۴۲۲/۲ ط مکتبة شرکۃ علمیه ملتان

(۲) ومدا العدة بعد الطلاق وبعد الموت علی الفور وتقصى العدة وان جهلت المرأة بهما ای بالطلاق والموت (الدر المختار) كتاب الطلاق" باب العدة ۴۲۰/۳ ط سعید کراچی

(۳) فاذا انقضت العدة ولم يرجعها بائنت منه فعدت السنة كتاب الطلاق" بحث حکم الطلاق الرجعی ۲۷۴ ط دار الکتاب العربی بیروت

(۳) عدت کی تکمیل یعنی ۲۷ مئی گزرنے کے بعد عورت خود مختار ہوئی اگرچاہے تو زوج لول سے دوبارہ نکاح کرے اور چاہے کسی اور سے تیسری طلاق نہ ہونے کی صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے طلاق مغضظ نہیں ہوتی اور طلاق بائن کے بعد صرف تجدید بائن کرنا ہوتا ہے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کی اور پھر فراغت ہونے کی شوہر لول سے نکاح کرنے کے لئے حاجت نہیں ہوتی۔^(۱)

(۴) دو طہرہ دن میں دو طہرہ قیس دے کر انقضائے عدت تک خاموش ہو جائے تو طلاق بائن پر اثر انداز نہیں ہوتا۔^(۲)

(۵) ۱۴ اپریل سے ۲۴ اپریل تک کے درمیانی عرصہ میں تیسری طلاق دیدی جاتی تو عدت کی ابتدا ۲۴ اپریل کو آنے والے حیض سے ہوتی اور ۲۷ مئی کو ختم ہونے والا حیض دوسرا حیض ہوتا اس کے بعد ایک اور حیض آنے پر عدت ختم ہوتی اور پھر شوہر لول کا حق تجدید بدو نہ تحصیل ساقط ہو جاتا۔^(۳) محمد کفایت اللہ کان

حاملہ عورت کی عدت چھ مہینے پیدائش سے پوری ہوتی ہے

(سوال) زمانہ عدت وضع حمل سے پیدا ہونے تک مانا جاتا ہے یا جب تک کہ عورت چالیس دن کا چلہ نہ نہا کر کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ المستفتی نمبر ۹۳۵ عبدالحی خاں (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۹) چھ مہینے ہی عدت ختم ہو جاتی ہے چالیس دن کا چلہ نہانا انقضائے عدت کے لئے نہیں۔^(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

غیر حاملہ عورت پر عدت نہیں مگر جبکہ شوہر مر جائے

اس پر ہم حال میں عدت ہے چاہے باغذ ہو یا تاباغذ

(سوال) منکوحہ غیر موقوفہ کو حاق دی جائے تو اس پر عدت نہیں اور صغیرہ متوفی عنہا الزوج پر عدت ہے یا نہیں چاہے المستفتی نمبر ۱۱۰۲ شیخ عبدالحی صاحب (ضلع اکل پور) ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۳ اگست ۱۹۳۶ء

۱. کتاب الطلاق بابا دون اللات فہ ان سروحھا فی العدة و بعد انفصاھا (القوی الہندیۃ کتاب الطلاق بابا دون فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المظنقة و ما یصل بہ ۴۷۲ ط ماحدہ کوئٹہ)

۲. ایضا حوالہ سابقہ

۳. ان کتاب الطلاق لول فی لحرہ او نس فی الامہ لہ یحل لہ حتی تکح و روا غیرہ نکاحا صحیحا و بدحل بھا ثم یستحب و یسوغ عی و لا یصل فیہ قولہ یعنی فان طلقھا فلا یحل لہ من بعد حتی تکح و روا غیرہ والمراد الطلقۃ الثالثۃ و لیدانہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما یحل بہ المظنقة ۳۹۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان

۴. و فی حق الحمل مطلقا وضع حملہ لان الحمل اسم لجمع ما فی البطن (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۹ ط سعید کرانی)

(جواب ۴۰۰) متوفی حنا الزوج پر عدت براءت رحم کے لئے نہیں بلکہ خاوند کی موت پر اظہار حسرت کے لئے ہے اس لئے صغیر پر بھی واجب ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

یہ وہ حاملہ کا نکاح چھ کی پیدائش سے پہلے جائز نہیں

(سوال) مسوقہ ہندہ کا عقد زید سے کیا گیا بلو جو دیکھ ہندہ حمل سے تھی اور کسی کو اس کے حاملہ ہونے کا علم وقت نکاح نہ تھا اب زید کے گھر ہندہ کی لڑکی سات ماہ کی دو مہینے تیس دن کے بعد پیدا ہوئی اب ہندہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ لڑکی تمہارے خاوند زید کی ہے تو ہندہ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ غیر کی ہے لہذا مسئلہ شرعی کی ضرورت ہے کہ زید سے جو عقد ہوا تھا بلو جو ہندہ کے حاملہ من بغیر ہونے کے وہ عقد باقی رہا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو تجدید نکاح زید سے کیا کر دیا جاسے یا نہیں جو کچھ حکم شریعت کے موافق ہو وہ تحریر فرما کر ثواب داریں حاصل کیجئے۔ المستفتی نمبر ۱۳۲۲ محمد اسماعیل صاحب (دہلی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۹ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۱) سائل نے زبانی بیان کیا کہ ہندہ مطلقہ تھی پہلے خاوند نے طلاق دی تھی طلاق کے تین ماہ بعد دوسرا نکاح ہوا اور نکاح سے دو ماہ تیس دن بعد چھ پیدا ہوا تو لازم ہے کہ حمل طلاق سے پہلے کا ہو کیونکہ طلاق سے پانچ ماہ تیس دن بعد چھ کی۔ اوست اسی کی مقتضی ہے، اس لئے دوسرا نکاح اندرون عدت واقع ہو اور ناجائز ہو۔ اب پھر از سر نو نکاح کرنا لازم ہے زید کے ساتھ از سر نو نکاح کر دینا درست ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

تابالغہ مطلقہ پر بھی خلوت کے بعد عدت ہے

(سوال) زید کی شادی ہندہ سے ہوئی زید ہندہ کو رخصت کر کے گھر لے گیا ہندہ اس وقت باغہ تھی تابالغہ ہونا زید کو اور اسکے والدین کو گوارا نہ پانچ چھ روز کے بعد ہندہ اسکے ماں باپ کے گھر پہنچائی گئی اس کو عرصہ زائد زید سال قریب ۷ ماہ کے ہوتا ہے کہ ہندہ اپنے ماں باپ کے مکان میں ہے زید نے اس کی کوئی خبر نہ لی بعد اس عرصہ میں اس نے دوسری شادی بھی کر لی اب اگر زید نے ہندہ کو تحریری طلاق نامہ یاں مضمون کہ ہم نے تم کو یک جا سے تین حایق دیدی کھ بھیجے ہے دریافت طلب امر

۱) والعدۃ للمعوب اربعة اشهر وعشر من لایامہ منوطاً بقاء النکاح صحیحاً الى الموت وطلت اولاً ولو صغیراً او کتابة تحت مسلم (الدر المحضار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدۃ ۳ ۵۱۰ ط سعید کراتشی (۲) ایضاً اذا کتب معدۃ من او موت وان مر بها المطلق او المیت سرکه لانه حق الشرع اظهاره للتاسف علی فوات النکاح (الدر المحضار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدۃ ۳ ۵۲۱ ط سعید کراتشی (۳) واداً تروجت المعدۃ بزوج اخر له جاء ت بولد ان جاء ت به لا قل من سنین مد طلعها الاول او مات ولا قل من سنة اشهر مد تروحها النای فلولد الاول (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الخامس فی العدۃ ۱ ۵۳۸ ط مکنہ ماحدیه کوئٹہ)

۳۰) ولا یجوز للرجل ان یتزوج زوجہ غیرہ وکذا المعدۃ حکماً فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح باب السادس فی بیان المحرمات) القسم السادس المحرمات ای نعم بل حق العیر ۱ ۲۸۰ ط ماحدیه کتبہ

یہ ہے کہ بندہ سر الٹنی تو حسب دستور زمانہ دو ایک شب تو خضوت ضرور ہونی ضروری ہے تاہلہ ہونے کے
ت نہ ہونی ایسی صورت میں بندہ کو عدت گزارنا ضروری ہوگا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۳۴۸۔

سید نسیم الدین صاحب (مطلع مو تکبیر) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء

(حواص ۴۰۲) بندہ کو عدت گزارنی ہوئی کیونکہ مرہطہ کی خضوت میں عدت لازم ہوئی اور حکم کا مدار
وقت پر ہے اور محض فقہاء نو سال کی لڑکی کے ساتھ خضوت کو صحیح اور دلی کے حکم میں قرار دیتے ہیں
عدت خضوت فاسدہ میں لازم ہوتی ہے۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اعدہ لدلی

آر دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی

(سوال) زیر نے اپنی عورت مسماۃ کو تین طلاق سبہ کررور و گولہاں کے دے کر عدالت میں
بذریعہ وکیل طلاق نامہ تحریر کر دیا کہ میں نے اپنی عورت مسماۃ فدا بنت فداں کو بموجب قانون شرعی کے
تین طلاق دیدی ہیں اور اپنے لوہ پر حرام کر دیا ہے آتے میرا کوئی تعلق زوجیت کا عورت مذکورہ کے
ساتھ نہیں ہے بعد گزارنے ایام عدت کے جہاں چاہے نکاح کر لے بعد گزرنے ۲ ماہ پانچ دن کے عورت
نے کہا کہ مجھے تین حیض گزر چکے ہیں جس گنہ میں مطلقہ عدت پوری کر رہی تھی اس گھر سے بھی بعد
تحقیق معلوم ہوا کہ تین حیض واقعہ سے ختم ہو چکے ہیں لہذا بعد طلاق کے تین حیض جو کہ ۲ ماہ پانچ دن کے
اندر ختم ہو چکے ہیں نکاح کر دیا گیا بعد نکاح کے چند لوگوں نے شبہ زائل دیا کہ یہ نکاح درست نہیں ہے
یہ گنہ عدت مطلقہ کی تین ماہ و دس دن ہے بعد گزرنے تین ماہ و دس دن کے نکاح ہونا چاہیے تھا لہذا بعد تحقیق
پر عدت ختم ہو چکی اور نکاح کے صحیح ہونے یا نہ ہونے سے مطلع فرمایا جائے۔ المستفتی
نمبر ۱۵۱۲ پیش امام عمل میر صاحب پوچھنے فی ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

(حواص ۴۰۳) عدت مطلقہ کی تین حیض سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آسکتے
ہیں لہذا جب کہ عورت نے کہا کہ مجھے تین حیض آچکے اور عدت اتی تھی کہ اس میں تین حیض آسکتے تھے تو

(۱) والعدۃ فی حق من لم تحض حرة وہ او ولد لصبر ما لم تلغ او کبر ما لم یبلغ سن الایام او بلغت بالنس ولہ
بعضی ثلاثة اشهر ان وطئت فی الکحل ولو حکما کالحلوة ولو قدسہ کما مر (در مختار) وقال فی الرد (قوله بان
سمع سماعاً) وقيل سماعاً بتقديم السين على الاء الموحدة و فی الفتح والاول اصح وهذا بان ان من یسک فیہ بلوغ الانثی
وعنده سلك ثلثا لیلح والحر والنیر لا یعلمه من حکم من زاد سها علی ذلک و لم تلغ بالنس و تسمى المراجعة وقد
ذکر فی الفتح ان عدتها ایضا ثلاثة اشهر وهي من لم تلغ نسعا (هاشی رد المحتار مع الدر المختار) کتاب
الطلاق باب العدد مطلب فی عدة الصغرة المراجعة ۳ ۵۰۷ ط سعید (۲) وقدرت الاطافة بالبلوغ وقيل بالنس
(هاشی رد المحتار) کتاب النکاح باب المهر مطلب فی حکم الحلوة ۳ ۱۱۴ ط سعید کر تاشی (۳) ونحو العدد
محرمة وان کانت فاسدة لان تصریحهم بوجوبها بالحلوة لفسدة شامل لحلوة النسی کذا فی البحر من باب العدد
(در من رد المحتار) کتاب النکاح باب المهر مطلب فی حکم الحلوة ۳ ۱۱۴ ط سعید (۴) وهي فی حق حرة ولو
کذا فی بحث مسند نجیح لطلاق ولو رجعی او فسخ جمیع امسائه بعد الدخول حقيقة او حکما ثلاث حیض
کون بعد تحریر الحیض (الدر المختار مع هامش: رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدد ۳ ۵۰۴ ط سعید کر تاشی
(۵) سکتے انشاء عدت کے لام یؤتیہ سکتے یہ مرسا خودی و کار ہیں و مرآتیں کے نزدیک لازم آتیں دن
و مرآتیں فاقبها لحرۃ سنون یوما ودر مختار) وقال فی الرد (قوله سنون یوما) فیجعل کانیها طلقها فی الطهر بعد الوطء
و بعد لیلها اقل الطهر خمسة عشر لانه لا عانة لا کثر (اوسط الحیض خمسة لان احتماغ الفلها مادر و عددها اقل
مدد یصدق فیها الحرۃ تسعة و ثلاثون یوما ثلاث حیض تسعة ایام و طهران ثلاثی (هاشی رد المحتار مع الدر المختار)
کتاب الطلاق (باب العدد ۳ ۵۲۳ ۵۲۴ ط سعید کر تاشی)

یہ نکاح صحیح ہو گیا، جو لوگ کہتے ہیں کہ مطلقہ کی عدت تین ماہ و س روز ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ
کان اللہ له دلی

زمانہ عدت والا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

(مسائل) زید نے ایک عورت کا عقد نکاح سے عدت کے اندر نکاح کر لیا اور میں وہی کی طرح رہا جس
کے لئے لوگوں نے اعتراض کیا۔ نکاح فاسد ہے تین حیض کے تمام ہو لینے کے بعد نکاح ہوتا ہے جب
صحیح ہوتا تو کسی دوسری جگہ جائز یہ بین کیا عدت تمام ہو گئی ہے وہاں دوبارہ نکاح پر حواہی اب دریافت
طلب چند چیزیں ہیں (۱) کہ اول نکاح جو عدت میں صرف ایک حیض کے گزرنے پر ہو لوہ ش عام معتبر ہے کہ
با ساقط الاعتبار (۲) اس کے ہونے سے عدت پر بھی سچا اثر پڑے گا یا نہیں (۳) عدت طلاق لینے کے
وقت سے شمار ہوگی یا نکاح اول کے بعد سے تین حیض پورے کرنا لازم ہے (۴) اگر طلاق کے وقت سے تین
حیض پورے ہو کر نکاح ثانی ہوا ہو لیکن نکاح اول کے وہی باشندہ کے بعد جب کہ تین حیض تاحال پورے نہ
ہوں تو کسی حدت میں نکاح عانی صحیح و معتبر نہ ہو گا یا یہ بھی معتدل اول فاسد ہے؟ (۵) کیا خونہ دنیا میں
عدت کے لئے مفارقت بھی ضروری ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۷۲ مولوی عبدالقدیر صاحب
گوجرانوالہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء

(اجواب) (۱) مولوی عبدالقدیر صاحب (۱) نکاح اول جو صرف ایک حیض کے تمام پر کیا گیا وہ فاسد
ہے اس اثناء میں جو منافع زوجیت حاصل کئے وہ سب حرام اور زنا کاری کے درجہ میں ہیں خونہ اور دنیا پر
نکاح مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں اور جب تک صحیح اور جائز طور سے
نکاح نہ ہو آپس میں ملاپ نہ کریں (۲) اگر یہ نکاح جو اثناء عدت میں کیا گیا ہے نہ ہو اہو تا وقت عدت طلاق لینے
کے وقت سے شروع ہوتی لیکن نکاح فاسد کے ہونے سے جس میں وطی بمشیت الزکاح ہو چکی ہے مستقل طور
سے دوسری عدت واجب ہو گئی البتہ حدت احناف اول عدت طلاق اور دوسری عدت کو تاخیر سے چورا
کر لینا کافی کہتے ہیں۔ قال فی الہدایۃ ۱ ص ۴۰۵ اذا وطئت المعتدة بشبهة فعليها عدة اخرى و
تدخل العدتان و تكون ما نزل المرافة من الحيض محتسبا منهما فاذا انقضت العدة الاولى
ولم تكمل الثانية فعليها تمام الثانية او موطوءة معتدة بالشيء في متعدد صور تيسر فقهاء نبيان في بين جن
میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عدت میں کسی سے نکاح ہو گیا اس سے اس شبہ سے جہاں کر لیا تو اس صورت میں
دوسری عدت لازم ہو جاتی ہے قال فی العباية على هامش الفتح (۲) ص ۲۸۳ ح ۳ عند تعديد صور
الموطوءة بالشبهة المحكومة عليها بوجوب العدتين اذا وجب على المرافة عدتان

(۱) قالت مصت عدتي والمدة تحتمد وكذاها الروح قبل قولها مع حلفها والا تحتمله المدة لا (در مختار) (۲) قال في
لورد (قوله قالت مصت عدتي) اعلم ان نفيها العدة لا يحصر في احكامها بل يكون به وبالفعل بان تزوجت باخر بعد
مدة نفسي في منها العدة (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۲۳ ط معبد كراتشي
(۲) لهداية كتاب الطلاق باب العدة ۲ ۴۲۵ ط مكنة شركة عصمه ملتان
(۳) العباية على هامش الفتح للعلامة اكمل الدين محمد بن محمود الرسي كتاب الطلاق باب العدة ۴ ۳۲۵ ۳۲۶
ط مكنة مصطفى الباني الحلبي سمر

الی قوله او من حسن واحد كالمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطبها الناس و فرق بينهما
تداخلاً عندنا و نحوه في رد المختار، من باب العدة عن الدرر تعليقاً علی قوله فی المتن اذا
وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق - ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عدت میں نکاح
بوجہ وطی کر کے تو یہ وہی ہاشبہ ہوتی اور اس میں جدید عدت مستقل لازم ہوتی ہے ابنت اول عدت کو وہ وہی
میں بدعہم کر کے تداخل سے دونوں کو تمام کیا جائے گا قال فی الكنز، ص ۱۴۷ تجب عدة اخرى
بوطی المعتدة بشبهة الخ . معلوم ہوا کہ وطی ہاشبہ بھی موجب عدت ہے۔

(۳) مذکورہ بالا عبارتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق کے وقت سے تین حیض پورے کر لینے کا ثانی کی
صحت کے لئے کافی نہیں جبکہ اول جو کہ ایک حیض کے بعد ہوا وہاں سے عدت پوری نہ ہو جائے علیے
تفصیل سیاحتی پس جو عدت مذکورہ محرمہ و سبب نکاح ثانی جو طلاق کے وقت سے تین حیض پورے نہ کر
راویہ و ہم بھی نکاح فاسد ہی ہو آئیو کہ مبداء عدت طلاق لینے کا وقت اس صورت میں نہیں ہے جبکہ نکاح
اول جو ایک حیض کے بعد ہوا اور اس میں وہی ہاشبہ ہوتی اس کے بعد مفارقت کر اگر عدت پوری کی جاتی اور اس
کے بعد نکاح کیا جاتا ہے سبب صحیح ہوتا ہے ہذا نکاح ثانی بھی قبل از تمام عدت ہی ہو کر فاسد ہوگا قال فی الدرر
المختار، من باب العدة و مبداء ہا (ای العدة) فی السکاح الفاسد بعد التفريق و لہی ہاشبہ انان
و سد میں مستقل موجب عدت ہے یہاں سے تین حیض پورے کر لے جاتے جب نکاح ثانی درست ہوتا
نہ ف طلاق کے وقت سے پورے کر لینے کافی نہیں بلکہ نکاح اول جو ایک حیض کے تمام پر ہوا ہے اس میں
بھی وہی سے عدت جب شروع ہوتی کہ زوجین میں تفریق ہو جاتی اور تفریق کرانے کا لزوم فقہاء کی
تہیمات سے معلوم ہوتا ہے کما نقله عن الدرر المختار - و مبدئها فی السکاح الفاسد بعد التفريق
و سیاحتی تمامہ اب نکاح ثانی کا فساد دو وجہ سے ہوا کہ (۱) عدت طلاق کے وقت سے پوری کی گئی جائے
ضروری یہ تھ کہ نکاح فاسد اول سے عدت پوری کی جاتی (۲) جب کہ مفارقت تین الزوجین نہیں پائی گئی و
نہ مفارقت کمینہ بلکہ مستراخ و مذہبی کا سبب تعلق و غم رہا تو اب عدت سوائے وجود شرط کیسے پوری مانی گئی۔

(۴) معلوم ہو چکا کہ نکاح ثانی بدو ان تمام عدت ہوا ہے شرعاً یہ نکاح بھی مکمل اول فاسد ہوگا نکاح ثانی
نے جو صرف تین کے بعد و پر کفایت کی ہے اور یہ تفتیش نہیں کی کہ تین نکاح فاسد اول سے ہیں یا طلاق سے
یا طلاق سے تین پورے کر لینے پر کفایت کی ہے وہ اس غلطی سے نیز بل مفارقت و بلا متارست حقوق زوجیت
تہم رہتے ہوئے عدت پوری مان لینا یہ بھی اقدام شرعیہ میں مسہت ہے اس چشم پوشی سے نکاح جو ہوا ہے
بہر صحیح نہیں۔

(۱) الدرر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۱۸ ط سعید کوثری

۲. کثر المدین نسفی کتاب الطلاق باب العدة ۴ ۱۴ ط مکتبہ مدنیہ ملتان

۳. الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۲۲ ط سعید کوثری

(۴) المصادر السابق

فإن لم يرد المختار من باب العدة معلقا على قول الماتن و مذهبها في الكاح الفاسد بعد التفريق النسب السوجب لعدة شهية الكاح و رفع هذه الشهية بالتفريق فلا يضر شارعہ
 في العدة ما لم ترفع الشهية بالتفريق كما في الكافي وغيره - انتهى بحذف بعضه بان افتاء في
 اس صورت میں متارکت پر بھی کفایت ہوتی ہے یعنی اگرچہ منارقت نہیں ہوتی لیکن خواتم نے بہائی التار
 متارکات زوجہ سے کرنا ہے تو یہی حدت شروع ہو سکتی ہے صورت دضرہ میں منارقت ہوتی ہے التار
 متارکات میں حدت یہ شیخ ہون - قل فی الذکر المختار - عطفًا علی قوله التفريق المذكورہ
 سابقا او المصارکہ ای اظہار العزم علی ترک وطئہا بان بقول ملسانہ ترکک بلا وطئ و بحود
 ان سے معلوم ہوا کہ صرف قصد متارکات قبی طور سے بھی کافی نہیں جب تک کہ ظاہر اس پر نہیں ہو
 اور التارکات میں نہ ہو بدون اظہار اسانی حدت نہیں شروع کی جائے گی کمز میں جو صرف عزم ترک نہ ہو
 ہے ان سے انصار عزم مراد ہے - کما سد علیہ فی رد المختار هناك قال فی العایة علی هامس
 النسخ - ص ۲۸۷ ح ۳ - وانعم امر داض لا یضلع عنہ ولہ دلیل ظاہر وهو الا حار بذلك
 بان بقول ترکک و طأھا او بحود فی الفصح ان سے معلوم ہوا کہ نكاح فاسد اول کے بعد جب تک
 تعلق نہیں ہوتی اور نہ التار متارکات قویا ہوا ہے برابر ازدواجی تحت و است رہے ہوں اور یہی خواتم نے
 طرح رہتے ہوئے حدت نہیں شروع - تعلق - ولذا قال فی الفتح - ص ۲۸۷ ح ۳ لا تست العدة
 مدہ التمكن علی وجه الشهية فاسدا ولا یقطع النکح كذلك الا بالتفريق او المتاركة صریحا
 اصل سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ برابر ان کی رہائش میاں بی کی کی طرح ہوتی چلی آتی ہے کوئی متارکات
 یا منارقت ان میں نہیں ہوتی تو اب ان تارکات حدت کے تمام پر جو سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے حدت بدون ان نہ کورہ
 - صورتوں کے تمام نہیں ہو سکتی - تعلق یعنی قبل تمام حدت ہی ہو اب لہذا زوجین کو چاہیے کہ آپس میں
 منارقت ترک تین حیض پر رہے - ورنہ ان میں ازداء حدت بھیجی سے معیت ہوئی کہ تفریق ہو جائے
 تو منارکت نہیں صرف قوی متارکات پر امتداد کر کے نکاح غیر معتد ہوگا کیونکہ نا یعنی زوجہ لاچہ فسق
 منظر اس قابل نہیں کہ ان پر امتداد چاہے کہ یہ حدود شریعہ پر برابر قائم ہوگا ازدواجی تعلق سے اجتناب
 چاہوگا ولہذا لایقین سے حدت پوری - ہوتی چاہیے اور نكاح جدید کرنا چاہیے اور تفریق اور متارکت کے
 بدون جو نکاح ہوا وہ فاسد ہے اور نكاح میں فاسد اور باطل ایک ہی حکم رکھتے ہیں - من باب العدة قال فی
 رد المختار - فی بیان الفرق بیہما وعدمہ لا فرق بین الباطل والفاسد فی الکاح بحلاف
 الجمع کما فی نکاح الفتح والمضطومة - جزئیات فقہاء بھی اسی کو چاہتے ہیں - واللہ اعلم

۱. حسن: رد المختار کتاب الطلاق باب عدہ ۳ ۵۲۲ طبع سعید کرمانی

۲. رد المختار مع دہش رد المختار کتاب طلاق باب عدہ ۳ ۵۲۲ طبع سعید کرمانی

۳. عدہ مع دہش الفتح للعلامہ اکبر الدس محمد بن محمود الدسری کتاب الطلاق باب عدہ ۴ ۳۳۰ طبع مکہ
 مصطفی البانی الحلبي مصر

۴. فتح القدیر شرح النہایہ لابن قیمہ کتاب طلاق باب عدہ ۴ ۳۳۱ طبع مصطفی البانی الحلبي مصر

۵. حسن: رد المختار کتاب طلاق باب عدہ مطلب فی نکاح الباطل ۳ ۵۱۶ طبع سعید کرمانی

(جواب ۴۰۴) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) ہوا موقوف عدت طلاق میں معتدہ نے زید سے جو نکاح کیا وہ نکاح فاسد ہوا کیونکہ معتدہ اخیر سے عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے، اس نکاح فاسد کے بعد زید نے منکوحہ سے وطی کر لی یہ وہی بالشبہ واقع ہوئی اور اس کی وجہ سے اس عورت پر ایک اور عدت واجب ہوئی، اس عدت کی ابتداء تفریق یا متر است سے ہوئی، اب عورت پر (بعد از طریق التاریک) دو عدتیں ہیں اور ان دونوں میں تداخل ہو جائے گا پہلی عدت حائض کی حق زوجہ ول ہے دوسری عدت وطی بالشبہ کی حق زوجہ غانی ہے جب پہلی عدت ختم ہو جائے گی تو زوجہ اول کا اور اس کے حق کا تحقق ختم ہو جائے گا زوجہ غانی کی عدت باقی ہوگی اس زمانہ میں اگر زوجہ غانی کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نکاح کرے تو نکاح فاسد ہے، کیونکہ شخص ثالث کا نکاح معتدہ الغیر سے واقع ہوگا جو حرام ہے، لیکن اگر زوجہ غانی جس کی عدت میں تھی وہی تجدید نکاح کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ ہر شخص اپنی معتدہ سے ایام عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے جب کہ عدت طلاق مغفلہ نہ ہو اور بعد عدت اس عورت سے نکاح حلال ہو تو عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں حالتوں میں نکاح جائز ہے۔ وبنکح ممانہ لما دون الثلاث فی العدة و بعدھا مالا جماع و منع غیرہ لاشتہاء النسب (درمختار) ۱۰، حرمة الکاح فی العدة وان کانت فی الایة عامة لکن خص منها الزوج بالا جماع فانہ ینزوح معتدته بما دون الثلث (حاصل مافی رد المحتار) نکح معتدته نکاحاً صحیحاً ولو من فاسد (درمختار) ۱۱، هذا صریح فی انه یصح نکاح المعتدة بزوجه الذی وجبت العدة لحقه علیہا.

پس صورت مسئلہ میں زید نے دوسرا نکاح اگر زوجہ اول کی حوائض کی عدت پوری ہو جانے کے بعد کیا ہے تو دوسرا نکاح صحیح ہو گیا ہاں زید کے علاوہ کوئی تیسرا شخص اس عورت سے نکاح کرتا تو تفریق یا متر است کے بعد ایک عدت اور گزارنے کے بعد وہ نکاح صحیح ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اندر۔ نویلی

عورت ایام عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) کوئی عورت مطلقہ دوسرا شوہر کرنے کے لئے اپنی عدت میں کسی مقررہ مکان میں بیٹھنے والی

۱. نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ فلم یغل أحد بحوارہ فہ معتدہ اصلاً و ہماش رد المحتار کتاب الطلاق باب تعدہ مطلب الکاح الفسد والباطل ۵۱۶۳ ط سعید کرمانی
۲. وادوا طلب المعتدة بشبهة ولو من المطلق وحت عدتها حری لنجدد والنسب و ندخا والمعمی من لخص مهم فی المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۹۳ ط سعید کرمانی
۳. و مباحا فی الکاح الفسد بعد التفریق من المفاسی سہمہ نہ ہو وطہا حد حورہ وغیرہا (المبارکۃ فی صیر العرم من الزوج علی لوہ وطہا ہا بقول بفسانہ توکل بلا وطہ و نحوہ، الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۲۲/۳ ط سعید کرمانی)
۴. لا یجوز للرجل ان یروح زوجة عہدہ وکذا المعتدة ہکذا فی السراج الوہاج الفتاوی الہدیہ کتاب الکاح باب الثالث فی دن المحرمات انفسہ اسداس المحرمات الیٰی یعنی یہ حق الغیر ۲۸۰۱ ط ماحدہ کوئٹہ
۵. الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الفرجۃ ۴۰۹ ط سعید کرمانی
- (۶) الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۲۴/۳ ط سعید کرمانی

زیادہ مدت گزر چکی تھی یعنی دو سال ہو چکے تھے تو یہ حمل زمانہ ہو گا، اور نکاح باہر قرار دیا جائے گا، مگر یہ کاسب شوہر دوسرے اس صورت میں بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ تاریخ نکاح سے پہلے سے پہلے یہ ہو گیا تو اس شوہر کا بچہ نہیں ہے، بہر حال پہلی صورت میں تو نہ تو عورت وارث ہوئی نہ بچہ اور دوسری صورت میں عورت کو میراث ملے گی نہ بچہ اور پہلی صورت میں تجدید نکاح، زم تھی دوسری صورت میں تجدید لازم نہ تھی پہلی صورت میں زید کی میراث بچہ نہ کوئی اور دوسری صورت میں جائیداد کا ربع بھی کو اور ۳/۳ بچہ نہ کوئی گا، محمد کفایت اللہ کان ائد لہ ذلی

عدت و نفقہ شوہر کے ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا
(سوال) جب خاوند انتقال کر گیا تو اس نے وارث پر مہر و عدت کا نفقہ واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی
نمبر ۱۸۵۸ عبد الرحمن (خاندن) ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء
(جواب ۴۰۷) زوج متوفی کے ترکہ میں سے زوجہ کا مہر ادا کیا جائے گا، اور عدت کا نفقہ ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان ائد لہ ذلی

مطلقہ عورت عدت گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے
البتہ عدت کے اندر جو بھمستری ہوتی ہے وہ حرام ہے
(سوال) ایک شخص نے ایک دوسرے شخص سے اس کو کچھ روپے دیکر اس کی عورت کو مطلقہ کر لیا اور اس

۱. وان جاء بے لاكثر من سنين منذ طلقها الاول او مات ولا في من سنة انتهر مد تزوجها الذي لم يكن تلاول ولا لسي. تناوی إلهیہ کتاب الطلاق الباب الخامس عشر في سبب ۵۳۸ ط ماحدیه کوئٹہ
۲. ان عدت بے لاكثر من سنة ولا تحب لعدته على ثمانية اهدا قول سی حنیفہ و محمد کفایتی شرح الطحاوی (تناوی تہمیدہ کتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۵۲۶ ط ماحدیه کوئٹہ)
۳. وان زوج الرجل امرأة طلاق بطله لا في من سنة انتهر مد تزوجها لم ينسب سبه وان جاء بے لاكثر من سنة انتهر قضاءه ينسب سبه مد اعتراف به نروح او سبک الفوی الہدیہ کتاب الطلاق الباب الخامس عشر في سبب السبب ۵۳۶/۱ ط مکتبہ ماحدیه کوئٹہ
- (۴) اس کے پہلی صورت میں نکاح قائم تھا، اتفاقاً عدت کے گزرنے کے بعد نکاح قائم رہا، یعنی بے لاكثر من سنة ولا تحب لعدته على ثمانية اهدا قول سی حنیفہ و محمد کفایتی شرح الطحاوی (تناوی تہمیدہ کتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۵۲۶ ط ماحدیه کوئٹہ)
۵. (۵) ہر کس قرب لیس مدی سبھ ولا غصہ ولا برت مع دی سبھ ولا غصہ سوی الروحین لعدہ لود غصہما فہ حد المفرد جمیع المال درمختار، وفی فی لود، قولہ فہ حد المفرد، ہی الواحد مہم من ای صنف کان جمیع المال ہی او ما فی حد فرض احد الروحین، ہمیں رد المحتار مع اندر لمختار کتاب التبرص ۷۶۲ ط سعد کرائشی
- (۶) اس کے لیے کہ میر قرض کی طرف سے عدت کے گزرنے کے بعد نکاح کر لیا جائے، یعنی بے لاكثر من سنة ولا تحب لعدته على ثمانية اهدا قول سی حنیفہ و محمد کفایتی شرح الطحاوی (تناوی تہمیدہ کتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۵۲۶ ط ماحدیه کوئٹہ)
- (۷) لا نفقه لمتوفی عہہ روحہا لا احسا سہا لیس لحق الروح بل لحق الشراع، تہذیبہ کتاب الطلاق باب النفقة ۴۴۳/۲ ط مکتبہ شریکہ علمیہ ملتان

عورت کو اپنے گھر میں رکھ چکوز اور عقد کرانے کے بعد دس دن تین ماہ جب گھر کے توابع اس سے نکال دیا اور نکالنے کے بعد کاس و غسل بھی رکھ کیا اور ان دس دن تین ماہ میں عورت کو تین حیض بھی تین ہونے اور میعاد میں اس سے محض جتنی ہوتا رہا تو اب یہ نکال جو اس عرصہ کے بعد کیا گیا شرعاً درست ہے یہ نہیں "المستفتی نمبر ۱۹۵۵ مہر برمن صاحب (گوزکانہ) ۲۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء (جواب ۴۰۸) حدیث اندر نمبر می تو حرام واقع ہوئی لیکن اگر عورت کو تین حیض آئے تو اس شخص کا نکال جو تین ماہ میں رہا ہے وہ اس عقد ہو گیا اور نکالنے کے بعد وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ نہ کفایت اللہ

تاریخ ۱۹۳۷ء

• طلقہ عورت عدت طلاق میں کسی مجبوری کی وجہ سے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال) حلیہ کی عدت کسی مجبوری سے اس گھر میں پوری نہ کر سکے تو اپنے سیکے میں کر سکتی ہے یا نہیں؟
• روئی صورت اس سے آسان ہے "المستفتی نمبر ۱۹۵۱ نیاز محمد خاں (روجنک) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۹) اگر اس گھر میں عدت پوری کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جس گھر میں منتقل ہو وہی گھر عدت کا گھر ہو جاتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

ایام عدت کا عقد بدمشہور واجب ہے

(سوال) زید بی بی کے چال چلن سے مشکوک تھا کہ پیش والوں کے اصرار پر اس نے شرعاً اپنی بیوی و رکنہ سے سب سے دل شریعتی کی عورت کو دو سال تک اپنی ٹیک چلی کا ثبوت دینا ہو گا اور اس درمیان میں زید کسی قسم کا تحقق خلوت وغیرہ بھی نہیں رکھے گا چنانچہ اس درمیان میں زید کی بیوی اپنا چال چلن نہیں رکھ سکتی لہذا جو شرط سے عامہ ہو گئی زید نے اس کو عامہ پا کر طلاق دیدی تو اب سوال طلب امر یہ ہے کہ جب کہ زید عامہ سے نہ اپنی بیوی سے نہ اتنا حد خلوت کرتا تھا تو ایام عدت کے کسی ناک و نفقہ دینے کا لازم دار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ "المستفتی نمبر ۲۰۰۱ خدائش مولائش (بند شہر) ۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۱۰) عدت کا عقد زید سے عامہ ہو گا۔ کیونکہ وہ جب حال زید کی منکوحہ تھی اور زید کی طلاق کی عدت میں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

(۱) ان کے عدت میں نکالنا یا نہیں ہے فی اللہ تعالیٰ ولا تعرفوا عتدة الکاح حتی یبلغ الکتاب احله (البقرة ۲۳۵) وبعد لای عتدة طلاق و موت فی سب و حسب فیه ولا بحر حاد مہ لا ان نخرج او یهدم المنزل او تحاق اہلہ امہ او سب مہب ولا محذو کرا، لست و بحر دلت من الضرورت لخرج لا قرب موقع الیہ (الدر المختار مع جمہر رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة فصل فی الحداد ۵۳۶/۳ طبعہ کراچی

(۲) بحسب لفظہ لرحمہ و لیس و لیرفہ بلا معصہ و لیر المصار کتاب الطلاق باب الفقة ۳ ۶۰۹ طبعہ کراچی

سے پہلے نکاح جاری نہیں۔ ۱۔ محمد کا تین سال کا لڑکا تھا۔

عدت کے دوران جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں اور جو بعد میں ہوا وہ صحیح ہے (سوال) مسماۃ بول کو اس کے شوہر نے تین طلاق تحریری کاغذ ایک روپیہ پر دیدی تھی بعد عدت وہ میرے نکاح میں آگئی اب عرصہ ذریعہ ہوا کا ہوا۔ وہ میرے یہاں سے پھر شوہر لول فتح محمد کے پاس چلی گئی اور غیر طلاق اور بغیر نکاح کے وہ اس کے پاس رہی اور مسماۃ بول کے لڑکا ایک سال گود میں رہا بعد پتہ ہونے کے مسماۃ بول نے پانچ حیض عرصہ حائضہ تین سال کے بعد آیا کرتے ہیں جس وقت مجھ سے نکاح ہوا اس وقت طلاق کے وقت سے عرصہ تین ماہ ہو چکا تھا یعنی عدت خلاق تین ماہ ہو چکے تھے لہذا وہ عورت میرے نکاح میں رہے یا نہیں اور میرا نکاح درست ہے یا نہیں اب اس کا شوہر لول فتح محمد یہ کہتا ہے کہ میں اس کو رو زید دیتا ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہوں کیا بغیر میری رضامندی وہ اپنے بچوں کی پرورش کر سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۲۳ نظیر خاں سپاہی ریاست جنید ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۵ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۳) عدت تین حیض آنے سے پوری ہوتی ہے اگر شوہر لول کی طلاق کے بعد تین حیض آچکے تھے تو تمہارا نکاح درست ہو گیا تھا اور اس صورت میں شوہر لول کو یہ حق نہیں کہ وہ اس عورت کو تمہاری اجازت کے بغیر بچوں کی پرورش کے لئے رکھ سکے لیکن اگر شوہر لول کی طلاق کے بعد اس کو تین حیض نہیں آئے تھے کہ تم نے نکاح کر لیا تو وہ نکاح عدت میں ہونے سے ناجائز ہوا، تمہیں اہم ہے کہ اسے علیحدہ کر دو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دلی

عدت کے بارے میں ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب (سوال) ہندہ سے خلوت صحیحہ واقع ہو چکی ہے بعد کو یہ جاننا چاہئے والدین کے گھر مقیم رہی پورے تین برس میں ہندہ کو نہ منہ نہ مس نہ کلام نہیں کیا اور تین برس کے عرصہ میں ہندہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی بعد تین برس ہندہ کو حلقہ دیا تو ہندہ نے ہندہ پر تین حیض عدت واجب قرار دی اور علت عدت حضور نے ائمہ حزن و سوگ تحریر فرمائی۔ جواب گزارش ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ تو قید سے آزاد ہوئی

۱۔ اد نکاح مکتوحہ العیر و معدنہ فلم یقل احد بحواہ فلم یعتقد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة) مطلب فی الکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶/۳ ط سعید کراتشی
۲۔ وہی فی حق حرۃ ولو کانتہ حب مسلمہ تحبس لطلاق ولو رجعا او فسخ بجمع اسانہ بعد الدخول حصہ او حکما ثلاث حیض کو اس رد المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۴ ط سعید کراتشی

(۳) اد نکاح مکتوحہ العیر و معدنہ فلم یقل احد بحواہ فلم یعتقد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة) مطلب فی الکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶/۳ ط سعید کراتشی وقال فی الہدایۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج روحہ عرہ و کذا المعنۃ حکم فی السرح الوہاح (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الکاح) الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم لاساس المحرمات التي تتعلق بها حق العیر ۲۸۰/۱ ط مکتبہ ماحدہ کوئٹہ

آیہ نکاح خاوند نے تین برس نان و نفقہ وغیرہ تک ایک کوڑی بھی نہیں دی تو یہ تفرقہ بندہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور مرثوہ آجیات۔ تو اب حزن و سوگ کا اظہار خلاف عقل و خلاف قیاس ہے صحت تحریر اورہ جناب کی منسوہ ہے ہذا معلول کا مکتوبہ ہوتا انہر من الشمس ہے اس لئے وجوب عدت غلط ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۲۳ شہر محمد عباسی ۲۵ ہجری الاول ۱۳۵۹ھ ۲ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۱۴) میرے پہلے جواب کی نقل آپ گنجتہ تو میں دیکھا کہ میرے پورے جواب کا مطلب کیا تھا۔ غالباً آپ نے یہ لکھ ہوگا کہ عدت کا تقریر براءت رجم کے سنے ہوا ہے پس جب کہ ایسی صورت ہو کہ حوق کا شہ نہ ہو مثلاً عورت کئی سال سے خاوند سے جدا ہو تو اس پر عدت واجب نہ ہونی چاہئے اس کے جواب میں مانبا میں نے لکھا ہوگا کہ وجوب عدت کے صرف یہی وجہ نہیں ہے کہ براءت رجم معلوم ہو جائے بلکہ عدت واجب ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ براءت رجم معلوم ہو جائے اور یہ بھی کہ ناسخ کا تعلق جو ایک فطری تعلق اور نظام عالم کی بقاء و ترقی کا ثقیل ہے اور واسم کا مستحق ہے اور جب یہ قطع ہو تو موجب افسوس ہے یہ قصص اکبر شہ کی موت کی وجہ سے ہو تو زوجہ پر خواہ وہ صغیرہ یا آسہ ہو سو اب بھی اہلزم ہے اور طلاق کی وجہ سے ہو تو جب بھی فی حدیث افسوس اور اظہار حزن کا موجب ہے اورچہ خاص حالات میں خاص عورت کے لئے یہ قطع تعلق موجب مسرت اور سبب نجات ہی ہو گیا ہو چونکہ اصل فطرت کے تقاضے اور اس کے موجبات کلیہ کے موافق احکام وضع کئے جاتے ہیں جزئیات کی خصوصیات کا لحاظ نہیں کیا جاتا اس لئے حکم کلی ہے کہ مدخولہ عورت کو جب طلاق دی جائے تو اس کو تین حیض کی حدت گزارنی ہوگی اور اس حکم کلی کی دلیل اور حدت یہ آیت ہے والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء اور مطلقہ غیر مدخولہ کو اس حکم کلی کی دلیل اور حدت یہ آیت ہے والیہ ہے۔ اذا نکحتہ المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان یمسوهن فما لکم علیھن من عدة تعتدنھا (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ دلی

جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر عمل جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت تین سال حروالی جس سے تین بچے بھی پیدا ہوئے دو برس سے حیض اس کا منقطع ہو گیا پھر شوہر نے تین طلاقیں دیدیں اس صورت میں بقول امام مالک تین مہینے عدت کر کے زوج غائی اختیار کر لیا تھا پھر زوج غائی کو طلاق دیئے ہوئے نو برس مہینے گزر گئے بلکہ پچھرانہ مہینوں کا طلاق حیض حال ہے

(۱) تعد مکلفہ مسلمة ولو امة مکوۃ بکاح صحیح وان امرھا المطلق والیت سرکہ لامہ حق الشرع اظہار السلف علی قوات الکاح (الدر المحرر مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب العدة ۳/ ۵۳۰ ط سعید کراچی

(۲) الفرة ۲۲۸

(۳) الاحزاب ۴۹

ابن قول امام مالک اس عورت کا نکاح زوج اول کے واسطے حلال ہو گا یا نہ اور حنفیہ کو بہار ضرورت و مجبوری
 بقول امام مالک فتویٰ اس مسئلہ میں دین جائز ہے یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۲۶۳۳ محمد عبدالواحد صاحب
 (آکیاب) ۵ رجب ۱۳۵۹ھ ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۱۵) ممدۃ الطهر کی عدت امام مالک کے نزدیک نو مہینے یا ایک سال گزرنے سے پوری ہوتی
 ہے مشہور قول نو مہینے کا ہے (۱۰) اور ساتھی نے تصریح کی ہے کہ امام مالک کے مقلدین کے نزدیک معتمد یہ
 ہے کہ ایک سال میں عدت پوری ہوئی (۱۰) پس صورت مذکورہ میں تین مہینے کے بعد جو نکاح کیا وہ قطعاً
 عدت کے اندر ہو ایسی یہ عورت زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوئی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

عدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تب بھی نکاح جائز نہیں
 (سوال) بندہ ۵۷ کا شوہر مورخ ۶ یحییٰ ۱۷۲۲ھ ۲۷ رجب ۱۳۶۹ھ کو صبح صادق کے ساتھ دہر و ملک پٹا ہوا
 (لور ایل دیست مونا تارخ ولادت و وفات کہنے کے مادی نہیں صرف تخمینہ سے کام لیا کرتے ہیں البتہ
 سرکاری چوکیدار لکھوا لیتے ہیں عمر ان کا اثبات بھی قابل اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ ہما وقت وہ بہت بعض
 اغراض مقدم مؤخر لکھوا لیتے ہیں) اور شب ششم ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ میں زید نکاح خواہ نے ورثاء بندہ
 مذکور کے بتلانے پر تخمینہ مدت وفات مکمل خیال کرتے ہوئے بندہ کا عقد نکاح عمر کے ساتھ رو بروئے بحر و
 خالد شاہدین کر دیا اور بندہ غیر حامل ہے جس کے بعد دوسرے دن خلیلہ نکاح خواہ ثانی نے جو زید نکاح خواہ
 کا مخالف ہے علی الاعلان کہا کہ یہ نکاح فاسد ہے کیونکہ مدت عدت میں کیا گیا ہے بلکہ زید و بحر و خالد و غیر ہم
 کے اپنے نکاح بھی فاسد ہو گئے لہذا زید و غیرہ کی امامت و دیگر معاملات دینی ناجائز ہیں چنانچہ اس نے زید

(۱) وان لم یتمیز او نافر بلا سب او عرضت ترخصت تسعة اشهر ثم اعتدت بثلاثة كعدة من لم تحص (محصر الشیخ
 حلیل) وقال فی شرحه حواہر الاکلیل (ترخصت) ای نأخرت (تسعة اشهر) استواء علی المشهور لروای الریبة لایا
 مدة الحمل عاذا وهل تعتبر من يوم الطلاق او من يوم ارتفاع حیضها قولان (ثم اعتدت بثلاثة) اشهر حرة کتب اومه
 وحلت تمام السنة وقيل التسعة عدة ایضا والنصواب انه خلاف لفظی (حواہر الاکلیل شرح محصر الشیخ
 حلیل للشیخ صالح عبدالسمع الارہری) باب فی العدة وما يتعلق بها ۳۸۵/۱ ط دار المعرفة بیروت (کد فی بديا
 المحمّد) کتاب الطلاق بحث انی تطلق ولا تحیس وهي فی س الحیض ۴۰۴ (۱)

(۲) و حرج بقوله ولم تحص الشبهة الممددة بالطهر بان حاصت ثم اعتدت طهرها فتعد بالحیض الی ان تلغ من الایام
 جوهره و غیرها وما فی شرح الوہابیه من انقصانها تسعة اشهر غریب مخالف لجميع الروایات فلا یقنی به
 لوفقی مالکی بدلت بعد کما فی البحر والہر (فرمختار) وقال فی الرد (وابت بحد شیخ مشابہا السانسی ان
 المعتمد عد المالکۃ انه لا بدلوا العدة من سنة كاملة تسعة اشهر لمدة الایام وثلاثة اشهر لانقضاء العدة) ہاشم
 رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۸ ط سعید کراتشی

(وقت) فان ارتفع الحیض عنها (قال) تنزل الی عدة السنة کما وصفت لك تسعة اشهر من يوم انقطع الدم عنها ثم ثلاثة
 اشهر وعدتها من الطلاق اما هی الاشهر الثلاثة الی بعد التسعة والتسعة انما هی استبراء (قلت) وهذا قول مالک قل
 نعم (قلت) ارايت اذا طلق الرجل امراته و مثلها نحیض فان تفتحت حیضها قل قال مالک تحلسن سنة من يوم طلقها
 وروحها فاذا مضت سنة فقد حلت (المدة الذکری للامام مالک) کتاب العدة و طلاق السنة باب ما جاء فی عدة المرأة
 والمحتاضة ۴۲۴/۲ ط دار صادر بیروت

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا فی الحرة او نسبی فی الامه لم تحل له حتی تکبر ورجا غیره وکذا صحیحاً ویدخل بها ثم
 یطلقها او یموت عنها والا صل فیہ قوله تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکبر ورجا غیره والمراد بالطلاق الثالثه
 الهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹ ط مکتبة ماحدیہ کونہ

وغیرہ پر عمل ایسا کرنے کا بہتان لگا کر کسی عالم سے فتویٰ بھی اس مضمون کا منگایا ہے اس پر تحقیقات باغذ کے بعد ہم کو یوں معصوم ہوا کہ زید نے جو نکاح بندہ کا عمر و کے ساتھ کیا ہے وہ اس کے شوہر کے وقت وفات سے اخیر ۳۱ ہجری ۱۰۹۰ نوروز اسلامی پر واقع ومنعقد ہوا ہے یعنی ایک دن یا کم و بیش وفات میں سے باقی رہتا تھا جو سوا خط پر محمول ہے لہذا آپ فرمائیں کہ یہ عقد بندہ کا عمر و کے ساتھ صحیح ہے یا فاسد اگر فاسد ہے تو کیوں حالانکہ چارہ مکمل اور حشر و کا آتش حصہ بھی گزر چکا تھا اور یہ قضیہ ہمارے علماء احناف کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ لاکثر حکم الکحل۔

نیز یہ حکم فساد مذکورہ میں وما جعل علیکم فی الدین من حرج کے خلاف معصوم ہوتا ہے نیز فرمائیں کہ زید و بحر و خالد وغیرہم کے نکاح بھی فساد ہو گئے یا نہیں اگر فاسد ہو گئے ہیں تو کیوں آیاتہ ختم فساد آیت میں کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکره و قلبہ مطمئن بالايمان (۱) اور لیس علیکم جناح فیما اخطاتم به و لکن ما تعددت قلوبکم (۲) کے خلاف نہیں یعنی شریعت محمدی ﷺ کے اندر مسلمان کے نکاح صحیح میں بغیر طلاق صریح و کنایہ کے فساد تب عارض ہوتا ہے کہ اس سے بلا جبر و اگر وہ غیر برضاء دل کلمہ کفر سرزد ہو یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار بوش و حواس اس سے پایا جائے والا کیونکہ امت مرحومہ کے مکرمین و خاتنین کیات مذکورہ بالا معاف ہیں۔ المستفتی نمبر ۱۷۱۰۷ چودھری اہل دین ولد شباب (ارکل پور) ۹ محرم ۱۳۶۱ھ ۷۷ جنوری ۱۹۴۲ء۔

(جواب ۱۶۶) (۱) اگر عدت پوری ہونے میں ایک دن کی کمی رہی تو نکاح نہیں ہوا کیونکہ چار مہینے دس دن کی عدت قرآن مجید کی صریح نص میں ہے (۱۲۱) حدود مقررہ منصوصہ میں لاکثر حکم الکحل کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا چار رکعت والی نماز تین رکعتیں پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوگی رمضان کے بیس و پچیس روزے رکھ لینے سے فریضہ صیام ادا نہ ہوگا تین حیض والی عدت دو حیض آنے پر پوری نہ ہوگی چار مہینے دس دن کی عدت چار مہینے نو دن سے پوری نہ ہوگی اور ان احکام میں سے کسی میں ما جعل علیکم فی الدین من حرج کی مخالفت لازم نہیں آتی دین کا مسئلہ یہ ہے کہ متوفی عننا زوجہا غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے کم مدت میں نکاح پڑھا دینا دین کا مسئلہ ہی نہیں لہذا آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

زید و بحر خالد (یعنی نکاح خواں و شاہدین) کے نکاح فاسد نہیں جوئے تولید کا یہ کہنا کہ ان لوگوں کے نکاح فاسد ہو گئے غلط ہے ان لوگوں نے غلطی سے تمام مدت کو کامل عدت سمجھا اور اپنے خیال میں معتدہ کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ غیر معتدہ کا پڑھایا ہے اس غلطی کے ارتکاب سے ان کے ایمان میں خلل آیا نہ

(۱) البحل ۱۰۶

(۲) الاحزاب ۵

(۳) قال اللہ تعالیٰ "والدین يتوفون حکم و يدرون ارواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر و عشر فاذا بلغن اجلهن ولا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف" (البقرة: ۲۳۴)

ان کے نکاح فاسد ہوئے۔ ماہا ہند اور عمر و ثانیہ پر تجدید نکاح واجب ہے وہ از سر نو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں۔ (۲۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

شوہر سے الگ رہنے کے باوجود مدخولہ پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے

(سوال) متعلقہ ضرورت عدت

(جواب ۱۷۷) طلاق کے بعد عورت پر عدت لازم ہے چاہے وہ کتنی ہی مدت سے خواندہ نہ ہو۔ (۲۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

(جواب دیگر ۱۸۸) اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت نسل و نسل وضع ہونے تک ہے۔ (۲۲) اور حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض آنے تک ہوتی، عدت ختم ہونے سے پہلے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، اور زینت کی چیزوں زیور اور کپڑے سرخ و زرد کا استعمال نہ کرے۔۔۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے

(اخبار المجلیۃ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو حلق دے دی یو صحت سے بارہویں دن عورت نے عقد ثانی کر لیا یہ عقد جائز ہے یا نہیں اور اس صورت میں شوہر مذکور اس عورت کو حقوق شوہری ادا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے؟

(جواب ۱۹۹) اگر یہ عورت جسکو حلق دی گئی مدخولہ سے یعنی خواندہ اس سے صحبت یا خلوت کر چکا ہو اور حاملہ نہ تھی تو اس کی عدت تین حیض آنے کے بعد ختم ہوتی (۱۸) حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتی

۱. و لیس علیک حاج فیما احطتم بہ و لکن ما تعدمت فلویک و کان اللہ عفواً رحیماً (الاحزاب ۵)

(۲) اس سے عدت میں سے ایک یا کچھ نہ ہو سکتا ہے۔ اما نکاح منکوحہ العیر و معتدہ فلم یقل احد حورہ فہم یعقدوا

ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة مفصل فی الکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ط سعید

۳. قال اللہ تعالیٰ: ما یہا الی اذا طلقہ النساء فعدن لعدن و احصوا لعدۃ (الطلاق ۱)

۴. قال اللہ تعالیٰ: واولات الاحمال احملن ان یضع حملہن (الطلاق ۴) و فی حق العامل مطلقاً وضع

حاصل حملہا (الرد المحتار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة ۵۱۶ ط سعید کرائسی)

۵. قال اللہ تعالیٰ: و المصنفات یرفعن بانفسہن ثلاثہ فروعاً (البقرة ۲۲۸) وہی فی حق حرۃ محض ثلاث

حاصل کو عمل (الرد المحتار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة ۵۰۴ ط سعید)

۶. قال اللہ تعالیٰ: ولا یعموا عدة النکاح حتی یبلغ الکتاب احله (البقرة ۲۳۵)

۷. تعد مکلفۃ مسلمۃ اذا کانت معدۃ من او موت سرتک الربۃ بحلی او حریراً و امساض مصیل لاسباب الطہ

و نڈھ و الکحل و لیس المعتصر و الشرع و توبیر الاضار و شرحہ مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة

فصل فی الحداد ۵۴۰/۳ - ۵۴۱ ط سعید کرائسی)

۸. وہی فی حق حرۃ محض ثلاث حاصل کو عمل، ائی ان قال، ان وطئت فی الکحل ولو حکماً کالحدود

شرمحار: وقال فی الرد: قوله فی الکحل، یعنی ان القدر بالوطء شرط فی جمیع ما مر عن مسائل العدة بالخص

و لعدۃ ثلاثہ و خمس رد المحتار مع ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة ۴۰۹/۳ ط سعید کرائسی

بے انتقامی عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے اور اگر عدت کے اندر نکاح کیا گیا ہو تو اس کو فسخ کرنا واجب ہے اور جدید شوہر حقوق زوجیت اور رہنے پر عورت کو مجبور نہیں کر سکتا اور انتقامی عدت کے بعد تجدید نکاح درست ہے۔ اور اگر مطلقہ عورت غیر مہر خوار اور غیر منوط شدہ تھی تو اس کے ذمہ کوئی عدت نہیں تھی اور اس کا نکاح درست ہو گیا۔ محمد کاغیت اندکان اللہ لہ دلی

مہ خولہ عورت پر طلاق کے بعد مدت گزارنی ضروری ہے
اگرچہ وہ سال بھر شوہر سے الگ رہی ہو

(الجمعية مصرية ٢ نوفمبر ١٩٢٦ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بچے الگ بنی روز نکاح پڑھاویا۔ مور عدت تین ماہ و دس دن پوری نہیں کی زوجہ زید ایک سال سے اپنے باپ کے ہاں ٹھہری تھی اور اپنے شوہر کے ہاں جانا نہیں چاہتی تھی اس واسطے شوہر نے مجبوراً طلاق دی اور طلاق نامہ لکھ دیا کیا یہاں سے بھی تین مرتبہ طلاق دینا ضروری ہے؟ اگر جس شخص نے نکاح پڑھا اور گواہان کے نکاح میں کچھ فرق آیا نہیں؟ اور بچہ جو مطلقہ کا شوہر بنا ہے اس کے لئے شرعی حکم کسے؟

(جواب ۴۲۰) اگر زید کی بیوی مدخوہ تھی یا اس کے ساتھ ضحوت ہو چکی تھی تو اس پر عدت، زہم تھی۔ اس کا چہرہ قہار نہیں کہ وہ سال بھر سے ماں باپ کے یہاں تنہی تھی اس صورت میں دوسرا نکاح عدت کے اندر ہو اور ناجائز و نامہوا (۱) مگر نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے نکاح نہیں ٹوٹے ہاں اگر من کو یہ معلوم تھی کہ عورت معتدہ ہے تو وہ سب ٹنڈہ کار ہونے کو تو پھر کرنی چاہیے۔ اور شوہر غائب جزو زہم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً میندہ کر دے اور جب عدت ختم ہو جائے تو پھر از سر نو نکاح پڑھائے طلاق دینے کا بھی طلاق ہوتی ہے اگر خدا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے یا اس کے کہنے سے کوئی اور لکھے۔

١٠. قال الله تعالى - وأولاد الإحصان - جلهم أن يصنع حبيبين: الطلاق ٤، وفي حق الحاصل مطلقاً وضع جميع حبيبا، السر المحترق مع هامش رد المحتقر: كتاب الطلاق: باب العدة ٣١١ ط سعيد كراتشي

٢٠. ما كان - مكتوبة العبر - وعنده فلم يقل أحد بحجها: فلم يعقد أصلاً هامش رد المحتقر كتاب الطلاق باب العدة: مطلب في الكاح القاسد والباطل ٣/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي

١٢٠. - قول كرم الله وجهه: "فإن الله تعالى ولا تعزمو عقدة الكح - حتى يبلغ الكتاب أجله البقرة (٢٣٥)

٤ : قُلْ لِّدُعَايِ بِأَيْهَا النَّاسُ مَوَدَّةٌ كَحَبِّهِ السُّوْمَاتِ ثُمَّ يَطْبَعُوهُنَّ مِنْ قُبْلِ أَنْ يَمْسُوهُنَّ فِيمَا لَكُمْ عَيْنُهُنَّ مِنْ عَذَابٍ

٥١. قال له يعقوب: والطفقات بنرتيس نغصني ثلاثة فروع: (القرة ٢٢٨) و سب وحويا عقد الكاح المكد
بفسلجو وما جرى معمره في موب و حلوه اي صبيحة (زمرحان و قال في الرد: قوله بالتسليم) اي بالوط،
بفسلجو، به حوت (المحذ: د المصحح: د المصحح) باب العدة ٣ ٥١ ط س بعد ذكر النش.

(٦) أما كتابه «معرفة الله» ومعه
باب العدد: مفضل في الكتاب - الفاسد والباطل ٥١٦، طبعه كثر الشئ

باب العدة: مطلب في الخلق الفاسد والفاعل ٥١٦، ٢ قد سعيد ترانسلي

٧، فإن الله تعالى: "لم يعصوا" بالله فربما قيل التوبة عن عده وياخذ التصديقات وال الله هو التواب لرحمة
سورة ١٠٤، وورد في الحديث الشريف: "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى لا ذنب له" ورواه ابن ماجه
باب ذكر التوبة ص ٣٢٣ ط مبر محمد كراتشي

تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کا لہجہ دہلی

عدت وفات چار ماہ و دس دن ہے، اس سے پہلے جو نکاح ہوا ہے وہ باطل ہے
(اخبار المجمعۃ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲ء)

(سوال) ایک شخص مسمیٰ دراز خاں مورچہ ۳ مئی ۱۹۲۶ء کو فوت ہوا اس کی بیوہ مہاجو کا مورچہ ۱۱۳ است ۱۹۲۶ء کو دوسرا عقد پڑھا دیا گیا یہ نکاح صحیح ہوا اگر ناجائز ہے تو کیا عدت قائم ہونے کے بعد دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے کیا اس ناجائز نکاح کو پڑھانے کا ذمہ دار قاضی بھی ہے؟

(جواب ۴۲۱) عدت و فوات (اگر زوجہ متوفی حاملہ نہ ہو) چار ماہ دس روز ہے، اور صورت مسئلہ میں چار ماہ دس روز پورے ہونے سے پہلے نکاح پڑھایا گیا ہے پس حرم و وضع حمل کی صورت میں یہ نکاح اندرون عدت ہو، اور ناجائز ہوا۔ بعد انقضائے عدت تجدید نکاح لازم ہے اس ناجائز نکاح کی ذمہ داری عورت پر ور ان لوگوں پر ہے جن کو عدت پوری نہ ہونے کا حکم تھا اور وہ نکاح میں سماعی اور شریک ہوئے اگر قاضی نکاح نہ لکھیں اس امر کا حکم تھا تو وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ شفر لہ

حاملہ عورت کی عدت چہ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو
(المعینہ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید کی عورت کے کسی سے ناجائز تعلقات ہیں اسی زمانہ میں زید کا انتقال ہو گیا پھر نے بعد انتقال زید سے میعاد مدت گزرنے کے بعد اس عورت سے عقد کر لیا بعد عقد ہو جانے کے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ تھی تو ایسی حالت میں نکاح جائز ہو یا نہیں؟

(جواب ۴۲۲) جب عورت زید کے نکاح میں تھی اور زید کی وفات کے وقت حاملہ تھی تو اس کی عدت چار ہندوس روز نہ تھی بلکہ وضع حمل اس کی عدت تھی۔ آپس حالت حمل میں جو نکاح ہو وہ ناجائز ہوا۔ بعد وضع حمل تجدید نکاح کرنا ضروری ہے کیونکہ معتدہ خیمت عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے۔

١٠٠٠ كتاب الطلاق ان مستتب علمي بحال لوح وقع ان بوى ادر محضر و وقع في الرشد ولو لم يكن لمكانت كتب حافى
البرى كل الحظر بالطلاق وان لم يكن ولو لم يكن من آخر كتابا بطلانها و قراه علمي لزوج فاحده الزوج و حبه و
علمه و بعث به اليها فانها وقع ان الفلزوج به كتابه و هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق مطلب في
الطلاق بالكتابة ٣٠٤٦ طه سعيد كراتي

٣١- كتاب حكمة الخبير ومعدنه. فهو من أحد حواريه ثم يعقده أصلاً هاشم بن عبد الصخر. كتب لأخيه في سنة
العدة مئتين و البكر - الفاسد - الشاه ٥١٦٣ طبعه في مصر.

(٤) قَالَ لَهُ يَعْلَى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَنِ اعْتَدَىٰ ظَنًّا فَعَلَىٰ ظَنِّهِ فَإِنْ ثَبَرْتُمْ عَلَيْهِ فَثَبَرَ وَوَاعَدْتُمُ اللَّهَ تَعَالَىٰ فَاخْلَوْا لَهُ فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ كُلُّكُمْ فَاعِلٌ -فَاعِلٌ- فَلْيَمْسِكُوا ظُفُوفَ مَا مَأْتَيْتُمْ بِهِ كَمَا أُتِيَ إِبْرَاهِيمُ بِالنُّجُومِ (٥) قَالَ لَهُ يَعْلَى وَالْوَالَتِ الْاِحْمَالُ اَحْلِيئِ الْاَبْصَحَ حَمْلُنِي (الطَّلَاقِ ٤)

٦. لا يجوز لرجل أن يزوج زوجة غيره وكذا المتعدة هكذا في السراج الوهيج، النواوي الهيدى كتاب النكاح
باب دليل في من المتزوجات بنحو السائر للمتزوج منهن بعد نكاح الغير ١ ٢٨٠ طبعه محمد كرمه.

زانیہ عورت اگر شوہر والی نہ ہو، تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں
(المجمعیۃ مورخہ یکم اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک طوائف نے توبہ کی اور نکاح کیا اور عدت میں نہیں بیٹھی اس کا نکاح درست ہو یا نہیں؟
(جواب ۴۲۳) اگر یہ طوائف ناجائز پیشہ کرتی تھی اور کسی کی منکوحہ نہ تھی تو اس پر توبہ کے بعد کوئی
عدت لازم نہ تھی، توبہ کرتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز تھا۔ (۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ

ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا، اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟
(المجمعیۃ مورخہ ۹ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) عورت مرضہ کو جس کا شیر خوار چھ ابھی پانچ ماہ کا ہے اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور عورت
نو دو سال تک ایسا مرضعت قبل ازین بھی کبھی حیض نہیں آیا کی عورت مذکورہ کی عدت حیض سے ہوگی یا
میںوں سے؟

(جواب ۴۲۴) اس عورت کی عدت حیض سے ہی ہوگی میںوں سے نہیں ہوگی۔ (۲) محمد کفایت اللہ
کان اللہ، دہلی

مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے

(سوال) ایک عورت اپنے شوہر سے طلاق لیکر بغرض عدت گزارنے کے اپنے ورثا کے پاس محض اس
وجہ سے نہیں جانا چاہتی کہ ان کا رویہ درست نہیں ورثا میں عورت کی داوی اور باپ ہیں طلاق کی عدت
شوہر کے گھر گزارنا واجب ہے یا جہاں جی چاہے؟ المستفتی فتی محمد احسان اللہ بازہ بندر دہلی

(جواب ۴۲۵) مطلقہ پر شرط لازم ہوتا ہے کہ عدت خواندہ کے مکان میں گزارے۔ (۱) البتہ اگر طلاق
بائن یا مغلطہ ہو تو خواندہ سے پردہ کرنا ضروری ہے اور اگر طلاق رجعی ہو تو پردہ ضروری نہیں۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی (جواب فتح) محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

۱. ولا تحب العدة علی الزانیة وهذا قول ابی حنیفہ و محمد کذا فی شرح الطحاوی (الفاوی الہدیۃ کتاب
الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

۲. قوله فلا عدة لہا، بل یحوز بروح العربیہا وان كانت حاملا لکن یمنع عن الوطء حتی تنصع والا فیلد لہ
لاستبراء (ہمش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۳ ط سعید کراتشی)

۳. والمطلقات ینتصن بالنفس ثلاثة فروع (الفرقۃ ۲۲۸) والعدة فی حق من لہ تحصن مان نلتع من الایاس او
نلتع بالنس و حرج بقوله ولم یخص الشانہ الممتدة بالظہر بان حاصت ثم امتد ظہرہا فتعد بالخص الی ان تلغ
من الایاس حوہرۃ و عہرہا (در المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۷، ۵۰۸ ط ماجدیہ
کوئٹہ)

۴. وتعدل ای معدۃ طلاق و موت فی ست وحتت فیہ ولا یحرج حان مہ الا ان تخرج او یہدم المزل او یحرف
السدۃ و یسف مالہ (در المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۳۶ ط سعید کراتشی)

۵. قوله ای معدۃ طلاق و موت، فی لحوہرۃ هذا اذا کان الطلاق رجعیاً فلو ماتت فلا بد من سترۃ الا ان یکون
مستفسفاً یخرج فافاد من مطلقۃ الرجعی لا یتخرج ولا تحب سترۃ ولو فاسقا لتقدم الزوجیۃ بیہما ولا غایۃ انہ اذا
وضہ صدر مرحد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۵۳۶ ط سعید کراتشی)

نبا الغول کا حق پرورش

(سوال) میری امیہ نے انتقال کیا دو چیل جن کی عمریں چار سالہ و دو سالہ ہیں چھوڑیں جو میری اولاد ہیں بعد انتقال امیہ کے میرے خسر نے میری ہر دو چیلوں کو حق حنانت ثانی کا حق خیر کر کے مجھ سے لے لیں ان کی کفالت میرے ذمہ لگا کر سات روپے ماہوار صرف خوراک وغیرہ اور چار چار جوڑو پارچہ سالانہ دس پانچ آدمی اہل محد جو شہری مسائل سے بے بہرہ ہیں جمع کر کے ایک دہانہ بازو دیکر ان کے سامنے ایک تختہ چاند سے بنی جو مجبورانہ دین پڑی ہیں کوئی تختہ مرچھ کو اس قسم کی نہ دی گئی اور نہ کوئی اطمینان دیا گیا کہ مجھے یہ رقم آیا سب تک اولاد کوئی نہ ہوئی پیڑوں کی تعلیم و تربیت اور آمد و رفت کے متعلق کوئی اطمینان نہیں دیا گیا یہ بدحوہ ایک میں ٹریوں کا باپ ہوں ہر طرح ان کی پرورش کر سکتا ہوں ان کے آرام و آسائش کے لئے ایک ماہانہ رخصت ملتی رکھ سکتا ہوں عہدہ ازیں اولاد کو میرے خیال ناقص میں کوئی تنفس والدین سے زیادہ آرام نہیں پہنچا سکتا۔ المستفتی نمبر ۱۳۳ حافظہ عبدالرحمن صاحب (بھوپال) ۴ شعبان ۱۳۵۲ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۳۶) بچوں اور چیلوں کی پرورش کا حق جن اقبا و دیو گیا ہے وہ بچوں اور چیلوں کی غور پر و پرہیز اور ان کی خیر خواہی اور محبت کے لحاظ سے دیا گیا ہے، اتنی کو یہ حق حاصل ہے، لیکن اگر ٹریوں کا باپ نامقرر کر کے ان کی پرورش کرنے اور ہر قسم کی غور و پرہیز و اخلاقی کی قدرت رکھتا ہے اور نامقرر کرنے پر آمادہ ہے اور چیلوں کو بھی اپنی سے علیحدہ رہنے میں کوئی کلفت نہ ہو تو بے شک باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پیڑوں کی پرورش اپنی عمرانی میں کرے اور ثانی سے پیڑوں کو واپس لے لے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

ترقی کی پرورش کی کیا مدت بنے اور اس کے بعد کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) زید میت نے اپنی ایک سالہ دختر مساکہ زینبؑ منکوحہ ہندہ اور چار حقیقی بھائی چھوڑا ان میں سے زینب کا حق پرورش کس کو حاصل ہے؟

(۲) ہندہ اپنی دختر زینب کی عمر دس سال بنے تک اس کے پیچوں کے ساتھ رہ کر انہیں کے مکان میں انہیں کے مال سے اپنی تربیت میں پرورش کرتی تھیں کہ ہندہ کا بھائی آیا انہیں بٹکا کر اپنے ہاں لے گیا اور ہندہ کا نکاح زینب کے غیر محرم سے کر دیا بدین حالت زینب اپنی والدہ کے ساتھ غیر محرم کے مکان میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

۱) ان الام اشعل و انظر علی الحصة فکل الدفع اليها انظر (الهدية) كتاب الطلاق باب الحصة ۴ ۳ ۴ ط مکتبہ شریکة علمية ملتان

۲) ثم ان بعد الام بان ماتت او لم تغل او اسقطت حنفيا او نرواح باحیی م الاول وان عت عد عدو خبة العری

۳) والحصة بسقط حنفيا بکاح غیر محرم ی، الصغر وکذا، سکت، عد نعتی، له ما فی النبیة، نو نرواح لام

بحر مکتبہ الام فی بیئ التراث ملات احدہ، انظر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الحصة ۴ ۳ ۴ ط سعید کراتشی

(۳) نانی خالہ کے ہاں رہنے میں زینب کی طبیعت پر فسق اور جہالت کا اثر ہونے کا احتمال ہے تو اس حالت مذکور میں ان کے نزدیک رہ سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) فی الہل چونکہ زینب کی عمر کیا رہ سال کی ہو چکی ہے تو نیاب بھی اس کو والدہ نانی وغیرہ کو پرورش کے لئے اپنے ہی پاس روک رکھنے کا حق حاصل ہے؟

(۵) یتیم و یتیمہ کا حق حضانت، پرورش والدہ نانی خالہ اور پھوپھی کو کس عمر تک حاصل ہے ان کے وارثین ولی اپنی حفاظت میں کب لے سکتے ہیں؟

(۶) یتیمہ زینب کا نکاح بیاہ کا حق مندرجہ صدر وارثین میں کس کو حاصل ہے؟

(۷) حقیقی چچا کی موجودگی میں اس کی والدہ ہندہ کو زینب کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(۸) آمر زینب کا نکاح اس کی والدہ بیانی یا مامول کرتا چ ہیں تو بیچاں کو اس کی مزاحمت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟
۱۰ یوم التوجرو المستفتی نمبر ۸۹۱ محمد حسین قاسم بھائی (ضلع ناسک) ۵ صفر ۱۳۵۵ھ م ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۳۷) نمبر ۵ میں ماں اور نانی لڑکی کی پرورش بلوغ تک کر سکتی ہیں منابر طاہر روایت اور حد شہوت تک امام محمد کی روایت کے موجب۔ امام محمد کی روایت کو مفتی نے بھی کہا گیا ہے مگر دوسری روایت وجہ خاہر الروایت ہونے کے ترجیح رکھتی ہے اور امام محمد کی روایت مفتی بھائی ہونے کی جہت سے راجح ہے۔ ۱۱ چچا کے سامنے ماں بیانی کو ولایت ترویج حاصل نہیں ۱۰ چچا بیاہ کا نکاح کر سکتا ہے۔ ۱۲ ماں بیاہ کو خیر بلوغ حاصل ہوتا۔ فقط اور سب جواب صحیح اور درست ہیں۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اندلہ دہلی

حق پرورش کی مدت

(سوال) لڑکی کا زمانہ رضاعت کس عمر تک ہے کہ مطلقہ ہو یا اس کو بطور پرورش اپنے پاس رکھنے کی حق دار ہو سکتی ہے۔ المستفتی نمبر ۹۳۵ مہدی علی خان (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(۱) والام والحدۃ حق بہا حتی تبغی ای تمنع فی طاهر الروایۃ وغیرہا حق بہا حتی تشبہی وقمر یسوع وبہ یعنی وعن محمد ان الحکمۃ فی الام والحدۃ کذا وبہ یعنی لکن فی الفساد (درمختار) وقال فی الرد (قوله وبہ یعنی) قال فی البحر بعد نقل تصحیحه والحاصل ان الفتوی علی خلاف طاهر الروایۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الحصانة ۳/ ۵۶۷ ط سعید ذکر النبی

(۲) لوی فی الکاح لا المال العصبۃ بنفسہ بالوسط الاشی علی ترتیب الارث والحب (درمختار) وقال فی الرد (قوله لا المال) فہ الاولی فیہ الاب ووصیہ والحد ووصیہ والقاصی وبانہ فقط (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الکاح باب الولی ۳/ ۷۹ ط سعید ذکر تنبیہ وقال فی الہدیۃ واقرب الاولیاء الی المرأة الام ثم اس الایم و ان سئل تم الاب تم الحد او الاب وان علا کذا فی المحيط تم الاح لاب وام ثم العلم لاب وام العلم لا ثم ام العلم (فتاوی الہدیۃ) کتاب الکاح باب الرابع فی الاولیاء ۱/ ۲۹۳ ط مکتبہ ماحدہ کونئہ

(۳) بقیہ حوالہ سابقہ (۴) وان کان المروح غیر ہما ای غیر الاب وایہ لا یصح الکاح من غیر کفؤ او بعض فاحش وان کان من کفؤ رد بمہر المثل صح ولکن لہما حیار الفصح ولو بعد الدحول بالبلوغ او العلم بالکاح بعدہ (درمختار) وقال فی الرد وحاصلہ انہ اذا کان المروح للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والحد فلیہما الحیار بالبلوغ وعلیہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الکاح باب الولی ۳/ ۶۷-۷۰ سعید ذکر تنبیہ

(جواب ۴۳۸) لڑکی کی حضانت یعنی پرورش کا زمانہ بلوغ تک ہے یعنی وہ اپنی ماں یا باپنی دادی کے پاس بلوغ تک رہ سکتی ہے (۱) مگر طیکہ ماں یا باپنی دادی کا حق پرورش کسی وجہ سے ساقط نہ ہو گیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ، دہلی

نابالغوں کا حق پرورش کس کو ہے؟

(سوال) بندہ مطلقہ ہے اور اپنے میکے میں رہتی ہے مگر اس کے تین اولاد ہے نرینہ چھ سات سال اور صبیہ چار سالہ یہ ہر دو اپنے والد زید کے پاس رہتے ہیں اور ایک دختر ڈھائی سالہ جو ہے وہ ہندہ کے پاس ہے اب ہندہ مواخذہ کرنا چاہتی ہے کہ یہ ہر س اولاد اپنی زیر نگرانی رکھے زید سلازمت تعلقہ افسری دو ڈھائی سو روپے ماہانہ پر دوسرے شہر میں ہے اب زید ہندہ کی خوانش پر اولاد کو اس کے سپرد کرے یا نہ کرے حق حضانت کس کا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۰۰۶ علی ابن آدم ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۳۹) لڑکے کی پرورش کی عمر سات سال تک ہے جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو عورت کا حق حضانت ساقط ہو جاتا ہے (۱) اور لڑکے کو اس کا باپ تعلیم و تربیت کی غرض سے اپنے پاس رکھ سکتا ہے (۲) لڑکیوں کی پرورش کی عمر ان کے بالغ ہونے تک کی ہے لڑکیوں کی والدہ لڑکیوں کے بالغ ہونے تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے (۳) یہ حق حضانت اس وقت تک رہتا ہے کہ عورت بچوں کے غیر محرم کے ساتھ نکاح نہ کر لے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ، دہلی

سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی مائی سے لے سکتا ہے

(سوال) زید کی لڑکی شادی شدہ زیادہ تر اپنے پدر زید کے پاس رہی اخیر مرتبہ ہمدار ہو کر اپنے شوہر کے یہاں سے زید کے یہاں آگئی اور ہمیں اس کا معادہ شروع ہوا اس علاج میں زید نے کثیر مصارف کئے ایک عرصہ تک ہمدارہ کثرت آپ کا تھا انتقال ہو گیا اس کے مرنے پر تمامی مصارف بڑی تعداد کے ساتھ زید

(۱) والام والحدہ لام اولات احق بها بالصغيرة حتى نحیص ای نلغ فی طهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کرائشی (اب لوقی کہ ہے کہ نو سال تک رہ سکتی ہے ایسے جواب ۳۴۷ کا نمبر ۳

(۲) والحضانۃ لثلاث للام ولو بعد العرقۃ الا ان نکون مرتدة او غیر ما مونة او متروحة غیر محرم الصغير او اب ان یربہ محرم و اولات معسر والعلمۃ قبل ذلك علی المذهب (تذویر الاصدار و شرح مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۵۵/۳ ط سعید کرائشی

(۳) والحاضنة امداد غیر اہل حق بہ ای بالاعلام حتی یستعفی عن النساء وقد یسع وہ یقی لایہ الغالب (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کرائشی

(۴) و فی شرح معسر والعلمۃ قبل ذلك علی المذهب (تذویر الاصدار و شرح مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کرائشی

(۵) والام والحدہ لام اولات احق بها بالصغيرة حتى نحیص ای نلغ فی طهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کرائشی (مزید تفصیل کے لئے جواب نمبر ۳۴۷ کا نمبر ۳

(۶) والحاضنة یسقط حقها نکاح غیر محرمہ ای الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۵/۳ ط سعید کرائشی

کے یہاں ہی ہوئے اس نے ایک بچہ شیعہ خوار، دھانی سا، چھوڑا اس کی پرورش بھی بڑے چاہنے پر زید نے یہاں سوئی اس کی خالہ نے اس کو پاپا ایک نوکرانی بھی دودھ پلانے کے لئے رکھی مگر اس کی خدمت پرورش میں زرتشتیہ سہرے بولہ اور اس وقت تک وہ زید کے یہاں موجود رہے جب عمر اس کی ساتھی تین سال کی ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہونے پر زید نے مصروف اچھی صورت میں بیوی سے رہنے پر یہ فیصلہ کر لیا کہ اس سال ہی اب بھراں کا باپ عظیم کے نام سے اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے بھراں نے عقد ثانی بھی کر لیا ہے اس کی بھی اولاد ہے بچہ بھراں کے پاس رہنا نہیں چاہتا ہے بھراں کے لئے چاہتا ہے اور وہ بھراں کو آجاتا ہے اس کو سمجھایا بھی جاتا ہے وہ وہاں جانے سے انکار کرتا ہے بھراں کے لئے والوں کے ذریعہ سے سمجھایا جاتا ہے کہ بھراں کو قبول کرنا چاہئے بچہ کو تم اپنے پاس رکھ کر تعظیم کرنا چاہئے تو جو جس معیار پر تعظیم کرنا کا خیال ہے وہ ملکہ کر دے دیا جائے اس معیار سے وہ چند چاہئے پر زید اس کا ماننا اپنے مصارف سے تعظیم کرانے کے لئے تیار ہے بھراں کا باپ کسی اعتراض یا ضد کی وجہ سے اس کو نہیں دیتا زید اس کے ماننا کو بچے کے رکھنے میں سوا اس کے کہ بچہ آرام سے رہے اور دختر مرحومہ کی یہ کار خد اقدار کر کے اور اس کی نسل کا سلسلہ خد ایز حائے اپنی حیات میں ہی اُمرچہ دختر مرحومہ شہداء مرحومہ اور شہداء کے حقوق اپنے سامنے خوشی سے دے دینے چاہئیں اس کے علاوہ اور اس کے ساتھ سلوک کیا جائے کوئی غرض و اُست نہیں ہے اور جس قدر صرفہ زید نے زوجہ بھراں کی صمدی اور تجلیز و شفقت میں کیا ہے اس کی ادائیگی کا بھراں شہداء و اُست نہیں دے اور اس طرح سے زید نے پھر بھراں کی پرورش میں جو چاہے صرف کیا ہے اس کی واپسی بھراں پر لازم ہے یا نہیں اور عدم ادائیگی مٹا ہٹ مذکورہ منع ہے وہی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۶۶ ہدایت محمد خاں (سرحد) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مکرم ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۰) زید نے اپنی مرحوم لڑکی کے جناح اور تجینہ و تقینین اور چھ کی پرورش اور تعلیم میں غیر اہل ایمان بزرگوں کو مصارف کئے ہیں ان بزرگوں سے مطالبہ نہیں کر سکتا یہ سب تہمتا سمجھے جائیں گے اور چھ کی عمر اب سات سال سے متجاوز ہو گئی تو باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ چھ کو اپنی عمر گرامی میں لے لے اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور اگر چھ کی تعلیم و تربیت نانا کے یہاں قبل اطمینان طریق پر ہو رہی ہے اور چھ نانا کے یہاں رہنے میں خوش ہے تو اس کے باپ کو صبح و رخصا مندی کے ساتھ اس پر آمادہ کیا جائے کہ چھ کو نانا کے یہاں چھوڑ دے جہاں چھ کو اپنے یہاں رکھنے کا نانا کو حق نہیں ہے بالغ ہوجانے کے بعد چھ نانا کے یہاں رہنا

١٠. وبقا المصنف تعا لصحر عن الحلاصة وفق الشريك على العهد في عبة شريكه بلا ادن الشريك او القاصي فهو متزوج (المهر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق باب الفلقة ٣ ١٦٣٨ ٦٣٩ ط سعيد كراتشي) وقيل في شعبه بحسب قول الشبهة (و تحوز الكتلة بامر السكون) فان كتل بامر له وان كتل بغير امر له يرجع بما يوزيه لانه مبرع باذنه (وان كتل بغير امر له لا يرجع لانه متزوج باذنه والمترع لا يبعث) شرح العدة على القدير: كتاب الكفالة ١/٧ ١٩ ط مصر

٢٠) والخاصة بما أو غير هاتين أي بالاعلام حتى يستعنى عن النساء وأقرب بسبع وبه يقى لاه العال (درمختار) وفان في الرد "في الفتى" ويحرر الأب على أحد الولد بعد استعانه عن الأم لأن مقتنه وعباده عليه بالأا جماع وفي شرح الجميع: إذا استعنى العلامة عن الخدمة أحرر الأب أو الوصي أو الولي على أحده لانه أقدر على تاديبه وتعليمه (هاتش د سبنا) كتاب الطلاق باب الحصة ٥٦٦٣ ط سعيك الله)

پندرہ برس تو اسے یہ اختیار حاصل ہو گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بہ نیک پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب

(سوال) بعض سوالات کا جواب بالقرآن نہ ملنے سے تسلیم نہیں ہوئی اگر بحر اپنی اہلیہ کا علاج کرتا تو زید کو یہ ضرورت تھی کہ وہ بحر کے مصارف کو روک کر اپنے مصارف شروع کر دیتا کیا شوہر کے یہ فرائض میں نہیں کہ نہ اساتذہ صریحہ اس کا علاج کرے اور نہ حدیث میں جو مصارف ہوں ان کو برداشت کرے یہاں یہ شہر کے فرائض میں نہیں کہ بیوے کے مرنے پر اس کی تجنیز و تکفین کرے اور اس کے مصارف برداشت کرے مصارف کا یہ اس وقت بحر پر نہیں پڑ سکتا کہ جب بحر مصارف کر رہا ہو اور زید اس کو روک کر اپنے مصارف شروع کرے یہی صورت پرورش پنے کے مصارف کی ہے کیا ایسی صورت میں بھی ان مصارف پر حرم ہو سکتا ہے؟

(۲) زید یعنی مانا کو کیا ضرورت ہے کہ جبراً اپنے پاس رکھے یا مصارف برداشت کرے سوال تو یہ ہے کہ پنے کسی تکلیف سے باپ کے پاس نہ رہنا پائے اور اپنے مانا کے پاس خود رہنا پسند کرے تو یہاں اس کا جبر بلایا ضروری نہیں اس کی جاسکتا ہے کیا اس کے باپ کے دعوے پر حد است بلایا ضروری ہے اس کو جبر کے ساتھ سپرد کر سکتے ہیں کیا یہ بات انتہا کا بھی درست ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۲۳۳ ہدایت محمد خاں (بروج)

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۱) (۱) شوہر پر زوجہ مریضہ کا علاج لازم نہیں (۲) اہل شوہر پر تجنیز و تکفین لازم ہے (۳) نہیں فتوح ایصال ثواب وغیرہ لازم نہیں تجنیز و تکفین وغیرہ میں غالباً زیادہ سے زیادہ خرچ ہوتے ہیں اور وہ بھی اگر متوفیہ کے اقارب غیر امروہ کی طرف سے یہ تبرع ہوتا ہے یہ ضروری نہیں کہ روک کر کرے بلکہ بغیر امر کرنے کی صورت بھی تبرع ہوگی۔

(۲) جب پنے نابالغ ہے تو سمجھ اور نا سمجھی خابہ ہے اس لئے اس کی اپنی مرضی غیر معتبر قرار دی گئی ہے ابھی اس کا احساس معتبر نہیں ہے کیونکہ نا سمجھی کی عمر ہے بے شک شرع نے اخلاق پیش نظر رکھ کر ضابطے بنائے اور ضابطہ کلیہ یہی ہے کہ بلوغ سے پہلے بچوں کی مرضی کا اعتبار نہ ہو ورنہ تمام نظام درہم برہم

(۱) والاعلام ادا عقل واستعسی برایہ لیس لای صمہ الی ہسہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله والاعلام ادا عقل) ثم لسراد العلم الداع لان الکلام فيما بعد البلوغ عبارة الربيعی ثم العلم ادا بلغ وشهد الله ان یفرد الا ان یکون مقصدا محوقا علیه (هامش رد المحتار) مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الحضانة ۳ ۵۹۸ ط سعید کراتشی

(۲) ولا یحب البداء للعرض ولا احرة الطیب ولا القصد ولا الحماة کدی السراج الوهاج ر الفتاوی الہدیة کتاب الطلاق باب السابع عشر فی النفقات ۱ ۵۹۹ ط ماحدہ کوثره وقال فی الرد (قوله کما لا یلزمه مداواتها) ای اتیلا لہا بدواء العرض ولا احرة الطیب ولا القصد ولا الحماة هدیة عی السراج (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق) باب النفقة ۳ ۵۷۵ ط سعید کراتشی

(۳) قال وهل یباح فی کسها یعنی علی قول النبی المفتی به نعم کما یباح فی کسوتها (درمختار) وقال فی الرد (قوله عی قول الثاني) ای من ان مونة تحبیرھا علی الروح وان ترکت مالا لان الکس کالکسوة حال الحیاة (هامش رد المحتار) مع الدر المختار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۸ ط سعید کراتشی

ہو جائے گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دلی

ماں کے انتقال کے بعد 'ثانی کوچوں کی پرورش کا حق ہے

(سوال) بندہ نے اپنے انتقال پر ایک بچہ اور اس کا چھوڑا اس بچہ کی پرورش کا حق اس کے باپ کو ہے یا ثانی کو پرورش کا خرچ کس کے ذمہ ہے اور یہ بچہ اپنے پرورش کنندہ کے پاس سب تک رہے گا بندہ کے ترکہ اور مر و غیرہ میں سے ۱۲ سہام کر کے اس بچہ کے ۵ سہام ہیں اس بچہ کے ثانی بندہ کے شوہر پر مد معاف کرنا چاہتے ہیں تو صرف وہ اپنا حق معاف کر سکتے ہیں بچہ کے جو ۵ سہام کا حصہ ہے وہ بھی معاف کر سکتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۱۵۲۱۵۲۱۵۲ محمد رفیع صاحب (دہلی) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۲) بچہ کی پرورش کا حق ثانی کو ہے۔ پرورش کا خرچ بچہ کے حصہ میں سے کیا جائے اور بچہ باپ کے ذمہ ہوگا۔ بچہ سات سال کی عمر تک ثانی کے پاس رہے گا بچہ باپ لے لے گا۔ ثانی مرے میں سے اپنا حصہ معاف کر سکتے ہیں بچہ کا حصہ معاف کرنے کا نہیں حق نہیں ہے۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دلی

وہ عورتیں جن کوچوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوگا؟

(سوال) زید خالت دھاری اپنے سوتیلی بھائی کو وصیت کر گیا کہ میری بیوی کی اور سہ سالہ لڑکی بن تم ان دونوں کو اپنی نظر سنایت میں رہنا اور ان کی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا آج تک زید کی بیوی اور بھتی زید کے سوتیلی بھائی کی زیر نگرانی رہے اب فی سال زید کی بیوی نے غیر محرم سے نکاح کر لیا اب بھتی کی پرورش کس کے پاس ہوگی کی حقیقی ثانی پر ثانی بھی نہیں ہاں حقیقی ثانی زید کے حقیقی دادا دادی پچا وغیرہ

(۱) ولا حیار للعالم والحارۃ ولا ان لغیرہ عقمہ یحرم من عہدہ الذمۃ لعلیہ بہ و بین النعب فلا یحکم الطر وقد صح ان الصحابۃ لم یحرموا الیہ الذمۃ کتاب الطلاق باب حصانۃ الولد ومن احی بہ ۴۳۶ ط مکہ نہ کہ علمہ ملتان (

(۲) ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تمس او سقطت حقها او تزوجت باحسب ام الام وان عنت عند عدم اہلیۃ القربی ثم اہ لاب وان علت بالشرط المدکور الذمۃ المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الحصانۃ ۳ ۵۶۲ ط سعید کراتشی (

(۳) نفقۃ الاولاد الصغار علی الاب لا یشترکہ فیہا احد اوصاع الصغیر اذ یوحد من ترصعہ اما یحب علی الاب ذمہ یکن للصغیر ماں ولا اذا کان لہ ماں فیکون موبہ لرصاع فی مد الصغیر کذا فی المحیط (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السابع عشر فی النفقات الفصل الرابع فی نفقۃ الاولاد ۱ ۵۶۰ ط ماحدیہ کوئٹہ (

(۴) والخاصۃ اما او غیر ہا حق بہ ای بالاعلام حتی یمتعی عن النساء وقد نزع و بہ یعنی لانیہ العالف (رد المحتار) وقد فی الرد فی الفتح و یحرم الاب علی احد الولد بعد استعانہ عن الام لان نفقہ و صیانہ علیہ دلا جماع و فی شرح المنجم و اذا استعی العلم عن الحدیۃ احرم الاب او الوصی او الولی علی احدہ لانیہ افسر علی تادیبہ و تعلیمہ ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الحصانۃ ۳ ۵۶۶ ط سعید کراتشی (

(۵) نہ صرف جس میں چارٹ کے لئے ضرر اور نقصان ہو بل کوئی کر کے کا حق نہیں ہے نہ چائے کہ غیر دلی جیسے ثانیہ نہ صرف نہ کہ جملہ صورت مسائل میں ثانیہ بچہ کے حصہ کا وہ حصہ ہے جس کا حق حاصل نہیں ہے اس لئے کہ اس معاف کرنے میں بچہ کا نقصان ہے والولایہ فی مد الصغیر الی الاب نہ وصیہ نہ الی اب الاب نہ الی وصیہ و لیس لوصی الام ولایۃ انصرف فی نہ کہ الام مع حصہ الاب و نوبہ الانصار وقد فی الرد و فی جامع الفصولین لیس للاب نہ یحرم فیہ نساء وغیرہ ولا ان یبیت مدہ ولو عوص ولا افرصہ فی الاصح ہامش رد المحتار مع الدر المختار شرح تنویر الانصار کتاب الولد فصل لا مد و کل لبع و بشرہ ۵۵۲۸ ۵۲۹ ط سعید کراتشی (

نہیں بلکہ سوتیلے داوی چچا وغیرہ ہیں اب رہی یہ بات کہ بچے کا سوتیلہ بھائی کہتا ہے میں اپنی اولاد کے ساتھ پرورش کروں گا اب شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اس شخص کی پرورش سوتیلی مانی یا بیوی کی ماں یا حقیقی ماما کرے یا سوتیلی داوی یا سوتیلے چچا؟ المسئنی نمبر ۱۹۹۱ سوداگر عبدالرزاق صاحب، شائع ۲۲ مئی ۱۳۵۶ھ م ۱۹۳۱ء کے نومبر ۱۹۳۱ء

(جواب ۴۴۳) ماں کا حق حضانت غیر محرم سے شادی کر لینے سے ساقط ہو گیا، اور نانہ اور سوتیلی مانی اور سوتیلے چچا اور سوتیلی داوی وغیرہ کا کوئی حق ہے نہیں، اس لئے اب لڑکی کی پرورش اور تربیت کا انتظام اس کا ولی یعنی چچا کر سکتا ہے۔ اور عورتوں میں سے جس کے پاس رہنا زیادہ نفع ہو اس کے پاس رکھ دی جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

ماں کے بعد مانی کو پھر داوی کو حق پرورش ہے

(سوال) ابراہیم حاجی محمد بدئی مبین نے اپنی زوجہ مسماۃ مریم علی بنت جو سب دادا مبین کو اس کی فامانی اور بعد اذنی کے باعث طلاق دی بعد طلاق دینے کے مطلقہ مریم ایک لڑکی بھی سات سالہ رابعہ بانو ساتھ لے کر گئی اور مطلقہ نے ایک پٹھان مسکمی عبدالستار سے نکاح کیا جس کے پانچ بچے ہیں مریم علی رابعہ بانو کو ساتھ رکھے ہوئے ہے ایسی حالت میں جب کہ رابعہ بانو کی مانی ایک عرب کے ساتھ نکاح کر کے بیٹھی ہے اور ماں نے بھی غیر کفو پٹھان سے نکاح کر لیا ہے پرورش کا حق اس کو ہے یا نہیں؟ رابعہ بانو کی داوی حیات ہے؟ (جواب ۴۴۴) جب کہ لڑکی کی ماں اور مانی دونوں نے لڑکی کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہے تو لڑکی کو رہنے کا ان کا حق جاتا رہا۔ لڑکی کو اس کی داوی رکھ سکتی ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ دلی

۱۔ والحضانة تستلزم الا ان تكون مريدة او فاحرة او غير مأمومة او متروحة بغير محرم الصغير (توسر الاصل و شرحه مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۳۰۰ ط سعید کرائشی)

۲۔ ان سے کہ حق پرورش ہونے میں ماں سے بدلتی ہو جاتی ہے، لڑکی داوی سے بدلتی ہو جاتی ہے، عد نہ اور نہ کے بعد پوچھی کویت۔ ۳۰۰ و ۳۰۱ دوسری عورتوں کو نہیں کما فی توہر الاصل و شرحه ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تغفل او اسقطت حقها او بزوجہ باحیی ام الام وان علقت بعد عدہ اہلیہ، لقربی لم اد الالب وان علقت ثم الاحتم لا و ام ثم ثم الاحتم لا و الاحتم کذلک ثم العمت کذلک (توسر الاصل و شرحه مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۳۰۲/۳ ط سعید کرائشی)

۳۔ ثم العصات بترتيب الاولاد فيقدم الاب ثم الجد ثم الاخ الشقيق ثم الاب ثم سوه کذلک ثم العم ثم سوه و اذا احتتموا بالاروغ ثم الاس احتیار (رد المحتار) و قول فی الرد (قوله ثم العم ثم سوه) یعنی ان بقول کذلک لما فی البحر والفتح ثم نعم شقیق الاب ثم لاب و اما اولادہ فیدفع الیہم العلام لا الصغیرہ لایہم غیر محرم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۳۰۳/۳ ط سعید کرائشی)

۴۔ والحاضنة يسقط حقها بکاح غیر محرمة ای الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۳۰۴/۳ ط سعید کرائشی)

۵۔ وان لم یکن له ام تستحق الحضانة بد کت عبر اهل للحضانة او متروحة بغير محرم او ماتت فام الام اولی من کل واحدة وان علقت فان لم یکن للام ام فام الاب اولی من سواها وان علقت کذلک فی فتح القدیر (فتاوی الہدیۃ: کتاب الطلاق: الباب السادس عشر فی الحضانة ۴۴۱/۱ ط ماجدہ، کوئٹہ)

چھی کا حق پرورش کب تک ہے؟

(سوال) ایک شخص کا نکاح ۳۵ سال قبل ہوا تھا اس عوی کے جن سے ایک نکاح جس کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے موجود ہے اور ایک لڑکی ہے جس کی عمر تقریباً دس سال ہے ۷ مہینے پہلے سال ہوئے کہ ان میں عوی میں تازہ ہو گیا وہ تازہ یہ ہوئی کہ ایک شخص جو بڑا لڑکا ہے اس کو عورت نے دینی بھائی سے سے خود نے دینی بات دیکھ کر منع لیا اس پر وہ عورت خاندان سے علیحدہ ہو کر اس شخص کے ساتھ رہنے لگی چار سال متواتر ہوئے پھر اس کے والدین اور رشتہ داروں نے اس عورت کو ہر چند سمجھایا لیکن وہ اپنے خاوند کے ہاں نہیں فی چاہت ہوئی پھر اس کو سمجھایا گیا مگر عورت نے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ میں اپنی دینی بھائی کو نہیں چھوڑ سکتی چاہے خاوند چھوٹ جائے اس پر اس کے خاوند نے طلاق دیدی اور چاہت نے سر ہو کر فراقی دوا دی اس کے بعد عورت نے اپنے اور لڑکی کے روٹی پینے کی بات دعوئی دائر کر دیا وہ درخواست خارج ہوئی پھر عورت نے صرف لڑکی کی طرف سے درخواست دی لڑکی نے خوراک عدالت نے چار روپے ماہوار کے حساب سے روٹی پینے کی ڈگری دیدی لڑکی کی عمر اس سال ہے اس کا باپ اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے آیا وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۴۵) لڑکی بلوغ تک اپنی ماں کے پاس رہ سکتی ہے، ماں اگر باپ کوئی ایسی وجہ بتائے کہ اس کی بچہ لڑکی کو ماں کے پاس سے ہٹانا ضروری ہو تو پھر باپ سے ملے گا (۱۰ فقط) محمد کفایت اللہ کا لکھنا لہذا لہذا

ماں بھائی دواوی اور بہن کے بعد حق پرورش خالہ کو ہے

(سوال) زید کا انتقال ہوا اس نے ایک زوجہ اور ایک دو سالہ لڑکی چھوڑی دو سال گزرنے پر زوجہ نے نکاح عانی کر لیا زید مرحوم کا کوئی حقیقی وارث نہ اس کی بیوہ کی حقیقی ماں موجود ہے البتہ اس کا حقیقی باپ اور بہن زندہ ہے اب زید کی جی کی پرورش کون کرے زید کا سوتیلہ بھائی اور زید کی سوتیلی ماں کہتے ہیں ہم پرورش کریں گے۔ المستفتی نمبر ۲۰۰۳ عبد القادر (ضلع گنور) ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ ۱۰ نومبر ۱۴۲۵ھ

(جواب ۴۴۶) اگر بیوہ کی حقیقی بہن یعنی جی کی خالہ موجود ہے اور وہ پرورش کرنے پر راضی اور تیار ہے تو اس کو حق حضانت حاصل ہے (۱۰) اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر ماں (جس کا حق حضانت زوجہ نکاح غیر محرم کے ساتھ ہو چکا ہے) اور سوتیلی دواوی یا سوتیلہ چچا یا حقیقی نانا ان میں سے جو جی کی تربیت اور نمروانی اچھی

۱. والاد و لحدہ لاد و لاد احی بہ ما لصبرۃ حتی تحصی فی طاهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش سحار کتاب الطلاق) باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کراچی (۱۰) مزیل فی کتاب ۳۲۷ کا مزیل ۳
۲. وصیۃ نسفط حنفیہ کج عمر محرمہ فی الصغر و کذا سکاہا عند المعصی لہ لما فی القیۃ لور و حجت الام
رحمہ فی سبکۃ الامام فی سبک لرب فلال احدہ (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الحضانۃ
۵۶۶ ط سعید کراچی

۳. فی بعد الامامان مات ولہن نسفط حنفیہ لور و حجت باحیی ام الامہ ثم الام والاد عندہ ثم الاحب
لاب وادہ ثم الام لادہ الاحب لادہ لادہ کذلک ثم العتد کذلک (توبہ الاضار و شرحہ مع هامش رد المحتار)
کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶ ط سعید کراچی

شرح مرتبہ اس کے پاس ہی درج کیا جائے۔ محمد کثیت اللہ کان اللہ لا یفلح

جواب دیگر (۴۴۷) (۲۰۰۶) تین خالہ زندہ ہیں تو ان میں سے کسی ایک کی پرورش میں بھی رہ سکتی ہے، سو تین چار اور سو تین دہائی نواقض حاضل نہیں ہے۔ فقط محمد کثیت اللہ کان اللہ لا یفلح
دلی ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء

ستر تہم باب ایلاء

میں نے اپنی بیوی سے کہا ”جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے“ تو کیا حکم ہے؟
(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ سے یوں کہا کہ (جب تک تو تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے) اس کے بعد اس نے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا ای، درمیان میں کہ وہ قرآن شریف پڑھتی تھی اور ابھی تین پارے پڑھ نہ ہوئے تھے کہ ایک ماہ پہلے دن کے بعد اس عورت سے بیان کر لیا، بیان نے بعد اس عورت سے یہ کہا کہ تم نے قسم کھائی تھی ایسا کیوں کیا اس کے جواب میں اس نے کہا کہ اب تو میں تو ایسا کر رہا ہوں کہ اس نے یہی بات رہی چنانچہ اس کو عرصہ سات ماہ کا ہو چکا اور ابھی تک تین پارے پڑھ نہیں ہوئے نہ کسی قسم کا کوئی کفارہ کیا نہ صحبت کی پس اس صورت میں وہ عورت کس تکلیف میں رہتی ہے یا نہیں اگر ناکان سے ہم بونی تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں یا ان تین پاروں کے پورا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور پھر ان الفاظ پر حجاجے کیا دیا جائے کہ کفارہ دینا اس کی ضرورت ہے یا نہیں اور کفارہ کیا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۳۹۸ مولوی عبدالحق صاحب۔

(ضلع مراد آباد) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۶ جون ۱۹۳۷ء

جواب (۴۴۸) تین پارے پڑھنے سے پہلے جو طے کر لیا ہے اس میں کفارہ یکم واجب ہوا، یعنی دس تینوں کو مل کر پڑھنے سے یہ سب حل دینا چاہیے۔

۱۔ باب حرمات حد مفروضہ فی الذکر من مسیح للخصیۃ العرب حد فلو لم یکن عیرہ وکان الولد ذکرا یعنی حد الذکر لکتاب سی لا یضہی، حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۲۔ من بعد یاد حد اب لم یکن و یضہی حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۳۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۴۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۵۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۶۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۷۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۸۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۹۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی
۱۰۔ باب رد حد حد من رد سحر کتب الفہم ۵۶۶ طبع سعید کراتشی

(جواب ۴۴۹) عبارت نمبر ۲ اور نمبر ۳ سے کم از کم ایذا ضرورتاً ہوتا ہے، بلور جب کہ ان الفاظ کے سننے کے بعد چار ماہ تک اس نے اپنی بی بی سے وطی نہ کی اور طلاق کی رکھی تو عورت پر طلاق بائن پڑ گئی (۲) اور بعد اقسائے مدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ شفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

اٹھارہواں باب ظہار

کسی نے کہا ”اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا“ تو کیا حکم ہے؟
(سوال) زید کی بیوی اور زید کی والدہ میں فساد ہوا اور زید کی والدہ نے زید سے شکایت کی زید نے سخت قسم دے کر کہتے ہیں کہ ”اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا“ اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۴۲۰ عینی خال مدرسہ مدرسہ (مطلع امر توتی)

۱۵ رجب ۱۳۵۳ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۵۰) یہ قسم ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ زید اپنی بیوی کے ساتھ میاں بیوی کے تعذبات و رنج و آری کے تعذبات رکھ سکتا ہے و قسم کا کفارہ (۱) لازم ہے (۲) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو ۱۰۰ دن وقت پایہ ہر سر کی پانچ روپیہ مسکین کو پونے دو سیر گیہوں دیدے یا دس مسکینوں کو ایک ایک چارہ یہ اس کی قدرت نہ ہو تو تین روزے متواتر پورپ رکھنے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کسی نے کہا ”وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی تابعدار ہیں وہ ماؤں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت کرنے کے“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی بیوی سے با محبت چیت کرتے ہوئے کہا کہ صاحب اخلاق جلالی فرماتے ہیں کہ

۱۔ و قال الرجل لا امرأه والله لا فرمت او قل والله لا افرت ربعة اشهر فهو مول لقوله تعالى "للذين يؤلون من نسائهم تربت اشهر الاية" (الهدية) كتاب الطلاق" باب الايلاء، ۲۔ ۴۰۱ ط مكنه شركة علميه ملتان (۲) و قال يفرها حتى مضت ربعة اشهر باث مه بتطبيقه (الهدية) باب الايلاء، ۳۔ ۴۰۱ ط مكنه شركة علميه ملتان (۳) و قال في المهر و حكمه وقوع طهقه بانه ان مرو له بعد (المهر المحذر مع هاشم رد المحتار) كتاب الطلاق" باب الايلاء ۳۔ ۴۲۴ ط سعيد كراتشي (۴) و قال الله تعالى و اذا طلقتم النساء فضعن الحسن فلا تعضلوهن ان يكنن ارواحهن اذا تراصوا بينهم بالمعروف (القرة ۲۳۲)

۵۔ و هذه النسوة المذكورة لاية "و حفظوا اسانكم" فقط ان حب، الدر المحتار مع هاشم رد المحتار" كتاب الايمان ۳۔ ۷۰۸ ط سعيد كراتشي (۵) و قال لمدعي فكتبه بعد عهده مسكن من اوسط من يتفقون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقة فمن لم يجد تصد به من دنت كتابه اسانكم (۱) حقيقه المائدة (۸۹) و كفارته تحرير رقة او طعام عشرة مساكن كما مر في تحرير كسوتيه و ان غير عيب كذب وقت الاداء صيام ثلاثة ايام و لاء (تسوير الاضرار و شرحه مع هاشم رد المحتار" كتاب الايمان ۳۔ ۷۲۵ ط سعيد كراتشي)

صحاہ کے نزدیک وہ عورتیں جو اپنے نہانہوں پر مہ بان ہیں اور شدت سے پیش آتی ہیں اور ان کی توجہ اور وفاداری میں وہ عورتیں متشابہ ہیں باعتبار شدت اور محبت کرنے کے کیا زید کے اس مسئلے سے ظہار واقع ہو گیا نہیں (۲) نمبر کے باب میں سورہ بقرہ میں ابتدا کی جو آیت ہے کس آیت تک ظہار کا تکرار نہ ہو فقہاء نے کہا "ذلک لیسوا باللہ ورسولہ تم یو للکفرین عذاب الیہ تم"

(۳) اور اگر نمبر واقع ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے جس سے تلافی نمبر ہو جائے۔ المسئلی نمبر ۱۵۳۱ تا ۱۵۳۲ (منہج ص ۱۴) اربعہ الاثنی عشر ۱۳۳۵ھ ۲۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۵۱) زید کے اس تکرار سے ظہار نہیں ہوا، قرآن پانچ میں ظہار کا تکرار نہ ہو اس آیت پر فقہاء نے کہا کہ عذاب الیہ پر ختم ہوتا ہے۔ حافظ محمد غایت اللہ کان اندلہ دہلی

کی سنا پٹی ہوئی سے کہا کہ "تو میری بہن کے برابر ہے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کیا اور اس عورت کے برابر ہونے کے الفاظ استعمال کیے ہیں یہ کہتا ہے کہ تو میری بہن کے برابر ہے وہ کہتا ہے پھر بعد میں عورت کے رشتہ داروں سے یہ بھی کہتا ہے اس عورت کو تم اپنے گھر سے باہر نہ لے جاؤ یہ کہتا ہے اس کو وہ کہتا ہے بہن کے برابر نہ لے جاؤ یہ کہتا ہے کہ میں اس عورت سے چاہتا ہوں بعد میں گھر میں رہنے دیتا ہے اب ہدیہ دیتا ہے کہ ان دونوں سے نکاح میں فرما دے کہ نہیں اور فرما دے تو اس طرح کا تعلق حلق ہے تو زوجہ کی یہ حلق بائن ہے یا حلق مفصلہ یا حلق نہ ہو تو نمبر دہی ہے یہ نہیں "المسئلی نمبر ۱۶۱۸ آئمہ نمبر یوسف (برائے) ۲۲ باب ۳۵۵۱ نمبر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۵۲) حلق کی نیت سے یہ الفاظ سے ہوں تو حلق بائن ہے اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ اگر نہ ہو عورت نہیں۔ اور حلق کی نیت نہ ہو بلکہ عزت میں بہن کے برابر کہا ہو تو کچھ نہیں ظہار نہیں۔ حافظ محمد غایت اللہ کان اندلہ دہلی

۱۔ زنا بربہ صاحب منی امی او کلمی وکند لوجہد علی حاتمہ او طہار او طلاق صاحب سے وقوع عام دلائل سے یہ ثابت ہو کہ حلف ایک دفعہ بعد یعنی لادسی کی تو معنی بکرہ مع النہر المحار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الطہار ۷۰۳ طبع کراچی

۲۔ زنا بربہ صاحب منی امی او کلمی وکند لوجہد علی حاتمہ او طہار او طلاق صاحب سے وقوع عام دلائل سے یہ ثابت ہو کہ حلف ایک دفعہ بعد یعنی لادسی کی تو معنی بکرہ مع النہر المحار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الطہار ۷۰۳ طبع کراچی

۳۔ زنا بربہ صاحب منی امی او کلمی وکند لوجہد علی حاتمہ او طہار او طلاق صاحب سے وقوع عام دلائل سے یہ ثابت ہو کہ حلف ایک دفعہ بعد یعنی لادسی کی تو معنی بکرہ مع النہر المحار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الطہار ۷۰۳ طبع کراچی

شہم سے کہا "یہ تو میری ماں ہے پھر اس کے بعد طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟
(المحیطہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی لڑکی بچہ کا عقد بخر بائغ کے ساتھ کر دیا تھا بائغ ہونے سے پیشتر، عینی حالت میں دونوں کو باہر کر صرف کھیل کود کا موقع متاثر بائغ ہونے کے بعد جب لڑکی کو بخر کے پاس بھیجا یہ تو بخر نے اپنے والدین سے کہا کہ مجھے اس سے کیا واسطہ یہ یہاں کیوں بلائی گئی ہے صورت حال یہ ہے کہ بخر توارہ اور بد چلن اور مندر چہر جسر پولیس سے لڑکی والوں نے جب یہ کہا کہ اچھا ہم اس کو واپس لے جاتے ہیں اس کا زنا، زنا تو دے و اس نے جواب دیا کہ یہ تو میری ماں ہے اس کا رایہ کیسا؟ بخر نے سر دھکا غر پر و شہدہاں کے ساتھ ایک صاف نامہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ طریق ہو گئی تو عدت کا شمار ہی وقت سے ہو گا یہ دوسرا حق نامہ قانون کے تحت مکتوب ہو گیا ہے۔

(جواب ۴۵۶) زید نے جب حق نامہ تحریر دیا ہے تو طلاق ہو گئی، اسی تاریخ سے عدت شمار ہونے لگی طبعی طلاق نامہ کے الفاظ فقیر طلاق کے ہوں دوسرا طلاق نامہ مکتوب کی وقوں طلاق کے لئے تو نہ درست نہیں ہاں بہت درست ہے۔ مکتوب لینے کا مضائقہ نہیں مگر عدت پہلے ہی طلاق نامہ دینے پر عدت سے شمار ہوں۔ محمد کنیت احمد کان احمد دہلی

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تو آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی و معجون زانی کی وجہ سے کہا کہ آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ چھوڑنے کی وجہ سے کہا ہے کیونکہ میں اس کو چھوڑنا چاہتا ہوں

(جواب ۴۵۷) یہ الفاظ تو غویں امر حاکم دینے سے تو صاف الفاظ میں دیدے ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کنیت احمد کان احمد دہلی

۱ کتاب الطلاق ان مستسا علی بحوالہ وقوع ان ہوی و قبل مطلقا (در مختار) و قال فی الرد و فیہ انکس کتاب رد المحتار ان قرار بالطلاق ان لو یک (ہامش رد المحتار مع الرد المحتار) کتاب الطلاق مصب فی الرد و لک ۳ ۲۵۶ ۲۵۷

۲ کتاب ما بعد وقت طلاق لکھ کتاب حد بقیع طلاق و تنویہ لعدہ من وقت الکسہ وان عمو خلافہ صحیح لکھ مان کتاب ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱

انیسواں باب متفرقات

عورت بھانگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی تو بغیر طلاق کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں
(سوال) ایک شخص کے نکاح میں دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک آپس کی رنجش و لڑائی جتھ سے بچنے کے لیے
اس کی اور شخص کے ہمراہ بھاگ نکلی اور چودہ سو سال اس کے ساتھ رہی لہذا اب بھی ہوئی اب وہ شخص
جس کے ساتھ انہی تھیں دو سال پہلے فوت ہو چکا ہے اور اس وقت کوئی اور آدمی اس عورت سے نکاح کرنا
چاہے تو کیا اس کو اسی خوند سے خالق نامہ حاصل کرنا چاہیے اور عدت ختم ہونے پر نکاح کرنا چاہیے؟
المستفتی نمبر ۷۴ اشہار خاں پٹنہ (شعبہ برائے) ۱۴ رمضان ۱۳۵۲ھ بمطابق یکم جنوری ۱۹۳۳ء
(جواب ۷۵۸) ہاں اس عورت کا چودہ سو سال کا عرصہ خوند موزون ہے اس لئے کسی دوسرے مرد کو اس سے ساتھ
نکاح کرنے سے پہلے اسی خوند سے خالق جینی نہ رہی ہے اور جب خوند خالق دیدے گا تو عورت کو
عدت بھی گزارنی ہوگی اور عدت اٹھانے بعد کوئی دوسرا شخص نکاح کر سکے گا۔ (۲) محمد کنیت اللہ کان احمد

کاؤں کے سرداروں نے طریق دینے پر جو رقم مشہور ہے اس کا حکم
(سوال) کلثوم اور بکرے درمیان حصہ سے ناجائز تعلق تھا جس کی وجہ سے کلثوم حاملہ ہوئی۔ بعد از منسوب
تعلیق محکم کے سرداروں کو صاحبی سرداروں نے دونوں کا نہیں کر دیا۔ بعد از نکاح حمل سابق سے ایک بڑی
پہا ہوئی تھی مدت کے بعد بکرے نے کلثوم صاحبی دینے کا ارادہ کیا تو سرداروں نے کہا کہ تجھے دو ہاتھوں میں سے
پہا اختیار کرنا پڑے گا جس کے سپرد انہیں ہے تو اس کو زوجیت میں رکھو یا پچاس روپہ لاد کر دو کیونکہ اگر
تم اس صاحبی دینے کو تو چونکہ تمہاری حرمت ناش ہے تو اس سے بچاؤ ایک کو نہ قابل نفرت ہوئے لہذا اب
وہ بھی جگہ شادی کرنے میں ضرور چاہیے دینا پڑے گا جس کی روپیہ نہ لے تو اس کو کار خیر میں خرچ
کر دینا پڑے گا چنانچہ روپیہ لے لیا یا حسن اتفاق سے وہ بھی جگہ شادی کرنے میں اس میں سے ایک روپیہ
بھی خرچ نہ ہوا اور روپیہ کلثوم کے والد کے پاس لمانت رکھا ہے سردار لوگ دریافت کرتے ہیں کہ یہ روپیہ

[illegible]

(٢) قال الله تعالى: والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة أشهر (البقرة ٢٢٨).
(٣) فإن نكحها بعد ذلك، فهي حرام، لا يحل له معها حتى لا ينجس (رواه ابن ماجه) إذا نكحها بعد ما عرف
أنها حرة (البقرة ٢٣٤).

ذنب من اسلام حکم۔ الفائد کے معانی لکھ دیئے گئے ان میں ناقابل حل کون سی بات ہے مجھے آنے کی فرصت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

عورت کا کسی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(سوال) ایک مسلمان عورت کی شادی ہو کر حرمہ کزرا اس وقت بچہ سات لوہاد موجود ہیں وہ عورت خیر قوم کے ایک فرد کے ساتھ فرار ہوئی دو تین ماہ بعد اس کا بڑا لڑکا اس کو تلاش کر کے پایا اور لکھ میں رہنے لگی اور مرد بھی اس سے راضی ہو گیا پس ایسی عورت کا نکاح قائم رہ سکتا ہے یا نہیں اور وہ اپنے شوہر سے زندگی گزار سکتی ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۹ سید ابوالانعم صاحب (دولوری) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۱) باب نکاح قہر سے فرار ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

کسی نے کہا ”تو مجھ پر تین طلاقیں حرام ہو گئیں جب کہ اس کے سامنے نہ اس کی بیوی تھی اور نہ کوئی دوسرا شخص“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص اپنی منکوحہ کے حق میں من است غصب کرتا ہے کہ تو مجھ پر تین طلاقیں حرام ہے حالانکہ اس وقت نہ اس کی منکوحہ موجود تھی نہ کوئی دیگر شخص؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۰ مولوی محمد عبداللہ شہ (میانوں) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۲) یہ غلط خطاب (تو) اس کو کتنا حق پر لواتا تھا کتنا بچہ تھے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

شوہر نے وٹوں کے کہنے سے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص گنوار ہے اور بالکل ناقص ہے اس نے اپنی بیوی کو وٹوں کے کہنے سے طلاق دیدی ہے اور پندرہ دن کے بعد وٹوں میں بیوی رجوع ہو گئے ہیں رجوع ہونے پر وٹوں نے دریافت کیا کہ تم نے طلاق کیسی دی ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب وٹوں نے مجبور کیا تو مجبوری کی وجہ سے زبانی طلاق دیدی ہے میرے دل کے اندر یہ تھا کہ دس برس دن کے بعد ہم ایک ہو جائیں گے اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۴۰۷۶ عبدالغنی صاحب گوزگانوال ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۳) اگر طلاق ایک یا دو دفعہ کی تھی تو رجوع کر لینا بائزب اور تین مرتبہ طلاق دیدی تھی تو پھر

(۱) فرار بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

(۲) اذا طلق الرجل بطريق رجعة او تطلق من قبله ان يراجعها في عدتها، الهداية كتاب الطلاق، رد المحتار ج ۲ ص ۳۹۴

مکتبہ شریکۃ علمہ ملتان)

رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دلی

تایا زاد بہن سے شادی ہو جائے تو وہ بیوی بن جاتی ہے اور جب طلاق پڑ جائے تو وہ تایا زاد بہن بن جاتی ہے

(سوال) میرے باپ کی ایک نرنی تھی اس ن شادی میرے بیٹے کر دی چند برس کے بعد شوہر انتقال کر گیا پندرہ روز کے بعد بیٹے سے ساتھ نکاح کر دیا چار برس کے بعد کچھ آپس میں لڑائی جھگڑا ہوا ہے جس سے سبب سے میں نے طلاق دیدیا ہے میرے بیٹے کل چار لڑکی کے نام سے لگا دیا اب وہ جائیداد میرے باپ کی بیوی سے میرے نام بہہ کر دی ہے جب میں نے بیوی کو طلاق دے دیا ہے تو وہ ہماری رشتہ میں کون ٹھہری بہن یا اور سیمہ حد است فتویٰ حسب رتی ہے۔ المسکنی نمبر ۲۲۹۳ محمد زریخاں (ضلع فیض آباد)

۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۴) بیٹے سے مراد شریعت میں تایا کی نرنی تایا زاد بہن ہوتی ہے اور اس سے شادی ہو جائے تو بیوی بن جاتی ہے جب تم نے طلاق دیدی تو وہ بیوی نہیں رہی وہی پسار رشتہ جتنی تایا زاد بہن ہونے کا قائم ہے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دلی

نکاح کے لئے جن لوگوں نے عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دی ہے وہ سب مرتد ہوئے

(سوال) زید کی لڑکی کے ساتھ بحر کے لڑکے کا عقد ہوا بعد عقد لڑکی رخصت کر آمر سرال اپنی بیوی اور اپنے شوہر کے ساتھ رہتی رہی آخر حرمین ماوراء نہر و کر اپنے باپ کے گھر چلی گئی پتہ چلنے پر اس کے شوہر کا بھائی اس کو بلانے کے لئے گئے تو اس کے ماں باپ نے بھیجے سے انکار کر دیا بعد لڑکے کی والدہ بیوی کے گھر میں نے پھر بھی رخصت نہیں کیا پھر اس کا شوہر بذات خود گیا اور کہا سنا مگر لڑکی کے والدین اس کو لے کر دوسری جگہ فرار ہو گئے اور رخصت نہ کیا اسی طرح پر بہت حرمہ گزر گیا وہ گھر بی رہتی رہی لڑکی کے والدین نے نکاح حرمیہ کرنا چاہا تو کوئی نکاح پڑھانے کو تیار نہ ہوا تھا کیونکہ اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی لڑکی کے والد کے ایک بیوی صاحب ہیں جو کہ عالم بھی ہیں اور وظیفہ و نصیحت کا بھی کام کرتے ہیں وہ تشریف لے گئے ان سے عقد چینی کے لئے مہیا لڑکی کے والدین نے بھی اور اس کی برادری کے... لوگوں نے مولوی صاحب کو مجبور کیا تو انہوں نے یہ ترکیب بتائی جس کا نام شرعی حیلہ رکھا کہ کسی عورت پرستی کرے کہ پرست ہونے پر وہ مرتد ہو جائے گی اور نکاح اس کا نہیں ہو جائے گا تب نکاح خالی بلا طلاق دیئے پہلے شوہر کے

۱۔ و کان الطلاق ثلاثاً فی الحرة یونس فی الامامة لم تحل له حتی تکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و یحل لها ثم یطهرها و یموت علیہا والا صل فیہ قوله تعالیٰ "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکح زوجاً غیرہ" والمراد الطلقة بالحدیث لیدانہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مکنہ شرکۃ علمہ ملتان

ہو جائے گا مولوی صاحب کی اس ترکیب پر عمل درآمد ہوا اور شرعی حیثیت عمل میں آگیا اور عقد ثانی کر دیا گیا جس کو عرصہ ہو گیا اور اس کے دوسرے شوہر سے اس کے تین بچے بھی ہیں اب دوسرے شوہر کے اور لڑکی کے درمیان انھیں لوگوں نے جدائی کر لوی جو پہلے شوہر کے چھڑانے میں شریک تھے اب دوسرا شوہر برادری کے مجبور کرنے پر یہ کتاب کے پہلے شوہر سے لڑکی طلاق حاصل کرے تو میں اس کو رکھوں گا اور پہلے شوہر کو اب مجبور کیا جاتا ہے کہ تم طلاق دو اور وہی لوگ ہیں اور ایک شیشہ جماعت ہے چونکہ پہلا شوہر بھی اس برادری کا ہے اس لئے اس کو ہر طرح سے قوم کے لوگ شک اور پریشان کرتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ جن لوگوں کی ترغیب سے لڑکی نے مت پرستی کی اس کے لئے اسلامی اور شرعی حکم کیا ہے اور لڑکی کے ساتھ نہی ساتھ وہ کس حکم میں داخل ہیں اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے ان کا عقد فسخ ہو گیا یا باقی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۰۶ امیر محمد ونور الدین صاحبان چوہدر بازار (ریوان)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۵) جن لوگوں نے لڑکی کو مت پرستی کی ترغیب دی اور مت پرستی کرائی وہ سب کافر اور مرتد ہو گئے، اور ان کے نکاح نوٹ کے، ان سب کو توبہ اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے، جو لوگ کہ مت پرستی کی ترغیب دینے میں شامل نہ تھے دوسرے نکاح میں شریک تھے وہ کافر نہیں ہونے شوہر اول کو ایسی صورت میں طلاق دے دینا مناسب ہے۔ امیر محمد کفایت اللہ کان احمدیہ لاہور

میاں بی بی کا آپس میں نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دے دینا چاہیے

(سوال) زید کی لڑکی کے ساتھ بچہ کے بڑے کا عقد ہوا عقد ہو جانے کے بعد لڑکی گھر لائی گئی پچھ دن بعد معذور ہوا کہ لڑکی حاملہ ہے اور یہ حمل اس کے مینے کا ہے اس نے لڑکی کے والدین کو بلا کر لڑکی ان کے پاس دے دی اور برادری کے لوگ اکٹھے ہوئے اور چھاپت کی پتھوں نے یہ بات سنے کی کہ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرنے کے بعد جیسا ہو گا ہم لوگ فیصلہ کریں گے جس کو عرصہ پندرہ مہینے سال کا ہوا غراب تک کوئی بات طے نہیں ہوئی ظاہری طور پر غراباطنی طور پر اس کا عقد ثانی کر دیا گیا اور یہ اس طرح پر ہوا کہ قوم کے لوگوں میں سے دو یا تین آدمی شاید ہو گئے کہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہے مگر یہ شاید جھوٹے تھے بعد میں جب مولوی صاحب جنہوں نے نکاح پڑھایا تو ان کو معذور ہوا کہ شاید جھوٹے تھے اس پر انہوں نے یہ کہا کہ

(۱) ومن امر اراۃ بان ترتد..... کفر الآخر (شرح فقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) ولزناد احدہما فسخ عاقل بلا قضاء، الدر المختار مع ہاشم رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر (ط سعید کراتشی)

۳. وما یکون کفرًا انتفا سطر لعین والنکاح، وولادہ اولاد، وما وافہ خلاف یومر لا سفار و التوبہ و تجدید النکاح (در مختار)، وقال فی الرد، قوله والیوبہ، ہی تجدید الاسلام، قوله تجدید النکاح، ای احتیاطا کما فی النصول العبادیۃ (ہاشم رد المحتار مع الدر المختار، باب المرتد ۴/۲۶۷ ط سعید کراتشی)

(۴) بل مستحب لومؤدبۃ او تارکہ صلاۃ، و نحب لؤدث الاسلام، المعروف (در مختار)، وقال فی الرد، قوله مرتدۃ، الخلفہ فسیل المؤدیۃ لہ او لعبرہ بقولہا، او بمعنی (ہاشم رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۳/۲۲۹ ط سعید کراتشی)

شہرہ کا ٹکٹ فتح ہو گیا اور میرے بھی ٹکٹ فتح ہو گیا لڑکی کا شوہر نے بی انتقال کر گیا تب لڑکی ایسے ہی نمودارے
پس چلی گئی اور بیک ہو جو ہے۔ اور اب برادری کے وگ پہلے شوہر سے طلاق طلب کرتے ہیں جواب یہ
دیا جاتا ہے کہ لڑکی خود اگر طلاق طلب کرے تو کھانا پاتا ہے کہ لڑکی کو کون تلاش کرے تم طلاق ہو تب
برادری کے قہر ہو گئے اس میں کیا برا ہے چاہیے۔ المسلسلہ نمبر ۲۳۰۶ امیر محمد ونور الدین صاحبان
۲۰۰۰ء رات چوبیس بازار (روان)

(۵) ایک طرف کی زکوٰۃ یا زکوٰۃ مریہ یا قودوسی طرف والوں کو اپنی زکوٰۃ میں کچھ حذر یا انکار نہ سکتا ہے۔ انہیں "المستغنی نمبر ۲۳۲ مبدائی صاحب (بریل) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۱۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۷)، (۱) کو پڑھائی۔ طلاق کی نیت سے لہجے کو طلاق ہوئی۔ (۱)

(۲) مریہ والا نہ ہو گا۔

(۳) پہلی طرف سے طلاق نہیں ہو سکتی۔

(۴) یہ تمام آئے جانے والے ہیں تو زوجیت کے تحت فریقین کا وہ عہد ہوتا ہے۔

(۵) ایک طرف سے طلاق مریہ یا قودوسی طرف والوں کو زکوٰۃ کا حق نہیں دیتا اور نہ ہی زکوٰۃ کا یہ مستحق ہے۔ محمد غایت اللہ صاحب مدظلہ

شہر روپیہ لکھنؤ اپنی بیوی کو حقوق زوجیت سے دستبردار ہو گیا تو وہ طلاق کے حکم میں ہے۔
 ایوان (۱) ایک عورت سے عقد ہوا ہو تو یہ۔ جسے میرے شوہر زید اور باپ نے مل کر بحر مشتری پر فروخت کیا ہے، اس عورت کے لئے عورت کا اقرار اور بیع کا زبان زوج عوام ہونا کافی ہے یا نہیں؟
 (۲) منجانب عورت و فروخت کرنے سے طلاق ہو کر بیع نکاح لول کا اور جو نکاح ثانی کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟
 (۳) عورت جو نکاح ثانی کے یہ ضروری ہے کہ بحر مشتری کے ساتھ ہو یا جہاں عورت چاہتی ہے۔
 نسیمی نمبر ۲۴۱ مسمومہ شہر مستطرد۔ سیدہ نسیمی (جملہ) ۲۵ صفر ۱۳۵۸ھ ۱۲ اپریل ۱۹۳۹ء
 (جواب ۴۶۸) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ شہر نے کسی سے روپیہ لکھنؤ اپنی بیوی اس کو دیدی اور زوجیت سے حقوق سے دستبردار ہو گیا تو یہ بیع کے ضمن میں ہو جائیگا اور زوجہ اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اس نے رقم دی ہے اس کی زوجہ نہیں ہوتی۔ باندھنی کے بعد اگر اس نے عورت کے کھنے سے رقم وادائی ہے تو وہ اپنی رقم عورت سے لے گا۔ محمد غایت اللہ صاحب مدظلہ

۱. فانكذب لا يقطع بين قضاء لاسه او ذلله حال وهي حمله مد كره الطلاق لا يقطع فحوا حرجي واد هي و
 قري يخلص رد وحو حمله بريد حرجه دس يصلح س وحو عدي و سري رحمت مرحلت فارقت لا يخلص
 سب و رد وحو لا يضر مع دس رد المحار كتاب الطلاق باب الكليات ۲۹۶ ۳۰۰ ط سعيد كراتشي
 ۲. و بكد عده و ص و حله صحت من التزوج او موت احدهما (لنر المحار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح
 باب المهر ۱۰۲۰۳ ط سعيد كراتشي)
 ۳. ولا يقع طلاق المولي على امرأه عدة والمعتوه والمرسہ (لنر الانصار مع هامش رد المحتار كتاب
 الطلاق ۲۴۲ ط سعيد كراتشي) و ان في النكاح ولا يقع طلاق الصبي والمعتوه والماله والهدية كتاب الطلاق ۲۵۸
 ط مكيه محدثه ص ۱۰۱ (۱) و وجب مهر لسان في السعير هو ان يروجه سہ عی ان يروجه الاخر او حمله مثلا معا و ص بالضم
 و هو مهي عن الحيرة عن المهر (لنر المحار مع دس رد المحتار كتاب النكاح باب المهر ۱۰۶ ط سعيد كراتشي) (۵)
 و ان حمله الاث علي من صلب له اي من مزا لا كفلا لعدة و حوت انك عينا صحت البان عنه كالمجمع من الاحس فلاب و لي
 لنر المحار مع دس رد المحتار كتاب الطلاق باب المهر ۵۸۳ ط سعيد كراتشي (۶) من قد عی عیہ و اوج نامرہ
 رجوع سہ دفع و ان لا مشروطه كالا من لا يصدق عليه و بقضاء ذمہ (لنر المحار مع دس رد المحتار كتاب الكفالة ۳۳۵
 ط سعيد كراتشي) و ان ابس و فيه فب لغو عی و عی عی و عی و لادى شغل قبل رجوع بلا شرط و قبل لا ولو قضی ذمہ
 مجرد بلا شرطه (لنر المحار مع دس رد المحتار كتاب الطلاق باب المهر ۶۱۷ ۶۱۸ ط سعيد كراتشي)

حقوق مغلطہ کے بعد دینی شہ پر حرام ہو جاتی ہے

(سوال) مسکمی غلام نجی ولد محب نے اپنے زواج مسہقرکت دینے کو جو خلیش باہمی مغلطہ معنی حقوق زوجیت اور مصغی پاپاس روپ عدم معنی حقوق زوجہ نہ کر دے کہ وہ اس کے حقوق اور عاقل نامہ کر کے دے دیا پھر عرصہ بعد غلام نجی نہ کر کے مسہقرکت پر پھر زوجیت کا دعویٰ کر دیا چنانچہ بعد تحقیقات عدالت طلاق مغلطہ ثابت ہوئی اس واقعہ کے بعد مسہقرکت نے اپنی دختر جو غلام نجی کی صاحبہ تھی اس کی شادی کرینی چاہی اور اپنی برادری و خاندانی عویا اہل برادری نے مسہقرکت سے کہا کہ تو مراپے کو جو غلام نجی سے چہرہ نکال کرے تو ہماری تیرے شریک نے ورنہ ذات باہم ہے مسہقرکت نے کہا کہ مجھے یہ بات کسی طرح وارا نہیں اس کے ایک قویہ بات خلاف محمد اور رسول ہے دوسرے مجھے مسکمی مذکور سے ہمیشہ تالیف کچنی ہے چہرہ اس میں اس نے کچانی برہنہ کر دی اور اس نے کوٹ مسہقرکت و ان بات پر مجبور کرتے رہے آخر ہمارے مسہقرکت نے جب یہ حال قاضی شہہ اور رسول کے موافق ہو فیصلہ برآں کے ہو گئے منظور ہو جا مسہقرکت اہل برادری سے عہدہ قرضی صاحب شہہ کے پاس کی اور کہا کہ میرے شوہر نے مجھے حقوق مغلطہ دیدی ہے جو بعد تحقیقات عدالت سے بھی ثابت ہو چکی ہے اب اس برادری مجھے مجبور کر رہے ہیں اور نہ رہے ہیں کہ تو پھر اس سے نکاح کر لے اس بارے میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے؟

قاضی صاحب نے فرمایا تم واجب طلاق مغلطہ ثابت ہو چکی ہے تو کسی اور شخص سے اول نکاح کر اور بعد ان کے حق ویدے تو ایام عدالت گزار کر پھر شوہر نہ کر کے نکاح کی مجاز ہو سکتی ہے مسہقرکت نے کہا کہ مجھے کچانی برادریوں سے کہہ کر رسول کا حکم یہی ہے تو پھر آپ میری برادری کے دوسرے بھی فرمایاں تاکہ وہ مجھے خلاف شرع امر پر مجبور نہ کریں۔

دوسرے جلسہ میں قاضی صاحب شہہ کے پاس مسہقرکت اہل برادری کے ساتھ کئی برادری والوں میں سے ایک دو آدمیوں نے قاضی صاحب سے پوچھا کہ تمہاری میں بات چیت کی قاضی صاحب نے ان دونوں کی بات چیت سن کر کہا کہ جس وقت مسہقرکت اس کے شوہر نے طلاق دی تھی اس وقت برادری میں سے تھی مئی شخص موجود تھا برادری والوں نے جواب دیا کہ اس وقت کوئی موجود نہیں تھا یہ سن کر قاضی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر حلق نہیں ہوئی مسہقرکت اور غلام نجی بدستور آپس میں زوجیت ہیں اور قاضی صاحب نے کچھ شکر ایک پیالے میں گھون اور شربت زوجین کو پلا کر فرمایا کہ جو تم اسی طرح میاں بیوی ہو جس طرح تھے۔

مسہقرکت قاضی صاحب کے اس فیصلہ سے سخت پریشان ہے اور کسی طرح غلام نجی کی زوجیت میں رہنا نہیں چاہتی اس لئے مندرجہ ذیل امور بطب جواب شرعی پیش ہیں :-

(۱) جو طلاق نامہ محمولہ ہوا مسکمی غلام نجی نے مسہقرکت کو دیا تھا اور اس طلاق نامہ کی بنا پر عدالت سے طلاق مغلطہ واقع ہو رہا، جین میں حدانی کا فیصلہ ہو چکا تھا تو اب قاضی صاحب کے قول کے موافق یہ وہ شہہ

نہل يستحب لو مودہ او در کتہ صلوٰۃ ویست لو فنت الامساک بالمعروف بہ نماز عورت
وقت قریبہ واجب نہیں اور شہدائے حق نے نہایت سہولت دی کہ اگر کسی کو پر والی عبادت میں بہ نماز عورت کی
سبق کو مستحب کہتے ہیں، مگر تاکہ صلوٰۃ کے آگے نہ آئے۔ و مفادہ ان لا ینسبوا لہ
لا تصلی (۱) ترغیب دینے والا اجماع ہے کہ اگر امر منکر کا مگر تکب نہیں ہے کیونکہ بہ نماز عورت کی قریبہ
رچہ واجب نہیں تاہم ممنوع بھی نہیں ہے وعن ابن مسعود لان الفی اللہ تعالیٰ و صدقہا بدمنی
حیر من ان اعاشر امرأۃ لا تصلی (۲)

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور ایک آدمی تین طلاق کی گواہی دیتا ہے تو کیا حکم ہے؟
(سوال) زید نے خالد کو الزام دیا کہ اب خالد تو نے اپنی منکوحہ بندہ کو میرے سامنے تین طلاق
کہیں اور خالد نے بندہ سے الزام لگایا کہ میں اب زید اور خالد نے تیسے کے لئے ایک قاضی صاحب پر تحقیق کیا مگر
بندہ نے الزام لگایا کہ یہ قاضی صاحب نے میرے خلاف فیصلہ نہیں کیا اب زید اور خالد تیسے
سے قاضی صاحب کے پاس گئے وہ نے زید کے تین طلاق سے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے بندہ
اپنی منکوحہ بندہ کو تین طلاق کہیں اور خالد نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اب قاضی صاحب سے مدعی
نے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے وہ دوا پیش کی کہ قاضی صاحب نے شہادت سے انکار کیا کہ وہ وہاں
شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہو گا وہ جیسے منکوحہ سے نہیں لے گا۔ مگر قاضی صاحب نے انکار کیا کہ وہ
شہادت کے قاضی صاحب نے اب قاضی صاحب نے وہاں قاضی صاحب نے زید کے جو دعویٰ کیا ہے
سے شہادت لے کر قاضی صاحب نے شہادت لے کر تیسے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ وہ وہاں
شہادت سے انکار کیا کہ وہ وہاں قاضی صاحب نے اب قاضی صاحب نے زید کے جو دعویٰ کیا ہے
سے شہادت لے کر قاضی صاحب نے شہادت لے کر تیسے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ وہ وہاں
شہادت سے انکار کیا کہ وہ وہاں قاضی صاحب نے اب قاضی صاحب نے زید کے جو دعویٰ کیا ہے

یہاں جو کہ - - - - - بندہ مدعی خالد نے میرے سامنے بندہ کو تین طلاق کہیں

یہاں جو کہ - - - - - خالد نے میرے سامنے تین طلاق کہیں اور میری شہادت کا یہ دعویٰ کہ وہ تیسے کی منکوحہ
تیسے پر طلاق ہے۔

قاضی صاحب نے فیصلہ کیا کہ خالد کی منکوحہ بندہ تین طلاق خالد پر حرام ہے۔

اب خالد کا آپس میں اختلاف یہ ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہو گا
- - - - - دوا مل متعد ہیں۔

۱۔ نمبر ۱ - مدعی صرف زید ہے اور مدعا علیہ خالد اور بندہ زوجین۔ جب تک ان تینوں کا

۱۔ شہد مع ہمیش رد المحار کتب خلاصہ ۳ ۲۲۹ ط ۱۰۰ مکرسی

۲۔ مفید بس ۳ ۲۹۹

۳۔ رد المحار مع شہد کتب خلاصہ ۳ ۲۲۹ مکرسی

اتفاق ایک حاکم پر نہ ہو تب تک حاکم کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا یہاں اگرچہ زید اور خالد نے ایک حاکم پر اتفاق کیا ہے مگر ہندہ جس پر فیصلہ نافذ کیا گیا ہے جب قبل از فیصلہ اس نے کہہ دیا کہ یہ قاضی صاحب شرع و میرے خلاف فیصلہ کریں گے مجھے ان کا فیصلہ ہرگز منظور نہیں تو بغیر ہندہ کی رضا کے فیصلہ ہرگز نافذ نہیں ہو سکتا۔

دلیل نمبر ۲۔ مدعی اور گواہ فاسق معین ہیں اور صاحب مروءت بھی نہیں اور مدعا علیہ کی صداقت کا یہ پورا ثبوت نہیں ہے ایسے فاسق اور فاری شہادت قبول نہیں ہو سکتی۔

دلیل نمبر ۳۔ شاہد معصومی نمونہ ہے کہ اگر میں شہادت میں کاؤب ہوں تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق سے یہ بیان دالالت کرتا ہے کہ عمر و یقیناً کاؤب ہے اگر سچا ہوتا تو کہتا کہ اگر میں اپنی شہادت میں کاؤب ہوں تو میری منکوحہ تین طلاق حرام ہے اس لئے کہ میں خوف کا کلمہ ہے۔

دلیل نمبر ۴۔ عمر و نے شہادت دینے کے بعد اپنی منکوحہ کو دو گواہوں کے سامنے زبانی رجوع کیا اگر عمر و اپنی شہادت میں سچا ہوتا تو منکوحہ کو رجوع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

دلیل نمبر ۵۔ اگر اب بھی مدعی و شاہد کو یہ کہنا جائے کہ تم یہ کہہ دو کہ اگر ہم اس دعوے و شہادت میں کاؤب ہوں تو ہم پر اپنی منکوحہ تین طلاق حرام ہے تو وہ کہہ دیں یا نہ کہہ دیں یہ ہمارے اختیار نہیں ہے حالانکہ فاسق و فجار سے جب تک ایسا کلمہ نہ اٹھایا جائے تب تک اس پر یقین مشکوک ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

دلیل نمبر ۶۔ اگر نے جب یہ کہا کہ اگر مدعا علیہ قسم اٹھائے تب میں قسم اٹھاؤں گا پھر بعد ازاں اگرچہ قاضی کے کہنے پر اس نے قسم اٹھائی ہے مگر یہ قول شاہد کا دالالت کرتا ہے کہ شاہد واقعہ میں کاؤب ہے اگر سچا ہوتا تو یہ کلمہ نہ کہتا۔

دلیل نمبر ۷۔ مدعی کی بیعتی بھی نامہ نہ منکوحہ نے اب اگر نامہ کی پہلی منکوحہ بھی آباد ہے تو مدعی کی بیعتی و تکلیف دہی ہے لہذا وہ فی نے اپنی بیعتی کی تکلیف کو عدم انکار رکھتے ہوئے خالد پر یہ الزام لگایا ہے۔ فریق ثانی کہتا ہے کہ قاضی صاحب فیصلہ نافذ ہے اس کے واسطے یہ ہیں۔

دلیل نمبر ۸۔ مدعا علیہ اس وقت خالد کی قرار دیا جائے اور ہندہ جس پر فیصلہ نافذ ہوا ہے وہ مدعا علیہ نہیں ہے اگر بالفرض ہندہ کو بھی مدعا علیہ قرار دیا جائے تو خالد اصل ہے اور ہندہ فرع ہے جب اصل نے فیصلہ دینے سے فیثرت قاضی صاحب کی قضا کو منظور کر لیا تو فرع کا انکار لغو ہو جاتا ہے۔

دلیل نمبر ۹۔ گواہ اگرچہ فاسق ہیں اور معین بھی ہیں اور صاحب مروءت بھی نہیں اور مشہور فاسق و فجار ہیں تب بھی اگر جب مدعا علیہ نے یہ کہہ دیا کہ ان کی شہادت پر جو فیصلہ ہو وہ مجھے منظور ہے اب ان کے فسق و فجور کی طرف توجہ نہ کی جائے گی۔

نتیجہ دلائل کے متعلق کوئی رد نہیں پیش کیا جاتا۔ المستطی مرزاں

(جواب ۷۶) کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ

اور طلاق کے مکرر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے اور غلام ہے کہ یہ انجنی اس انہد میں اپنا کوئی حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہ کی خبر دے رہا ہے جو حقیقت شہادت ہے اور اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس بنا پر اس کا یہ قول غیر مجلس قضا میں لغو ہے اور اس افو قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی اور زوج کی جانب سے تنظیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تنظیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے اور صورت مسئلہ میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی غیر معتبر ہے۔

پس اس معاملے میں یہ انجنی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں اور شہادت اور امر کرنے کے لئے مجلس قضا شرط ہے۔ اگر یہ انجنی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضا میں جائز شہادت دیتا کہ خصال شخص نے اپنی زوجہ کی طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی بشرطیکہ شاہد کی طرف سے اسے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ ہوئی ہوئی۔ اور قاضی شرعی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اس وقت قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلے کا حق دیں اور جب تک عدم حتم تحقق نہ ہو تنظیم تحقق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئلہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد امر ہے یہ بیہ ما کہ غلام ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی مٹ ہوئی۔ واللہ اعلم۔ دوسرے علمائے مجتہدین سے بھی تحقیق کی جائے۔ محمد کفایت الدکان اندالو علی

حضرت اقدس وامت فیوضہ الاسلام حکیم ورحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ یہ سوال و جواب فرض استصواب اور اسل خد مت کر رہا ہوں جو جواب میں نے لکھا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں! اور اگر کم جواب سے خوش وقت و

- ۱۔ الدہوری جی قول منقول عبد القاضی بقصد بد ظن جن لیل عیودہ او دفعہ عن حق نفسه (الدر المختار مع حاشیہ رد المحتار کتاب الدعوی ۵۶۱۵ طبع سعید کرمانی)
- ۲۔ الشہادۃ جی احبار صدق لا بدات جن بلفظ الشہادۃ فی مجلس القاضی ولو بلا دعوی (توبہ الاضہار و شرحہ مع حاشیہ رد المحتار کتاب الشہادۃ ۶۶۱۵ طبع سعید کرمانی)
- ۳۔ فی الطحطاوی تحت قول الدر المختار (قولہ فی مجلس القاضی) حوجہ بحاشیہ فی غیر مجلس فلا یعمرو بحاشیہ القاضی فانہ یقلد بمجلس حکمہ السعی عن الامداد و سجن و لایہ (حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الشہادۃ ۲۲۷ طبع دار المعرفۃ بیروت)
- ۴۔ المحکمہ ہو تولیہ الخصمین جگہ محکمہ بنیما و رکعہ لفظہ الدال علیہ مع قبول الآخر ذلک (توبہ الاضہار مع حاشیہ رد المحتار کتاب القضاء باب المحکمہ ۶۶۸۵ طبع سعید کرمانی)
- ۵۔ (الدری نقل فی الشہادۃ حسبہ بدون الدعوی ارعہ اعتبار مبنا الوقف (رد مختار) وقال فی الرد (قولہ ارعہ اعتبار) والی الوقف و طلاق الرجوع و تعین طلاقا (حاشیہ رد المحتار مع الدر المختار کتاب الوقف مطلب الموضع انی علی فیہ الشہادۃ حسبہ بلا دعوی ۶۰۹ طبع سعید کرمانی)
- ۶۔ فقہ احبار صدق لا یات جن بلفظ الشہادۃ فی مجلس القضاء حکمہ فی فتح القدیر و القاضی الہدیۃ کتاب الشہادۃ باب الاول فی تعینها و رکعہ ۶۰۲ طبع مکمہ ماجدیہ کولہ)
- ۷۔ شاهد الحسبۃ انما احرازہ بغير عمد لا یقل لفسقہ النساء عن القبیۃ (ہامش رد المحتار کتاب الوقف مطلب الموضع انی نقل فیہ الشہادۃ حسبہ بلا دعوی ۶۱۰ طبع سعید کرمانی)
- ۸۔ اما المحکمہ فشرعہ اہلیۃ القضاء و یقضى فیما سوی الحدود و القصاص (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۴ طبع سعید کرمانی)

ملکین فرمائیں۔ خادم محمد کفایت اللہ کان اللہ لم ۹ رب ۶ ۱۳۵۶ھ

(جواب) (از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی) الجواب صحیح قال فی الاشباہ والدعوی حسبة لا تحوز والشهادة حسبة بلا دعوی جائزۃ فی هذه السواضع فلیحفظ والمواضع الوقف و طلاق الزوجة و تعلیق طلاقها و حرية الامة و تدبیرها والخلع و هلال رمضان والنسب و حد الزنا و حد الشرب والا یلاء والطهار و حرمة المصاهرة و قال الحموی فی شرحہ شهادة الحسبة لیست دعوی من الشاهد وانما هو مجرد شهادة وهذا خلاف کلام العلماء الشافعية لانهم یقولون ان الشاهد حسبة مدع ایضا ففی عنده شهادة و دعوی اه ص ۲۳۸، ۱۱

و اذا لم یکن مدعیا عندنا لم یصح تحکیمه مع الزوج رجلا لیقضی بینهما فان القضاء والتحکیم لا یصحان بدون الدعوی وهو ظاهر فقضاء الحکم لیس بقضاء نعم صرحوا بان المرأة کالقاضی فی باب الطلاق یحوز لہا سماع شهادة الشهود علی طلاق زوجها فان شہد عندها شہود عدول بان زوجها طلقتہا للاحتمال لزمہا العمل بشهادتهم وان لم یکنوا عدولا فلا والله تعالی اعلم بالصواب .

مولانا دامت فیہ الصمیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں شرمندہ ہوں کہ کئی روز کے بعد جواب لکھ رہا ہوں اب قوی متحمل ہو گئے مسائل کا بھی چند جنوم ہے اور علمی لیاقت پہلے ہی سے مفقود ہے یہ اسباب ہیں تاخیر جواب کے۔ احتیاطاً مواہبی ظفر احمد سے بھی مشورہ کیا انہوں نے جدا پرست پر اپنی رائے لکھی ہے جس کا حاصل آپ کے موافق ہے صرف شہود عدول کا حکم برحالی ہے سوال میں گواہوں کو توافق معنی لکھا ہے مگر زید کی عدالت یا فسق سے قطع نہیں کیا البتہ اس کی بھائی کے تعلق کو موجب اشتباہ لکھا ہے اب یہ امر قابل غور ہے کہ کیا صرف یہ شبہ عدم وثوق کے لئے کافی ہے یا زید میں کوئی دوسرا مانع بھی ہے بہر حال اگر یہ عادل یا مقبول القول نہ ہو تو شہادت تو قطعی ہی نہیں جیسا اصل جواب میں مفصل لکھا ہے صرف اظہار تقاضا وغیرہ کے غیر عادل ہونے سے مقبول نہیں اور اگر زید عادل ہے تو المرأة کالقاضی اور اگر زید قابل نظر ہے اور عادل ہونے کی صورت میں شاید عدو شرط نہ ہو یا نہیں۔ فقہ

عدت والی عورت سے زمانہ عدت میں زنا کیا پھر عدت کے بعد اس سے نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟

(اجمعیۃ موریہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنے چاچا کے واسطے دوسرے کی منکوحہ عورت زبردستی اور کئی مہینے کے بعد کچھ

۱) الاشباہ والطائیر کتاب القضاء والشهادات والدعوی ۲۵۲ ط إدارة القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی
 ۲) والمرأة کالقاضی اذا سمعہا او احبھا عدل لا یحل لہا تنکحہ والدعوی علیہ انہ لیس لہا قتلہ ولا قتل نفسہا بل لعمدہا نفسہا یسأل او ینہیہا (ہامش) مع العز المجتہد کتاب الطلاق باب الصریح مطلب فی قول البحر ان الصریح یحتاج فی وقوعہ دہانۃ الی البیۃ ۲۵۱ ط سعید کراچی

را چہ و بکار شوم سے طلاق لے لیا اور عدت کے اندر اپنے نوکر کو رہنے اور نہ کرنے کا حکم دیا اور عدت میں عین اپنے چاکر سے طلاق کر لیا وہ طلاق درست ہو گیا نہیں؟
 (جواب ۴۷۲) دوسرے شخص کی منکوحہ کو نکال لیا اور عدت کے اندر عورت کے پاس دوسرے شخص کو منکوحہ اور نہ کر لیا یہ سب نہ ہو اور ظلم اور فحش ہے، ان امور کا مرتکب سخت عاقبہ و فاجر اور ظالم ہے اور عدت کے بعد جو طلاق کر دیا وہ طلاق درست ہو گیا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

ثم الجزء السادس من كتاب النفس و بلبه الجزء السابع اوله كتاب الوقف

۱) قال الله تعالى ولا تعلموا عتدة الكاح حتى يبلغ الكتاب اجله (البقرة ۲۳۵) و في الهدية لا يجوز للرجل ان يزوج زوجته غيره وكذلك المعدة كذا في السراج الزهاح (الفتاوى الهدية كتاب الكاح الباب الثالث في بيان السحومات القسم السادس السحومات التي يعلن بها حق الغير ۲۸۰/۹ ط ماجدية كونه)
 ۲) قال الله تعالى واذا خلقتم النساء قلن اهلن فلا تعتصوهن ان ينجحن ازواجهن اذا تراعىوا بينهم بالمعروف (البقرة ۲۳۲)